

تصنیف لطیف

سلطان العارفين
حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

امیر الکونین

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

حضرت سخی سلطان العاشقین
سلطان محمد نجیب الرحمن
مدظلہ الاقدس

مترجم

احسن علی سروری قادری

تصنیف لطیف سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

امیر الکونین (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

سلطان القدر

تصنیف الیخت

سلطان العارفين
حضرت سخی سلطان باهو عیسیٰ

امیر الکوئین

(أردو ترجمہ مع فارسی متن)

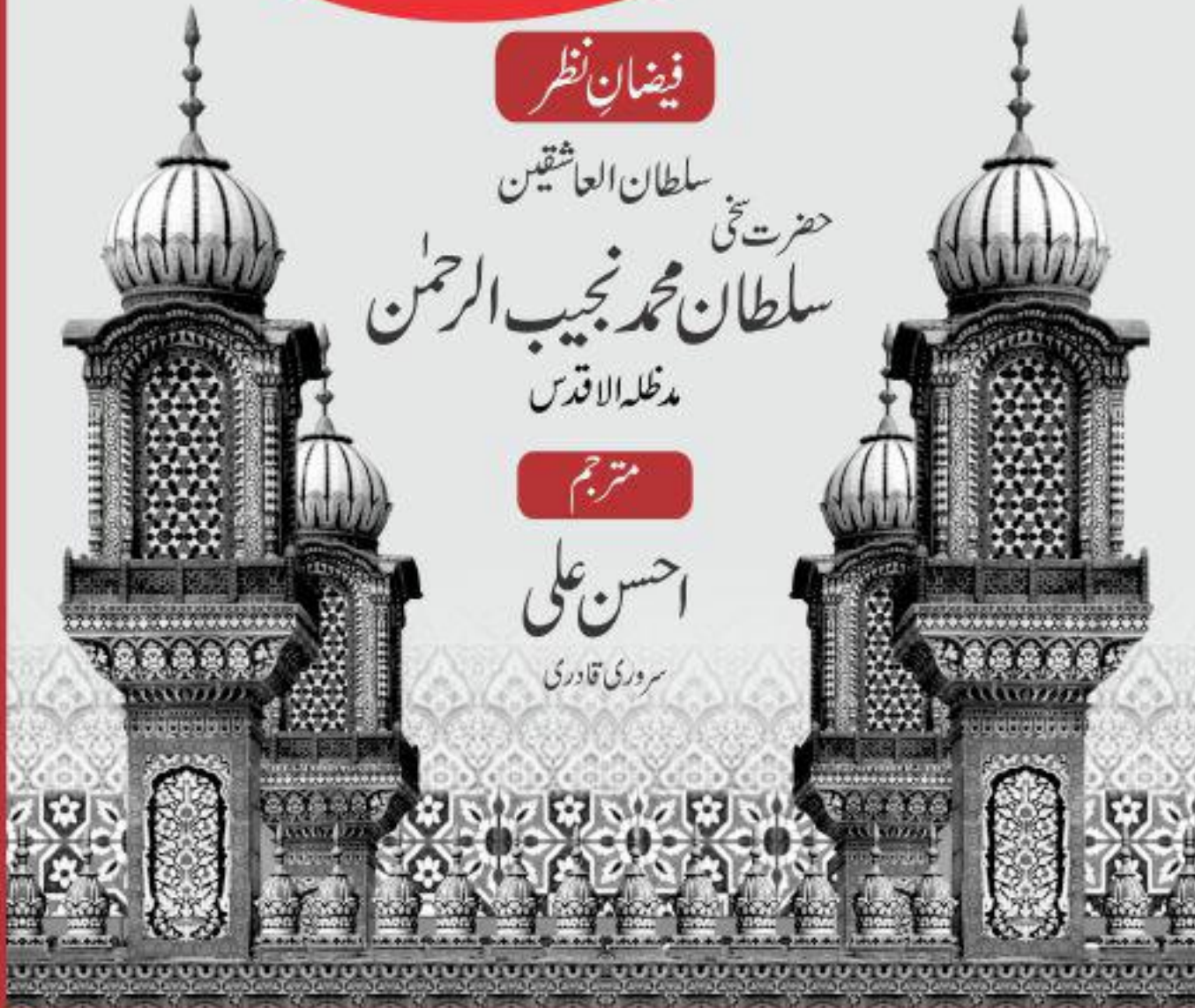
فیضانِ نظر

سلطان العاشقین
حضرت سخی
سلطان محمد نجیب الرحمن
مدظلہ الاقدس

مترجم

احسن علی

سروری قادری



© All Copy Rights reserved with
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)
Lahore-Pakistan

نام کتاب امیر الکونین (اردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیف لطیف سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باهو رحمتہ اللہ علیہ

مترجم احسن علی سروری قادری

ناشر سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بار اول ستمبر 2017ء

تعداد 500

ISBN: 978-969-9795-64-0

سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور



سلطان الفقر ہاؤس

4-5/A - ایسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766

www.sultan-bahoo.com

www.sultan-ul-arifeen.com

www.sultan-ul-faqr-publications.com

E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com

انتساب

مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن

مدظلہ الاقدس

کے نام

جن کی شان اور مرتبہ

امیر الکوئین

ہے۔

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
06	پیش لفظ	01
08	سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو	02
18	امیر الکوینین اردو ترجمہ	03
21	شرح دعوت	04
21	شرح فقر	05
50	شرح اشتغال اللہ	06
55	شرح غرق	07
71	شرح فقیر اہل ہوا و اہل خدا	08
83	شرح معرفت	09
107	شرح علم	10
121	شرح ذکر	11
130	شرح دعوت اہل قبور	12
134	شرح دیدار و لقا	13
144	نیز شرح کل و جز	14



صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
146	تصور کے برزخ سے مشاہدات اور بے مثل و بے مثال لازوال اور روحانی احوال کی شرح	15
151	شرح عالم فقیر	16
156	شرح فقر و شرح مرتبہ فقیر	17
163	شرح مراقبہ	18
205	شرح حاجی الحرمین شریفین	19
213	شرح فقیر	20
216	شرح اولیا اللہ	21
260	نیز شرح دعوت	22
267	شرح دعوت عظیم	23
271	وجود کے ہفت اندام کے نور ہونے کی شرح	24
288	امیرالکونین (فارسی متن)	25

پیش لفظ

امیر الکوینین (یعنی دو جہانوں کا بادشاہ) سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال تصنیف مبارکہ ہے۔ اس کتاب میں سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ کی معرفت، قرب، حضوری، دیدار اور وصال کے مراتب کو کھول کر بیان فرمایا ہے اس کے ساتھ ساتھ مرشد کامل اکمل کی کوینین پر امیری، تصرف اور شان کو نہایت خوبصورت انداز میں واضح فرمایا ہے۔ محکم الفقرا کے ترجمہ کے بعد میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس نے امیر الکوینین کے ترجمہ کا حکم فرمایا اور اس کے لیے مندرجہ ذیل قلمی نسخہ جات عطا فرمائے:

- (۱) قلمی نسخہ از حضرت جی ولد فقیر محمد دین قادری، سال کتابت 1332 ہجری
 - (۲) قلمی نسخہ از ولی محمد ولد غوث محمد۔ سال کتابت 1348 ہجری
 - (۳) قلمی نسخہ از غلام مصطفی لائی سکنہ شاہ پور صدر ضلع سرگودھا۔ سال کتابت 1976 عیسوی
- مندرجہ بالا قلمی نسخہ جات کے علاوہ جن دو مطبوعہ تراجم مع فارسی متن سے استفادہ کیا گیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) امیر الکوینین اردو ترجمہ مع فارسی متن از ڈاکٹر کے بی نسیم۔ بار اول مطبوعہ 2004ء

(۲) امیر الکوینین اردو ترجمہ مع فارسی متن از سید امیر خان نیازی۔

بار اول مطبوعہ اگست 2010ء

یوں تو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تمام کتب منفرد اور اسرار کا مخزن ہیں۔ لیکن امیر الکوینین کا طرز تحریر نہایت جداگانہ ہے۔ فارسی متن پڑھنے سے ہی طالب کے اندر سرور کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ امیر الکوینین میں الفاظ کا استعمال کم سے کم کیا گیا ہے لیکن ایک

لفظ اپنے اندر اسرارِ الہی کے خزانے سموئے ہوئے ہے۔ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف خاص کر امیر الکوین کو سمجھنا کارِ محال ہے لیکن اگر مرشدِ کاملِ اکمل کی صحبت اور ساتھ نصیب ہو تو ان اسرار سے پردہ اٹھانا ناممکن نہیں۔ حضور مرشدِ کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کی رہنمائی کے بغیر اس کتاب کا ترجمہ کرنا ممکن نہ تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس کا ہے بگا ہے سلطان باہو کے طرزِ تحریر اور انداز کے متعلق سمجھاتے رہے۔ مبہم الفاظ کو سمجھنے اور ان کے معانی کو تحریری صورت میں لانے کے اس مشکل کام کو حضور مرشدِ کریم کی باطنی مدد نے ہی آسان بنایا۔ اللہ کا صد ہا شکر ہے کہ کتاب امیر الکوین کا ترجمہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ کتاب کے آخر میں فارسی متن کو شائع کیا گیا ہے تاکہ کتاب کی سند برقرار رہے اس کے لیے میں محترمہ فاطمہ عرفان صاحبہ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کے متن کو تیار کرنے میں مدد کی اور محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ جنہوں نے اس کتاب کا انگلش میں ترجمہ کیا ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ ترجمہ کے دوران بہت سے نکات اور الفاظ کو سمجھنے میں ان کی مدد شامل رہی۔ امید کرتا ہوں کہ یہ ترجمہ اب تک کے دیگر تراجم سے زیادہ آسان فہم اور جامع ہے۔ قارئین جس قدر گہرائی اور صدق کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کریں گے اتنے زیادہ ہی اس کتاب میں پوشیدہ اسرارِ الہی ان پر منکشف ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ اس کتاب کو طالبانِ مولیٰ کی روحانی ترقی کا وسیلہ بنائے۔ آمین

عاجز

احسن علی سروری قادری

لاہور

ستمبر 2017ء

سوانح حیات

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے مشہور صوفی بزرگ ہیں جو یکم جمادی الثانی 1039ھ بروز جمعرات شوروکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم بازید محمد شاہ جہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ راستی بی بیؒ ولیہ کاملہ تھیں۔ سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ ازل سے منتخب اور مادر زاد ولی تھے۔ چونکہ والدہ محترمہ اس نورانی بچے کے بلند روحانی مرتبہ سے قبل از پیدائش ہی آگاہ ہو چکی تھیں اور قرب حضور حق سے بچے کا نام ”باھو“ بھی تجویز ہو چکا تھا لہذا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش پر آپ کا نام باھو رکھا گیا۔

سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔ خون حیدری کی تاثیر اور اسمِ ہُو کی تنویر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے بچپن میں ہی اس قدر عیاں تھی کہ جو دیکھتا فوراً سبحان اللہ کہتا اور غیر مسلم دیکھتے تو ان کی زبانوں سے بھی بے اختیار کلمہ طیبہ ادا ہو جاتا۔

سلطان باھو نے اپنی ابتدائی تربیت اپنی والدہ محترمہ بی بی راستیؒ سے ہی حاصل کی جو خود بھی عارفہ کاملہ تھیں اور فغانی ہُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔ آپ نے ظاہری تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ امی ہیں اور اپنی تصانیف میں اس بات کا جابجا تذکرہ بھی فرماتے ہیں۔ اپنی تصنیف مبارکہ ”عین الفقر“ میں آپ کا ارشاد ہے:

☆ ”مجھے اور محمد عربی کو ظاہری علم حاصل نہیں تھا لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علم باطن کی

فتوحات اس قدر تھیں کہ انہیں تحریر کرنے کے لیے دفتر درکار ہیں۔“

✽ گرچہ نیست مارا علم ظاہر
ز علم باطنی جاں گشتہ طاہر

ترجمہ: اگرچہ میں نے علم ظاہر حاصل نہیں کیا لیکن علم باطن حاصل کر کے میں پاک و طاہر ہو گیا ہوں۔

سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ محترمہ کی روحانی تربیت کے باعث بہت ہی شفاف بچپن گزارا اور کبھی کسی برائی کی طرف مائل نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ قرب حق کی جستجو میں ہی رہے۔ اس مقصد کی تکمیل کی خاطر مرشد کامل اکمل کی تلاش ہی آپ کا مشن تھا۔ اس سلسلے میں گردونواح اور دور دراز کے علاقوں بے شمار بزرگان دین اور اولیا کرام سے ملاقات بھی کی لیکن آپ کی لگن تو معرفت و وصال حق تعالیٰ تھی جو کہ حاصل نہ ہو رہی تھی۔ اسی غرض سے ایک دن شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ ایک گھڑسوار نمودار ہوئے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ ہیں اور اگلے ہی لمحے سلطان باہو نے خود کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کی حضوری میں پایا جہاں تمام خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کرام اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ سے باری باری ملاقات کے بعد آپ یہی سوچ رہے تھے کہ شاید آپ کی بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کی جائے گی لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مبارک آگے بڑھائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دست بیعت فرمایا اور اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیتے ہوئے خد کو تلقین کا حکم دیا۔ اپنی اس بیعت کے بارے میں رسالہ روحی شریف میں یوں فرماتے ہیں:

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰؐ خواندہ است فرزند مارا مجتبیٰؑ
شد اجازت باہوؑ را از مصطفیٰؐ خلق را تلقین بکن بہر خدا

ترجمہ: مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دست بیعت فرما کر اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں خلقِ خدا کو راہِ حق تعالیٰ کی تلقین کروں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی باطنی تربیت مکمل کی اور مرشدِ کامل اکمل سے ظاہری بیعت کا حکم فرمایا۔ آپ نے دہلی میں سلسلہ قادریہ کے بزرگ سید عبدالرحمن جیلانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اسمِ اللہ ذات اور امانتِ فقر حاصل کی جو ازل سے آپ کا مقدر تھی۔

سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ فقر پچیس (25) واسطوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور فقہ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے پیروکار ہیں۔

حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سلطان الفقر کے بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی مرتبہ اپنی تصنیف مبارکہ ”رسالہ روحی شریف“ میں سلطان الفقر ارواح کے مقام و مرتبہ سے پردہ اٹھایا۔ آپ فرماتے ہیں:

✽ جب نورِ احدی نے وحدت کے گوشہٴ تنہائی سے نکل کر کائنات (کثرت) میں ظہور کا ارادہ فرمایا تو اپنے حسن کی تجلی کی گرم بازاری سے (تمام عالموں کو) رونق بخشی، اس کے حسن بے مثال اور شمعِ جمال پر دونوں جہان پروانہ وار جل اٹھے اور میم احمدی کا گھونگھٹ اوڑھ کر صورتِ احمدی اختیار کی۔ پھر جذبات و ارادات کی کثرت سے سات بار جنبش فرمائی جس سے سات ارواح فقراء باصفا فنا فی اللہ بقا باللہ تصورِ ذات میں محو تمام مغز بے پوست حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستر ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے جمال کے سمندر میں غرق آئینہ یقین کے شجر پر نمودار ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک ذاتِ حق کے سوا کسی چیز کی طرف نہ دیکھا اور نہ غیر حق کو سنا۔ وہ حریم کبریا میں ہمیشہ وصال کا ایسا سمندر بن کر رہیں جسے کبھی زوال نہیں۔ کبھی نوری جسم کے ساتھ تقدیس و تنزیہ میں کوشاں رہیں اور کبھی قطرہ سمندر میں اور کبھی سمندر قطرہ میں اور اِذَا تَحَدَّ الْفَقْرُ

فَهُوَ اللَّهُ کے فیض کی چادران پر ہے۔ پس انہیں ابدی زندگی حاصل ہے اور وہ الْفَقْرُ لَا يُحْتَا جُالِي رَبِّهِ وَلَا إِلَى غَيْرِهِ کی جاودانی عزت کے تاج سے معزز و مکرم ہیں۔ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور قیام قیامت کی کچھ خبر نہیں۔ ان کا قدم تمام اولیا اللہ اور غوث و قطب کے سر پر ہے۔ اگر انہیں خدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندہ خدا کہا جائے تو روا ہے۔ اس راز کو جس نے جانا اس نے پہچانا۔ ان کا مقام حریم ذات کبریا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہ مانگا، حقیر دنیا اور آخرت کی نعمتوں، حور و قصور اور بہشت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور جس ایک تجلی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سرا سیمہ ہو گئے اور کوہ طور پھٹ گیا تھا ہر لمحہ ہر پل جذباتِ انوارِ ذات کی ویسی تجلیات ستر ہزار باران پر وارد ہوتی ہیں لیکن وہ نہ دم مارتے ہیں اور نہ آہیں بھرتے ہیں بلکہ مزید تجلیات کا تقاضا کرتے ہیں۔ وہ سلطان الفقر اور سید الکونین ہیں۔

(رسالہ روحی شریف)

اسمِ اللہ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے برصغیر کے بے شمار علاقوں میں سفر کیا کیونکہ آپ اس بات کے قائل ہیں کہ فقیر چل پھر کر لوگوں میں فیض بانٹتا ہے۔ آپ نے اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا اور انہیں راہِ حق کا سالک بنا دیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ کو از سر نو ترتیب دیتے ہوئے سلسلہ سروری قادری کے نام سے منظم کیا اور اسمِ اللہ ذات کے فیوض و برکات کو اپنی تعلیمات کے ذریعے عوام الناس کے لیے عام کیا۔ اسمِ اللہ ذات کا وہ فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا اسے سب کے لیے عام کر دیا۔ سلسلہ سروری قادری کے آپ متعلق فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ ہر طرح کے جبہ و دستار اور ورد و وظائف اور تسبیحات سے پاک ہے بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ محبوبیت کا سلسلہ ہے کہ اس میں رنجِ ریاضت نہیں بلکہ اسمِ اللہ ذات سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری اور دیدارِ حق تعالیٰ عطا ہوتا ہے۔ اپنے سلسلہ سروری قادری کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ ”محک الفقر کلاں“ میں فرماتے ہیں:

✽ یاد رہے کہ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے، ایک زاہدی قادری طریقہ ہے جس میں طالب عوام کی نگاہ میں صاحب مجاہدہ و صاحب ریاضت ہوتا ہے جو ذکر جہر سے دل پر ضربیں لگاتا ہے، غور و فکر سے نفس کا محاسبہ کرتا ہے، ورد و وظائف میں مشغول رہتا ہے، راتیں قیام میں گزارتا ہے اور دن میں روزہ رکھتا ہے لیکن باطن کے مشاہدہ سے بے خبر قال (گفتگو) کی وجہ سے صاحب حال بنا رہتا ہے۔ دوسرا سلسلہ سروری قادری ہے جس میں طالب قرب و وصال اور مشاہدہ دیدار سے مشرف ہو کر شوریدہ حال رہتا ہے اور مرشد ایک ہی نظر سے طالب اللہ کو معیت حق تعالیٰ میں پہنچا دیتا ہے اور وصال پروردگار سے مشرف کر کے حق الیقین کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے۔ ایسا ہی سروری قادری فقیر قابل اعتبار ہے کہ وہ قاتل نفس ہوتا ہے اور کارزار حق میں پیش قدمی کرنے والا سالار ہوتا ہے۔ (محکم الفقراں)

مزید فرماتے ہیں:

✽ سروری قادری اسے کہتے ہیں جو ز شیر پر سواری کرتا ہے اور غوث و قطب اس کے زیر بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روزیہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہی تک ہر چیز ان کی نگاہ میں آ جاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل درویش، سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے۔ (محکم الفقراں)

سلسلہ سروری قادری کی ترویج اور طالبان مولیٰ کی رہنمائی کے لیے سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت کی مروجہ زبان فارسی میں کم و بیش 140 کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے صرف بتیس (32) کے قریب دستیاب ہیں۔ آپ کی جو کتب تراجم کی صورت میں عوام الناس کے لیے دستیاب ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔ ابیاتِ باہُو (پنجابی) (۲)۔ دیوانِ باہُو (فارسی) (۳)۔ عین الفقر (۴)۔ نور الہدیٰ (کلاں) (۵)۔ نور الہدیٰ (خورد) (۶)۔ کلید التوحید (کلاں) (۷)۔ کلید التوحید (خورد) (۸)۔ محک الفقر (کلاں) (۹)۔ محک الفقر (خورد) (۱۰)۔ امیر الکوین (۱۱)۔ محکم الفقرا (۱۲)۔ کشف الاسرار (۱۳)۔ گنج الاسرار (۱۴)۔ رسالہ روحی شریف (۱۵)۔ مجالس النبیؐ (۱۶)۔ شمس العارفین (۱۷)۔ جامع الاسرار (۱۸)۔ اسرارِ قادری (۱۹)۔ اورنگ شاہی (۲۰)۔ مفتاح العارفین (۲۱)۔ عین العارفین (۲۲)۔ کلید جنت (۲۳)۔ قرب دیدار (۲۴)۔ تیغ برہنہ (۲۵)۔ عقل بیدار (۲۶)۔ فضل اللقا (کلاں) (۲۷)۔ فضل اللقا (خورد) (۲۸)۔ توفیق ہدایت (۲۹)۔ سلطان الوہم (۳۰)۔ دیدار بخش (۳۱)۔ محبت الاسرار (۳۲)۔ طرفتہ العین یا حجت الاسرار (یہ کتاب دونوں ناموں سے مشہور ہے)۔

مناقبِ سلطانی اور شمس العارفین سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک ناپید ہیں اور ان کے نام یہ ہیں: (۱)۔ مجموعۃ الفضل (۲)۔ عین نما (۳)۔ تلمیذ الرحمن (۴)۔ قطب الاقطاب (۵)۔ شمس العاشقین (۶)۔ دیوانِ باہُو کبیر و صغیر۔ ایک ہی دیوانِ باہُو (فارسی) دستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

سلطان باہُو رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کا اندازِ تحریر نہایت خوبصورت اور منفرد ہے۔ فارسی زبان میں ہی مطالعہ کرنے پر اس قدر سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ ان کتب کا اعجاز یہ ہے کہ نہ صرف صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے پڑھنے والے کے قلب و روح کو معطر کرتی ہیں بلکہ راہِ حق اور مرشدِ کاملِ اکمل کے متلاشی طالبانِ مولیٰ کے لیے مکمل رہنما ثابت ہوتے ہوئے انہیں مرشدِ کاملِ اکمل تک بھی پہنچاتی ہیں۔ آپ کی کتب نہ صرف قرآن و سنت کے عین مطابق بلکہ قرآن و حدیث کی بہترین تفسیر ہیں۔ ان کتب میں طالبانِ مولیٰ کے لیے معرفتِ حق تعالیٰ اور دیدارِ حق تعالیٰ کا پیغام ہے۔ تمام تر کتب اسمِ اللہ ذات اور مرشدِ کاملِ اکمل و فقیرِ کامل کے فضائل پر مشتمل ہیں۔ اپنی تصانیفِ مبارکہ کے متعلق سلطان باہُو کا ارشاد ہے:

بیچ تالیف نہ در تصنیف ما ہر سخن تصنیف ما را از خدا
 علم از قرآن گرفتہ و ز حدیث ہر کر منکر میشود اہل از خبیث
 ترجمہ: میری تصانیف میں کوئی تالیف نہیں ہے اور میری تصنیف کا ہر حرف اللہ کی جانب سے ہے۔
 ان میں بیان کردہ ہر علم قرآن و حدیث کی حد میں ہے اور جو کوئی ان تصانیف کا منکر ہو وہ قرآن و
 حدیث کا منکر ہوتا ہے اس لیے وہ پکا خبیث ہے۔

آپ کی تصانیف ہر مقام و مرتبہ کے حامل طالبانِ مولیٰ خواہ وہ ابتدائی مقام پر ہوں یا متوسط یا
 انتہائی مقام پر سب کی رہنمائی کرتی ہے۔ اگر کوئی راہِ سلوک میں رجعت کھا کر اپنے روحانی مقام و
 مرتبہ سے گر گیا ہو اس کے لیے آپ کی کتب بہترین رہنما ثابت ہوتی ہیں۔ رسالہ روحی شریف میں
 آپ کا فرمان ہے:

✽ اگر کوئی ولیٰ و اصل عالم روحانی یا عالمِ قدس شہود میں رجعت کھا کر اپنے مرتبہ سے گر گیا ہو تو
 وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشدِ کامل ثابت ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے
 تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبہ پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔ (رسالہ روحی شریف)
 سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ امانتِ فقر کے حصول کے بعد خالص و صادق طالبِ مولیٰ کی تلاش میں
 رہے جسے خزانہ فقر امانتِ فقر منتقل کی جاسکے لیکن اپنی حیات میں اس مرتبہ کا صادق طالبِ مولیٰ نہ
 پاسکے۔ فرماتے ہیں:

دل دا محرم کوئی نہ ملیا، جو ملیا سو غرضی ھو

آپ اپنی تصنیف امیر الکونین میں مختلف مقامات پر فرماتے ہیں:

باہو کس نیامد طالبے لائق طلب

حاضر کنم بامصطفیٰ توحید رب

ترجمہ: اے باہو! میرے پاس کوئی بھی اللہ کی طلب لے کر نہیں آیا جسے میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی حضوری عطا کر کے وحدتِ حق تک لے جاؤں۔

کس نیابم طالے تشنه طلب
معرفت دیدار چشم راز رب

ترجمہ: میں نے ایسا کوئی طالب نہیں پایا جو معرفت اور دیدار کے لیے تشنه ہو اور جس کی آنکھ اللہ کے اسرار کا مشاہدہ چاہتی ہو۔

کس نیابم طالے حق حق طلب
میرسانم باحضور راز رب

ترجمہ: میں کوئی بھی طالب حق نہیں پاسکا جو (مجھ سے) حق طلب کرے اور میں اسے راز رب عطا کرتے ہوئے حضور حق میں پہنچا دوں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ظاہری طور پر امانت منتقل کیے بغیر ہی وصال فرما گئے۔ آپ کے وصال کے 139 سال بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سید محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو امانت الہیہ کے لیے منتخب فرما کر مدینہ سے جھنگ کی طرف جانے کا حکم دیا۔ سلطان باھو سے امانت فقر حاصل کرنے کے بعد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سید محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی سلطان باھو کے حکم پر احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور تشریف لے گئے اور اپنے وصال تک وہاں قیام فرمایا۔ سید محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی کا دربار پاک فتانی چوک احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں واقع ہے۔

سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی 1102ھ بروز جمعرات بوقت عصر وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کے نزدیک مرجع خلائق ہے۔ ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو آپ کا عرس منایا جاتا ہے۔

محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ شہدائے کربلا اور اہل بیت کی یاد میں محافل منعقد کرایا کرتے تھے اسی روایت کے پیش نظر محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں لاکھوں کی تعداد میں زائرین دربار پاک پر حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں۔

سلطان باہُو کا یہ ارشاد سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے:

”جب گمراہی عام ہو جائے گی، باطل حق کو ڈھانپ لے گا، فرقوں اور گروہوں کی بھرمار ہوگی۔ ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا اور گمراہ فرقوں اور لوگوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرائیں گے اور علم باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے۔“

اس قول سے مراد یہی ہے کہ گمراہی کے دور میں آپ کا کوئی غلام آپ کی روحانی رہنمائی میں آپ کی تعلیمات حق کو لے کر کھڑا ہوگا اور گمراہی کو ختم کر کے حق کا بول بالا کرے گا۔ سلطان باہُو کا یہ فرمان سچ ثابت ہو چکا ہے۔ میرے مرشد کریم اور سلسلہ سروری قادری کے موجودہ شیخ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس آپ کی تعلیمات فقر کو عام کرنے میں ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بطور مجدد سلسلہ سروری قادری میں رواج پا جانے والی بدعات کو ختم کیا اور اپنی تصنیفات کے ذریعے عوام الناس کو اصل فقیر کامل و مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کی پہچان کرائی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اب تک اپنی نگاہ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا ہے اور مسلسل فیض یاب فرما رہے ہیں۔ اسم اللہ ذات کے ذکر و تصور اور ذکر یاہُو کا فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا، آپ مدظلہ الاقدس نے اُسے عام کر دیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اس پُر فتن اور گمراہی کے دور میں زنگ آلود قلوب سے نفسانی خواہشات کی میل اور زنگ کو دور کر کے طالبان دنیا کو طالبان مولیٰ بنا رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے تعلیمات فقر کی ترویج کے لیے کتب کی اشاعت اور ویب سائٹس کے ذریعے اسم اللہ ذات کا پیغام دنیا بھر میں پہنچا دیا ہے اور ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ سلسلہ سروری قادری میں جس قدر جدوجہد آپ مدظلہ الاقدس نے کی اور مسلسل کر رہے ہیں آج تک کوئی نہ کر سکا۔

دعوت حق کے متعلق سلطان باہُو کا اعلان عام ہے:

ہر کہ طالبِ حق بود من حاضرم ز ابتدا تا انتہا یک دم برم
طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا! تا رسانم روزِ اوّل با خدا
ترجمہ: اگر کوئی حق کا طالب ہے تو میں اس کے لیے حاضر ہوں کہ اسے ابتدا سے انتہا تک ایک لمحہ
میں پہنچا دوں۔ اے طالب آ، اے طالب آ، اے طالب آ۔ تاکہ میں پہلی ہی نگاہ میں حق تک پہنچا
دوں۔

طالبانِ حق کے لیے دروازہ کھلا ہے ورنہ حق بے نیاز ہے۔

سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کے تفصیلی مطالعہ کے لیے حضور مرشد کریم سلطان
العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کی تصانیف مبارکہ ”شمس الفقرا“، ”مجتبیٰ
آخر زمانی“ اور ”سلطان باہو“ کا مطالعہ فرمائیں۔

امیر الکوئین

اردو ترجمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

❖ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ
سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ ۝

ترجمہ: اللہ ہی کے لیے سب تعریفیں ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور عاقبت متقین کے لیے ہے۔ درود و سلام ہو اللہ کے حبیب سید المرسلین پر ان کی آل پر اور سب اصحاب پر۔

اس تصنیف کا مصنف غالب الاولیا عارف خدا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دائمی حضوری میں رہنے والا ہے جنہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست بیعت فرمایا اور تعلیم و تلقین کی۔

اور وہ حضرت شاہ محی الدین ولی اللہ قدس سرہ العزیز سے دست وابستہ مرید، غلام قادری اور سرور کائنات کی خاک پا ہے۔ وہ سروری قادری طبیب قلوب کا علاج کر کے شفا بخشتا ہے اور چہرہ وجود

کو مطلوب تک پہنچاتا ہے۔ بندہ باھو فنانی ھو ولد بازید عرف اعوان اور نگ زیب بادشاہ جو عبید اللہ محی الدین غلام مصطفیٰ صاحب اخلاص و یقین اور جس کی حق پر نگاہ ہے کے زمانے میں قلعہ شور

(شورکوٹ) کا رہنے والا ہے۔ اس کتاب کا مصنف چند کلمات بیان فرماتا ہے جو مہمات کو فتح کرنے والے اور قفل سے مقید ہر مشکل کو حل کرنے والے ہیں۔ اس کتاب کو امیر الکوئین کا نام دیا

گیا ہے اور اس کے پڑھنے والے کو حاکم، اولی الامر اور فنانی اللہ کا خطاب دیا گیا ہے جو اللہ کو اپنی آنکھوں سے عین بے حجاب دیکھتا ہے۔ یہ کتاب تصوف قرآن کی باتا شیر تفسیر ہے جس کے مطالعہ

سے صاحب مطالعہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور اسے ظاہری طور پر تمام دنیاوی خزانوں کا تصرف

عنایت کیا جاتا ہے جبکہ باطنی طور پر معرفتِ الہی اور ہدایت کے خزانوں کا تصرف عطا کیا جاتا ہے۔ جو کوئی اس کتاب سے نکتہ حاصل نہیں کرتا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے واصل نہیں ہوتا تو اس کے احوال کی ہلاکت کا وبال اس کی اپنی گردن پر ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْهُ ۖ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (النحل: 10, 11)

ترجمہ: اور سائل کو منع مت کریں اور اپنے رب کی نعمتوں کا تذکرہ کریں۔

ابیات:

در یک تصرف ہر تصرف یافت گنج

باعطا مرشد در روز پنج

ترجمہ: مرشد اس کتاب کے فیض کے ذریعے ایک تصرف میں ہی ہر تصرف کا خزانہ صرف پانچ روز میں عطا کر دیتا ہے۔

ہر ورق گنج است اکسیر و کرم

ہر کہ خواند بالیقین آزا چہ غم

ترجمہ: اس کتاب کا ہر ورق اکسیر و کرم کا خزانہ ہے۔ جو کوئی اسے یقین سے پڑھتا ہے اسے کیا پریشانی۔

از مطالعہ با خدا بمصطفیٰ

واقف اسرار گردد از الہ

ترجمہ: اس کتاب کے مطالعہ سے طالبِ مولیٰ خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ کر حق تعالیٰ کے اسرار سے واقف ہو جاتا ہے۔

ذکر را بگذار مذکورش مکن

غرق فی التوحید شو از رازِ گن

ترجمہ: ذکر کو بھول بھی جاؤ تو مذکور (اللہ) کو مت بھولنا اور رازِ کن سے غرق فی التوحید ہو جاؤ۔

ہر کہ یابد کنہ کن عامل بود
در حقیقت معرفت کامل شود

ترجمہ: اگر کوئی کنہ کن کو پا کر اس کا عامل ہو جاتا ہے تو درحقیقت اس کی معرفت کامل ہو جاتی ہے۔

این مراتب کاملان از حق عطا
روزِ اوّل شد سبق علم از خدا

ترجمہ: یہ مراتب کاملین کو حق کی جانب سے عطا ہوتے ہیں۔ اس علم کا سبق انہیں پہلے روز ہی اللہ سے حاصل ہو جاتا ہے۔

یہ حق تعالیٰ (کے دیدار) میں مشغول لایحتاج فقیر کے مراتب ہیں جو دونوں جہانوں پر حکمران ہوتا ہے۔ درویشوں کی صحبت ہی کیمیا گری کا خزانہ ہے جو کوئی درویشوں کی صحبت سے خزانہ الہی نہیں حاصل کرتا وہ خراب حال ہو کر ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ فقیر اولی الامر ہوتا ہے۔ اگر دنیاوی بادشاہ تمام عمر بھی فقیر اولیا اللہ کے انتظار میں گزار دے تب بھی وہ کچھ حاصل نہیں کر سکتا لیکن اگر فقیر اولیا اللہ دنیاوی بادشاہ سے ملاقات کرنا چاہے تو قرب الہی حاصل ہونے کی بنا پر توجہ کے ذریعے بادشاہ کو اپنی طرف ایسے کھینچتا ہے کہ وہ حلقہ بگوش عاجز غلام کی مثل ننگے پاؤں دوڑ کر حاضر ہو جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ دنیاوی بادشاہ فقیر ولی اللہ کے حکم کے ماتحت ہے۔

پس فقیر بننا چاہیے کیونکہ دونوں جہان فقیر کے حکم کے ماتحت اور اس کے قبضہ و تصرف میں آ جاتے ہیں۔ فقیر مکمل فیض بخش ہوتا ہے۔ یہ گدا جو نفس سے مغلوب ہیں، فقیر نہیں ہو سکتے۔ فقیر حاکم اور امیر ہوتا ہے کہ اگر چاہے تو گدا کو ربع مسکون^۱ اور ہفت اقلیم^۲ کا بادشاہ بنا دے اور اگر چاہے تو ہفت اقلیم کے بادشاہ کو معزول کر کے گدا کو اس کا قائم مقام بنا دے۔ یہ تصرفات کونین پر امیر صاحبِ مستی فقیر کے ہیں۔ حیران مت ہو۔ جس نے بھی عزت و شرف پایا فقیر ہی سے پایا۔ جو کوئی درویشوں کا منکر ہو وہ دنیا و آخرت میں خراب حال ہو کر ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔

۱ زمین کا چوتھا آباد حصہ ۲ سات حصہ زمین یا براعظم

شرح دعوت

فقیر دائمی حضوری میں رہنے والا اور علم دعوت کا مکمل و کامل عامل ہوتا ہے۔ اولی الامر اسے کہتے ہیں جس کا امر واپس نہ پلٹا جائے۔

لِسَانَ الْفَقْرَاءِ سَيْفُ الرَّحْمَنِ

ترجمہ: فقیر کی زبان رحمن کی تلوار ہے۔

فقیر کا لفظ ”کن“ جس کام کی انجام دہی کے لیے ادا کیا جائے وہ اللہ کے حکم سے انجام پاتا ہے خواہ جلد انجام پائے یا دیر سے۔ فقیر کا دل (باطن) دائمی حضوری میں ہوتا ہے جو بذریعہ دعوت ہمیشہ الہامی پیغام وصول کرتا ہے۔ اولی الامر اسے بھی کہتے ہیں کہ جس کا امر (حکم) ہر شے پر غالب ہو کیونکہ کوئی بھی اس اولی الامر پر غالب نہیں آسکتا خواہ تنہا ہو یا لشکر کے ساتھ۔ پس معلوم ہوا کہ فقیر اللہ کے امر سے ہی فقیر بنتا ہے اور اللہ کا امر سچ اور غالب ہے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ (یوسف-21)

ترجمہ: اور اللہ اپنے ہر امر پر غالب ہے۔

یہ امر دعوت غالب ہوتا ہے کیونکہ یہ شیطان کے مخالف اور رحمن کے موافق ہے۔ دعوت پڑھنے والا فقیر روشن ضمیر ہوتا ہے جس کا مرتبہ عین العیان^۱ ہو اسے (زبان سے) بیان کرنے کی کیا حاجت (وہ تو ہر شے کو عیاں دیکھتا ہے)۔ ناقص مرشد رنج دینے والا جبکہ کامل مرشد خزانے بخشنے والا ہوتا ہے جو اپنی نگاہ سے دائمی معرفت عطا کرتا ہے۔

شرح فقر

آخر فقر کی انتہا کیا ہے؟ جس طرح میرا کہنا میرے حال کے عین مطابق ہے وَ كَفَىٰ عَلَيْهِمْ حِجَابًا

۱۔ ذات حق اور ہر شے کو عیاں دیکھنا

ترجمہ: ”اس (اللہ) کا علم میرے حال کے لیے کافی ہے“۔ پس معلوم ہوا کہ یہ فقر کا دعویٰ کرنے والے جھوٹے ہیں جن میں سے بعض قال فقر تک پہنچے ہیں اور بعض حال فقر تک، بعض احوال فقر تک اور بعض اعمال فقر تک، بعض اقوال فقر تک اور بعض افعال فقر تک پہنچتے ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی ہوتا ہے جو سلطان الفقر کی لازوال معرفت حاصل کرتا ہے اور عین جمال حق کے وصال سے فقر کی انتہا تک پہنچ کر فقر کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ایسے بہت سے لوگ ہیں جو فقر کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی فقر کی تمامیت تک پہنچتا ہے۔ آخر فقر کسے کہتے ہیں اور فقر کیا ہے؟ فقر ایک نور ہے کہ جس کا نام سلطان الفقر ہے اور وہ اللہ کی نگاہ اور اس کی بارگاہ میں ہمیشہ منظور ہوتا ہے۔ ایک ہی لمحہ میں حاضر ہو جانے والا نہ خدا اور نہ ہی خدا سے جدا۔ ایسا فقیر مکمل طور پر نور (میں ڈھل چکا) ہوتا ہے۔ فقر قرب حق کی وسیع مملکت ہے جسے جمعیت قدیم حاصل ہے۔ اس ملک فقر میں نفس امارہ، ملعون دنیا اور شیطان مردود ہرگز داخل نہیں ہو سکتے۔ جو اس ملک فقر میں داخل ہو جاتا ہے وہ اس آیت کے مصداق امن میں ہوتا ہے:

﴿وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾ (آل عمران - 97)

ترجمہ: جو اس میں داخل ہو وہ امان پا گیا۔

پس معلوم ہوا کہ ملک فقر کے چار صوبے ہیں۔ صوبہ ازل، صوبہ ابد، صوبہ دنیا اور صوبہ عقبی۔ جو کوئی ملک فقر تک پہنچ جاتا ہے وہ ان چاروں صوبوں پر حاکم ہو جاتا ہے اور تمام جہان اس کے حکم کے ماتحت ایک غلام کی مثل ہوتے ہیں۔ فقیر غنی ہوتا ہے اور اس کی نظر میں اہل صوبہ مفلس و گدا ہوتے ہیں۔ اے احمق و بے حیا! یہ فقرا کے مراتب ہیں۔ بیت:

فقر را من دیدہ ام پرسیدہ ام

ہر حقیقت فقر را خوش دیدہ ام

ترجمہ: میں نے فقر (کے احوال و مراتب) کو اچھی طرح دیکھ اور جان لیا ہے اور اس کی ہر حقیقت کا میں نے اچھی طرح مشاہدہ کیا ہے۔

جان لے کہ تمام پیغمبروں نے مرتبہ فقر پر پہنچنے کی التجا کی لیکن نہ پاسکے۔ وہ تمام فقر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے خود اپنی اُمت کے سپرد فرمایا۔ یہ فقر محمدی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فخر ہے۔ فقر فیض ہے جس کے تین مراتب ہیں اور ان میں غیب الغیب کے بے شمار خزانے ہیں۔ ابتدائے فقر میں اول قدم طریق (یعنی پیروی) ہے اور دوم قدم توجہ ہے کہ طالب جس مقام و منزل کے متعلق جانتا ہے جس وقت بھی چاہتا ہے خود کو بذریعہ توجہ اس مقام و منزل تک لے جاتا ہے۔ یہ توجہ توفیق ہے۔ فقر میں سوم قدم غرق فنا فی اللہ نور ہونا اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری کی تحقیق حاصل کرنا ہے۔ فقر ذکر اللہ کے ذریعے طالب کا قلب نور اور جسم کو ہر طور کی مثل بنا دیتا ہے جسکے بعد طالب موسیٰ علیہ السلام کی طرح اللہ سے ہم کلام ہو کر جواب باصواب پاتا ہے۔ جو پیر و مرشد یہ مراتب اور قوت نہیں رکھتا اور نہ ہی ان کے متعلق جانتا ہے وہ احمق ہے جو خود کو پیر و مرشد کہلواتا ہے۔ زن مرید پیر کثیر ہیں۔ حجام کی مثل استرے سے بال کاٹنے والے پیر بھی بی شمار ہیں۔ پیر کو ان سب سے بے نیاز ہونا چاہیے۔ علم دعوت تیغ برہنہ ہے جو تصور سے (لوح محفوظ پر) تحریر قسمت، قرب و معرفت الہی اور حضوری کے علم کو پانا ہے۔ علم تصرف طالب کو بقا باللہ تک پہنچا کر مکمل نور بنا دیتا ہے جہاں وہ کل مخلوقات کے لیے ہدایت کا ذریعہ بن جاتا ہے کہ غرق لی مع اللہ ہدایت ہے۔ دعوت کا دوسرا طریقہ ہر کوئی حاصل کر سکتا ہے لیکن وہ طریقہ حب دنیا کے باعث دل کو سیاہ کر دیتا ہے۔ ایسی دعوت سراسر بدعت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کا مشاہدہ کرنے والے کو دو مراتب حاصل ہوتے ہیں ایک قرب الہی اور دوسرا اس قرب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر کی توفیق۔ اس مرتبہ کو تحقیق کیا جاسکتا ہے۔ (اس مجلس محمدی میں) بعض جمال الہی کا مشاہدہ کرتے ہیں اور بعض جلال الہی کا۔ جمال الہی سے طالب مولیٰ کو جمعیت اور مراتب محمود حاصل ہوتے ہیں اور

۱۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث مبارکہ ہے لِي مَعَ اللَّهِ وَقْتُ لَا يَسْعَى فِيهِ مَلَكٌ مُّقْرَبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ
ترجمہ: میرا اللہ کے ساتھ (قرب کا) ایسا وقت بھی ہوتا ہے جس تک کسی مقرب فرشتے اور نبی و رسول کی رسائی نہیں۔

جلالِ الہی سے جذبِ مجذوب اور مردود کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ پس مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ایک کسوٹی کی مثل ہے جو صادق اور کاذب طالب کی تحقیق کرتی ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہونے کے مراتب اسمِ اللہ ذات کی طاقت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جان لو کہ اگر حج کا تمام ثواب جمع کر لیا جائے تو بھی یہ دعوتِ قوی و قادر ہوگی۔ ایسی دعوت ہر مشکل کی چابی اور معرفتِ توحید اور حضوری کا مغز ہے۔ اللہ کا قرب حاصل ہونے کی بدولت فقیر اللہ کے خزانوں کا خزانچی بن جاتا ہے۔ فقیر ولی اللہ دنیاوی بادشاہ پر غالب ہوتا ہے۔ فقیر لایحتاج ہوتا ہے جو کسی سے بھی التجا نہیں کرتا۔ طالبِ صادق کو یہ مراتب مرشدِ کامل سے نصیب ہوتے ہیں۔ مرشد پہلے ہی روز (طالبِ صادق کو) ظاہری طور پر غنایت کا خزانہ جبکہ باطن میں تصرفِ ہدایت کا سبق دیتا ہے۔ طالب اس کتاب کے مطالعہ سے روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ لوحِ محفوظ طالب کے لوحِ ضمیر پر منکشف ہو جاتی ہے اور لوحِ محفوظ کے مطالعہ سے طالب لوگوں کی نیک و بد قسمت سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ یہ مراتب نجومی درویش کے ہیں جو دنیاوی خواہشات کے غلبہ میں ہے نہ کہ صداقت پر۔ جان لو کہ پیر و مرشد وہ ہے جو سب سے پہلے (طالبِ مولیٰ کو) قربِ الہی کی راہ پر چلائے، مجاہدہ کرائے بغیر ہی مشاہدہ عطا کرے اور کسی تکلیف سے (گزارے) بغیر قربِ الہی کا خزانہ عطا کرے اور بغیر محنت کے محبت و معرفتِ الہی عطا کرے، بغیر ریاضت کے اسرارِ الہی سے نوازے اور بغیر زہد کے اپنا عشق پیدا کرے۔ یہ سب مرشد کی توفیق سے ممکن ہے کہ وہ طالب کو نورِ حضور کی تحقیق عطا کرتا ہے۔ یہ تمام مراتب قرب و مشاہدہ حضورِ حق سے حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے بعد تمام آیاتِ قرآن، تفسیر اور بیان اور تمام علوم یکبارگی طالب پر عیاں ہو جاتے ہیں جس سے وہ دونوں جہان کا نظارہ پشتِ ناخن پر دیکھتا ہے کیونکہ اس کا مردہ قلب اور وجود قرب و مشاہدہ حق سے زندہ ہو جاتے ہیں۔ جو مرشد، پیر، فقیر، درویش، اولیا، عارفِ خدا، اہلِ علمِ دعوت، علما باللہ، واصل ولی اللہ حضورِ حق کے متعلق نہیں جانتے

وہ احمق ہیں کہ وہ اپنے آپ کو صاحبِ باطن پیر و مرشد کہلاتے ہیں۔

قرب و مشاہدہ حق کی چند صورتیں ہیں جن کے کچھ نام اور قاعدے ہیں۔ اصل حضورِ حق حق و قیوم ذات کا قرب و وصال، جمعیت اور وحدت ہے جس سے ہر شے طالب پر واضح ہو جاتی ہے اور جو کچھ لوح محفوظ پر تحریر ہے اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ حضورِ حق کے پانچ مراتب ہیں۔ اول ظاہری وجود سے حضوری، دوم باطنی وجود سے موجود کے سامنے حضوری، سوم مطلوب کے سامنے حضوری، جس سے تمام مطالب حاصل ہوتے ہیں، چہارم اٹھارہ ہزار عالم کی کل مخلوقات کو حاضر کر لینے کا تصرف، جنہیں اللہ نے کن کہہ کر تخلیق کیا، پنجم دنیا، نفس اور شیطان مردود پر تصرف۔ حضوری کے یہ پانچ مراتب دینی و دنیاوی پانچ خزانے ہیں۔ جو مرشد طالب مولیٰ کو حضوری کے تمام مراتب عطا نہیں کرتا اور حضوری کی توفیق سے ان مراتب کی تحقیق نہیں کرتا اور زندگی اور موت کے بعد عزت و جاہ کے درجات عطا نہیں کرتا تو معلوم ہوا کہ وہ مرشد ناقص اور نامکمل ہے اور اس مرشد سے تلقین لینا طالب پر حرام ہے کیونکہ طالب کے لیے حضوری اور دیدارِ حق کے بغیر صرف ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ اور ورد و وظائف کے ساتھ کسی بھی مرتبہ و مقصود تک پہنچنا ممکن نہیں اگرچہ وہ عمر بھر سالہا سال ریاضت کرتا رہے ان مراتب میں وہ ناقص و خام ہی رہتا ہے۔ پس ان خام مراتب میں شرف کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ طالبی و مریدی اور مرشدی و پیری میں دن شمار نہیں کیے جاتے۔ مرشد کامل ہاتھ پکڑ کر حضوری میں پہنچانے والا ہوتا ہے جو طالب مولیٰ کو ایک لمحہ میں تمام حوادث سے گزار کر حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ ناقص مرشد آج کل کے وعدے کرتا ہے جبکہ مرشد کامل ایک بار کی توجہ سے ہی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر تمام طریقے سالہا سال کی ریاضت کے متقاضی ہیں اگرچہ ذکرِ روح کیا جائے یا ذکرِ قلب۔ اسم اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کی راہ توفیقِ الہی کی کلید ہے جو کل و جز کی ہر شے اور مراتب کو کھولتی ہے۔ اس کی تحقیق ایسے مرشد سے حاصل کی جاسکتی ہے جو حق تعالیٰ کا رفیق ہو۔

جان لو کہ تمام بلا و آفات اور حوادثِ نفسانی و شیطانی ایک ہی گھر میں جمع کی جائیں تو اس گھر

کی چابی دنیا ہے۔ پس اسی طرح معرفت، توحید، نور، قرب اور حضوری کے تمام خزانے انسان کے وجود کے اندر موجود ہیں۔ وجود کے تمام خزانوں کی کلید حضورِ حق ہے جو اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتی ہے۔ جو طالب اسم اللہ ذات کو اس کی کنہ سے پڑھتا ہے اور اس سے حضورِ حق حاصل کرتا ہے وہ دنیا و آخرت میں بے نیاز اور لایحتاج ہو جاتا ہے۔

﴿الْفَقْرُ لَا يُحْتَاجُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ﴾

ترجمہ: فقر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں۔

بیت:

ہر کہ این راہ نداند لاف زن

ہر کہ داند حضرات آن جان من

ترجمہ: جو حضورِ حق کی یہ راہ نہیں جانتا وہ جھوٹا ہے جبکہ جو جانتا ہے وہ میرا محبوب ہے۔

جب نفس حضورِ حق حاصل کر لیتا ہے تو وہ (مرشد کے) نفس سے ہم کلام ہوتا ہے اور جب قلب حضورِ حق حاصل کر لیتا ہے تو وہ (مرشد کے) قلب سے ہم کلام ہوتا ہے اور جب روح حضورِ حق حاصل کرتی ہے تو وہ (مرشد کی) روح سے ہم کلام ہوتی ہے اور جب طالب حضورِ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضورِ حق حاصل کر لیتا ہے تو وہ حضورِ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کلام ہوتا ہے اور جب طالب اللہ کے سامنے حضوری حاصل کرتا ہے تو وہ اللہ کے ساتھ بذریعہ الہام ہم کلام ہوتا ہے۔ حضورِ حق فقر کے انتہائی درجات و مقامات تک لے جاتا ہے۔ اللہ بس ماسوئی اللہ ہوس۔

حضورِ حق مراتبِ نعم البدل میں سے ہے اور مراتبِ نعم البدل اسمِ قادر کی قوت سے حاصل ہوتے ہیں جو خزانِ الہی کی کیمیا گری ہے جس سے طالب کا وجود طلسمات میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ صاحبِ طلسمات مرشد ہی طالب کو حضورِ حق عطا کرتا ہے اور عین بعین حق کا مشاہدہ کراتا ہے۔ یہ حضورِ حق اللہ تعالیٰ کا تصور عطا کرتا ہے جس سے طالب شہسوارِ قبور بن جاتا ہے۔

جان لو کہ فقر کے تین مراتب ہیں۔ لاهوت لامکان تک پہنچنا، معرفت اور دیدارِ الہی کے

انوار سے مشرف ہونا اور دونوں جہان میں زندہ رہنے اور کبھی نہ مرنے کی قوت حاصل کرنا۔ جس کے بعد فقیر لب بستہ توحید میں ہمیشہ غرق رہتا ہے اور اسے کسی طالب اور مرید کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور اگر کوئی طالب مرید طلب مولیٰ رکھتا ہے تو اسے حضورِ حق میں پہنچا دیتا ہے جہاں سے طلب مولیٰ کا سوال کرنے والے کو محروم نہیں لوٹایا جاتا۔ جان لو کہ کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ سے حضورِ حق حاصل کرنے کا سبق پہلے ہی روز حاصل ہو جاتا ہے۔ مراتب فنا و بقا سے گزر کر فقیر نفس پر امیر اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ مرد وہ ہے جو سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرے۔ معرفت میں حضورِ حق اور دیدار الہی حاصل ہوتا ہے جس سے (طالب کو) تمام عمر مجاہدہ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❖ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ
ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا تحقیق اس نے اپنے رب کو پہچانا۔ جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا تحقیق اس نے اپنے رب کو بقا سے پہچانا۔

نفس کی پہچان تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے فنا الفنا ہونے سے ہوتی ہے۔ اور اللہ کی پہچان روح کے ذریعے ہوتی ہے جس سے بقا کے بعد بقا حاصل ہوتی ہے۔ اے مردہ دل و بے حیا! یہ عارفین کے ابتدائی احوال ہیں۔ فقیر اہل روح کی کیا نشانی ہے؟ وہ جان و جسم سے ارواح سے ملاقات کرتا ہے۔ یہی احوال مجھے بھی حاصل ہیں۔ اہل نفس جب باطن میں ارواح کا ہم مجلس ہوتا ہے جو ذکر الہی میں مشغول اور قرآن و حدیث سے گفتگو کر رہے ہوتے ہیں تو وہ اہل نفس بھی مکمل شعور کے ساتھ حضورِ حق کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی باطن میں وہ توحید کے نور میں غرق ہوتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک لمحہ کے لیے بھی جدا نہیں ہوتا اور دائمی حضوری میں رہتا ہے لیکن ظاہری طور پر عوام میں لوگوں سے ہم کلام رہتا ہے۔ اے احمق و خام! یہ عارفین کے مراتب ہیں۔ صاحبِ شریعت فقیر شیر کی مثل ہوتا ہے کیونکہ اسے شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف سے رحمٰن کا قرب حاصل ہوتا ہے جبکہ اہل بدعت فقیر شیطان کا مقرب اور مصاحب

ہوتا ہے۔ صاحبِ شریعت فقیر حق تعالیٰ کے ساتھ یگانہ ہوتا ہے اور اہل بدعت فقیر کتے کی مانند دیوانہ ہوتا ہے۔

اہل بدعت اکثر فقر کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر وہ فقیر نہیں ہوتے۔ انہیں بھکاری کہنا چاہیے کیونکہ وہ خواہشاتِ نفس کا شکار اور باطن میں معرفتِ الہی سے محروم ہوتے ہیں۔ یہ بے حیا اور داڑھی کٹوانے والے ہر در سے سوال کرتے ہیں۔ یہ بے بصیرت ساری عمر طریقت اور معرفت کی راہ نہیں جان پاتے اور رزق کے پیچھے دوڑتے رہتے ہیں۔ ایسے اہل بدعت کے لیے فقر چہرے کی سیاہی ہے۔ یہ لوگ دن رات گناہوں میں مشغول رہتے ہیں اور ارواح کے روحانی احوال سے بے خبر ہوتے ہیں۔ یہ لوگ لقائے وحدانیت کے عرفان سے محروم رہتے ہیں اور باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے غافل ہوتے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہونے والا اور آپ کی زیارت کرنے والا ایک ہی لمحہ میں ولی اللہ کے مراتب پر پہنچ کر محبوب اور صاحبِ عیاں عارف ہو جاتا ہے یا یکبارگی مراتبِ مجذوب پر پہنچ جاتا ہے یا یکبارگی مراتبِ محبوب پر پہنچ جاتا ہے یا یکبارگی مراتبِ حجاب اور مردود پر پہنچ جاتا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت کی مثل ہے جہاں ذکرِ الہی کے ساتھ آیاتِ قرآن اور حدیث کا بیان ہوتا ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں طالب کو دو مراتب حاصل ہو سکتے ہیں یا مرتبہ محبوب یا مرتبہ مردود کیونکہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کسوٹی ہے جہاں پہنچ کر ناقص طالب کے وجود کے اندر پوشیدہ کذب ظاہر ہو جاتا ہے اور صادق طالب کے وجود کے اندر پوشیدہ صدق مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ طالبِ صادق کا وجود نور ہو جاتا ہے اور اسے مجلسِ محمدی کی لازوال دائمی حضوری نصیب ہو جاتی ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ مجلسِ محمدی بہشت کی مانند ہے اور بہشت میں پاک لوگ ہی رہ سکتے ہیں۔ پلید، نجس، بدبودار مردار دنیا، شیطان اور کافر کو یہ قوت حاصل نہیں کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بہشت، کعبہ اور مدینہ منورہ

میں روضہ مبارک میں داخل ہو سکیں۔ شیطان کو ہرگز یہ قدرت حاصل نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت، قرآن اور اس کے حروف کی صورت، سورج اور چاند کی صورت، کعبہ اور مدینہ کی صورت، بزرگ صحابہ کی صورت اور شاہِ مکی الدین پیر دستگیر کی صورت اختیار کر سکے۔ غرق لی مع اللہ ہونے کے باعث یہ صورتیں ہدایت ہیں لیکن جن لوگوں کے دل حبِ دنیا جو کہ بدعت ہے، کے باعث سیاہ ہیں شیطان ان کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔

جان لو کہ اگر حضرت آدم علیہ السلام سے خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء، اصفیاء، مرسلین اور پیغمبروں کے نیک اعمال کا ثواب جمع کر لیا جائے اور صاحبِ منصب و مراتب اور صاحبِ ولایت و ہدایت تمام اولیاء اللہ غوث و قطب کے نیک اعمال کا ثواب جمع کر لیا جائے اور تمام فرشتوں، مومنین، مسلمین اور تمام جن و انس کے نیک اعمال کا ثواب جمع کر لیا جائے تو انہیں ثوابِ حسناتِ عظیم کہا جائے گا اور یہ تمام برگزیدہ ثواب اور حسناتِ عظیم، تصور اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہوتے ہیں جس کے ذریعے حضوری کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح فاسقوں، گناہگاروں، کافروں، مشرکوں، کاذبوں، ظالموں اور تمام زمین کے اہل گناہ کے تمام گناہ جمع کر لیے جائیں تو انہیں گناہِ کبیرہ کہا جائے گا۔ پس اللہ سے غفلت اور دوری گناہِ کبیرہ ہے جو سب کبیرہ گناہوں سے بڑھ کر ہے۔ پس اہل حضور اور اہل دور کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ لہذا معلوم ہوا کہ قصہ خوانی اور افسانہ دانی کی راہ اللہ سے یگانہ ہو کر فنا فی اللہ ہونے کی راہ سے مختلف ہے۔ اہل یگانہ اور اہل بیگانہ کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ یہ تمام مراتبِ علمِ نور کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں اور علمِ نور وہ ہے جو عالم کو حضوری سے مشرف کرادے۔

جان لو کہ حضوری دو قسم کی ہے جو حضوری تصور اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہوتی ہے وہ لازوال ہے اور اس سے قرب اور وصالِ الہی حاصل ہوتا ہے۔ تصور اسمِ اللہ ذات کے بغیر محض ذکر، فکر، مراقبہ اور اعمالِ ظاہری سے حاصل ہونے والی حضوری ناقص کا وہم و خیال ہے جو سکر سے حاصل ہونے والی گرمی احوال کی وجہ سے ہے اور یہ مرشدِ ناقص کی گمراہی کے سبب ہے۔ تصور بھی دو قسم کا

ہے۔ ایک وہ تصور جس میں مشاہدہ سے قرب با توفیق اور حضوری کی تحقیق حاصل ہوتی ہے اور دوسرا تصور وہ ہے جس میں حضوری نہیں ہوتی اور وہ محض شیطانی تاثیر اور ہوائے نفس کی وجہ سے ہوتا ہے اس لیے زندگی ہے۔ جان لو کہ لذتِ ازل جس سے جمعیت حاصل ہوتی ہے لذتِ ابد کی مثل ہے اور لذتِ دنیا لذتِ عقبی جس میں حور و قصور اور بہشت کی نعمتیں ہیں، کی مثل ہے۔ جیسے ہی معرفتِ نورِ خدا کی پانچویں لذت وجود میں پیدا ہوتی ہے تو (مذکورہ بالا) چاروں لذتوں کو وجود سے باہر نکال دیتی ہے۔ آیات:

لذت دیدار بہ دیدار وہ

لذت دیدار بر دل من بہ نہ

ترجمہ: میرے لیے لذتِ دیدار سے بڑھ کر کوئی لذت نہیں لہذا یارب مجھے لذتِ دیدار عطا کر۔

ہر کرا لذت نشد وحدت لقا

لعنتی بر زندگی آن بے حیا

ترجمہ: جس کسی نے لقا اور وحدتِ الہی کی لذت نہ چکھی اس بے حیا کی زندگی پر لعنت۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ ﴾ (بنی اسرائیل - 72)

ترجمہ: جو اس دنیا میں (دیدار سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی (دیدار سے) اندھا رہے گا۔

قطعہ:

ہر کہ این جای نہ بیند بی نصیب

بی خبر از معرفت اہل از رقیب

ترجمہ: جس کسی نے اس دنیا میں اللہ کا دیدار حاصل نہ کیا وہ بے نصیب ہے جو معرفت سے بے خبر

اور اللہ کے دشمنوں میں سے ہے۔

روئے سیاہ بہ بود از دل سیاہ

دل سیاہ شد ز دنیا عز و جاہ

ترجمہ: دنیا کی عز و جاہ سے دل کی سیاہی پیدا ہوتی ہے اور دل کی سیاہی سے سیاہ چہرہ بہتر ہے۔

اگر تُو آئے تو تُو دیدار کر لے گا اور اگر نہ آئے تو تُو شیطان لعین کی قید میں ہے۔ بیت:

بہ بین قدرت بہ بین وحدت حضورش

بہ بین رحمت پُر از ہم ذات نورش

ترجمہ: آ اور اس کی حضوری میں اس کی قدرت اور وحدت دیکھ، رحمت اور نور سے پُر اس کی ذات کا مشاہدہ کر۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ مثنوی:

اگر حجاب کنی از خدا فرشتہ شوی

چنانچہ میکنی از مردمان حجاب اینجا

ترجمہ: اگر تو خدا سے حجاب میں ہو تو تُو فرشتوں کی مثل ہوگا جو اس دنیا میں لوگوں سے حجاب میں ہوتے ہیں۔

بہ بین امروز چون گویند فردا

بعین از عین بینم نیست پردہ

ترجمہ: تو کل (روزِ قیامت) کی بات کیوں کرتا ہے تُو آج ہی (اس زندگی میں) دیدار کر۔ میں ذاتِ حق کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں اور میرے اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

بہ بینم با چشم عین العیانی

چو زندہ قلب روح و نفس فانی

ترجمہ: میں کھلی آنکھوں سے اس کا بے حجاب دیدار کرتا ہوں کیونکہ جب قلب و روح زندہ اور نفس فنا ہو چکا ہو تو دیدار حاصل ہوتا ہے۔

مثل بستہ بصورت کی تواند

مشرف شد حضوری راز داند

ترجمہ: اس کی صورت (کے حسن) کی مثال کسی چیز سے نہیں دی جاسکتی۔ جو حضوری سے مشرف ہو جائے وہ یہ راز جان لیتا ہے۔

ز نَحْنُ أَقْرَبُ شُودِ پیغامِ دائم

وجودِ واصِلانِ زانِ گشتِ قائم

ترجمہ: حق تعالیٰ یہ دائمی پیغام دیتا ہے کہ وہ شہ رگ سے بھی قریب ہے اس پیغام کی وجہ سے واصِلین کے وجود (حق تعالیٰ کی وحدت میں غرق ہونے کے باعث) ابدی ہوتے ہیں۔

فقرِ آنکس کہ آنجا من رسیدہ

ز غیر حق ہمہ از خود بریدہ

ترجمہ: فقر کا اصل مقام وہ ہے جہاں میں پہنچا ہوں اس کے لیے میں نے خود کو غیر حق سے مکمل طور پر الگ کیا۔

نماندہ احتیاجِ ذکرِ مذکور

حضوری با حضور است نور بانور

ترجمہ: اس مقام پر پہنچ کر ذکر کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ اس جگہ طالبِ حضوری حق میں عین ذات اور نور کے ساتھ عین نور ہو جاتا ہے۔

نماندہ ہیچ پردہ چشم باز است

حقیقت حق رسیدہ عین راز است

ترجمہ: اس مقام پر طالب کی آنکھ پر کوئی حجاب باقی نہیں رہتا اور حقیقت حق تک پہنچ کر وہ عین ذات ہو جاتا ہے۔

زہی دولت بدیدہ حق لقا شد

قلب قالب ز وحدت حق بقا شد

ترجمہ: اس دولت کی کیا ہی بات ہے کہ آنکھوں کو حق کا دیدار اور قرب نصیب ہو اور جسم و روح کو وحدت حق سے بقا حاصل ہو۔

نہ آنجا علم نہ غوغای قال است

لاہوت و لامکان نہایت با جمال است

ترجمہ: اس مقام پر نہ علم کی گنجائش ہے نہ بحث و مباحثہ کا شور۔ لاہوت لامکان کے انتہائی مقام پر صرف حق تعالیٰ کا جمال ہے۔

نماندہ بر دلم افسوس مارا

بہ ینم سر پنہان آشکارا

ترجمہ: میرے دل میں کسی بھی بات کا افسوس نہ رہا کیونکہ میں راز پنہاں کو بے حجاب اور عیاں دیکھتا ہوں۔

دو دلی را نیست راہ یکدل طلب کن

کہ غیرے لاسوئے از دل سلب کن

ترجمہ: منافقت یعنی دو محبتوں کی اس راہ میں کوئی گنجائش نہیں لہذا ایک دل طلب کر (یعنی صرف اللہ سے محبت طلب کر) اور غیر اللہ ہر شے دل سے مٹا دے۔

بیا اے طالبا بے سر بیائی

سری از تن جدا کن راہنمائی

ترجمہ: اے طالب بے سر ہو کر ادھر آ۔ جب تو اپنے سر کو تن سے جدا کر دے گا تب تو راہنمائی حاصل کر سکے گا۔

بَاهُوُّ بِا هُو فَا بِا هُو بَقَا شَد

کہ اوّل و آخر و از هُو لقا شد

ترجمہ: باہُو کو هُو میں فنا ہو کر هُو کے ساتھ بقا حاصل ہو گئی ہے اور هُو کے ساتھ وصال کے بعد اس کی ابتدا اور انتہا بھی هُو ہو گئی ہے۔

کہ هُو عینک شدہ بہ چشم باهُو

میان از هُو بہ بیند یافت باهُو

ترجمہ: هُو باهُو کی آنکھ کے لیے چشمے کی مثل ہے۔ جو اس عینک یعنی هُو سے دیکھتا ہی وہ باهُو کی صورت کو ہی پاتا ہے۔

کسی منکر ز هُو مردود گردد

بجز یاهُو با هُو نیست گردد

ترجمہ: جو هُو کا منکر ہو وہ مردود ہو جاتا ہے کیونکہ ذکر یاهُو کے بغیر هُو کے ساتھ بقا حاصل نہیں ہو سکتی۔

مثل بستہ بمثل بیمثال است

ز خود رفتہ شود با حق وصال است

ترجمہ: اس بے مثل اور بے مثال ذات کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ جب طالب خود سے فنا حاصل کرتا ہے تب ہی حق سے وصال پاتا ہے۔

جو فنا فی اللہ ہو اور مقام لی مع اللہ پر اللہ کے قرب کی انتہا پر ہو اس کے لیے ظاہری اعضا کے ساتھ ذکر فکر اور ورد و وظائف بجا لانا گناہ ہے۔ غوث و قطب امرا کی مثل جبکہ مقرب حق فقیر بادشاہ کی مثل ہوتا ہے۔ بادشاہ کو عدل سے سروکار ہوتا ہے نہ کہ محنت و مشقت سے۔ اس راہ (فقر) کا تعلق قیل و قال سے نہیں بلکہ حق کے روبرو حضوری سے مشرف ہونے سے ہے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿فَأَيُّهَا تَوَلَّوْا فَشَمَّ وَجْهَ اللَّهِ﴾ (البقرہ-115)

ترجمہ: پس تم جدھر بھی دیکھو گے حق تعالیٰ کا چہرہ ہی پاؤ گے۔

ہر طرف ینم پیام ذات نور
ہر کہ از خود بگذرد یابد حضور

ترجمہ: میں جس طرح بھی دیکھتا ہوں اس طرف ہی نور ذات پاتا ہوں۔ جو کوئی خودی سے نجات حاصل کر لے وہ حضور حق حاصل کر لیتا ہے۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ بیت

روشن ضمیر را چہ غم از اختلاط خلق
دریا بہ مشت خاک مگر نمی شود

ترجمہ: روشن ضمیر فقیر کو مخلوق سے میل ملاپ سے کیا پریشانی؟ سمندر ایک مٹھی خاک سے میلا نہیں ہوتا۔

یہ روشن ضمیری وحی القلوب کا مرتبہ ہے۔ بیت:

تا گلو پُر مشو کہ دیگ نہ ای
آب چندان مخور کہ ریگ نہ ای

ترجمہ: تُو گلے تک خود کو نہ بھر کیونکہ تو دیگ نہیں ہے اور نہ ہی اس قدر پانی پی کیونکہ تُو ریت نہیں ہے۔

لیکن کامل کا کھانا مجاہدہ اور اس کی نیند مشاہدہ ہوتی ہے۔ یہ وحی الروح کا مرتبہ ہے۔ بیت:

چو معدہ بود خالی از طعام
در آن وقت معراج باشد تمام

ترجمہ: جس وقت پیٹ طعام سے خالی ہوتا ہے اس وقت (طالب کو) مکمل معراج نصیب ہوتی ہے۔

مگر مکمل کے لیے کھانا اور نہ کھانا برابر، سیری اور بھوک برابر، مستی اور ہوشیاری برابر، نیند اور بیداری

برابر۔ یہ وحی السِّر کا مرتبہ ہے۔ بیت:

خام را مستی بود وہم از خیال
مست را ہوشیار گرداند وصال

ترجمہ: خام کی مستی محض وہم و خیال ہوتی ہے جبکہ وصالِ حق سے حاصل ہونے والی مستی طالب کو ہوشیار بنا دیتی ہے۔

تاہم اکمل علمِ معرفت کا عامل ہوتا ہے نہ کہ سواری کا حامل۔ یہ وحی الزمان کا مرتبہ ہے جہاں وہ قربِ حضورِ حق اور مجلسِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معرفتِ اِلَّا اللہ کا پیغام لاتا اور لے جاتا ہے۔ اس مقام پر اولیا اللہ علما باللہ ہر لمحہ حضورِ حق سے پیغام وصول کرتے ہیں لیکن وہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبہ پر فائز نہیں ہوتے۔ لہذا دعوت پڑھنے کے لائق ہر وہ طالب ہوتا ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے پیغام وصول کر سکتا ہو۔ اس کا وجود نور و مغفور ہو اور وہ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں منظور ہو۔ دعوت پڑھنا یہ ہے کہ طالب ذکرِ الہی کی بدولت مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سوال و جواب اور عرض و التماس کر سکتا ہو۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

جان لو کہ باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہو کر حضوری سے مشرف ہونا اور اہل مجلس کی صحبت میں ان سے ہم کلام ہونا اور جس وقت چاہے حضوری میں آنا جانا اور سوال و جواب اور التماس کرنا اور حضوری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب سے مشرف ہونا اور لازوال وصال پانا اور اسمِ اللہ ذات سے حضورِ حق کے تمام احوال سے واقف ہونا اور انہیں اختیار کرنا آسان کام ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق، ملک، علم، حلم، ترک، توکل، ارادت، سعادت، حکم، اجازت، ہدایت، فقر، غنایت، فنا، بقا، رضا، صبر اور حیا کی صفات کو اختیار کرنا بہت ہی مشکل اور دشوار کام ہے۔ لیکن اگر بخشش اور عطائے پروردگار ہو تو توفیقِ الہی اور مرشد جو غالب الامر ہو اور حق کا سالار ہو اس کی رفاقت سے ان تمام خصوصیات کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مطلب یہ کہ دین و دنیا کے خزانوں کو تصرف میں لے آنا اور تصور، ذکر، فکر، مراقبہ اور معرفتِ اِلَّا اللہ

سے غرق فنا فی اللہ ہونا، تجلیات کا مشاہدہ کرنا، اٹھارہ ہزار عالم کے مقامات کی سیر کرنا اور اس کی مخلوقات کو مسخر کر کے اپنی قبضہ و قید میں لے آنا آسان کام ہے لیکن وجود میں وسیع حوصلہ پیدا کرنا مشکل اور بہت ہی دشوار کام ہے۔ مخلوق کے دیئے رنج، ملامت، غیبت اور تکالیف سے آزر دہ مت ہو اور نہ ہی مخلوق کو تکلیف پہنچا کیونکہ مخلوق کو تنگ نہ کرنے میں ہی نجات ہے۔ تو جان لے کہ کافروں، کاذبوں، منافقوں اور حاسدوں کی (ایذاؤں سے) شکایت کی غرض سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ يَا أَيُّهَا رَبِّ مُحَمَّدٍ لَمْ يَخْلُقْ مُحَمَّدًا

ترجمہ: اے محمد کے رب! کاش آپ نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پیدا ہی نہ فرمایا ہوتا۔ پس کسی دوسرے کی کیا مجال کہ اعتراض کرے۔ جو کوئی تمامیت معرفت، فقر، ہدایت اور ملک ولایت تک پہنچ جاتا ہے تو لوگ اسے دیوانہ و خبطی کہتے ہیں اور اس کے اہل خانہ اسے احمق سمجھتے ہیں لیکن وہ آنکھوں کے اندھے اس کی حقیقت نہیں جانتے۔ وہ سب بے عقل اور حیوان کی مثل ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ الْعَقْلُ يَتَأَمَّرُ فِي الْإِنْسَانِ

ترجمہ: عقل انسان کے اندر سوئی ہوئی ہے۔

❁ الْإِنْسَانُ مِرْآةُ الرَّبِّ

ترجمہ: انسان حق تعالیٰ کا آئینہ ہے۔

صاحب نظر عارف باللہ بننے اور معرفت حق کے لیے دل کی آنکھیں چاہئیں وگرنہ ظاہری آنکھیں تو حیوان بھی رکھتے ہیں جیسا کہ کتے، خنزیر، ریچھ، بیل اور گدھے وغیرہ۔ عقل دو قسم کی ہے ایک عقل کل جو کہ لازوال ہے دوسری عقل جزو احوال کے حصول کا باعث ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ لَا فَرْقَ بَيْنَ الْحَيَوَانَ وَالْإِنْسَانِ إِلَّا بِالْعِلْمِ

ترجمہ: انسان اور حیوان میں علم کے سوا کوئی فرق نہیں۔

ابیات:

آنچه مطلب بود کلی یافتم
کس نمی باید که پنهان ساختم

ترجمہ: میں نے سب علم اور مطالب پال لیے۔ اب کوئی بھی مجھ سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔

این خزانہ شد نصیب با شعور
میشناسد عارفان اہل حضور

ترجمہ: یہ خزانہ باشعور لوگوں کو نصیب ہوتا ہے اور عارفین جو حضوری میں پہنچ چکے ہوں وہی اسے پہچانتے ہیں۔

کی شناسد عارفان را کور تر
می شناسد آن کہ می باشد خضر

ترجمہ: آنکھوں کے اندھے عارفین کو کیسے پہچان سکتے ہیں۔ عارفین کو صرف وہی پہچانتے ہیں جو خضر کی مثل بصیرت رکھتے ہیں۔

باہُو در هُو گم شدہ فی اللہ فنا
نام باہُو متصل شد با خدا

ترجمہ: باہُو فنا فی اللہ ہو کر هُو میں گم ہو چکا ہے اور باہُو کا نام خدا کے ساتھ متصل ہو چکا ہے۔
فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ ﴾ (الحدید-4)

ترجمہ: اور وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو۔

مرشد کسوٹی کی مثل ہوتا ہے اور حضوری کی بدولت حکیم اور کریم صفت ہوتا ہے۔ مرشد کامل (ظاہری طور پر) طالب مولیٰ کا پیٹ طعام اور پانی سے پُر کرتا ہے اور طرح طرح کی نعمتیں اور

پھل کھلاتا ہے اور باطنی توجہ اور توفیق سے تحقیقاً حضوری تک پہنچاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ناقص مرشد اپنے طالبوں کو ذکر فکر میں ہی تھکائے رکھتا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ مرشد کامل طالب کو پہلے ہی روز کامل کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔ مرشد مکمل طالب کو روزِ اوّل مرتبہ مکمل اور مرشدِ اکمل طالب کو روزِ اوّل ہی اکمل کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے اور مرشدِ جامع طالب کو روزِ اوّل جامع اور صاحبِ نور مرشد طالب کو روزِ اوّل ہی نور میں فنا کر دیتا ہے اور صاحبِ حضور مرشد طالب کو روزِ اوّل حضوری میں لے جاتا ہے اور ان سب مراتب کا مجموعہ بھی مراتبِ فقر کی ابتدا کو نہیں پہنچ سکتا لیکن فقیر مرشد (کی توجہ) سے طالب روزِ اوّل ہی فقیر بن سکتا ہے کیونکہ فقیر فنا و بقا کے بعد مرتبہ اور مقام و منزل سے ماورا ہوتا ہے۔ اس کی نظر میں اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللهُ (جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہی اللہ ہوتا ہے) ہی سب کچھ ہوتا ہے۔ اے احمق و خام! یہ مراتبِ فقر ہیں۔ فقیراً سے کہتے ہیں جو بقا باللہ ہو چکا ہو اور اس نے خود کو اللہ کی ذات میں فنا کر کے حیاتِ ابدی پالی ہو اور غیر ماسویٰ اللہ سے نجات پا کر خود پر اللہ کا اثبات کر لیا ہو۔ اس کے لیے زندگی اور موت کے مراتب برابر ہوں۔ یہ فقیر صاحبِ نظر کا مرتبہ ہے جو ہر ملک کے بادشاہ پر حاکم اور غالب تر ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی نظر سے تمام زمین کو سونا و چاندی میں بدل سکتا ہے۔ فقیر فقر کی بدولت حیات ہے۔ اے احمق و حیوان! پس فقیر خدا سے نظر نہیں ہٹاتا۔ اے احمق و گدھے! تو طلبِ دنیا میں خوار ہو رہا ہے جبکہ دعویٰ کرتا ہے اللہ کی طلب و محبت اور معرفت و دیدار کا۔ حالانکہ تو ابھی تک نفس کی قید میں ہے۔ تیرا دل مردہ اور تیرا چہرہ شرمسار ہے اور تیری روح تجھ سے بیزار ہے۔ جو باطنِ باطل سے جدا ہو کر حق سے جڑ چکا ہو بلاشبہ وہی باطنِ برحق ہے۔ ظاہری طور پر اس کے تصرف میں توفیقِ الہی کی قوت ہوتی ہے۔ فقر کا سلوک سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ فقیر سلطانِ الفقر صاحبِ سلطنت بادشاہ ہوتا ہے اور ہر سلوک اور ہر مقام اس کی نگاہ و نظر میں ہوتا ہے۔ انہیں ہر طالبِ مرید کے احوال سے آگاہی ہوتی ہے کہ وہ مرتبہ محبوب و مقصود پر ہے یا مرتبہ مردود پر یا مرتبہ مرتد یا لامرتد پر۔ پس جان لے کہ جس طرح ظاہری علم بے شمار ہیں اسی طرح باطنی سلک سلوک بھی بے شمار ہیں۔ میں اگر انہیں تحریر کروں تو ان

کی شرح کے لیے بے شمار صفحات درکار ہیں لیکن تھوڑی سی شرح سے پتہ چلتا ہے کہ ایک سلک کامل ہے اور دوسرا سلک ناقص۔ سلکِ کامل میں قبض، بسط، سکر، صحو کے احوال ہیں اور ذکر، فکر، مراقبہ سے طالب پر ان احوال کے اسرار عیاں ہوتے ہیں اور سلک کی ابتدا اور انتہا ایک ہوتی ہے اور یہ سلک حق تعالیٰ کے قرب، مشاہدہ اور حضوری تک پہنچاتا ہے اور یہی معرفت اور وصال کی بنیاد ہے۔ جو سالک ان صفات سے موصوف نہیں ہوتا وہ ناقص ہوتا ہے جو اپنی تمام عمر سالہا سال مشقت میں گزار دیتا ہے لیکن احمق اور جاہل کی مثل خودی میں پھنسا رہتا ہے۔ جب تو کسی ایسے شخص کو دیکھے جو ظاہری طور پر امر اور بادشاہ کو مسخر کرنے کے لیے بہت زیادہ محنت اور رنج و ریاضت میں مصروف ہو اور باطن میں معرفتِ الہی سے بے خبر ہو تو اس بات کی تحقیق کر لو کہ یہ مرد عام و ناقص ہے جو گمراہی کے جنگل میں پھنسا ہوا ہے اور لاهوت لامکان سے واقف خاص لوگوں کے شرف سے بے نصیب ہے۔ بیت:

اللہ ہر کرا خواہد دہد قرب و لقا

ہر کرا راندہ کند دوری جفا

ترجمہ: اللہ جس کسی کو چاہتا ہے اپنا قرب اور لقاء عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے اس کی جفا کی بنا پر خود سے دور کر دیتا ہے۔

اہل لقا اور اہل جفا کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ بیت:

پند گویم ناقص و شرمندہ را

از ہوائے باز آ و آ جانب خدا

ترجمہ: میں ناقص اور شرمندہ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ خواہشاتِ نفس سے باز آؤ اور خدا کی جانب بڑھو۔

اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔ جو کوئی اللہ کا صادق طالب ہونے، اس میں فنا ہونے، اس کے ساتھ بقا پانے اور اس کی معرفت اور لقا حاصل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو

اس کے لیے دوں گواہ ہونے چاہیے۔ ایک ل' لآ اِلَہَ کَا، یعنی مقامِ مَوْتُوَا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوَا (مرنے سے قبل مر جاؤ) پر پہنچا ہو جہاں نفسانیت اور دنیا کی خواہشات سے فنا ہو چکا ہو اور اللہ کے سوا ہر شے کی نفی کر چکا ہو۔ اور دوسرا ل' لآ ہوت۔ دونوں گواہ لامکان تک پہنچاتے ہیں۔ اس طریقے سے اللہ کا دیدار قرآن کی اس آیت مبارکہ کے مطابق روا ہے جس میں اللہ فرماتا ہے:

وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ اَعْمٰی فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی (بنی اسرائیل - 72)

ترجمہ: جو اس دنیا میں (دیدارِ الہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

بیت:

اگر بگویم کور چشمی را بہ بین

کی بہ بیند کور چشمی بی یقین

ترجمہ: اگر میں (باطنی طور پر) نابینا شخص سے دیدار کرنے کا کہوں تو وہ نابینا کیسے دیدار کر سکے گا کیونکہ وہ بے یقین ہے۔

نابینا (بے بصیرت) اور بینا (صاحب بصیرت) کو ایک دوسرے کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ اے نابینا! تو اس لیے اندھے پن، تاریکی اور ظلمات کا شکار ہے کیونکہ تیری آنکھوں پر شیطانی پردہ اور تیرے دل پر نفسانی پردہ ہے۔ تو طبیبِ بینا (صاحب بصیرت مرشد کامل اکمل) کی طلب کر جو تیری آنکھوں کی بینائی ٹھیک کرے اور تجھے معرفتِ الہی اور نورِ یقین عطا کرے اور تیری آنکھ پر جو پردہ اور حجاب پڑا ہے اسے ہٹا دے تاکہ تو صاحب بصیرت ہو جائے اور دیدارِ حق کر سکے۔ بیت:

نقطہ از غین غضبی دور کن

تا بیابی عین را از عین کن

ترجمہ: اپنے وجود سے ہر غیر اللہ کو نکال دے اور اللہ کے غضب (جلال) سے نجات حاصل کر لے تاکہ تو دیدارِ حق کے قابل ہو سکے۔

کن ز کن حاصل شود کنہش ز کن

عاقلان را بس بود این یک سخن

ترجمہ: عقلمندوں کے لیے بس یہی ایک بات کافی ہے کہ وہ کن کی حقیقت تک پہنچ کر کن کی طاقت اس کے مالک (اللہ) سے حاصل کر سکتے ہیں۔

پس جو شخص صاحب لفظ کن ہو جاتا ہے وہ اسی لفظ کن سے (اپنے طالبوں پر) سلک سلوک کی راہ کھول سکتا ہے لہذا صاحب کن کو سلک سلوک پر چلنے یا چلانے کی کیا ضرورت کہ وہ تو اسی ایک لفظ کن سے اللہ کی معرفت اور حضوری تک پہنچا سکتا ہے کیونکہ اسی لفظ کن کی بدولت وہ روزِ الست سے ہی اللہ کے ساتھ یکتا ہوتا ہے۔ پس صاحب سلک سلوک اس لفظ 'کن' سے بے خبر اور (اس کی طاقت و تصرف سے) محروم ہوتا ہے اگرچہ مخلوق کی نظر میں وہ صاحب عظمت مخدوم ہوتا ہے۔ ایات:

ہر کہ شد مخدوم از خدمت فقر

نظر فقرش بہ بود از سیم و زر

ترجمہ: جو صاحب فقر کی خدمت کرتا ہے وہ مخدوم بن جاتا ہے کیونکہ صاحب فقر کی نظر مال و دولت سے بہتر ہوتی ہے۔

خرس را آدم کند با یک نظر

بس بود تعلیم علم از سر بسر

ترجمہ: فقیر ایک ہی نظر سے ریچھ کو آدم بنا سکتا ہے اور اس پر علم و تعلیم کی انتہا کر سکتا ہے۔

گردن بزین این ناقصان طالب طلب

طلب کن ای طالبان کامل بہ رب

ترجمہ: ناقصوں کی ناقص طلب کی بدولت ان کی گردن اتار دے۔ اے طالب! تو اس کامل (مرشد) کی طلب کر جو رب تک پہنچا دے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی صفت کے حامل اہل معرفت جو قُمْ بِأَذْنِ اللَّهِ (اُٹھ اللہ کے حکم سے) کہہ کر مردہ دل کو زندہ کر سکتے ہیں، کو اولیا کی ارواح کی مجلس نصیب ہوتی ہے جہاں وہ ارواح سے ملاقات کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے ذکر، فکر اور حقیقتِ حق کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔ یہ توفیق اسمِ اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے جسکی تحقیق کی جاسکتی ہے جب تفکر سے اسمِ اللہ ذات کا تصور کیا جائے تو یہ مقام ازل پر لے جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

تَفَكَّرُ السَّاعَةَ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ

ترجمہ: گھڑی بھر کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے افضل ہے۔

اس تفکر کا تعلق سیر طبقات سے نہیں ہے بلکہ فنا فی اللہ ہونے اور مشاہدہ ذاتِ حق کرنے سے ہے جیسا کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ (الم نشرح-8)

ترجمہ: اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے رب کی طرف راغب ہوں۔

فقیر عارف باللہ نفس پر حکمران ہوتا ہے۔ وہ روشن ضمیر اور فنا فی اللہ فقیر اور صاحبِ کیمیا نظر ہوتا ہے۔ اس کا باطن پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔ وہ علم ظاہر و باطن اور تفسیر کا با تا شاعر عالم ہوتا ہے جسکی توفیق اسے اسمِ اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری اسے تصرف، توجہ، تفکر اور تحقیق عطا کرتی ہے جس کے بعد دونوں جہان اس کے ایک ہاتھ کی مٹھی میں دانہ اسپند کے برابر نظر آتے ہیں۔ اس کا وجود زندہ ہو جاتا ہے اور وہ دونوں جہان کا نظارہ ناخن کی پشت پر دیکھتا ہے۔ اسے پڑھنے لکھنے اور تین انگلیوں میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت۔ جو کوئی تصور اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی توفیق، تصرف اور اس کی تحقیق کا منکر ہو وہ کاذب اور زندیق ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ عارف باللہ لاهوت لامکان میں اللہ کے قرب اور اس کے ساتھ بقا کی بدولت بے حجاب اللہ کا دیدار کرتا ہے۔ ایسے عارف باللہ کو نفل نماز پڑھنے اور استخارہ کرنے کی کیا ضرورت۔ وہ عارف ولی

اللہ عالم باللہ جو معرفت تو حید اور وصالِ حق میں غرق ہو اسے فال نکال کر لوگوں کے حالات بتانے کی کیا حاجت۔ کل و جز کے تمام علوم اس کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور جو کچھ لوح محفوظ پر تحریر ہوتا ہے وہ عارف باللہ پر روشن، واضح، معلوم اور مکشوف ہو جاتا ہے۔ جو بولتا ہے وہ جانتا نہیں اور جو نہیں بولتا وہ جانتا ہے۔ مالک الملکی فقیر اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ (جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہی اللہ ہے) کے مقام کا حامل، امن پسند ہوتا ہے یعنی ہر مشکل کی چابی اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے جس سے وہ تمام عالم کے معاملات حل کرتا ہے۔ تصرفِ ازل کی غنایت سے ازل کی ہر خواہش سے پاکی حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح عقبی، دنیا اور ابد کے تصرف کی غنایت سے ان سے پاکی حاصل کر لیتا ہے۔ بیت

ہر تصرف در عمل آوردہ ایم

ہر تصرف ترک کردہ بردہ ایم

ترجمہ: ہم ہر تصرف کو عمل میں لائے اور پھر اس سے غنایت حاصل کر کے اسے ترک کر دیا۔ اس راہِ فقر کا تعلق گفتگو سے نہیں ہے بلکہ خود اپنی آنکھوں سے احوال کا مشاہدہ کرنے سے ہے۔ جو فقیر فقر میں مکمل ہو چکا ہو اس کے لیے ذکر، فکر، مراقبہ اور مقام حرام ہیں۔ قطعہ

مردہ دل عالم بود بے معرفت زندہ دل عالم بود عیسیٰ صفت
مردہ دل زندہ کند بایک نظر موسیٰ را تعلیم شد علم از خضر

ترجمہ: مردہ دل عالم بے معرفت ہوتا ہے اور زندہ دل عالم عیسیٰ کی صفات کا حامل ہوتا ہے جو ایک ہی نظر سے مردہ دل کو زندہ کر دیتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو خضر علیہ السلام نے یہی علم سکھایا تھا۔

پس معلوم ہوا کہ گل (ہر شے سے) لایحتاج ہوتا ہے جبکہ جز گل کا محتاج ہوتا ہے۔ پس فقیر کل ہے اور دیگر ہر مراتب و طبقات کے اولیا جیسا کہ غوث و قطب، جز ہیں۔ پس جب دیگر اولیا فقیر محی الدین جو کہ گل کی کلید ہے، کا ساتھ اختیار کرتے ہیں تو وہ عارف قادری بن جاتے ہیں جو وحدت کے مقام پر فائز اور تقلید کی تکلیف سے آزاد ہوتے ہیں۔ قادری اسے کہتے ہیں جو اپنے طالب کو

تمام مراتب ایک نظر سے طے کرا کر ہر مرتبہ کی انتہا تک پہنچا دے۔ قادری توفیق الہی کا نام ہے اور اس کا باطن قرب الہی میں ہونے کے باعث کامل ہوتا ہے جس کی تحقیق کی جاسکتی ہے۔ جو کوئی قادری فقیر کے سامنے سراٹھاتا ہے معلوم ہوا کہ وہ منافقین میں سے ہے۔ قادری فقیر کا دشمن تین حکمتوں سے خالی نہیں ہوتا یا وہ ناقص ہوتا ہے یا اللہ سے دور ہوتا ہے یا معرفت الہی سے اندھا اور محروم ہوتا ہے۔ قادری فقیر حوصلہ مند ہوتا ہے۔ اللہ کے نام کے ذکر کی بدولت اس کا قلب زندہ اور نفس فنا ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ قادری فقیر لازوال اختیار کا حامل ہوتا ہے خواہ زبان سے اقرار کرے یا نہ کرے۔ بیت:

بَاھُوْ نَحْسِ رَا سَعْدِ گِرْدَانِدِ

نَظَرِ نَاظِرِ رَا بُودِ رُوْحِ الْاَمْرِ

ترجمہ: باھُو نظر سے نحس کو سعد بنا دیتا ہے کیونکہ اس کی نظر اللہ کا دیدار کرنے کی بدولت روح الامر ہوتی ہے۔

یہ فقیر کے ابتدائی مراتب ہیں۔ اے عارف و عالم و علما باللہ، اے عاقل اہل حضور ولی اللہ اور صاحب شعور ظل اللہ! ہر ایک کو یہ جاننا چاہیے کہ علم تورات، علم انجیل، علم زبور، علم قرآن اور اسم اعظم، علم کیمیا اور چاروں کتابوں میں بیان کردہ علم، علم احادیث نبوی و قدسی، علم صحیفہ، علم خواب و الہام، تمام انبیا کا علم، علم ظاہر و باطن، حکمت الہی، حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اٹھارہ ہزار عالم کی تمام مخلوقات جنہیں کن فیکون کہہ کر تخلیق کیا گیا، کا علم، لوح محفوظ پر لکھی تمام تفصیلات، عرش اکبر اور کرسی اعظم کا علم، علم ازل، علم ابد، علم دنیا، علم عقبی اور رب العالمین کے دیدار سے مشرف کرنے والا علم اور توحید الہی اور اس کے اسرار کا علم سب اسم اللہ ذات کی شرح اور اسم اللہ ذات کی طے میں ہیں۔ کوئی بھی چیز اسم اللہ ذات کی طے سے دور اور باہر نہیں۔ جاننا چاہیے کہ جو بھی فقر کی راہ پر قدم رکھے تو سب سے پہلے علم ظاہر و باطن سے خود کو آزمائے کیونکہ جاہل جب راہ فقر پر قدم رکھتا ہے تو وہ پاگل اور پریشان ہو کر

رجعت کھا جاتا ہے اور اس کا قلب ضبط ہو جانے کے باعث وہ دیوانہ ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ وَمَنْ تَزَهَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُوَ جِنٌّ فِي آخِرِ عُمُرِهِ أَوْ مَاتَ كَافِرًا

ترجمہ: اور جو بغیر علم زہد اختیار کرتا ہے وہ آخری عمر میں شیطان یا کافر ہو کر مرتا ہے۔

لیکن علم دو قسم کے ہیں علم ظاہر و علم باطن۔ علما ظاہری علم حاصل کرنے کے بعد عالم اللسان بنتے ہیں جبکہ علم باطن علم قلب ہے جو کوئی مکمل معرفتِ توحیدِ الہی حاصل کر کے علم باطن حاصل کرتا ہے اسے علم ظاہر پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ مطلب یہ کہ علم ظاہر دلیل اور راہِ راست (صراطِ مستقیم) کے متعلق جاننے اور نگہبانی کے لیے ہے جبکہ راہِ طریقت پر رفیق علم باطن ہی ہے جو توفیقِ الہی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ جس طرح علم ظاہر (کی ایک حیثیت) ہے اسی طرح علم باطن (کی اپنی منفرد حیثیت) ہے۔ علم ظاہر نمک کی مثل اور علم باطن کھانے کی مثل ہے جس میں نمک گم ہو جاتا ہے۔ علم ظاہر چراغ کی مثل اور علم باطن آفتاب کی مثل ہے۔ علم ظاہر دودھ کی مثل اور علم باطن مکھن اور گھی کی مثل ہے۔ علم ظاہر جسم کی مثل اور علم باطن روح کی مثل ہے۔ علم ظاہر کھیتی کی مثل اور علم باطن غلے کی مثل ہے۔ علم ظاہر محنت کا متقاضی ہے جس میں مطالعہ کے لیے تیس سال کا وقت درکار ہے۔ جس کے بعد وہ عالم فاضل بن کر تمام علم ظاہر حاصل کرتا ہے۔ اگر مرشد کامل ہو تو اسمِ اللہ ذات کی حضوری سے علم باطن عطا کر کے ایک لمحہ میں وصال عطا کر دیتا ہے۔ علم باطن لازوال ہے کیونکہ علم باطن جب عالم ظاہر پر غالب آتا ہے تو اس کے سینہ سے ایک ہی نظر میں علم ظاہر کو ایسے صاف کر دیتا ہے کہ عالم ظاہر کو حروفِ تہجی بھی یاد نہیں رہتے۔

علم ظاہر چودہ علوم پر مشتمل ہے جو منطق اور معانی سے متعلق ہیں اور زبانی طور پر پڑھے جاتے ہیں اور علم باطن ستر کروڑ تیس لاکھ پچاس ہزار پانچ سو اکتیس علوم پر مشتمل ہے جن میں سے ہزاروں علم ذکر فکر سے متعلق ہیں۔ ان ہزاروں علوم باطن کو تحریر کرنے کے لیے دفاتر درکار ہیں کیونکہ یہ علوم بے شمار ہیں۔ علم باطن کا استاد ایک ہی بار میں کل و جز کے بے شمار علوم کا سبق دیتا ہے

جس سے طالب روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور لاهوت لامکان میں پہنچ کر صاحبِ عیاں عارف بن جاتا ہے۔ طالب کے لیے یہ ابتدائی سبق ہے جو وہ نفس پر غالب اور دونوں جہان کا نظارہ ناخن کی پشت پر دیکھنے والے عالم فقیر سے حاصل کرتا ہے۔ ایسا عالم فقیر صاحبِ نظر ہوتا ہے جس کے پاس معرفتِ توحید اور تفسیر کا مکمل با تا شیر علم ہوتا ہے۔

مطلب یہ کہ طالب علم دو قسم کے ہیں۔ اوّل مردک^۱ دوم غازی۔ مردک کون ہے اور مرد غازی کسے کہتے ہیں؟ مردک وہ ہے جو دن رات اللہ تعالیٰ کے دشمنوں یعنی نفس و شیطان کے ساتھ جنگ کرتا ہے اور مرد غازی وہ ہے جو تصور اسمِ اللہ ذات کی تلوار سے اغیار کا سرگردن سے اڑا دیتا ہے ان لڑائیوں سے اسے بے خوف ہونا چاہیے یعنی استقامت بہتر ہے کرامت و مقامت سے۔ ان کو عالمِ علما باللہ عارف ولی اللہ کہتے ہیں کیونکہ ان کا اصل علم اللہ سے وصال کے بعد حاصل ہوتا ہے جس سے انہیں بقا حاصل ہوتی ہے اور یہ بقا لقا کے بغیر ممکن نہیں۔ جو عالم معرفتِ الہی، بقا، لقا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی طلب نہیں کرتا وہ عالم کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ مردار دنیا کا طالب اور بے حیا و بے وفا ہے اور جانوروں سے بھی بدتر ہے۔ جو عارف اپنی نظر سے طالبوں کو علم عطا کر دے اور توجہ سے حضوری میں پہنچا دے اس عارف کو علم ظاہر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بیت:

علم بہر از معرفت وحدت لقا

ہر کہ خواند بہر دنیا بے حیا

ترجمہ: علم معرفتِ وحدت اور لقا کی خاطر حاصل کرنا چاہیے۔ جو کوئی اسے دنیا کی خاطر حاصل کرتا ہے وہ بے حیا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ (المائدہ-44)

ترجمہ: اور میری آیات کو معمولی قیمت پر مت بیچو۔

علم نصیحت اور اللہ کے اسرار کی معرفت کے لیے ہوتا ہے۔ بیت:

ہر کہ خواند الف عالم شد تمام

در قید او عالم شود ہم خاص و عام

ترجمہ: جو الف (اسم اللہ ذات) پڑھتا ہے وہ مکمل عالم ہو جاتا ہے اور اس کے تصرف میں ساری

دنیا اور اس کی ہر خاص و عام مخلوق ہوتی ہے۔

فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي ﴾ (الحجر-29)

ترجمہ: اور میں نے اس کے اندر اپنی روح پھونکی۔

جب روح اعظم حضرت آدم علیہ السلام کے وجودِ معظم میں داخل ہوئی تو اس نے ”یا اللہ“ کہا اور

اللہ کا نام یعنی اسم اللہ ذات کہنے سے بندے اور رب کے درمیان قیامت تک کوئی حجاب باقی نہ

رہا۔ اسم اللہ ذات کی انتہا اور کنہ تک ابھی تک کوئی نہیں پہنچ سکا۔ پس دعوت پڑھنے کا عامل وہ ہے

جو اسم اللہ ذات کو اس کی کنہ سے مقامِ کن فیکون پر پہنچ کر ترتیب سے پڑھے تو ماضی، حال اور

مستقبل کی کسی شے کی حقیقت اس سے پوشیدہ نہ رہے گی۔ تمام انبیا، اصفیا، مرسلین، غوث و قطب

اولیا نے اسم اللہ ذات کی برکت سے مرتبہ و عزت پائی اور اسم اللہ ذات کو تحقیق کے طریق سے

توفیق الہی کے لیے اپنا وسیلہ، پیشوا اور رفیق بنایا۔ اسم اللہ ذات کی کنہ سے انہیں تصور حاصل ہوا،

اسم اللہ ذات کی کنہ سے انہیں (ہر شے پر) تصرف حاصل ہوا، اسم اللہ ذات کی کنہ سے ہی وہ

صاحبِ توجہ و صاحبِ نظر ہوئے۔ اسم اللہ ذات کی کنہ سے ہی وہ صاحبِ تفکر ہوئے۔ اسم اللہ

ذات کی کنہ سے انہیں مشاہدہ حاصل ہوا۔ اسم اللہ ذات کی کنہ سے تجلیہ نور حاصل ہوا۔ اسم اللہ

ذات کی کنہ سے انہیں قرب الہی حاصل ہوا۔ اسم اللہ ذات کی کنہ سے حضور حق میں غرق نصیب

ہوا۔ اسم اللہ ذات کی کنہ سے فنا و بقا کے مراتب حاصل ہوئے اور اسم اللہ ذات کی کنہ سے

جمعیت، جمال الہی اور معرفت و وصال کے مراتب حاصل ہوئے۔ اسم اللہ ذات کی کنہ سے انہیں محبت، طلب اور توفیق الہی اور احوال کی تحقیق کے مراتب حاصل ہوئے اور اسم اللہ ذات کی کنہ سے انہیں شوق، شفقت اور قلب سلیم حاصل ہوا اور اسم اللہ ذات کی کنہ سے انہیں روحِ رحمت اور اللہ کا راز حاصل ہوا اور وہ مقام کن فیکون پر پہنچے۔

سات روز مشقِ مرقوم وجودیہ کرنے سے اللہ حکیم کے سات حکم اور حکمت حاصل ہوتے ہیں جس کے بعد سر سے قدم تک جسم و روح کے ساتوں اندام اس طرح پختہ اور پاک ہوتے ہیں کہ تاقیامت ساری عمر چلہ کشی، خلوت، مجاہدہ اور ریاضت کی ضرورت نہیں رہتی۔ بیت:

ہر علم را در اسم اللہ بہ خوان

اسم اللہ با تو ماند جاودان

ترجمہ: ہر علم اسم اللہ ذات میں ہے لہذا تو اسم اللہ ذات پڑھ۔ اسم اللہ ذات ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گا۔

آنچه خوانی غیر اللہ لاسوی

آن علم باو برد کبر و ہوا

ترجمہ: اللہ کے علم کے علاوہ جو علم تو پڑھتا ہے وہ تجھ میں تکبر اور خواہشاتِ نفس پیدا کرتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مرشد کے ہاتھ پر بیعت ہوتے وقت اور اس سے علم، ذکر فکر کی تلقین لیتے ہوئے صاحبِ علم اور صاحبِ ذکر کے دل میں جو خطرات، وہمات، دلیل، وہم و خیال ہوں گے آخرت میں بھی وہی اس کا نصیب ہوں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ﴾

ترجمہ: بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

﴿النَّهْيَةُ هُوَ الرَّجُوعُ إِلَى الْبِدَايَةِ﴾

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانے کا نام ہے۔

جو انتہا پر پہنچ چکا ہو وہ ابتدائی مرتبہ پر پہنچنے کی طلب میں ہے اور جو ابھی ابتدا پر ہے وہ مرتبہ انتہا پر پہنچنے کا خواہشمند ہے لیکن جو ابتدائی و انتہائی دونوں مراتب طے کر لیتا ہے اسے مرتبہ جمعیت حاصل ہو جاتا ہے اور مرتبہ جمعیت اللہ کے ساتھ مشغول ہونے میں ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ جو عالم تمام علم حاصل کر چکا ہو اور جو ذکرِ اسمِ اللہ ذات کے تمام مراتب طے کر چکا ہو تو وہ علمِ عالم کو اور ذکرِ اسمِ اللہ ذاتِ ذاکر کو باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں لے جاتا ہے تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زبانِ مبارک سے فرماتے ہیں ”اے عالم! جو علم چاہتا ہے مانگ لے تاکہ میں تجھے وہ عطا کروں۔“ اگر عالم اس وقت علم سے معرفتِ الہی طلب کرے گا تو ہرگز خطانہ کرے گا اور بے خطا عالم باللہ عارف ولی اللہ ہو جائے گا۔ اسی طرح ذاکر کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور اسے قربِ الہی عطا فرماتے ہیں۔ اگر اس وقت علما دنیا اور عز و جاہ طلب کر لیں تو عز و جاہ دنیاوی بادشاہ کے قرب کی صورت میں حاصل ہو جاتا ہے لیکن نفسِ تباہ حال ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ طَلَبُ الْخَيْرِ طَلَبُ اللَّهِ وَذِكْرُ الْخَيْرِ ذِكْرُ اللَّهِ ﴾

ترجمہ: بہترین طلب اللہ کی طلب اور بہترین ذکر اللہ کا ذکر ہے۔

طالب تصور اسمِ اللہ ذات سے دونوں (ذکرِ اللہ اور ذاتِ الہی) طلب کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿ الدُّنْيَا قَوْسٌ وَحَوَادِثُهَا سِهَامٌ فَفِرُّوْا إِلَى اللَّهِ حَتَّى نَجَاتِ النَّاسِ ﴾

ترجمہ: دنیا ایک کمان ہے اور اس کے حادثات تیر ہیں۔ اللہ کی طرف بڑھو تاکہ نجات پا جاؤ۔

شرح اشتغالِ اللہ

ایک دم میں اللہ کے ساتھ مشغول ہونا اور ایک دم میں اللہ قدیم کے احوال کا اثبات ہونا کسے کہتے ہیں اور قدیم ذات کے اثبات سے کیا مراد ہے؟ اللہ کے ساتھ مشغول ہونے کی راہ کونسی ہے اور

(قدیم ذات کے) احوال کے گواہ کونسے ہیں؟ جاننا چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے (خود کو ظاہر کرنے کے لیے کائنات کو پیدا کرنا) چاہا تو کن فیکون کا نعرہ لگایا۔ قدرتِ الہی سے کل مخلوقات نورِ محمدی سے ظاہر ہو گئیں اور اللہ کی ذات جلوہ گر ہو گئی۔ اس کے بعد اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کی آواز اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جو ہر شے پر قادر ہے تمام ارواح نے سنی اور جواب میں قَالُوا بَلٰی کہا اور ایسا کہتے ہی بعض ارواح مستیِ حال میں آ گئیں اور اسی حضوری میں اللہ کے انوار کے دیدار میں غرق ہو گئیں اور اسی حالت میں شکمِ مادر میں داخل ہوئیں اور اللہ کے ساتھ مشغولیت کی اسی حالت میں ماں کے پیٹ سے باہر (دنیا میں) آئیں۔ یہ مادر زاد ولی اللہ کی ارواح ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مد نظر رہتے ہیں اور جان کنی کے وقت بھی اسی اشتغال میں محور ہتے ہیں اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی اسی اشتغالِ اللہ کی حضوری میں ہوتے ہیں اور جب صورِ اسرافیل پھونکا جائے گا اور قیامت قائم ہوگی تب بھی وہ اسی حضوری اور اشتغال کی حالت میں ہوں گے اور جب قبر سے باہر نکل کر میدانِ حساب گاہ میں پہنچیں گے تب بھی اسی حضوری اور اشتغال میں ہوں گے اور جب پلِ صراط سے گزریں گے تو اسی اشتغالِ اللہ اور حضوری میں۔ جب جنت میں داخل ہو کر حور و قصور کی طرف ان کی نگاہ پڑے گی تو بھی اسی حضوری اور اشتغالِ اللہ کی حالت میں اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک سے شرابِ طہور کا جام پیئیں گے اور پانچ سو سال رکوع میں اور پانچ سو سال سجدے کی حالت میں جھکے رہیں گے تب بھی اسی حضوری اور اشتغالِ اللہ میں محو ہوں گے اور جب رکوع و سجود کی حالت سے اٹھیں گے تو اللہ معبود کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ یہ طالبِ مولیٰ کے حضوری اور اشتغالِ اللہ کے مطالب ہیں اور یہ معرفت، قرب، حضوری اور وصال حاصل کرنے کے لازوال مراتب ہیں جن سے ابتداتا انتہا کل و جز کے احوال کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ پس مرشدِ کامل وہ ہوتا ہے جو نورِ ذات کی انتہا تک پہنچانے والا اور حضوری سے مشرف کرانے والا ہو اور جو طالب کا باطن معمور اور وجود مغفور بنا دے۔ پیر و مرشد پر فرضِ عین اور لازم و ضروری ہے کہ طالبِ مولیٰ کو ایک دم اور ایک قدم میں بغیر ریاضت و طاعت کے اسم

اللَّهُ ذَاتُ أَرْكَمٍ طَيِّبٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ جو کہ حضورِ حق کی کلید ہیں، کے ذریعے کن فیکون کی کنہ سے ابتدا سے انتہا تک کے انوار کا نظارہ دکھا کر مشرفِ دیدار کر دے۔ طالبِ مولیٰ کو اشتغالِ اللہ سے حضوری میں پہنچا کر اس کا نصیب و منصب دلائے جیسا کہ اوپر تحریر ہوا ہے۔ جو مرشد طالب کو قرب، حضوری، معرفت اور وصال کے مراتب سے نوازے وہ مرشد جامع ہے ورنہ وہ خام ہے اور اس سے تلقین لینا مطلق حرام ہے۔ اگر باطن میں اشتغالِ اللہ، معرفت، قرب و وصالِ الہی اور لذتِ دیدار کی نعمتیں نہ ہوتیں تو راہِ باطن پر چلنے والے سب طالب گمراہ ہو جاتے۔ جو کوئی اس راہِ راستی سے آگاہ ہوتا ہے اور اس پر چلتا ہے تو توفیقِ الہی سے اللہ کا دیدار، قرب اور حضوری اس با تحقیق راستے پر اس کے رفیق ہوتے ہیں۔ جو کوئی اس میں شک کرتا ہے وہ منافق ہے اور قومِ زندیق سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ راہِ باطن ویسی ہی ہے جیسے تھی یعنی شرک، کفر، نفسِ امارہ، بے دین دنیا اور شیطان سے فارغ ہے۔

وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا (آل عمران - 97)

ترجمہ: اور جو اس میں داخل ہو وہ امان پا گیا۔

یہ صفائے باطن کا مرتبہ ہے جس سے مَوْتُوْنَا قَبْلَ أَنْ تَمُوْتُوْنَا کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور اس کے طالب کو اولیا کے مراتب نصیب ہوتے ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ابیات:

کل و جز در یک حرف عارف شناس

شاہ میثناسند عارفان در ہر لباس

ترجمہ: عارف کل و جز ہر شے کو ایک ہی حرف (اسم اللہ) سے پہچان لیتا ہے۔ عارفین حق کو ہر لباس میں پہچان لیتے ہیں۔

جسم را در اسم پنهان می نمود

معرفت معراج وحدت می ربود

ترجمہ: عارف اپنے جسم کو اسم (اسم اللہ ذات) میں گم دیکھتا ہے جس سے اسے معرفت و معراج

کے ذریعے وحدت حاصل ہوتی ہے۔

یہ فنا فی اللہ (عارف) کے مراتب ہیں۔ بیت:

چنان کن جسم را در اسم پنهان

کہ میگردد الف در بسم پنهان

ترجمہ: تو اپنے جسم کو اسم میں اس طرح فنا کر لے جس طرح الف 'بسم' میں گم ہوتا ہے۔

اس بارگراں کو اٹھانا لاهوت لامکان میں رہنے والے کامل انسان اور مردوں کا کام ہے جو تمام انسانوں سے برگزیدہ ہیں جیسا کہ انبیا اور اولیا اللہ۔ اسم اللہ ذات عظیم ہے اور اس کے عظیم بار کو اٹھانا اس کے لیے ہی ممکن ہے جس کا وجود معظم ہو۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴾ (الاحزاب-72)

ترجمہ: بے شک ہم نے اپنی امانت آسمانوں پر، زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کی لیکن وہ اس (بار) کی تحمل نہ ہو سکیں اور ڈر گئیں لیکن انسان نے اس کو اٹھالیا بے شک وہ (اپنے نفس کے لیے) ظالم اور نادان ہے۔

﴿ قَالَ فِي الْمَعْرِفَةِ مَوْجُودٌ ثَلَاثَةٌ أَشْيَاءُ الصَّبْرُ عَلَى الْجَفَاءِ وَالشُّكْرُ عَلَى الْعَطَاءِ وَالرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ فَمَنْ ادَّعَى الْمَعْرِفَةَ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ هَذِهِ الثَّلَاثَةُ فَلَيْسَ يُصَادِقُ فِيهِ ﴾

ترجمہ: فرمایا گیا ہے کہ صاحب معرفت میں تین چیزیں ہونا ضروری ہیں (۱) مشکل میں صبر (۲) عطا پر شکر (۳) تقدیر پر رضا۔ پس جو صاحب معرفت ہونے کا دعویٰ کرے لیکن اس میں یہ تین چیزیں نہ ہوں تو وہ اس دعویٰ میں ہرگز صادق نہیں۔

مصنف کہتا ہے کہ اہل معرفت کے مراتب یہ ہیں کہ ان کے باطن آئینہ کی طرح صاف ہوتے ہیں جس میں وہ ہر مرتبہ اور ہر مقام کو اپنے مراتب معرفت سے دیکھتے ہیں لیکن معرفت کی اصل نور ہے جو عارف کو دائمی حضوری عطا کرتا ہے۔ بعض لوگوں کو حضوری اس وہم سے حاصل ہوتی ہے جو

وحدانیت سے ہوا ہو۔ بعض کو خیال سے حاصل ہوتی ہے جو اللہ کے قرب اور وصال سے متعلق ہوتا ہے۔ بعض کو توجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ توجہ جس کی توفیق وحدت سے حاصل ہوتی ہے۔ بعض کو فکر سے حاصل ہوتی ہے وہ فکر جو نفس کو فنا کر دے اور روح کے لیے فیض بخش اور معرفت کا باعث ہو۔ بعض کو یہ حضوری تصور سے حاصل ہوتی ہے ایسا تصور جو ہر شے کو ترک کرنے کے بعد اللہ پر توکل سے ہو۔ سعید کا ہر روز سعید، شقی کا ہر روز شقی اور کافر کا ہر روز ابتر ہوتا ہے۔ بعض کو حضوری تصرف سے حاصل ہوتی ہے۔ عارف کی نظر کا تصرف ہر دو جہان پر ہوتا ہے۔ بعض کو حضوری حال سے اور بعض کو قال سے حاصل ہوتی ہے۔ ولایت کے یہ تمام مراتب عارف کو حاصل ہوتے ہیں جو عالم باللہ ہوتا ہے۔ یہ عارف اور ولی اللہ کا اصل مرتبہ ہے۔ آیات:

انتظار شہپر توفیق بردن کاہلیست

خویش را اُفتان و خیزان بر سر منزل بیار

ترجمہ: توفیق کی امید کے انتظار میں رہنا کاہلی ہے۔ خود کو گرتے پڑتے جیسے بھی ہو اپنی منزل تک پہنچا۔

شمع پشت بر نمی آید ز کار پیش او

ہر چہ داری پیش ترا از مرگ کن بر خود فشار

ترجمہ: شمع کو پشت پر نہیں رکھتے۔ کام کرنے کے لیے اسے سامنے رکھنا پڑتا ہے۔ جو کچھ تیرے پاس ہے مرنے سے پہلے اسے اپنے استعمال میں لے آ (کیونکہ مرنے کے بعد وہ تیرے کسی کام کا نہیں)۔

ہر چہ بر خود می پسندی بر کسان آزا پسند

آنچہ بر خود چشم داری و آن ز مردم چشم دار

ترجمہ: جو کچھ تو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کر اور جس نظر سے تو خود کو دیکھتا ہے اسی نظر سے دوسروں کو دیکھ۔

خانہ در بستہ فانوسِ حضوری خاطر است
ہم زبان را بستہ ہم چشم را پوشیدہ دار
ترجمہ: (وجود کے) گھر کا دروازہ اگر بند کر دیا جائے تو فانوسِ حضوری روشن ہو جاتا ہے تو زبان کو بند کر لے اور اپنی نظر کو (غیر اللہ سے) بچا کر رکھ۔

ہر کہ این است درد در سینہ سائل نہاد
حاجت جنت گذارد چون پیشش رو بیار
ترجمہ: جس طالب کے سینے میں (عشق کا) یہ درد پیدا ہو جائے وہ جنت کی طلب بھی چھوڑ دیتا ہے
کیونکہ اس کے سامنے اس کے محبوب کا چہرہ ہوتا ہے۔
لیکن خام کا وہم و سوسہ شیطان ہوتا ہے اور اُسے مشاہدہ میں جو کچھ بھی نظر آتا ہے وہ بس خام خیالی ہے اور ناقص کا ذکر، فکر اور مراقبہ بے تحقیق ہے اور اس کا مراقبہ میں غرق ہونا بے توفیق ہے۔

شرح غرق

غرق غیب ہے اور غیب کی تحقیق کس طرح کرنی چاہیے؟ مراقبہ حضوری توفیقِ الہی سے ہوتا ہے اور توفیق کسے کہتے ہیں؟ توفیق نور ہے۔ جو کوئی توفیقِ الہی سے نور تو حید تک پہنچ جاتا ہے وہ غیب میں غرق ہو جاتا ہے اور حضورِ حق میں اللہ سے سوال و جواب کرتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ غرق باطن کی خاص حضوری کا نام ہے۔ صاحبِ باطن اس حضوری کے دوران باشعور ہوتا ہے۔ تمام جمعیت غرق ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ ولی اللہ اسی غرق کی حالت میں ہوتے ہیں۔ راہِ غرق برحق ہے اور جس کسی کو غرقِ حق کے دوران حق حاصل نہیں ہوتا اس کا باطن باطل پر ہے کیونکہ خاص طالبوں کو غرق کی یہ حالت ان کے قربِ ربِ جلیل کی بدولت حاصل ہوتی ہے۔

جان لو کہ راہِ دل روشن ضمیری اور حقیقی و قیوم ذات میں غرق ہونے کی راہ ہے۔ جو کوئی حقیقی و قیوم ذات کے علم کے مطالعہ میں غرق ہو جاتا ہے اس کو لوحِ محفوظ پر تحریر کردہ علم پڑھنے کی ضرورت نہیں

رہتی کیونکہ اس کی (اللہ سے) محبت اسے تمام اسرار کا محرم بنا دیتی ہے۔ جو کوئی اس محبت کا محرم راز ہو جاتا ہے وہ صادق طالب مولیٰ کو اس کی طلب یعنی اللہ تک پہنچانے والا ہوتا ہے اور کاذب کو اس کی طلب خواہشاتِ نفس تک پہنچانے والا ہوتا ہے۔ یہ ہر برکت و عظمت اسمِ اللہ ذات سے ہے کیونکہ یہ خود اللہ کی ذات ہے۔ قاضی الحق ذاکر سے دو گواہ طلب کرتا ہے اول دائمی ذکر دوم دائمی مشاہدہ اور حضوری۔ قاضی الحق فکر سے بھی دو گواہ طلب کرتا ہے اول فنائے نفس دوم گواہ یہ کہ وجود میں خواہش و ہوس باقی نہ رہے۔ قاضی الحق اہل مراقبہ سے بھی دو گواہ طلب کرتا ہے اول معرفت دوم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری۔ قاضی الحق اہل محبت سے بھی دو گواہ طلب کرتا ہے اول مشاہدہ دوم مشاہدہ کے لیے مجاہدہ۔ قاضی الحق طالب سے دو گواہ طلب کرتا ہے اول طلب دیدار دوم مردار (دنیا) سے بیزاری۔ قاضی الحق مرشد سے بھی دو گواہ طلب کرتا ہے اول اپنی نظر سے طالب کے دل کو بیدار کرنے اور دیدار والی آنکھ عطا کرنے کی طاقت، دوم طالب کو نور دیدار میں غرق کرنے کا تصرف۔ قاضی الحق صاحبِ مذکور سے دو گواہ طلب کرتا ہے اول مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری عطا کرنے کی طاقت اور دوم قربِ الہی کے ذریعے نور الہام عطا کرنا۔ قاضی الحق فقیر سے دو گواہ طلب کرتا ہے اول فیض دوم فضل جیسے بارانِ رحمت۔ قاضی الحق درویش سے دو گواہ طلب کرتا ہے ایک (عشقِ الہی کا) دائمی درد، دوم دن رات علمِ لوح محفوظ کا دائمی مطالعہ۔ قاضی الحق عالم سے دو گواہ طلب کرتا ہے اول کلامِ الہی اور کلامِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوم اہل وصال سے معرفتِ الہی کی طلب میں کیے جانے والے نیک اعمال۔ قاضی الحق قاضی سے دو گواہ طلب کرتا ہے اول خدا تعالیٰ کو اس کی قدرت سے قدیم اور حاضر جانے، دوم مفلس و یتیم سے رشوت نہ لے۔ قاضی الحق اہل حق کو حق تک پہنچاتا ہے اور باطل کو باطل ثابت کرتا ہے۔ مجھے اس قوم پر حیرت ہوتی ہے جو اپنے نفس پر قاضی نہیں بنتے اور نہ ہی رات دن اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہیں۔ وہ انسان کیسے ہو سکتے ہیں بلکہ وہ تو حیوانات سے بھی بدتر ہیں۔ اے عزیز! اصل انسان وہ ہے جو قدم ازل کی طرف رکھے اور نظر حساب گاہِ قیامت پر اور دنیا کی زندگی کو ایک رات کی مانند

سمجھے جیسے راستے کے مسافر۔ دنیا کافروں کے لیے جنت اور جمعیت ہے۔ دنیا آرائش کا مقام نہیں بلکہ امتحان و آزمائش گاہ ہے۔ تجھے دنیا پسند ہے یا خدا تعالیٰ؟ یا تجھے دنیا پسند ہے یا صاحب فقر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟۔ دنیا فرعون کی پسندیدہ ہے اسے فریب اور فتنہ و فریب دینے والے پسند کرتے ہیں۔ نفس و دنیا متاع شیطان ہیں جن کی وجہ سے طالب دنیا ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ دنیا کے مال و متاع کو ہر وہ شخص جمع کرتا ہے جو شیطان کے کہنے پر ہاتھ روکتا ہے اور بخل کی صفت اختیار کرتا ہے۔ سوائے ان تین قسم کے لوگوں کے جو نفاق اور کینہ سے پاک ہیں ایک وہ جو رات کو جو کچھ کمائے اسے رات میں ہی خرچ کر دے، دوسرے وہ کہ جو کچھ دن میں کمائے اسے دن میں ہی خرچ کر دے اور تیسرے عارف باللہ جو ہر شے کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔

صاحب مدینہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

﴿الدُّنْيَا مِزْرَعَةُ الْآخِرَةِ﴾

ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

ابیات:

ہر کہ این راہ نداند کور تر

کی شناسد عارفان را بی بصر

ترجمہ: جو اس راہ کے متعلق نہیں جانتا وہ اندھوں سے بھی بدتر ہے۔ یہ اندھے (بے بصیرت) عارفین کو کیسے پہچان سکتے ہیں۔

اسم اللہ بس گرانست بی بہا

این حقیقت را بداند مصطفیٰ

ترجمہ: اسم اللہ گراں قدر اور عظیم امانت ہے جس کی حقیقت کو صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی جانتے ہیں۔

جان لو کہ بعض فقیر لایحتاج ہوتے ہیں جنہیں کسی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح وہ

غنایت کے خزانوں کے حامل ہوتے ہیں لیکن تمام عالم پر تصرف کو ترک کر دیتے ہیں۔ بعض (نام نہاد) فقیر بے جمعیت ہوتے ہیں جو رزق کے پیچھے در بدر خوار و ہلاک ہوتے ہیں۔ پس اسم اللہ کو مفلس فقیر بھی پڑھتے ہیں اور غنی فقیر بھی۔ اسم اللہ میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اسم اللہ پڑھنے سے لایحتاج فقیر غنی ہو جاتے ہیں اور نام نہاد فقیر مفلس ہی رہتے ہیں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ کے نام کی عزت، عظمت اور قدر جانتا ہے اسم اللہ اسے عزت و عظمت اور اعلیٰ قدر مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔ جو کوئی اسم اللہ کی عزت نہیں کرتا اور اس کی قدر سے آگاہ نہیں اسم اللہ اسے فقر و فاقہ میں ہی خراب رکھتا ہے۔ علما کا بھی علم کے حوالے سے یہی طریق ہے کہ عالم کے لیے علم اللہ کی توفیق ہے۔ جان لے کہ فقیر کامل، درویش مکمل، علما عامل، عارف اکمل، ولی اللہ غوث و قطب وہ ہیں جو فنا فی اللہ کے مرتبہ سے گزر کر کن کی حقیقت تک پہنچ جائیں اور اسم اللہ ذات کے تصور، تصرف، توجہ، تفکر اور حضور حق سے اسم اللہ ذات کی حقیقت اور آیات قرآن کے اصل معانی منکشف کر دیں اور انہیں عظمت اسم اللہ ذات سے آگاہ کر دیں اور تصور اسم اللہ ذات کی توفیق اور اسم اللہ ذات کے تصرف کی تحقیق سے (طالب کو) دونوں جہان کا نظارہ ہتھیلی اور ناخن کی پشت پر دکھا دیں۔ مرشد کامل پہلے ہی روز طالب صادق کو یہ قاعدہ اور سبق دیتا ہے اور دعوت شروع کرتے ہی ان مراتب سے نوازتا ہے۔ دعوت پڑھنا آسان کام نہیں ہے۔ علم دعوت میں اسرار پروردگار کے عظیم خزانے ہیں۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ (المومن - 60)

ترجمہ: اور تمہارا پروردگار فرماتا ہے مجھ سے طلب کرو میں عطا کروں گا۔

اے جان عزیز اور صاحب دانش و با عقل و باتمیز! یہ بھی جاننا چاہیے کہ اسم اللہ ذات اور نور ایمان عطاء فیض اور فضل الہی ہیں جو قلب کی طے میں تحریر ہے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ﴾ (المجادلہ - 22)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب پر ایمان لکھا جا چکا ہے اور اللہ نے ان کی مدد اپنی روح سے کی۔

ایسے ہی قلوب جن کا تعلق قرب حق سے ہو، نہیں قلب سلیم کہتے ہیں۔ جاننا چاہیے قلب سلیم حق کو تسلیم کرنے والا ہوتا ہے۔ قلب سلیم کے حامل شخص کا نفس مردہ اور قلب زندہ ہوتا ہے اور اسکی روح روشن ضمیر ہوتی ہے۔ اس کا قلب صراطِ مستقیم کا مشاہدہ کرنے والا ہوتا ہے اور وہ حق کی رضا پر ہوتا ہے اور وہ کُل کا حامل ہو جاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۚ إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ (اشعراء - 88,89)

ترجمہ: اس دن کوئی مال اور اولاد نفع نہ دے گی سوائے اس کے جو اللہ کے پاس قلب سلیم لے کر آیا ہوگا۔

جو قلبِ خطرات، وسوسہ، وہمات، خناس، خرطوم، نفس، شیطان اور حوادثِ دنیا سے نجات پا چکا ہو اور جو قلب سلیم حق تسلیم کرنے والا ہو اللہ کے نور، شفقت اور رحمت سے نوازا گیا ہوتا ہے۔ اور وہ قرآن کے احکامات کی موافقت کرنے والا اور نفس و شیطان لعین کا مخالف ہوتا ہے۔

دعوت پڑھنے کے تین طریقے ہیں اول طریقہ جس میں دعوت زبان سے پڑھی جاتی ہے اور اس کے لیے علم گفتگو، حق گوئی اور رزقِ حلال ضروری ہوتا ہے۔ دوم طریقہ جس میں دعوت تصور اسمِ اللہ ذات، اس سے حاصل ہونے والی حضوری اور تصدیقِ قلب سے پڑھی جاتی ہے۔ حدیث:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَى أَعْمَالِكُمْ بَلْ يَنْظُرُ فِي قُلُوبِكُمْ وَ نِيَّاتِكُمْ﴾

ترجمہ: بے شک اللہ نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے نہ اعمال کو بلکہ وہ تمہارے قلوب اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿نِيَّتِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ﴾

ترجمہ: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق، مقرب حق اور معشوقِ الہی ہو اور اللہ کی نظر میں منظور اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری میں رہنے والا ہو۔ وہ نورِ توحیدِ مطلق میں غرق رہتا ہو اور ایسی عبادت کو ترک کرنے والا ہو جو انسانیت میں مبتلا کر کے معرفتِ الہی سے دور رکھتی ہے۔ سید محمد الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قول ہے:

❁ وَمَنْ أَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ حُصُولِ الْوَصُولِ فَقَدْ كَفَرَ وَاشْرَكَ بِاللَّهِ تَعَالَى

ترجمہ: جس نے وصال حاصل ہونے کے بعد عبادت کا ارادہ کیا اس نے اللہ کے ساتھ کفر و شرک کیا۔

اس لیے کہ وصالِ الہی حق الیقین کا مرتبہ ہے جس میں طالبِ دائمی حضوری میں مشاہدہ اور دیدار کرنے والا ہوتا ہے۔ جو کوئی حضوری سے روگردانی کرتا ہے اور عبادت کو حضوری سے بہتر جانتا ہے تو وہ حق کو پوشیدہ رکھتا ہے اور حق سے نابینا ہے تو وہ کافر کیونکر نہ ہو۔ بیت:

شد وجود نور از سر تا قدم

ہر کہ فی اللہ نور شد آزا چہ غم

ترجمہ: جو نورِ الہی میں غرق ہو کر سر سے قدم تک نور میں ڈھل جائے پھر اسے کس چیز کا غم؟

یہ وہ راہ ہے جس میں قربِ الہی سے آگاہی کے لیے سر کو قدم بنانا پڑتا ہے بلکہ اپنے سر سے پاؤں تک ہر شے کو فراموش کرنا پڑتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَشِيئِي عَنِ الرَّأْسِ يَدُونِ الْأَقْدَامِ ط

ترجمہ: (اللہ کی طرف جانے والے راستے پر) قدموں کی بجائے سر کے بل چلنا پڑتا ہے۔

مراقبہ کے یہ مراتب حاصل ہوتے ہیں جب ظاہری آنکھیں بند ہوں لیکن باطنی آنکھیں عیاں اور روشن ہوں۔ مراقبہ میں باطنی آنکھ سے دیکھنے کے ان مراتب کو صرف وہی شخص جانتا ہے جو فقر کی تمامیت تک پہنچ چکا ہو۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے؟

❁ وَ اِذْ كُنَّا رَبَّكَ اِذَا نَسِيتَ (الکہف-24)

ترجمہ: اور اپنے رب کا ذکر (اس قدر محویت سے) کرو کہ تم خود کو فراموش کر دو۔
پس معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص مقامِ نورِ حضور پر پہنچ جاتا ہے اور فنا فی اللہ ہو کر ذکر سے بے نیاز ہو جاتا ہے تو وہ وحدانیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ ذکر، فکر اور مراقبہ وجود کو فراموش کر دیتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّمَ لِسَانَهُ

ترجمہ: جس نے اپنے رب کو پہچانا پس تحقیق اس کی زبان گوئی ہو گئی۔

یہ عظیم الشان مراتبِ لاہوت لامکان پہنچنے پر حاصل ہوتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ سلک سلوکِ معبود کی حضوری کی راہ ہے کیونکہ حضوری تلوار کی مانند یہودی نفسِ امارہ کو قتل کرنے والی ہے اور حضوری میں اہل حضور کو جملہ مراتب و مطلوب و مقصود حاصل ہوتے ہیں۔ جو طالبِ مرشد سے اللہ کی حضوری طلب نہیں کرتا وہ مردود ہے یعنی اس کے دل میں مال و دولت اور مردار دنیا کی محبت ہے جو اسے اللہ کی معرفت اور دیدار سے روک رہی ہے۔ راہِ حضوری غرق کی راہ ہے جو لقاءِ وحدت سے مشرف کرتی ہے جو طالبِ مرشد سے لقاءِ وحدت طلب نہیں کرتا وہ بے ادب اور بے حیا ہے۔ راہِ لاہوت لامکان جہاں اللہ کی حضوری اور معرفت حاصل ہوتی ہے، قلب کی حیات میں پوشیدہ ہے۔ ایسا قلب جو دائمی لقا سے مشرف ہونے کے باعث بیدار ہوتا ہے اسے اللہ کے قرب، نورِ حضور اور دیدار کے باعث جذب و کشش حاصل ہوتی ہے۔ سلک سلوک کے یہ تمام مراتب مبتدی و منتہی کو جمعیت اور وصال عطا کرتے ہیں اگر وہ اپنی نگاہ اور توجہ معرفت اور مشاہدہٴ جمال کی طرف رکھے۔ توحیدِ حقیقی و قیوم کے تمام علوم اور جو کچھ لوحِ محفوظ پر تحریر شدہ ہے وہ تصور اسمِ اللہ ذات کی طاقت اور توفیقِ الہی سے منکشف ہوتے ہیں اور ہر شے کی حقیقت واضح کرتے ہیں جس کی تحقیق باطن کرتا ہے۔ جو کوئی اس میں شک کرتا ہے وہ کافر و زندیق ہے۔ یہ تمام مقام و مراتب سر سے ناف تک مشقِ مرقوم وجودیہ کرنے سے حاصل ہوتے ہیں جو نفس کی مخالفت کر کے روح کے ساتھ انصاف (یعنی اسے پاک) کرتے ہیں۔ جو کوئی ان مراتب تک نہیں پہنچتا اس کی ہر بات

جھوٹ ہے۔ مشقِ مرقوم وجودیہ کے مراتب یہ ہیں جو مندرجہ ذیل نظم میں درج کیے گئے ہیں:

مشق سر با سر رساند خوش بہ بین
این بود اسرار وحدت بالیقین

ترجمہ: مشقِ مرقوم وجودیہ سر تک پہنچا کر دیدار عطا کرتی ہے یہی یقین کے ساتھ وحدت حاصل کرنے کا راز ہے۔

این تصور برزخ از هُو یافتن
هُو تصور را زبان خود ساختن

ترجمہ: یہ تصور هُو تک پہنچنے کا وسیلہ ہے جو هُو تک پہنچ جاتا ہے اس کی زبان هُو کی زبان ہوتی ہے۔

میرد با تو تصور کبریا
این مراتب عارفان واصل خدا

ترجمہ: یہ مشق تجھے ذاتِ کبریا تک لے جائے گی اور یہ مراتب واصل باللہ عارفین کو حاصل ہوتے ہیں۔

از تصور سینہ سر الہ
با تصور دل شود ناظر نگاہ

ترجمہ: اگر اللہ کا نام تصور سے سینہ پر لکھا جائے تو سینہ رازِ الہی سے پُر ہو جاتا ہے اور دل کو ایسی نگاہ حاصل ہوتی ہے کہ دیدار کرنے والا بن جاتا ہے۔

از تصور ناف بہ نفس خلاف
ہر کہ این راہ نداند لاف لاف

ترجمہ: ناف پر یہ تصور کرنے سے نفس کشی ہوتی ہے اور جو کوئی تصور کی راہ نہیں جانتا وہ جھوٹا اور شیخی خور ہے۔

مشق پنجاہ پنچ ناف تا بسر

این تصور مشق شد صاحب نظر

ترجمہ: اگر یہ مشق پچپن مرتبہ ناف سے سر تک کی جائے تو تصور کی یہ مشق صاحب نظر بنا دیتی ہے۔

مشق محرم میکند ہمزاز رب

باحیا و باوفا و باادب

ترجمہ: یہ مشق حق تعالیٰ کے اسرار کا محرم بناتی ہے جس سے مشق کرنے والا باحیا، باوفا اور باادب بن جاتا ہے۔

ابتدائے مشق باشد معرفت

و ز مشق زندہ شود عیسیٰ صفت

ترجمہ: مشق کی ابتدا میں معرفت حاصل ہوتی ہے اور اس مشق کے تسلسل سے طالب حضرت عیسیٰ کی صفت کی مانند زندہ ہو جاتا ہے۔

مشق معراج است دائم باحضور

و ز حضوری مشق شد در غرق نور

ترجمہ: یہ مشق معراج ہے جو دائمی حضوری میں لے جاتی ہے اور آخر یہ مشق نور میں غرق کر دیتی ہے۔

کی شناسد مشق را محروم تر

بی خبر از معرفت آن گاؤ خر

ترجمہ: معرفت سے محروم لوگ جو حیوانوں کی مانند ہیں وہ اس مشق کی حقیقت کو کیا جانیں۔

جز با تصور مشق اللہ پیچ پیچ

ہر کہ این راہ نداند پیچ پیچ

ترجمہ: اسم اللہ ذات کے تصور کے ساتھ کی جانے والی اس مشق کے بغیر یہ راستہ بہت پیچیدہ ہے

اور جو یہ راستہ نہیں جانتا وہ باطنی طور پر کمزور ہے۔

طی بگرداند ترا این مشق حق
زیر پای مشق شد جملہ طبق

ترجمہ: یہ مشق تجھے حق تک پہنچانے کا راستہ طے کرادے گی تب جملہ طبقات تیرے قدموں تلے ہوں گے۔

مشق توفیق است با تحقیق دان
عارفان را مشق دائم با عیان

ترجمہ: اس بات کو تحقیق شدہ سمجھ کہ یہ مشق توفیق الہی ہے جو عارفین کو دائمی طور پر ہر شے کو عیاں دیکھنے والا بنا دیتی ہے۔

مشق راہبر راہ رحمت حق نما
مشق معشوق است دائم دل صفا

ترجمہ: یہ مشق اللہ کے راستے اور رحمت الہی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور طالب کا دل ہمیشہ کے لیے صاف کر کے اُسے حق کا معشوق بنا دیتی ہے۔

مشق تصدیق است راہ صادقان
ابتدای مشق باشد لامکان

ترجمہ: مشق وجودیہ صادقین کے لیے راہ تصدیق ہے کہ یہ ابتدا میں ہی لامکان تک لے جاتی ہے۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتِ الْمُقَرَّبِينَ

ترجمہ: نیکو کاروں کی نیکیاں مقربین کے نزدیک گناہ ہیں۔

جو دعوت قلب میں اسم اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری سے پڑھی جاتی ہے وہ ہر حال میں مقبول ہے کہ یہ توجہ سے پڑھی جاتی ہے۔ اگر یہ دعوت اسم الحسنى کے تصور کے ساتھ پڑھی

جائے تو اس کی برکت سے طالب کے قلب کو قربِ حق نصیب ہوتا ہے اور وہ دونوں جہان کو توجہ سے طے کر لیتا ہے اور دونوں جہان اس کے ایک ہاتھ کی مٹھی کے تصرف میں آجاتے ہیں اور وہ دونوں جہان کا نظارہ ناخن کی پشت پر دیکھتا ہے۔ اسے نقش اور دائرہ بنانے کی کیا ضرورت؟ اور اسے مؤکل فرشتہ کی کیا حاجت؟ اسے جنوں سے حصار باندھنے کی کیا حاجت، اسے ساعتِ نیک و بد کی کیا فکر، اسے حیواناتِ جلالی و جمالی کھانے کو ترک کرنے کی کیا ضرورت، اسے صاحبِ نصاب ہو کر زکوٰۃ دینے کی کیا حاجت، اسے وظائف کر کے بخشش لینے اور (باطن کے) تالے کھولنے کی کیا ضرورت اور اسے پڑھنے لکھنے اور تین انگلیوں میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت۔ یہ سب ناقص کے وسوسے، خطرات اور وہمات ہیں اس لیے ناقص کے ان جملہ اعمال کو کامل پس پشت ڈال دیتا ہے۔ تیسری دعوت نوری ہے جو روح کی زبان سے پڑھی جاتی ہے۔ یہ دعوت پڑھنے سے دنیا و آخرت اور آسمان و زمین میں جتنے بھی اللہ کے نبی و لاریبی خزانے ہیں وہ سب طالب سے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتے۔ عامل عاقل وہ ہے جو حکم سے ہر شے کو تصرف میں تولے آئے لیکن اپنے نفس کے لیے اس تصرف کی لذات کو جائز نہ سمجھے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾ (القصص-24)

ترجمہ: تو جو بھی خیر میری طرف نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔

جان لے لے کہ فقیر جس پر دنیا و آخرت منکشف ہوتے ہیں چار صفات کا حامل ہوتا ہے۔ بیت

بانظر عالم کند عارف فقیر

در قید او عالم شود ہر ملک گیر

ترجمہ: اول اپنی نظر سے فقیر ساری دنیا کو عارف بنا سکتا ہے کیونکہ اس کی قید اور تصرف میں دنیا کی ہر شے ہوتی ہے۔

بانظر غرق آورد برد حضور باشعور

احتیاج ندارد قیل قال ذکر مذکور

ترجمہ: دوم، فقیر اپنی توجہ سے غرق عطا کرتا ہے اور پھر شعور کی کیفیت میں ہی حضوری میں لے جاتا ہے جس کے بعد اسے زبانی گفتگو اور وظائف کی ضرورت نہیں رہتی۔

بانظر عالم کند مفلس غنی
بانظر ناظر کند حاضر نبی

ترجمہ: سوم، فقیر توجہ سے مفلس کو غنی اور جاہل کو عالم بنا دیتا ہے اور چہارم توجہ سے ہی صاحب نظر بنا کر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر کر دیتا ہے۔

ہر کہ منکر از خدا وحدت کرم
کافر مشرک شود اہل از صنم

ترجمہ: جو کوئی خدا کی وحدت اور کرم کا انکار کرتا ہے تو اس کا شمار کافر و مشرک اور بت پرستوں میں ہو جاتا ہے۔

راہ اسلامی بہ تصدیق زبان
دل زبان چون یک شود بیند عیان

ترجمہ: راہ اسلام میں زبان سے ایمان کی تصدیق ہوتی ہے لیکن جب دل اور زبان ایک ہو جاتے ہیں تو اللہ کا بے حجاب دیدار نصیب ہوتا ہے۔

غرق فی ذات آن باشد حضور
غرق شد اثبات وحدت ذات نور

ترجمہ: اور جب وہ ذات میں غرق ہو تو اسے اللہ کے سامنے حضوری حاصل ہوتی ہے اور نور ذات میں غرق ہو کر اسے وحدت کا اثبات حاصل ہو جاتا ہے۔

غرق کی چند اقسام ہیں جو طالب کے روحانی وجود کو نور اسم اللہ ذات میں غرق کر دیتی ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں، خود کو فراموش کر کے نور میں غرق ہونا، غرق روحانی، غرق سلطانی، امان دینے والے اللہ کی امان میں آ کر قلبی طور پر غرق ہونا، قربانی دیتے ہوئے غرق ہونا، اللہ کی ذات

میں غرق ہونا، لاهوت لامکان میں غرق ہونا، عین دیدار الہی کرتے ہوئے غرق ہونا، نور سبحانی میں غرق ہونا، نور ایمانی میں غرق ہونا، اللہ کی ذات میں ایسے غرق ہونا کہ تاریکی کا کوئی پردہ بھی باقی نہ رہے۔ یہ سب غرق تصور اسم اللہ ذات کی طاقت سے حاصل ہوتے ہیں کہ اس طریقے میں توفیق الہی سے صحیح اور غلط کی تحقیق ہوتی ہے کیونکہ ان سب کی اصل اللہ کے ساتھ وصال اور مشاہدہ نور اور حضوری پر ہے۔ طالب کے لیے پہلے ہی روز ان مراتب پر پہنچنا ضروری اور فرض ہے۔ نیز یہ مراتب تصور اسم اللہ ذات اور تفکر سے مشق مرقوم وجود یہ لکھنے کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں جس سے علم حقیقی و قیوم مکمل واضح ہو جاتا ہے اور طالب کو ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔

غرق کی دیگر شرح یہ ہے کہ اگر یہ بغیر معرفت اور وصال کے ہو تو محض خام خیالی ہے اور طالب کے لیے باطنی زوال کا باعث ہے۔ مثلاً غرق نفسانی، وسوسہ اور خطراتِ شیطانی میں غرق، جنات کے واہمات میں غرق ہونا جو حیرت پیدا کرتے ہیں، دنیا میں غرق ہونا جو پریشانی پیدا کرتی ہے۔ غرق کی ان سب قسموں کی وجہ استدراج ہے جو معرفت و معراج سے محروم لوگوں کو ہوتا ہے۔

غرق وحدت رہبری را پیشوا

باغرق حاضر شود عارفِ خدا

ترجمہ: باطنی طور پر غرق ہونا ہی وحدت کی طرف پیشوائی کرتا ہے کیونکہ غرق ہو کر ہی ایک عارف حضوری حاصل کرتا ہے۔

حقیقی صاحبِ غرق وہ ہے جو اپنے وجود کے سمندر میں غوطہ لگا کر کشمکش کو ختم کرتے ہوئے موتی نکالے۔ ان مراتب کو احمق اہل ہوس کیا جانیں۔ عالم کسے کہتے ہیں؟ جو خود کو علم میں اس قدر محو کر لے کہ عمل کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہ ہو (یعنی بغیر ارادے کے نیک عمل کرتا جائے)۔

بیت:

حَىٰ وَ قِيَوْمٍ مِّنْ قَبْلِهَا
تَوَّابًا دَائِمًا

ترجمہ: حَىٰ و قیوم ذات ہمیشہ سے تیرے سامنے موجود ہے لیکن تو ہی غیر خدا میں مشغول ہے۔
جو کوئی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے) پڑھتا ہے اور اس کی تفسیر بھی سمجھتا ہے لیکن پھر بھی مخلوق سے التجا کرتا ہے تو گویا وہ ابلیس ہے۔
بیت:

صبر شکر کردم بمنت صد ہزار
نیست مارا جز خدا کس اعتبار

ترجمہ: میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مرتبہ تیرا احسان مندی کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ مجھ خدا کے سوا کسی پر اعتبار نہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِهِ ﴾

ترجمہ: رزق موت سے زیادہ شدت سے انسان کا طلبگار ہے۔

فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَيَّ اللّٰهُ رِزْقُهَا ﴾ (سودہ: 6)

ترجمہ: اور زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی روزی کا ذمہ اللہ پر نہ ہو۔

مصرع!

ای نفس چون سوزی کم نہ شود آنچه روزی ما

ترجمہ: اے نفس! تو کیوں پریشان رہتا ہے؟ جو رزق ہمارا مقدر ہے وہ پریشان رہنے سے کم نہ ہوگا۔

بعض لوگ طلبِ رزق میں ہوتے ہیں لیکن رزق ان سے دور بھاگتا ہے اور بعض لوگ

ایمان کے طلبگار ہوتے ہیں اور ایمان ان سے بیزار ہوتا ہے۔ جو کوئی اللہ کی طلب میں ہوتا ہے رزق اس طالب کی تلاش میں ہوتا ہے اور ایمان اس (طالب) کے وجود کی ہر ہڈی اور گوشت میں سرایت کر جاتا ہے۔ یہ مراتب ہمہ اوست ہیں۔ کُلُّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ (ترجمہ: وہ ہر شے پر محیط ہے) کے تحت ہر شے اور ذرّہ ذرّہ اس کے حکم کے ماتحت ہوتا ہے وہ نہ خدا ہوتا ہے اور نہ خدا سے جدا۔ نہ ہی خدا بندہ سے جدا ہوتا ہے بس بندہ ہی خدا سے جدائی اختیار کرتا ہے۔ بندے کو چاہیے کہ بندگی اختیار کرے کیونکہ بندگی کے بغیر زندگی سراسر شرمندگی ہے لیکن بندگی دائمی ہونی چاہیے کیونکہ ایسی دائمی بندگی سے مکمل معرفتِ حق حاصل ہوتی ہے۔ اے عزیز! انسان اپنی عقل سے پہچانا جاتا ہے اور عقل چار قسم کی ہوتی ہے۔ نفس کی عقل؛ جو دنیا اور خواہشاتِ نفس کی طلب میں ہوتی ہے۔ دل کی عقل؛ جو معرفت اور باطن کی صفائی کی طلبگار ہے۔ روح کی عقل؛ جو ناشائستہ کام اور گناہ کرنے سے حیا کرتی ہے اور سر کی عقل؛ جو مشاہدہ اسرار اور مشرفِ لقا کی طلبگار ہوتی ہے۔ جب یہ تمام عقول جمع ہو جاتی ہیں تو وہ عقلِ کل ہے۔ یہ عقل ایمان کی اساس ہے اور نورِ الہی عطا کرتی ہے جو توفیقِ الہی سے حضوری کی تحقیق اور وسیلہ ہے۔

ہر مطالبِ آخرت دریا فتم

اسمِ اللہ پیشوائے ساختم

ترجمہ: اسمِ اللہ کو اپنا پیشوا بنا کر میں نے آخرت کے تمام مقاصد کو پالیا۔

گم شدم در ذاتِ وحدت لایزال

معرفتِ توحید اینست حق وصال

ترجمہ: میں لازوال ذات کی وحدت میں گم ہو چکا ہوں کیونکہ معرفتِ توحید یہی وصالِ حق ہے۔

توحید مثل آب جو و عارفان در آب جو

چون ماہی در آب گم شود آب گو

ترجمہ: توحیدندی کی مثل ہے اور عارفین اس میں اس طرح غرق ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی میں گم ہو

جاتی ہے تب صرف پانی دکھائی دیتا ہے۔

پس عارف کے لیے اس مقام پر زندگی اور موت برابر ہو جاتے ہیں۔

روح بر لاہوت قالب زیر خاک

قلب در ذکر است قالب را چہ باک

ترجمہ: باہُو کا وجود قبر میں لیکن اس کی روح لاہوت میں ہوتی ہے۔ اس کا قلب ذکر میں مصروف ہوتا ہے اس لیے اس کے وجود کو (قبر میں) کوئی خوف نہیں۔

گم قبر گننام بے نام و نشان

جشہ را باخود برد در لامکان

ترجمہ: اس کی قبر گننام و نشان ہے کیونکہ وہ اپنے وجود کو خود لامکان میں لے گیا ہے۔

و ز خاک باہُو یاہُو برآید ہُو بنام

عارفان را ذکر یاہُو شد تمام

ترجمہ: باہُو کی قبر سے ذکر یاہُو کی آواز آتی ہے اور عارفین کے لیے ذکر یاہُو ہی سب کچھ ہے۔

اے جان عزیز! ہر مرتبہ کی بنیاد مرتبہ یقین ہے اور مرتبہ یقین ان کو نصیب ہوتا ہے جو دین میں راسخ ہوں۔ یقین انبیاء اور اولیاء جو اللہ کی طرف سے راہبر ہیں کی رہنمائی سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ یقین جو کفر و شرک سے باہر نکال کر خدا تک نہ لے جائے اسے یقین نہیں کہا جاسکتا۔ وہ محض غلاظتِ دل ہے جو خواہشاتِ نفس کا نتیجہ ہے۔ یقین اعتبار کے مرتبہ پر پہنچاتا ہے اور اعتبار دیدار سے ہی ممکن ہے اور مرتبہ اعتبار اس فقیر عارف کو نصیب ہوتا ہے جو دیدار کرنے والے ہوں۔ اعتبار اعتقاد کے مرتبہ پر پہنچاتا ہے اور اعتقاد اللہ کے ساتھ مکمل وصال کو کہتے ہیں اور وصال مکمل فنا فی اللہ اور غرق فی النور کا مرتبہ ہے جو مکمل توحید تک پہنچاتا ہے۔ ان سب مراتب کا مجموعہ صدق کہلاتا ہے۔ اور صدق اسے کہتے ہیں کہ طالبِ صادق کو رات دن آرام و قرار نہ آئے اور نہ وہ رات کو سوئے نہ دن کو سکون پائے۔ اللہ واحد کی محبت اور اس کی معرفت و وصال کے حصول کی طلب

اسے اس طرح پریشان رکھے کہ صادق کو تب تک چین نہ آئے جب تک اللہ کے قرب میں نہ پہنچ جائے۔ پس طالب حق کے لیے مصلحت یہ ہے کہ یقین کو پختہ رکھے اور اگر باطل کی طرف بڑھے تو حق سے باطل کی طرف بڑھنے ہی نہ دے۔ جاننا چاہیے کہ اسم اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری خواب اور مراقبہ موت سے سخت اور غالب تر ہے کیونکہ یہ طالب مولیٰ کو ہوا اور بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے دیدار اور حضوری میں لے جاتی ہے۔ جو کوئی دیدار نور سے مشرف ہو جاتا ہے اس کا حوصلہ اس قدر وسیع ہو جاتا ہے کہ وہ دونوں جہان کا بوجھ بھی اٹھا لیتا ہے اور قرب ربانی سے اسے ایسی طاقت حاصل ہوتی ہے کہ وہ مخلوق کی ملامت بھی برداشت کر لیتا ہے۔ فقیر عارف کے لیے چار گواہ ہیں۔ ایک گواہ خاموشی، دوسرا اس خاموشی سے دوسروں کی عیب پوشی، تیسرا (دنیا کی خواہشات سے) آزادی اور چوتھا دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث نہ بننا۔ یہ سب اصل فقیر کے مراتب ہیں۔ اگر کوئی توفیق الہی کو چھوڑ کر ذلت اختیار کرے اور ان صفات سے موصوف نہ ہو تو اسے فقیر نہیں کہا جاسکتا۔ وہ احمق ہے جو خود کو دنیا میں ذلیل کر رہا ہے۔

شرح فقیر اہل ہوا و اہل خدا

خواہشاتِ نفس کے غلام بہت زیادہ ہیں جبکہ اہل خدا بہت کم ہیں۔ جان لو کہ اگر کوئی عرشِ اکبر پر نماز پڑھتا ہے تو بھی وہ فقیر عارف باللہ نہیں ہوتا اور اگر کوئی چشم ظاہر سے لوح محفوظ کا دائمی مطالعہ کرتا ہو تو بھی وہ فقیر عارف باللہ نہیں ہوتا۔ اگر کوئی پشتِ ناخن پر دونوں جہان کا نظارہ دیکھتا ہو اور ریاضت اور مجاہدہ سے نفس کو مارتا ہو، ہر ایک فرشتہ اس کی قید میں اور ہر مؤکل اور جن اس کے حکم کے ماتحت ہو اور تمام انبیا و اولیا اللہ کی ارواح سے ملاقات کرتا ہو، کشف و کرامات سے دنیا میں عز و جاہ اور درجات حاصل کر لیے ہوں تو بھی وہ فقیر عارف باللہ نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ہوا میں اڑتا ہو عرش سے بھی اوپر ستر سالہ راہ میں چلا جائے تو بھی وہ خواہشاتِ نفس کی قید میں ہے۔ آخر فقیر عارف باللہ کون ہوتا ہے؟ فقیر عارف باللہ وہ ہے جو فنا فی اللہ ہو اور اسے قربِ رحمن حاصل ہو اور وہ

لاہوت لامکان میں رہنے والا ہو۔ جو بے سر حضوری میں جا کر بے زبان اللہ تعالیٰ سے کلام کرتا ہو اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہمیشہ حاضر رہتا ہو۔ اگر کسی کو فقر کی راہ پر چلنے سے معرفت اور قربِ الہی حاصل نہیں ہوتا تو وہ فقر کی راہ سے آگاہ ہی نہیں۔ فقر حضوری کی راہ ہے کہ راہِ حضوری میں مشاہدہِ حضوری گواہ ہے کیونکہ فقر اللہ کی نظر میں منظور ہوتا ہے۔ یہ اسرارِ الہی کی انتہا کو جاننے کی راہ ہے جو روح پر نازل ہوتے ہیں اور انبیا کا اعزاز ہیں کہ وہ اسرارِ الہی کے مقام پر پہنچے ہوتے ہیں جو کہ مطلق توحید کا مقام ہے اور یہ مقام طبقات اور تقلید سے پاک ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوں۔

اے جانِ عزیز! خلافِ شرع چلنے والے، طالبِ دنیا، علم کے مخالف اور جاہل، سرود سننے والے، حسن پرست، شرابی، تارکِ الصلوٰۃ اور اہل بدعت معرفتِ الہی، فقر اور ہدایتِ خدا سے محروم اور شیطان، خواہشاتِ نفس کے غلام ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ علمِ بیشتر ہیں کچھ علمِ ابرار اور کچھ علمِ خوار ہیں۔ علمِ ابرار اللہ کی معرفت، قرب اور حضوری میں پہنچاتے ہیں جبکہ علمِ خوار اللہ کی معرفت اور حضوری سے دور رکھتے ہیں۔ جناب حضرت آدم صنی اللہ کو علمِ ابرار حاصل تھا جو انہیں اللہ کی جانب سے عطا ہوا تھا اور رحمن کا قرب حاصل کرنا سکھاتا تھا۔ علمِ ابرار برحق ہے کیونکہ یہ حق کی جانب سے ہے جیسا کہ علمِ دیدار و معرفت جو علمِ عفو عطا کرتا ہے اور لَا تَحْزَنُ وَلَا تَخْفُ (ہرغم اور خوف سے نجات) کے مرتبہ تک لے جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ دونوں جہانِ علم کی طے میں ہیں۔ اور علمِ کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کی طے میں ہے اور کلمہ طیب اسْمِ اللَّهِ ذات کی طے میں ہے۔ جو تصدیقِ دل سے کلمہ طیب کو اس کی کنہ جانتے ہوئے پڑھتا ہے اس سے کوئی شے اور علمِ مخفی و پوشیدہ نہیں رہتے۔ علمِ ظاہر اس راہ پر چلنے کے لیے ضروری ہے جبکہ علمِ باطن معرفت اور قربِ الہی سے عطا ہوتا ہے۔ جو کوئی علمِ باطن جو کہ توحید سے متعلق ہے پڑھنا چاہتا ہے تو اسے عالمِ باطن سے طلب کرے۔ علمِ باطن کا عالم وہ ہوتا ہے جس نے استادِ باطن سے ازل میں اس علم کو سیکھا تھا جب وہ سر، زبان، آنکھوں، ہاتھوں، کانوں، پاؤں اور دل سے بے نیاز تھا۔ وہ معرفت

توحید کے علم فیض و فضل کو بے زبان پڑھتا ہے، بغیر کانوں کے سنتا ہے، بغیر آنکھوں کے دیکھتا ہے، بغیر پاؤں کے اسے سیکھنے کے لیے جاتا ہے اور بغیر ہاتھوں کے اسے پکڑتا ہے۔ ایسا زندہ قلب عارف دنیا و آخرت میں زندہ رہتا ہے اور ہرگز نہیں مرتا۔ ان عارفین کا وجود نور ہوتا ہے۔ وہ روشن ضمیری کا علم معرفتِ توحید پڑھتے ہیں اور فنا فی اللہ ہو کر حضورِ حق میں پہنچ جاتے ہیں وہ بھی اس طرح کہ اس حضوری میں بھی وہ باشعور ہوتے ہیں اور ان کا وجود مغفور ہوتا ہے اور وہ معشوق (اللہ) کی شفقت سے سرور رہتے ہیں۔ یہ اس فنا فی اللہ عالم کے مراتب ہیں جس کا باطن معمور ہوتا ہے۔ جو کوئی اس عالم سے علم معرفتِ توحید پڑھتا ہے اسے علم ظاہر پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهُ وَمَنْ سَكَتَ سَلَّمَ وَمَنْ سَلَّمَ نَجَى

ترجمہ: جس نے اپنے رب کو پہچانا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی اور جو خاموش رہا وہ سلامتی پا گیا اور جو سلامتی پا گیا وہ نجات پا گیا۔

یہ مراتب عالم باللہ کے ہیں جو وہ باطن کی صفائی سے حاصل کر سکتا ہے۔ راہزنِ باطن کی شرح نفس، شیطان، خناس، خرطوم، وسوسہ، خطرات، واہمات، منافق روح، مریض قلب، دنیا کی پریشانی اور جاہل و احمق، اور باطن کی شرح جس میں توفیق الہی شامل ہو، با تحقیق باطن کی شرح، کافر باطن کی شرح، بے ریا ظاہر کی شرح اور باخبر و ہوشیار ظاہر کی شرح یہ ہے کہ جو کوئی فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خالی سمجھتا ہے وہ اس دنیا سے خالی ہاتھ جاتا ہے اور جو کوئی فقیر کو بے برکت سمجھتا ہے وہ خود بے برکت ہے۔ جو کوئی فقیر کے فقر کو بے حکمت سمجھتا ہے وہ خود بے حکمت ہوتا ہے۔ جو کوئی صاحبِ تصور اسم اللہ ذات عارف فقیر کو جاہل سمجھتا ہے تو وہ خود جاہل ہے اگرچہ وہ ظاہری علم بھی پڑھتا ہو پھر بھی وہ عالم نہیں۔ بلاشبہ وہ دنیا میں فاقہ کی مصیبت جھیل کر ہلاک ہوگا۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❁ كُلُّ إِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيهِ

ترجمہ: برتن سے وہی چیز برآمد ہوتی ہے جو اس کے اندر ہوتی ہے۔

فقیر شفاف آئینہ کی مثل ہوتا ہے اس کے سامنے جو رنگ بھی ہو خواہ سرخ خواہ سیاہ وہی دکھاتا ہے۔ فقیر کامل اور علما عامل کے ادب کا خیال ریا سے پاک ہو کے کرا کر چہ تو ان کی تصویر کسی دیوار پر لگی دیکھے۔ اگر تو عقلمند ہے تو تیرے لیے اتنا ہی اشارہ کافی ہے اور اگر تو احمق ہے تب تو نفس کا غلام ہے۔ اہل نفس مکھی کی مثل ہوتے ہیں جو جتنا بھی اڑ لے شہباز کی پرواز تک نہیں پہنچ سکتی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿الْفَقْرُ لَا يُحْتَاجُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ﴾

ترجمہ: فقر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں۔

لا یتحتاج فقیر اسم اللہ ذات کے تصور کا حامل اور علم دعوت تکسیر اور علم کیمیا اکسیر میں کامل ہوتا ہے اور اس کی نظر سنگِ پارس کی مثل ہوتی ہے اور وہ کامل تصرف کا حامل ہوتا ہے۔ بیت:

ہم کامل ہم عامل ہم حق نما

احتیاج کس ندارم جز خدا

ترجمہ: میں کامل فقیر اور عامل ہوں اور مجھے حق ہی دکھائی دیتا ہے لہذا مجھے خدا کے سوا کسی کی ضرورت نہیں۔

مصنف فقیر جو کچھ بھی کہتا ہے وہ اپنی خواہش سے نہیں بلکہ حکم خدا سے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے کہتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ عارف خدا فقرا اپنے پاکیزہ دل و باطن کی بنا پر صرف کی مثل ہوتے ہیں اس لیے نیک و بد کو اپنی نظر سے اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح صرف سونا چاندی کو دیکھنے سے ہی پہچان لیتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ عارف خدا فقرا کو علم وارداتِ غیبی حاصل ہوتا ہے جس سے فتوحاتِ لاریبی حاصل ہوتی ہیں وہ معجزاتِ محمدی کی بدولت ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پردہ کر جانے کے بعد آپ کے فضل اور تصرف سے باقی رہ گئے۔ الہام اور علم غیب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باطنی رفاقت سے حاصل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے ہی ہیں۔ اس علم غیب پر حیران نہ ہو اور نہ ہی اس میں نقص نکال کیونکہ یہ با تحقیق طریق ہے اور جو کوئی اس میں شک کرتا ہے وہ کافروں میں سے ہے۔ جو کوئی ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے وہ روشن ضمیر ہو کر غیب دان بن جاتا ہے اور ہر شے کو عیاں دیکھتا ہے۔ بے ایمان، کاذب و مشرک اور با ایمان و صادق انسان کو پہچاننا اور روزِ جمعہ میں پوشیدہ ساعتِ نیک کو معلوم کرنا اور ننانوے اسمائے الہی میں پوشیدہ اسمِ اعظم کو پانا اور عام لوگوں میں پوشیدہ اولیا اللہ کو تلاش کرنا اور ماہِ رمضان میں پوشیدہ شبِ قدر کو پانا ان سب مراتب کی تحقیق بغیر ریاضت و طاعت کے توفیق الہی سے اسمِ اللہ ذات کی روحانی قوت، اولیا کی ارواح سے ملاقات اور مرشد کامل عارف باللہ اولیا اللہ صاحبِ ولایت سے ایک ہی ساعت میں حاصل ہو جاتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❖ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

ترجمہ: جو اللہ کو پہچان لیتا ہے اس سے زمین و آسمان کی کوئی بھی شے مخفی نہیں رہتی۔
پس معلوم ہو کہ:

❖ الْإِيمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور رجاء کے درمیان ہے۔

ایمان کے دو جز ہیں ایک جز خوف اور دوسرا جز رجاء ہے۔ خوف کسے کہتے ہیں اور رجاء کیا ہے؟ خوف یہ ہے کہ انسان کی نظر روزِ قیامت پر ہو اور اسے عیاں دیکھتا ہو اور خواہشاتِ نفس سے تعلق ختم کر لے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ (النازعات 41-40)

ترجمہ: اور جس نے خود کو خواہشاتِ نفس سے روکا پس اس کا ٹھکانہ جنتِ ماویٰ ہے۔

پس معلوم ہوا کہ ہر وہ شخص جنت میں جائے گا جو با ایمان ہوگا۔ ایمان کا دوسرا جز رجاء ہے۔ صاحبِ عیان مقامِ ازل جو کہ مقامِ فیض و فضل ہے، میں اہل ایمان کی صف میں کھڑے ہو کر اَلْسُنُ

بِرَبِّكُمْ^۱ کی آواز سنتا ہے اور اخلاص و محبت سے ارواح کی صف میں قَالُوا بَلَىٰ کہہ کر حقیقی مسلمان ہو جاتا ہے جس سے اس کی روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے اور اس پر علم معرفت تو حید منکشف ہو جاتا ہے اور خدا کے دائمی استغراق میں مشغول رہتا ہے۔ یہ صاحبِ رجا اولیا اللہ کے مراتب ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿الْاِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (یونس-62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ غم۔

پس ایمان کی کسوٹی اسمِ اللہ ذات، قرآن کی آیات اور احادیثِ قدسی و نبوی ہیں جو صاحبِ ایمان اور بے ایمان کی تحقیق کرتی ہیں۔ ایمان کی کسوٹی یہ ہے کہ جب مرشد طالبِ مولیٰ کو تصور اسمِ اللہ ذات اور تصور اسمِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ننانوے اسمائے باری تعالیٰ اور ہر ایک آیتِ قرآن اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے حضوری عطا کرتا ہے تو اگر طالب با ایمان ہو اس کے وجود پر اسمِ اللہ ذات، کلام اللہ، آیاتِ قرآن اور اسمِ اعظم و اسمائے باری تعالیٰ اور احادیثِ قرار پکڑ کر تاثیر کرتے ہیں اور طالب کو فائدہ دیتے ہیں اور اس کی عظمت اور عظیم فیض و فضل سے طالب کو قلبِ سلیم اور صراطِ مستقیم عطا ہوتے ہیں اور وہ اس حال پر قائم رہتا ہے اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ سے روگردانی نہیں کرتا۔ وہ ذات کی تصدیق کرتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی مثل زندہ دم اور خلقِ محمدی سے متصف ہوتا ہے اور توفیقِ الہی سے ایمان پر بغیر شک و شبہ کے ثابت قدم رہتا ہے۔ لیکن اگر طالب بے ایمان ہو تو شریعتِ محمدی اور اسمِ اللہ ذات اس کے وجود میں قرار نہیں پکڑتے اور آیاتِ قرآن سے فائدہ نہیں دیتیں اور نہ ہی اسمائے الہی تاثیر کرتے ہیں اور اس سے اسمِ اعظم جاری نہیں ہوتا۔ اگر وہ دعوت پڑھتا ہے تو بے اعتقاد ہو کر رجعت خوردہ ہو جاتا ہے اور کلامِ الہی سے بے یقین اور خواہشاتِ نفس کا تابع ہوتا ہے۔ مصاحبِ شیطان بن کر مشرک و بے دین ہو جاتا ہے اور کمینہ دنیا اور حقیر نفس کا طلبگار رہتا ہے جو ہمیشہ خودی

۱۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں (الاعراف-172)۔ ۲۔ سب ارواح نے جواب دیا ہاں تو ہی ہے۔ (الاعراف-172)

اور چوں و چرا میں مبتلا ہوتا ہے۔ بیت:

ہر کہ با ایمان بود حاضر دوام
در طلب مولیٰ بود ایمان تمام

ترجمہ: جو کوئی صاحب ایمان ہو اسے دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے کیونکہ طلبِ مولیٰ سے ہی ایمان کامل ہوتا ہے۔

ایمان اعتقاد سے اور اعتقاد اعتبار سے اور اعتبار دیدار سے حاصل ہوتا ہے اور دیدار قلب کی بیداری سے ممکن ہے۔ ان مراتب کو ہر کوئی جو احمق اور حیوانات کی مثل ہو، نہیں جان سکتا۔ حصارِ ایمان اللہ کی محبت اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے اور دیگر تمام محبتیں ان دو محبتوں پر انحصار کرتی ہیں۔

ہر کہ این راہے نداند سر ہوا
اہل ایمان دائمی شد با خدا

ترجمہ: جو کوئی اس راہ کو نہیں جانتا وہ خواہشاتِ نفس کا غلام ہے جبکہ اہل ایمان ہمیشہ خدا کے ساتھ ہوتا ہے۔

فقرِ خدا کے ساتھ ہوتے ہیں اور فقر اوہ مومن ہیں جو با ادب اور با حیا ہوتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❖ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

ترجمہ: حیا ایمان سے ہے۔

اسی (حیا) کو جمعیتِ کل کہتے ہیں۔ بے حیا لوگ طلبِ دنیا رکھتے ہیں اور اس بنا پر ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔ اس کو مکمل اور سراسر جہالت کہتے ہیں۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ اگر نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔

❖ إِلَّا سَلَامٌ حَقٌّ وَالْكَفْرُ بَاطِلٌ

ترجمہ: اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے۔

جو لوگ باطل کی طلب کرتے ہیں وہ سب عجیب و احمق ہیں کیونکہ مراتبِ توحید حق اور فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر مرتبہ دنیا جو فخرِ فرعون ہے، کو اختیار کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو انسان کیسے کہا جاسکتا ہے یہ تو حیوانات سے بھی بدتر ہیں۔ اے جانِ عزیز، صاحبِ دانش و شعور! قبرستان کو دیکھ اور اہل قبور کے احوال سے واقفیت حاصل کر کیونکہ کچھ عرصہ بعد تو نے بھی زیرِ زمین ہونا ہے۔ اللہ کی معرفت اور وصال حاصل کر کیونکہ اَلْوَقْتُ سَيُفْقَاطُ ترجمہ: وقت کاٹ دار تلوار ہے جو عمر اور زندگی کو کاٹ رہی ہے اس لیے اگر تو سمجھتا ہے تو فرصت کو غنیمت جان۔ اور اگر نہیں سمجھتا تو حقیقت یہی ہے کہ آخر تو نے مرنا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (آل عمران - 185)

ترجمہ: ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

خدا کے اس فرمان کو یاد رکھ اور اس کی فرمانبرداری کر۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿بِمُؤَدِّ الْعَيْنِ مِنْ قَسْوَةِ الْقَلْبِ وَقَسْوَةِ الْقَلْبِ مِنْ أَكْلِ الْحَرَامِ وَأَكْلِ الْحَرَامِ مِنْ كَثَرِ الذَّنُوبِ وَكَثَرَةِ الذَّنُوبِ مِنْ طُولِ الْأَمَلِ وَطُولِ الْأَمَلِ مِنْ نِسْيَانِ الْمَوْتِ وَنِسْيَانِ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا وَحُبِّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ﴾

ترجمہ: آنکھ کا نہ رونا قلب کی سختی کے باعث ہے اور دل کی سختی حرام رزق کی وجہ سے ہے اور حرام رزق گناہوں کی کثرت کے سبب ہے اور کثرتِ گناہ طویل امیدوں کی وجہ سے ہے اور طویل امیدیں موت کو بھول جانے کی بنا پر قائم ہوتی ہیں اور موت کو بھول جانے کا سبب حبِ دنیا ہے اور حبِ دنیا ہر برائی کی جڑ ہے۔

جس کسی کے وجود کے ساتوں اندام تصور اسمِ اللہ ذات سے پاک ہوں اسے اوّل و آخر محاسبہ کا کیا ڈر۔ اے اہل ہوس! یہ مراتبِ اولیا ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿إِلَّا إِنْ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (یونس - 62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ کوئی غم۔

ابیات:

گاہ ابتدا گاہ انتہا دل درمیان ہشیار شد

در یکدمی صد بار پنجاہ معرفت دیدار شد

ترجمہ: اولیا (باطنی طور پر) کبھی ابتدائی مقام پر ہوتے ہیں اور کبھی انتہائی مقام پر، لیکن دونوں مقامات پر ان کا دل ہوشیار ہوتا ہے اور ایک لمحہ میں انہیں ایک سو پچاس بار دیدار حاصل ہوتا ہے۔

آتش دیدار سوزد ہچمو چو بے خشک را

این ریاضت اولیا را شد نصیبی از خدا

ترجمہ: آتش دیدار انہیں خشک لکڑی کی مانند جلاتی ہے۔ یہ ریاضت اولیا کو حق تعالیٰ کی جانب سے نصیب ہوتی ہے۔

نیست آنجا نفس شیطان نیست دنیا دون زشت

نیست آنجا ازل و ابد نیست حورو نہ بہشت

ترجمہ: جس مقام پر اولیا کو دیدار حاصل ہوتا ہے اس مقام پر نہ نفس و شیطان ہیں اور نہ کمینہ دنیا۔ اور نہ ہی اس جگہ ازل و ابد ہیں اور نہ حورو و بہشت۔

نیست منزل نہ مقام و نیست کونین و مکان

بیشل باہوش پنم و باقرب او در لامکان

ترجمہ: اس مرتبہ پر نہ منزل و مقام ہیں نہ کونین و مکان۔ میں باشعور رہ کر بے مثال ذات حق تعالیٰ کا دیدار کرتا ہوں اور لامکان میں اس کے قرب میں ہوتا ہوں۔

نیست آنجا ذکر و فکر و نیست ورد و ثنا

غرق فی التوحید گشتم شد حضوری با خدا

ترجمہ: اس مرتبہ پر نہ ذکر و فکر ہیں اور نہ ورد و ثنا۔ اس مقام پر میں توحید حق میں غرق ہو کر حق تعالیٰ

کی حضوری میں پہنچ گیا ہوں۔

در حضوری کس نہ گنجد طالبا دیدار بین
این مراتب طالبان را شد نصیبی بالیقین

ترجمہ: اے طالب! حضور حق میں اللہ اور طالب کے درمیان کوئی نہیں ہوتا۔ تو بس اس کا دیدار کر۔
یہ مراتب طالبانِ مولیٰ کو یقین سے حاصل ہوتے ہیں۔

باھو باھو یقین حق یقین را خوش نگر
این مراتب عارفان کاملان صاحب نظر

ترجمہ: باھو نے ذکر یاھو سے یقین حاصل کر لیا ہے اس لیے وہ حق یقین سے اللہ کو دیکھتا ہے۔ یہ
مراتب ان کامل عارفین کے ہیں جو صاحب نظر ہیں۔

اے کاذب طالب اور نفس کے مطالب حاصل کرنے والے اور اے مکھی کی مثل ناقص مرشد
سن! معرفت حق کی شرح اور معرفت باطل کی شرح میں کیا فرق ہے؟ معرفت کے بارہ طریق
ہیں جنہیں بارہ قسم کی توفیق سے حاصل اور بارہ طریقے سے تحقیق کیا جاسکتا ہے۔ عالم معرفت
عارف طالب معرفت کو بارہ روز میں مکمل معرفت سکھا دیتا ہے۔ سب سے پہلے یہ جاننا چاہیے کہ
معرفت و علم معرفت عالم معرفت کے سوا کوئی نہیں سکھاتا۔ ایسے عالم کو عالم باللہ کہتے ہیں۔
معرفت علم ہے اور اس کے عالم کو عارف کہتے ہیں۔ علم معرفت قلب کا عالم عارف قلب ہوتا ہے،
علم معرفت نفس کا عالم عارف نفس ہوتا ہے، علم معرفت روح کا عالم عارف روح ہوتا ہے اور علم
معرفت سر کا عالم عارف سر ہوتا ہے اور علم معرفت مخلوق کا عالم عارف مخلوق ہوتا ہے۔ علم
معرفت شیطان کا عالم عارف شیطان ہوتا ہے، علم معرفت جن کا عالم عارف جن ہوتا ہے اور علم
معرفت مؤکل اور فرشتوں کا عالم عارف مؤکل و فرشتگان ہوتا ہے۔ علم معرفت ذکر فکر کا عالم
عارف ذکر فکر ہوتا ہے۔ علم معرفت ورد و وظائف کا عالم عارف ورد و وظائف ہوتا ہے اور علم معرفت
دعوت، تلاوت، حفظ قرآن کے لیے عالم عارف دعوت و تلاوت اور حافظ قرآن ہے اور علم

معرفتِ ربانی فنا فی اللہ کا عالم عارفِ ربانی فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ علمِ معرفتِ فنا فی اسمِ مُحَمَّد کا عالم عارفِ فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دائمی حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔ علمِ معرفتِ فنا فی الشیخ کے لیے عالم عارفِ فنا فی الشیخ ہے جس کے لیے شرط یہ ہے کہ شیخ کے روپ میں شیطان نہ ہو۔ ایسے شیخ کا تصور بت پرستی ہے۔ فنا فی الشیخ عارف وہ ہے جو صورتِ شیخ کے تصور سے غرق فی التوحید اور معرفتِ الہی حاصل کر کے ہر پریشانی سے نجات حاصل کر لے۔ غوث و قطب کے مراتب کے علمِ معرفت کے لیے عالم اور عارف غوث و قطب کے مراتب کا حامل ہوتا ہے جو عرش سے تحت الثریٰ تک تمام طبقات کی سیر کرتا ہے۔ علمِ معرفتِ تصدیق کے لیے عالم عارف با توفیق صاحبِ تصدیق ہوتا ہے جو با ایمان مومن و حقیقی مسلمان ہوتا ہے۔ علمِ معرفتِ ازل کے لیے عالم عارفِ ازل اور علمِ معرفتِ ابد کے لیے عالم عارفِ ابد ہوتا ہے۔ علمِ معرفتِ عقبی کے لیے عالم عارفِ عقبی اور علمِ معرفتِ دنیا کے لیے عالم عارفِ دنیا ہوتا ہے۔ اگر کوئی دنیا میں مقامِ مَوْثُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے قبل مر جاؤ) چاہتا ہے اسے دائمی لقا سے مشرف کیا جاتا ہے۔ معرفت اور موت دونوں جڑواں بھائی ہیں جو عالم باللہ عارف کے بال و پر کی مانند ہیں۔ جاننا چاہیے کہ اگر کسی کو ظاہری طور پر تصرف، توجہ اور نظر کی باتا شیر توفیق حاصل نہیں تو اسے باطن میں معرفت و فقر کی تحقیق حاصل نہیں ہوتی۔ اور جس کسی کو باطن میں تحقیق کے مراتب حاصل ہوں اسے ظاہر میں ہر تصرف کی تحقیق حاصل ہوتی ہے اگرچہ وہ تصرف مال و دولت دنیا پر ہو یا روحانی توجہ پر۔ ایسا انسان عارف ہوتا ہے احمق لوگ ہر کسی کو عارف سمجھتے ہیں اگرچہ وہ مکمل طور پر باطنی مشاہدہ اور معرفت سے بے خبر ہو۔

عارفان را میشناسم و ز فنا

کی بود این عارفان بی حیا

ترجمہ: میں عارفین کو ان کی فنا کے مراتب سے پہچانتا ہوں یہ بے حیا لوگ عارفین کیسے ہو سکتے

ہیں۔

ابتدائے عارف مراتب اولیا

انتہائے عارف مشرف بالقا

ترجمہ: عارفین کی ابتدا مراتبِ ولایت ہیں اور عارف کی انتہا وصالِ الہی سے مشرف ہونا ہے۔ جملہ احوال کے ہزار دفاتر ایک نکتہ میں سما جاتے ہیں اور وہ نکتہ ہے مرشدِ کاملِ اکمل۔ عارف و فقیر اولیا اللہ کے لیے اللہ سے وصال کے لیے دو عمل ہیں۔ ایک یہ کہ وہ دعوت کے عامل ہوں دوم معرفت میں کامل ہوں۔ بیت:

دعوت از یکدم برآید عامل است

باتوجہ برد حاضر کامل است

ترجمہ: جس کی دعوت ایک دم میں جاری ہو جائے وہ عامل ہے اور جو توجہ سے (طالب کو) حضوری میں لے جائے وہ کامل (مرشد) ہے۔

ایک دم میں جاری ہونے والی دعوت کی شرح یہ ہے کہ تصرف، تصور، توجہ، تفکر سے جس دم کر کے ایک ہی دم میں دعوت پڑھنے والا مقامِ ازل میں انبیا و اولیا اللہ کی صف میں پہنچ جائے اور اسی طریق سے وہ مقامِ ابد و مقامِ دنیا و مقامِ عقبی و مقامِ لاہوت میں پہنچ سکتا ہے پھر اسی ایک دم میں توفیقِ الہی سے ہر مومن و مسلمان کی روح سے ملاقات کر سکتا ہے اور انہیں اپنا رفیق بنا کر مجلسِ محمدی کی حضوری میں التماس کرتا ہے اور مشکل کاموں کو آسان بنانے کی درخواست کرتا ہے اور کام کی منظوری کے بعد ایک دم میں حضوری سے باہر آ جاتا ہے۔ یہ ہے دعوتِ قبور جو اللہ کا قرب عطا کرتی ہے۔ کامل اسے کہتے ہیں جو نظر کے ساتھ طالبِ مولیٰ کو اس مقام پر پہنچائے اور توجہ سے ہر کام کو آسان بنا دے۔ اور کامل اسے کہتے ہیں کہ اگر کوئی کسی بھی جگہ پر اسے یاد کرے تو نفسانی وجود یا قلبی وجود یا روحی وجود یا ستری وجود یا نوری وجود کے ساتھ اس کے پاس حاضر ہو جائے اور توفیقِ الہی سے اس کی مدد کرے۔ جو کوئی ان صفات کا حامل نہیں ہوتا وہ کامل نہیں بلکہ وہ زیر بار سواری کی مثل طالبوں کا بوجھ اٹھانے والا گدھا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جان لو کہ معرفت کا گواہ کون ہے اور عارف کے لیے کونسا راہ ہے؟ معرفت کا گواہ قرب الہی ہے اور عارف کے لیے راہ حضوری ہے جس میں اس کی نگاہ دیدار الہی پر ہوتی ہے اور وہ ہر طریقہ طریقت سے آگاہ ہوتے ہیں۔ یہ سلطان العارفین کے مراتب ہیں جو دونوں جہان میں فقر کے بادشاہ ہیں۔ ہر وہ شخص معرفت جانتا ہے جس نے حضوری سے دیدار اور قرب الہی کی لذت چکھی ہو اور اپنی آنکھوں سے ہر شے کو عین دیکھتے ہوئے معرفت تک پہنچ گیا ہو۔ راہ معرفت گفتگو اور سوال پوچھنے میں نہیں بلکہ دیدار میں ہے۔ عارف کی آنکھ دائمی دیدار پر ہوتی ہے۔ دیدار الہی کے سوا کچھ دیکھنا اس کے نزدیک مردار ہے۔ یہ عجیب احمق لوگ ہیں جو مراتب مردار پر ہوتے ہیں جبکہ دعویٰ کرتے ہیں معرفت اور دیدار کا۔ اس کے علاوہ عارف کا گواہ یہ ہے کہ اس کا طالب روزِ اول ہی عارف ہو جاتا ہے اور مرتے دم تک ذکر، فکر اور ورد و وظائف کے لیے اپنے ہونٹ نہیں کھولتا اور نہ ہی کسی قسم کا علم ظاہر پڑھتا ہے کہ علم سے عجب اور خواہشاتِ نفسانی پیدا ہوتی ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّمَ لِسَانَهُ

ترجمہ: جس نے اپنے رب کو پہچان لیا تحقیق اس کی زبان گوئی ہوگی۔

اور اگر عارف لب کھولتا ہے تو ایک ہی لفظ میں طالب کو ابتدا اور انتہا کے مطالب تک پہنچا دیتا ہے۔ عارفِ نفس بہت ہیں عارفِ قلب بے شمار ہیں اور عارفِ روح خدا کی طرف سے نشانی ہیں لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی عارف ہوتا ہے جسے مشاہدہ نور، حضوری اور دیدار حاصل ہو۔ میرا یہ قول میرے حال کے عین مطابق ہے۔ وَ كَفَىٰ عَلَيْهِ بِحَالِي ترجمہ: ”اور اس کا علم ہی میرے حال کے لیے کافی ہے۔“

شرح معرفت

کسی کو معرفت تب تک حاصل نہیں ہوتی اور نہ کوئی عارف بنتا ہے جب تک باطن میں حضرت محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے کر اور اسے بیعت فرما کر تلقین و ارشاد نہ کریں۔ مرشد کی کاملیت کی پہلی نشانی ہی یہ ہے کہ طالب مولیٰ کو باطن میں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں پہنچا دے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تلقین دلائے۔ طالب پر لازم ہے کہ اسے ہی اپنا مرشد سمجھے کیونکہ وہ مرشد کامل اکمل ہے۔ جو مرشد اس صفت سے متصف نہیں ہوتا اس ناقص مرشد سے تلقین لینا طالب پر حرام ہے۔ وہ علم کونسا ہے کہ جملہ علم علوم، رسم رسوم، حتیٰ قیوم ذات تک پہنچنے کا علم، علم توریت، انجیل، زبور، علم قرآن اور علم احادیث نبوی و قدسی اور علم لوح محفوظ، کل مخلوقات کی زبان کا علم اس علم کے ایک ہی نکتہ قال میں پائے جائیں۔ وہ نکتہ قال کونسا ہے؟ وہ نکتہ قال کن ہے۔ جو نکتہ قال کن کو اس کی کنہ سے جانتا ہے اسے کوئی علم ظاہر و باطن پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ علم نکتہ کن کہ اگر حاصل ہو جائے تو تمام علم اس ایک ہی سخن میں آجاتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ اَلْعِلْمُ نُكْتَةٌ وَ كَثْرَتُهَا لِلْجُهَالِ ﴾

ترجمہ: علم ایک نکتہ ہے اور اس کی کثرت جاہلوں کے لیے ہے۔

تمام ذکر فکر نکتہ حال میں ہیں۔ ذکر فکر اسے کہتے ہیں جو روحانی احوال اور حضور حق سے مشرف کر دے۔ حضوری کے بغیر اگر کسی کو ذکر فکر سے جو بھی احوال حاصل ہوتے ہیں وہ محض خام خیال ہیں۔ تمام مراتب معرفت روحانی احوال میں سے گزرنے سے حاصل ہوتے ہیں جو طالب کو جمعیت بخشے ہیں اور اس کے ساتھ بے مثل و لازوال ذوالجلال ذات کے حسن و جمال کا مشاہدہ بخشے ہیں۔ مرشد کامل طالب صادق کو پہلے ہی روز علم کن کا سبق دے دیتا ہے اور جو طالب علم کن پڑھنے سے عالم بن کر روز اول ہی تمام علما پر غالب آجائے اس کے ظاہری و باطنی وجود کے تمام اعضا نور بن جاتے ہیں۔ اسی علم کن سے طالب مولیٰ کو تمام دینی و دنیاوی مطالب حاصل ہوتے ہیں۔

ذکر فکر سے جو روحانی احوال حاصل ہوتے ہیں اس سے مشاہدہ، حضوری، معرفت اور جمعیت عطا ہوتی ہے اور ان احوال سے عین وحدت کا دیدار نصیب ہوتا ہے اور طالب توحید میں غرق ہو کر اللہ

کے قرب و جمال اور حضوری کا نظارہ کرتا ہے۔ یہ وہ راہ ہے جس میں طالب اللہ کے قرب سے دست بیعت اور تلقین و ارشاد کے مراتب تک پہنچ جاتا ہے اور دونوں جہان اس کے غلام ہوتے ہیں اور عارف فقیر بن کر کونین پر امیر بادشاہ ہوتا ہے۔ بیت:

اگر بخواہی خوش حیاتی طلب کن مرشد ز کن

از کنہ کن جملہ حصولت بس ترا ازین یک سخن

ترجمہ: اگر تو خوشگوار زندگی کا طلبگار ہے تو مرشد سے کن کا علم طلب کر۔ اس لفظ کن کی حقیقت تک پہنچنے سے ہی تمام مطالب حاصل ہوتے ہیں۔

مرشد کامل جو کن کی طاقت کا حامل عارف ہو اس کے سامنے تو اپنا مال اور تن من قربان کر دے۔ اور اگر تو دیکھے کہ اس میں مال و دولت کی ہوس غالب ہے تو وہ مرشد ناقص ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ مرشد نامرد ہے اور اس کے پاس توجہ، تصور، تصرف اور تفکر کی طاقت نہیں اور نہ ہی اسے توفیق الہی حاصل ہے۔ طالب کو اس سے علیحدہ ہو جانا چاہیے۔ اس مرشد کا باطن درست ہوتا ہے جو طالب مولیٰ کو باطن میں مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف کر کے اللہ کی ذات میں غرق کرتا ہے اور معرفت الہی عطا کرتے ہوئے اللہ کی نظر میں منظور کراتا ہے۔ طالب اس وقت معرفت اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحقیق کر سکتا ہے۔ جب وہ جنات، خناس، خرطوم، تمام شیطانی وساوس اور نفس کی پریشانی سے نجات حاصل کر لیتا ہے تب اسے مکمل عقل اور شعور کے ساتھ حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اس وقت طالب باطن کو اس کے احوال سے پہچانتا ہے۔ خاص و عام اور حق و باطل کی تحقیق کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ خُدَمَا صَفَا وَ دَعَا مَا كَدَّرَ ﴾

ترجمہ: صاف کو اختیار کرو اور کثیف کو چھوڑ دو۔

بیت

این چین دعوت کسی عامل تمام

طالبان را میرساند ہر مقام

ترجمہ: اس طرح کی دعوت کا اگر کوئی مکمل عامل ہو جائے تو وہ طالبوں کو ہر مقام تک پہنچا سکتا ہے۔ ان مراتب دعوتِ زبانی^۱، دعوتِ قلبی^۲، دعوتِ روحی^۳ کا سبق مرشد کامل پہلے ہی روز جمعیت کی خاطر دیتا ہے جس سے طالب جملہ مقصود اور مطالب پا کر لایحتاج ہو جاتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوں۔ یہ نفس پر غالب فقیر کے مراتب ہیں۔ جس کسی نے دولت و عزت، کرامت و شرف، گنج، حلم و علم و حکمت اور جمعیت و مراتب اور منصب، معرفتِ توحید اور بادشاہی پائی اللہ کے فقیر سے ہی پائی۔ فقیر اللہ کے تمام خزانے اور درجات اور ان پر تصرف معرفتِ الہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا رفیق، وسیلہ اور پیشوا بنا کر حاصل کرتا ہے۔ یہ فقیر ولی اللہ اہل ذات کی ذمہ داری ہے کیونکہ فقیر نے فقر کے مرتبہ **مُؤْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا** پر پہنچ کر ابدی حیات حاصل کر لی ہوتی ہے اور مراتب موت فقیر کے لیے حیات ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ يُخْرِجُ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ﴾ (یونس-31)

ترجمہ: وہ (اللہ) زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلَى دَارٍ ﴾

ترجمہ: بے شک اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

مطلب یہ کہ فقیر اہل توحید اور فقیر اہل تقلید کو کن مراتب کی بنا پر پہچانا جاسکتا ہے؟ اول یہ کہ وہ طالبوں کو اسمِ اللہ ذات کے تصور، استغراق، مشاہدہ نور ذات اور حضوری میں مشغول رکھتے ہیں، دوم عملِ دعوت، جس میں طالب اہل قبور کی ارواح سے ملاقات کرتے ہیں اور ان کے

۱۔ زبان سے پڑھی جانے والی دعوت ۲۔ قلب سے پڑھی جانے والی دعوت ۳۔ روح سے پڑھی جانے والی دعوت

مراتب کا مشاہدہ کر کے فنا فی اللہ کی حضوری کے مراتب تک پہنچتے ہیں۔ مرشد کامل یہ دونوں مراتب فقر طالب صادق کو پہلے ہی روز علم سے تلقین کرتا ہے اور دیگر فقرا کو ان کے مراتب کن کی طاقت سے شناخت کیا جاسکتا ہے جو کسی بھی شے کے لیے کن یعنی 'ہو جا' کہتے ہیں تو اللہ کے حکم سے بلاشبہ وہ ہو جاتی ہے خواہ دیر سے ہو خواہ جلدی۔ فقیر کا کلام حکیم یعنی اللہ تعالیٰ کی حکمت سے خالی نہیں ہوتا اور نہ ہوگا۔ مطلب یہ کہ اگرچہ دنیاوی بادشاہ دن رات کثرت سے خزانہ خرچ کرے اور ہزار ہا لشکر ایک جگہ جمع کرے اور دن رات ریاضت سے بے شمار مرتبہ دعوت پڑھتا رہے تب بھی ان سب سے فقیر کامل کی ایک بار کی توجہ بہتر ہے۔ فقیر کو یہ توجہ اللہ کے قرب اور معرفت کی تحقیق سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ توجہ روز بروز ترقی کی جانب رواں اور ہمیشہ قائم و سلامت رہتی ہے اور قیامت تک نہیں رکتی۔ فقیر جب تک دنیاوی بادشاہ کی طرف ظاہر و باطن میں توجہ نہ کرے بادشاہ کی مہم فتح و کامیابی سے انجام کو نہیں پہنچ سکتی اگرچہ وہ پتھر سے سر ٹکراتا رہے۔ بادشاہ فقیر کی نظر میں گدا ہے کیونکہ بادشاہ کو بادشاہی فقیر سے خیرات کی صورت میں ملتی ہے۔ فقر اللہ کے حکم سے باعتبار ہوتا ہے۔

حمایت را کہن دامن درویش

بہ از سد سکندر مدد بیش

ترجمہ: حمایت کے لیے درویش کا پرانا دامن (لباس) سکندر (بادشاہ) کی تانبے کی دیوار سے زیادہ بہتر ہے۔

اگر دنیاوی بادشاہ فقیر ولی اللہ سے ملاقات کرنا چاہے تو وہ ہرگز نہیں مل سکتا لیکن اگر فقیر دنیاوی بادشاہ سے مجلس اور ملاقات کرنا چاہے تو ایک لمحہ میں بادشاہ غلام کی مثل ننگے پاؤں خدمت میں حاضر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فقیر کو اس قدر قوت اور توفیق بخشی ہوئی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ لذت و جمعیت، معرفت تو حید اور قرب ربانی کے مراتب ملک سلیمانی کی بادشاہی سے بہتر ہیں۔

بیت:

بہ ز ہر لذت بود لذت لقا
لذت دنیا چہ باشد بی بقا

ترجمہ: ہر لذت سے بہتر لقائے الہی کی لذت ہے اور لذت دنیا بے بقا ہے لہذا بے فائدہ ہے۔
فقیر بادشاہ کی طرف ہرگز رجوع والتجا نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی طرف جاتا ہے سوائے حکم الہی اور
مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے اجازت کے بعد۔ فقیر اگرچہ فقر و فاقہ کے باعث
مرجائیں لیکن اپنے قدم بادشاہ کے دروازے تک نہیں لے جاتے اور فاقہ میں ہی لذت و ذائقہ
پاتے ہیں اور اگر حکم الہی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے بادشاہ کے دروازے پر قدم
رکھنا پڑے تو بادشاہ کی دنیاوی محبت کو تبدیل کر کے خدا کی طرف مبذول کر دیتے ہیں اور جمعیت
عطا کر کے خدا کے سپرد کر دیتے ہیں تب دنیاوی بادشاہ اور ولی اللہ فقیر کو مراتبِ قرب، عین بعین
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح حاصل ہوتے ہیں۔ فقیر ولی اللہ دنیاوی بادشاہ پر غالب ہوتا
ہے۔

نہ بہر سر بود لائق بادشاہی
و نہ در ہر دل گنج اسرار الہی

ترجمہ: ہر سر بادشاہی کے لائق نہیں اور نہ ہی ہر دل میں اسرار الہی کے خزانے ہو سکتے ہیں۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کو دیکھنے سے فقیر ولی اللہ کی کلمہ کی حقیقت حاصل ہوتی ہے
جس سے تمام مخلوق کو خیر اور جمعیت عطا ہوتی ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے:

❖ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسِ

ترجمہ: لوگوں میں بہتر وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو نفع پہنچائے۔

اگر فقیر چاہے تو گدا، مفلس، عاجز اور محتاج پر توجہ کرتے ہوئے مسند و تخت بادشاہی سے نواز
دے اور اگر چاہے تو تمام عالم کی ملکیت رکھنے والے بادشاہ کو اس کی بادشاہی سے معزول کر دے۔
صاحب تصور فقیر جو مشاہدہ پروردگار کرتا ہے وہ حکم الہی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی رخصت و اجازت کی بدولت صاحب اختیار ہوتا ہے۔

لِسَانُ الْفَقْرَاءِ سَيْفُ الرَّحْمَنِ

ترجمہ: فقرا کی زبان رحمن کی تلوار ہے۔

فقیر لاهوت لامکان میں رہنے والا ہوتا ہے جو ہر شے کو اپنی آنکھوں سے عیاں دیکھتا اور بیان کرتا ہے۔ اور جو کوئی اولیا اللہ، فقیر ولی اللہ اور درویشوں کا منکر ہوتا ہے وہ ہمیشہ پریشان اور بے جمعیت رہتا ہے۔ اس طرح کی دعوتِ لطفِ کریم سے اللہ کا قرب، تصور، تصرف، نور، حضوری اور توجہ عطا ہوتی ہے جبکہ دعوتِ قہرِ عظیم زوال کا باعث بنتی ہے۔ دعوتِ لطفِ کریم سے روز بروز لازوال ترقی نصیب ہوتی ہے۔ فقیر کامل، ولی اللہ علما عامل عارف باللہ جو اللہ کی ذات سے مکمل واصل اور محققِ اکمل بقا باللہ ہوتا ہے وہ اپنے صادق و باصفا طالب مرید اور شاگرد کو ذکر، فکر اور ورد و وظائف میں ہرگز مشغول نہیں کرتا بلکہ ایک ہی بار میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل کر کے حضوری سے مشرف کر دیتا ہے اور طالب کا مرتبہ اپنے مرتبہ کے برابر کر دیتا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے باطنی تعلیم و تلقین اور ہدایت و ولایت کے منصب و مراتب عطا کرواتا ہے۔ پیر و مرشد کامل جسے دائمی حضوری کے مراتب حاصل ہوں اس کے لیے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں پہنچانا کیا مشکل اور بعید ہے۔ جو پیر و مرشد حضوری کی کرامت کے متعلق نہیں جانتا اور طالب مرید کو حضوری میں نہیں پہنچا سکتا وہ پیر و مرشد ناقص و ناتمام ہے اور اس سے تلقین حاصل کرنا اور اس مرشد کا طالب مرید ہونا مطلق حرام ہے۔ پیر و مرشد وہ ہے جو تصور اسم اللہ ذات کے طریق تحقیق اور توفیق الہی سے حضوری عطا کر دے نہ کہ بدعت و منافقت میں مصروف رکھے اور نہ ہی صدق و تصدیق کے بغیر راہ پر چلے۔ مرشد وہ ہے جو نگاہ سے اللہ کا قرب اور حضوری کے مراتب عطا کرنے سے آگاہ ہو۔ جو کوئی قرب الہی کی راہ نہیں جانتا وہ گمراہ ہے۔ اس کے لیے طالبوں کو مرید بنانا گناہ ہے۔ صاحبِ دانش و باشعور عالم جو اللہ کے علم کا طالب ہو اور اللہ کی معرفت اور حضوری کے لائق ہو اس کے لیے علمِ ظاہر حاصل کرنا لازم ہے اور

اس کے ساتھ معرفت اور قرب الہی کا علم باطن جو کہ علم حضوری ہے، بھی ضروری ہے۔ جس کے پاس یہ دونوں علم ہیں وہ حق کی کسوٹی کی مثل ہے اور حق کی حق یقین سے تحقیق کرنے والا ہے۔ طالب کو مرشد سے یا مرید کو پیر سے یا شاگرد کو استاد سے سب سے پہلے علم کیمیا اکسیر طلب کرنا چاہیے کیونکہ علم کیمیا اکسیر کے بغیر طالب دینی و دنیوی مطالب و مراتب تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ اور بغیر جمعیت حاصل کیے طالب حیران و پریشان رہتا ہے جبکہ جمعیت حاصل کر کے طالب اصل انسان بنتا ہے۔ علم کیمیا اکسیر کے بارہ طریق ہیں جن پر عمل سے عامل کو توفیق الہی حاصل ہوتی ہے۔ جو مرشد نالائق طالب کو اور پیر ناقص مرید کو اور استاد بد بخت شاگرد کو علم کیمیا اکسیر نہ بتاتا ہے اور نہ ہی اس کا عمل عطا کرتا ہے کیونکہ اس کا وجود نفس مردود کی قید میں ہے اور وہ غلیظ، کم حوصلہ اور غلط ہے۔ خدا کا غضب ہو اس بے حیا پر جو پیر، مرشد اور استاد سے (تلقین کے بعد بھی) خوار و خراب ہوتا ہے۔ اور جو مرشد لائق اور صادق و کامل طالب اور مرید لایرید کو علم کیمیا اکسیر بخشتا ہے تو یہ کارِ ثواب ہے اور کیمیا اکسیر کے لائق طالب کا وجود بھی اکسیر ہوتا ہے جو ظاہر اُدل سے غنی ہو اور باطن میں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو اور دین محمدی پر قوی ہو۔ اسے کیمیا اعظم کہتے ہیں۔ جان لو کہ علم کیمیا اکسیر پر عمل کے لیے بارہ ہزار راستے ہیں جو عامل کامل کی نظر میں آسان کام ہیں لیکن ناقص کے لیے بہت مشکل اور دشوار کام ہے اگرچہ تمام عمر پتھر سے سر ٹکراتا رہے کیونکہ اس کا دل سیاہ ہوتا ہے۔

گر نبودے عمل ظاہر کیمیا

کے رسیدے از غنایت کیمیا

ترجمہ: اگر کیمیا سے عمل ظاہر نہ ہوتا تو غنایت تک کیسے پہنچا جاسکتا تھا۔

بہ بود از کیمیا صاحب نظر

نظر عارف بہ بود از سیم و زر

ترجمہ: صاحب نظر عارف کی نگاہ سیم و زر اور کیمیا سے بہتر ہے۔

کیمیا دو قسم کی ہے اول کیمیا جو ہنر سے حاصل کی جاتی ہے اور دوم کیمیا جو اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتی ہے اور سونا و چاندی سے بہتر ہے۔ ان دونوں کیمیا کو عمل و تصرف میں لانا طالب کے لیے ضروری اور فرض عین ہے۔ لہذا ہر کیمیا کو عمل و تصرف میں لایا جاسکتا ہے لیکن طالب ہنر والی کیمیا کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کا دل اس سے بیزار ہو جاتا ہے اور جمعیت و غنایت سے مرتبہ فقر اختیار کرتا ہے اور وہی مرد ہے۔ جس طرح کیمیا کے علم کو حاصل کرنا طالب پر فرض عین ہے اسی طرح عمل کیمیا کو بھول جانا بھی فرض عین ہے۔ جب طالب معرفت و وحدت میں غرق ہو جاتا ہے تو اسے عمل کیمیا بالکل یاد نہیں رہتا۔ طالب جب لازم کیمیا ہنر کو مکمل کر لیتا ہے تو کیمیا جسم کی طرف آتا ہے جس میں تانبے جیسے وجود کے مردہ دل کو اللہ کی معرفت عطا کر کے قرب اور حضوری میں لے جاتا ہے جس سے وہ زندہ ہو کر خالص سونے کی مثل ہو جاتا ہے۔ کیمیا کی دوسری بہت سی قسمیں ہیں جیسا کہ کیمیا جسم، کیمیا نظر، کیمیا زبان، کیمیا روح، کیمیا سر، کیمیا ہاتھ، کیمیا پاؤں، کیمیا توجہ، کیمیا تصور، کیمیا تصرف، کیمیا وہم، کیمیا الہام، کیمیا خیال، کیمیا دلیل، کیمیا معرفت، کیمیا قرب، کیمیا نور، کیمیا حضور، کیمیا روشن ضمیر، کیمیا بر نفس امیر اور جملہ کیمیا اکسیر اور جملہ دعوت تکثیر۔ ان سب کا مجموعہ اور دوسرے سب کیمیا فنا فی اللہ فقیر (مرشد کامل) سے حاصل ہوتے ہیں۔ مرشد کامل اگر طالب صادق کو پہلے ہی روز مرتبہ عمل عطا نہیں کرتا تو وہ طالب ہرگز معرفت جمال حق تک نہیں پہنچ سکتا۔ ایسا طالب مرشد کی گردن پر وبال ہے۔ یہ مراتب کیمیا آسان کام ہیں۔ مرشد کامل وہ ہے جو سب سے پہلے طالب مولیٰ کو اسم اللہ ذات سے حضوری عطا کر دے اور پہاڑوں میں جو سنگ پارس پوشیدہ ہو اسے طالب کے تصرف میں دے دے جو لوہے کو خالص تانبے میں تبدیل کر دیتا ہے۔ (مرشد کامل) ہر علم، حکمت، گنج، جمعیت، ذکر فکر اور ورد و وظائف، ہر تصور، تصرف، توجہ، علم کیمیا اکسیر، علم دعوت تکسیر، ہر دولت و مراتب اور نعمت کل و جز یا ان کا نعم البدل عطا کرتے ہوئے سنگ پارس کے مراتب عطا کرتا ہے اور طالب کو ماضی، مستقبل اور حال کے احوال سے واقف کرتے ہوئے صاحب توفیق الہی بنا دیتا ہے اور جس طالب کو مرشد یہ سب

مراتب اور علم عطا نہیں کرتا وہ امانتِ الہیہ کے لائق نہیں۔ جسے علم دعوت پڑھنے سے جمعیت حاصل ہوتی ہے وہ ازل کو ابد سے تبدیل کرنے اور دنیا کو عقبی سے تبدیل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ ان چاروں نعم البدل ابد، نعم البدل ازل، نعم البدل دنیا و ملک سلیمانی اور نعم البدل عقبی پر تصرف رکھتا ہے۔ اگر تمام پوشیدہ و کھلے خزانوں کو تصور میں اپنے تصرف میں دیکھتا اور سمجھتا ہے لیکن خرچ کرنا نہیں جانتا تو کچھ فائدہ نہیں۔ اور جب حقیقی نعم البدل (وہ طالب جو مرشد کی ذات میں خود کو تبدیل کر لیتا ہے) یقیناً تمام خزانوں، نعمتوں اور ہر نعم البدل پر تصرف رکھتے ہوئے تمام مراتب کو ترک کر دیتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے تو وہ ہر شے سے لایحتاج ہو جاتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی صفت اختیار کر لیتا ہے۔ حدیثِ قدسی:

﴿عِبَادُ الَّذِينَ قُلُوبُهُمْ عَرَشِيَّةٌ وَ أَبْدَانُهُمْ وَ حَشِيَّةٌ وَ هِمَّتُهُمْ سَمَآوِيَّةٌ وَ ثَمَرَةُ الْمُحَبَّةِ فِي قُلُوبِهِمْ مُقَدَّسَةٌ وَ خَوَاطِرُهُمْ بَيْنَ الْخَلْقِ جَاسُوسَةٌ سَمَآءُ سَقْفُهُمْ وَ الْأَرْضُ بَسَاطَتُهُمْ وَ ذِكْرُ أَنِيْسُهُمْ وَ رَبُّ جَلِيْسُهُمْ﴾

ترجمہ: اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں جن کے قلوب عرش پر اور ان کے وجود پر جوش اور ان کی ہمتیں بلند ہیں اور ان کے دلوں میں محبت کے مقدس پھل ہیں اور ان کے خیالات مخلوق کے درمیان جاسوس ہیں۔ آسمان ان کی چھت اور زمین ان کا بچھونا ہے۔ ذکر ان کا مددگار اور رب ان کا ساتھی ہوتا ہے۔

حدیثِ قدسی:

﴿عِبَادُ الَّذِينَ إِيجَادُهُمْ فِي الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْمَطْرِ إِذَا نَزَلَ فِي الْبَرِّ أَنْبَتِ الْبَرِّ وَإِذَا نَزَلَ فِي الْبَحْرِ خَرَجَ الدُّرُّ﴾

ترجمہ: اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ جن کے وجود دنیا میں بارش کی مثل ہیں کہ جو خشکی پر برستی ہے تو (زمین پر) سبزہ اُگاتی ہے اور جب سمندر پر برستی ہے تو موتی نکالتی ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ﴾ (الفرقان-63)

ترجمہ: اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ انہیں سلام کہتے ہیں۔

دانا اور آگاہ ہو جاؤ۔ سب سے پہلے اپنے دل سے غلط اور غلاظت کو نکال پھینک۔ اگر طالب حضرت پیر محی الدین قدس سرہ العزیز کا صادق و صالح مرید ہے تو وہ ہمیشہ حضرت پیر دستگیر کی آستین میں اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے اور اگر کوئی طالب مرید و اولاد بدکار ہے اور نیک نہیں تو حضرت پیر دستگیر اس طالب مرید و فرزند کی آستین میں ہوتے ہیں۔ جو کوئی ان سے دشمنی کرتا ہے یا تکلیف پہنچاتا ہے تو ناگہانی موت یا بیماری یا کم رزقی کی تیغ برہنہ اسے قتل و خراب کر دیتی ہے۔ جو حضرت پیر دستگیر کے طالب مرید اور فرزند کو تکلیف پہنچاتا ہے وہ احمق ہے۔ پیر دستگیر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر ہیں۔ عقل مند کے لیے ایک اشارہ ہی کافی ہے۔

جان لو کہ فقیر کامل عارف باللہ کو دو مراتب سے پہچانا جاسکتا ہے ظاہری طور پر وہ توفیق الہی کا حامل ہوتا ہے اور باطنی طور پر اسے تحقیق کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ توفیق الہی کے ظاہری مراتب کونسے ہیں اور تحقیق کے باطنی مراتب کونسے ہیں۔ توفیق الہی یہ ہے کہ جو کچھ دنیا کے تصرفات اور خزانے ہیں اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب اس کے قبضہ و قید میں آجائے۔ ان ظاہری مراتب کو اللہ کریم کی صفت لایحتاج کہتے ہیں کہ وہ دن رات اس خزانہ میں سے جس قدر خرچ کرتا ہے کم نہیں ہوتا۔ مشرق سے مغرب تک تمام عالم کو رزق پہنچانا اسی کے لائق ہے اور اس فقیر کے لیے ضروری ہے کہ اس خزانہ میں سے زکوٰۃ دے کہ اس کے تصرف میں اللہ کے بے شمار اور بے حساب خزانے ہیں۔ ایسے کامل صاحب توفیق کا خطاب خازن الہی اور فوطہ دار ہے۔ جو فقیر ان مراتب کا حامل نہیں وہ اللہ کے قرب سے دور اور معرفت توحید سے بے خبر ہے۔ دوم مراتب تحقیق یہ ہیں کہ باطل توفیق کو چھوڑ دے اور معرفت حقیقت حق کو اختیار کر لے۔ صاحب

مراتبِ تحقیق وہ ہے جو صادق، صدیق اور عارف با تصدیق ہوتا ہے اور جسے معرفتِ توحید، قرب، حضوری اور مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ وہ توحید و دیدارِ الہی میں غرق انبیا و اولیا کی مجلس میں ان سے ملاقات کرتا ہے۔ وہ علمِ معرفت، علمِ توحید اور علمِ نظر کا عالم ہوتا ہے جس کی توجہِ خضر علیہ السلام سے بھی زیادہ طاقتور ہوتی ہے اور وہ علمِ لدنی، علمِ توجہ، علمِ تفکر، علمِ وجود، علمِ فنا، علمِ بقا اور علمِ وصالِ الہی کا عالم ہوتا ہے۔ یہ ہیں مراتبِ تحقیق۔ مرشدِ تحقیق (بیعت کے) پہلے ہی روز ہر علم سے تحقیق کے مراتب تک پہنچاتا ہے اور علمِ ظاہر سے جدا کرتا ہے۔ جان لو اے عزیز! معلوم ہوا کہ لائقِ ارشاد مرشد وہ ہے جسے ظاہری طور پر توفیقِ الہی حاصل ہو اور اس کا باطن حق پر تحقیق کیا جاسکتا ہو۔ سب سے پہلے طالب پر فرضِ عین ہے کہ کسوٹی کی مثل مرشد کی مراتبِ تحقیق و توفیق سے آزمائش کرے۔ اگر مرشد درست اور صحیح ہے تو طالب کو نظر اور توجہ سے مراتبِ تحقیق اور توفیق تک پہنچا سکتا ہے تو ایسے مرشد سے تلقین و ارشاد حاصل کرے کیونکہ وہ مرشد کامل مکمل ہے اور اگر مرشد بے توفیق اور بے تحقیق ہے تو طالبِ صادق کے لیے مرشد ناقص و نامتام سے تلقین حاصل کرنا حرام ہے۔ ایات

طالب! باخبر باشی دام دار
دام گردانے بود گشتن طیار

ترجمہ: اے طالب! تو خبردار ہے تو اپنا جال تیار رکھ کہ اگر جال میں دانے ہوں تو پرندوں کو پکڑا جا سکتا ہے (یعنی اپنا مطلب حاصل کیا جاسکتا ہے)۔

طالب! گر عاقلی عارف شناس
میشناسد عارفان اہل از قیاس

ترجمہ: اے طالب! اگر تو عقلمند ہے تو اصل عارف کو پہچان۔ عارفین کو اہل قیاس ہی (ان کی نشانیوں سے) پہچانتے ہیں۔

کی بوند این عارفان دل صفا

از طالبان زر سیم گیرند بی حیا

ترجمہ: یہ بے حیا (نام نہاد) عارفین دل صفا کیسے ہو سکتے ہیں جو طالبوں سے مال و دولت بٹورتے ہیں۔

بعض فرقے ایسے ہیں جن کا ظاہر تحقیق شدہ لیکن باطن زندیق ہوتا ہے جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ کار کے خلاف ہے اور بعض کا ظاہر و باطن زندیق ہوتا ہے جن کے متعلق اللہ پاک نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿ اَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنفُسَكُمْ ﴾ (البقرہ-44)

ترجمہ: کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو۔

اور بعض کا باطن تحقیق شدہ ہوتا ہے لیکن ان کا ظاہر زندیق ہو جاتا ہے کیونکہ وہ شریعت اور اسلام کے احکامات کی پیروی نہیں کرتے۔ بعض کا ظاہر باطن حق سے تحقیق ہوتا ہے جو حق بولتے، حق سنتے، حق دیکھتے اور حق جانتے ہیں۔ ان کا راستہ حق اور سچائی کا راستہ ہوتا ہے اور وہ باطل سے بیزار ہوتے ہیں۔ صاحب حق کا باطن بھی برحق ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ كُلُّ بَاطِنٍ مُّخَالِفٌ لِّظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ ﴾

ترجمہ: ہر وہ باطن جو ظاہر کا مخالف ہو وہ باطل ہے۔

ابیات:

گر یک رنگ شوی یکتا صفا

تا بیانی معرفت وحدت لقا

ترجمہ: اگر تو ظاہر و باطن میں ایک جیسا اور پاکیزہ ہو جائے تب تو معرفت وحدت اور لقائے الہی حاصل کر لے گا۔

در دو رنگی دل بود روئے سیاہ

این مراتب کاذبان قہر از خدا

ترجمہ: اگر دل میں منافقت ہو یعنی ظاہر باطن کے مخالف ہو تو دل سیاہ ہوتا ہے۔ کاذبوں کے یہ مراتب اللہ کے قہر کے باعث ہیں۔

جان لو کہ فرقے تہتر قسم کے ہیں اور کوئی فرقہ خود کو غلط نہیں سمجھتا اور ہر فرقہ یہی کہتا ہے کہ اس کا فرقہ نجات یافتہ اور حق کے راستہ پر ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ہر فرقہ کی راہ ایک ہی علم سے ہے اور بہتر (۷۲) فرقے خلاف شریعت اور سنت جماعت کے مخالف ہیں جس کے باعث وہ گمراہ ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ فقیر عارف اسے کہتے ہیں جو ان تہتر (۷۳) فرقوں کے متعلق جانتا ہے اور ہر فرقہ کا علم سیکھتا ہے۔ فرقہ سنت جماعت درحقیقت حق تک پہنچاتا ہے اور بہتر (۷۲) باطل فرقوں پر علم حق کے ذریعے غالب آتا ہے اور باطل کو دور کرتا ہے کیونکہ فرقہ سنت جماعت سعید ہے اور اس فرقہ کی بنیاد معرفت اور وصال الہی پر ہے جسے قرآن شریف (کی تعلیمات پر عمل) سے سیکھا جاسکتا ہے اور یہی توحید کا مغز ہے۔ سنت جماعت کے علاوہ تمام تقلید کرنے والے شقی ہیں۔

جان لو کہ علم بہت سے ہیں، کسی بھی فرقہ کا راستہ علم سے بعید اور خارج نہیں۔ پس درس علم دو قسم کا ہے پہلا علم ظاہر جو یہ درس دیتا ہے کہ تمام عالم شریعت اور تقدیر کے احاطہ میں ہے۔ دوسرا علم باطن جو معرفت کا علم ہے اور اللہ لطیف کی رضا کا حکم دیتا ہے۔ پس علم باطن کے سات درس ہیں جو سات طریق سے پڑھائے جاتے ہیں اور سات توفیق الہی، جمعیت و حکمت اور تحقیق عطا کرتے ہیں کیونکہ طالبان مولیٰ کو عارف مرشد علم عطا کرتا ہے اور باطن میں مطالب کی انتہا تک پہنچاتا ہے چنانچہ اول علم ذکر ہے جو درس ذکر سے حاصل ہوتا ہے اور علم ذکر کا عالم بناتا ہے۔ دوم علم فکر ہے جو درس فکر سے حاصل ہوتا ہے اور علم فکر کا عالم بناتا ہے۔ سوم علم مذکور ہے جو اللہ کے متعلق علم کے سبق سے حاصل ہوتا ہے اور علم الہی کا عالم بناتا ہے۔ چہارم علم الہام ہے جو درس الہام سے حاصل ہوتا ہے اور عالم الہام بناتا ہے۔ پنجم علم مشاہدہ اور علم حضوری ہے جو مشاہدہ اور حضوری کے سبق

سے حاصل ہوتا ہے اور اللہ کے مشاہدہ اور حضوری کے علم کا عالم بناتا ہے۔ ششم علم غرق ہے جو غرق کے سبق سے حاصل ہوتا ہے اور غرق کے علم کا عالم بناتا ہے۔ ہفتم علم معرفت اور دیدار الہی ہے جو درس معرفت و دیدار الہی سے حاصل ہوتا ہے اور معرفت اور دیدار الہی کا عالم بناتا ہے۔ یہ مرتبہ مَوْتُوَا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوَا (مرنے سے پہلے مر جاؤ) پر پہنچنے سے حاصل ہوتا ہے جب طالب انوار میں غرق مطالعہ دیدار میں مصروف ہوتا ہے تب وہ اس آیت کریمہ کے مصداق ہوتا ہے جو انسان کامل کا نصیب ہے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ (انجم-17) ﴾

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ نہ بھٹکی اور نہ حد سے بڑھی۔

﴿ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَم (علق-5) ﴾

ترجمہ: انسان کو وہ سب علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَعَلَّمْنَاهُ مِنَ اللّٰثِ مَا عَلَّمَ (الکہف-65) ﴾

ترجمہ: اور اسے علم لدنی سکھایا۔

﴿ وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيتَ (الکہف-24) ﴾

ترجمہ: اور اپنے رب کا ذکر (اس قدر محویت سے) کر کہ تو (خود کو بھی) فراموش کر دے۔

﴿ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا (البقرہ-31) ﴾

ترجمہ: اور آدم کو تمام اسماء کا علم عطا فرمایا۔

تقویٰ کے بغیر معرفت اور توحید الہی حاصل نہیں ہوتی اور علم تقویٰ اور متقی عالم چار قسم کے ہیں۔ اول علم تقویٰ فقہ ہے کہ متقی عالم زبان سے مسائل فقہ بیان کرے، حلال رزق کمائے اور سچ بولے۔ دوم علم تقویٰ تصدیق ہے کہ اس کا متقی عالم اس کے علم کے حصول کے لیے اپنے نفس کو فنا کرنے کے بارے میں تفکر کرتا ہے۔ سوم علم تقویٰ اللہ کا فیض ہے جس کا متقی عالم اس سے فرحت

روح حاصل کرتا ہے۔ چہارم علم تقویٰ فضل الہی ہے کہ اس کا متقی عالم اسرار پروردگار کا مشاہدہ کرتا ہے اور مشرف دیدار ہوتا ہے جو کہ روز الست سے اس کا نصیبہ ہے۔ متقی عالم کے یہ تمام مراتب جب ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو اسے تقویٰ ہدایت کہتے ہیں یعنی متقی عالم ازلی فیض و فضل کا باعث ہوتا ہے جو اللہ کی اس آیت کریمہ کے بموجب ہوتا ہے:

﴿لَا رَيْبَ فِيهِ تَهْدِي لِلَّذِينَ يُوْمِنُونَ بِالْغَيْبِ﴾ (البقرہ-3،2)

ترجمہ: اس (کتاب) میں کوئی شبہ نہیں۔ اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

پس ایسا متقی عالم باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم مجلس ہوتا ہے۔ وہ اللہ کے دیدار و لقا کے راستے پر چلنے والا ہوتا ہے جو دونوں جہان کا مشاہدہ بے حجاب کرتا ہے اور جنت اس کے لیے خواہشاتِ نفس ہے۔ پس اس کا مکان لاصوت لامکان ہوتا ہے جہاں وہ اللہ کی رحمت سے اس کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور رحمن کے علم کو حاصل کرنے میں مشغول ہوتا ہے۔ جو عالم دیدار کرنا نہیں جانتا اور علم دیدار کا سبق نہیں پڑھتا وہ جاہل ہے جو باطن سے معرفت کی خبر وصول کرنا نہیں جانتا۔ وہ بے حصول ہے۔ اگر راہِ باطن میں ایسی کرامت اور دیدار کی نعمت، دائمی دولت، مشاہدہ، حضور حق اور مجلسِ محمدی کی حضوری نہ ہوتی تو راہِ باطن پر چلنے والے سب گمراہ ہو جاتے کیونکہ مرد طالب کے لیے معرفت و دیدار الہی شکر کا ذریعہ ہیں۔ وہ کوئی راہ ہے کہ جس سے ظاہر و باطن کا تمام علم تقویٰ، معرفت، ذکر، فکر، دیدار نور، حضور حق، مشاہدہ، قرب حق اور جمعیت حاصل ہوتی ہے کہ ایک ہی نظر میں تمام مراتب اس کے تصرف میں آجائیں۔ وہ حضوری کی راہ ہے جو اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتی ہے۔ مرشد کامل جملہ آیات قرآن، اسم اعظم اور کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ سے حاصل ہونے والی حضوری کا سبق پہلے ہی روز دے دیتا ہے اور طالب صادق کو توفیق الہی اور تحقیق سے حقیقت دکھاتا ہے۔ ایسا مرشد کامل رفیق ہونا چاہیے۔ اے احمق! یہ صاحب شرع عارفین کے مراتب ہیں جبکہ اہل بدعت قوم زندیق سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ بس

ماسوی اللہ ہوس۔ جان لو کہ وہ کونسا علم ہے کہ تمام مجموعہ فرائض اس ایک فرض علم میں شامل ہوں؟ اور وہ کونسا علم ہے کہ مجموعہ سنت ایک سنت میں شامل ہو۔ وہ کونسا علم ہے کہ مجموعہ مستحب ایک علم مستحب میں شامل ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلْعِلْمُ نُكْتَةٌ ترجمہ: علم ایک نکتہ ہے۔

ابیات:

علم سے حرف است یک نکتہ علم

نکتہ دانی عارف و عالم چہ غم

ترجمہ: علم کے تین حروف ہیں جو ایک نکتہ میں سمائے ہیں۔ اگر تو اس نکتہ کو جان لے تو عارف ہو جائے گا کیونکہ اس نکتہ کو جاننے والا ہر غم سے آزاد ہوتا ہے۔

ہر علم شرح است علم از معرفت

عالم و عارف خضر عیسیٰ صفت

ترجمہ: ہر علم، علم معرفت کی شرح ہے۔ عالم و عارف خضر اور عیسیٰ کی صفات کے حامل ہوتے ہیں۔

باہو ہر علم را از علم دریافت

علم عین از عین باخود ساختہ

ترجمہ: باہو نے ہر علم اسی علم معرفت سے پایا ہے۔ یہ علم عین ذات اللہ سے حاصل ہوتا ہے جسے باہو نے خود اپنا رفیق بنایا ہے۔

علم کے تین حروف ہیں ع، ل، م۔ علم کا د، علیٰ تک پہنچاتا ہے اور ل، لایحتاج بناتا ہے اور علم کا 'م' مردانِ خدا کو محبت، معرفت، مشاہدہ، مجلس انبیا و اولیا اللہ کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہے۔ یہ سب مراتب حاصل کرنا اصل علم جاننا ہے۔ جس کے بعد طالب کا دل دائمی طور پر خدا کے ساتھ مشغول رہتا ہے اور وہ ظاہری طور پر صفائے قلب کے لیے مطالعہ تصوف میں مصروف رہتا ہے۔

زبان صحیح اقرار کرتی ہے اور قلب تسبیح کے ساتھ تصدیق کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ ﴾

ترجمہ: زبان سے (ایمان کا) اقرار کرو اور قلب سے تصدیق کرو۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

علم ظاہر چراغ کی مثل ہے جس سے صرف عالم کے گھروں میں روشنی ہوتی ہے۔ علم باطن آفتاب کی مانند (سارے جہان میں) فیض رساں ہے۔ عالم باللہ عارف روز بروز نور آفتاب کی مثل طلوع اور ظاہر ہو کر تاریکی کو مٹاتا ہے۔ پس فقیر نور آفتاب ہے اور دنیا تاریکی ہے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (البقرہ-257) ﴾

ترجمہ: اللہ مومنوں کا دوست ہے جو انہیں ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے آتا ہے۔

اے عزیز! جاننا چاہیے کہ تمام عالم دنیا عرش سے تحت الثریٰ تک اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے پانی کی بلبلی کی مثل محض ہوا ہے اور وجود عالم کا انحصار بھی ہوا پر ہے۔ صاحب علم بھی پانی کی بلبلی کی مثل ہے۔ پس معلوم ہوا کہ وجود فقیر سمندر کی مثل ہے جس میں معرفت، توحید، مشاہدہ حق، قرب الہی، حضور حق، انوار اور دیدار نور شامل ہیں اور وجود فقیر علم حق و قیوم اور علم لدنی کا عالم ہونے کے باعث سمندر ہے اور سمندر کے پانی پر بے شمار بلبلی اور جھاگ ہوتی ہے۔ جس وقت سمندر کا پانی بلبلی کو پانی کے نیچے لے جاتا ہے بلبلی ہوا سے خالی ہو جاتا ہے اور سمندر کے پانی میں گم ہو جاتا ہے تب صرف سمندر کا پانی نظر آتا ہے۔ عالم اگرچہ تمام عمر عمل و ثواب میں صرف کر دے تو بھی وہ بلبلی کی مانند ہے نہ کہ پانی کی مثل۔ جبکہ فقیر سمندر کی مثل ہے جس میں ہر موتی بے حجاب ہوتا ہے۔ ہر شے کو بے حجاب دیکھنے والے کو ثواب کی کیا ضرورت۔ عالم اور ولی اللہ فقیر میں یہی فرق ہے جو بلبلی اور سمندر کے پانی میں ہے۔ بلبلی اگرچہ پانی سے اوپر ہوتا ہے لیکن اس کی اصل پانی ہی

با قرب اللہ وصال باید شناس چنانچہ مراتب نعم البدل ازل و نعم البدل ابد و نعم البدل عقبی و نعم البدل فنا و نعم البدل بقا۔
 این پنج گنج نعم البدل وجود طلسمات را صاحب طلسمات عارف نعم البدل ذات بکشاید مشروحاً بنماید و صاحب نعم البدل
 معمار اعارف معما بہ کشاید و بنماید و عالم این علم۔ قولہ تعالیٰ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ و عالم درین علم الانسان
 الاشراف کامل بشر۔ قولہ تعالیٰ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً و علم این علم لدنی علما عالم۔ قولہ تعالیٰ هُدًى
 لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ۔

طالب مرید روز اول برسد بہ مرتبہ حضرت رابعہ بصری و سلطان بایزید برطامی کہ باسم اللہ ذات ہفت تصور و ہفت
 تصرف و ہفت توجہ و ہفت تفکر و ہفت آتش محبت و ہفت گرمی نور از قرب اللہ حضور طلب و ہفتاد گنج جمعیت و
 ہفت علم کہ در یک علم ہفتاد ہزار علم است۔ تصور اسم اللہ ذات غرق فی اللہ نور و مجلس ملاقات روحانیان قبور حضور۔ در
 مشاہدہ مجاہدہ و در محبت محنت و در ریاضت راز و در سزا سراز و در ثواب بے حجاب۔ قلب زندہ و روح فرحت و نفس خراب
 و در گنج بے غم بے رنج۔ طالب برسد با جملگی مطالب در یک ہفتہ و یا آخر روز پنج سبق قاعدہ حاضرات اسم اللہ ذات
 میخواند از و ہنچ چیز مخفی و پوشیدہ نماند۔ اللہ بس ما سوی اللہ ہوس۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اول سبق حاضرات اسم
 اللہ ذات سیر تماشائے ازل بہ بیند و بہ بندد۔ و دوم حاضرات اسم اللہ ذات سیر تماشائے ابد بہ بیند در مقایس مراتب
 بین الخوف و الرجاء نفس بازگشت خورد از حرص 'حمد' 'عجب' 'کبر' ہوا۔ و سوم حاضرات اسم اللہ ذات سیر تماشائے دنیا 'آنچہ گنج دنیا
 است کل و جز حاضرات میشود۔ طالب اللہ را از دنیا مطلق دل سرد گردد۔ چہارم حاضرات اسم اللہ ذات سیر تماشائے حور و قصور
 عقبی۔ پنجم حاضرات اسم اللہ ذات سیر تماشائی اللہ معرفت ذوق معرفت قرب اللہ توحید۔ ترک کند آنچہ مراتب ناسوت
 تقلید۔ بعد ازان از حاضرات کلمہ طیبات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ و یا حاضرات قرآن
 آیات و یا حاضرات اسماء الحسنیٰ نود نہ نام باری تعالیٰ و یا حاضرات سی حروفی بے تماشائے ملاقات باہر یک ارواح انبیاء اولیا
 اللہ و جمیع فرشتگان آنچہ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
 الرَّحِیْمِ ۝

تمت بالخیر

ہے کیونکہ بلبہ پھٹنے کے بعد پانی بن جاتا ہے لیکن فقیر پانی میں موتی کی مثل ہے۔ علما کا مرتبہ اگر سمندر کا ہو تو فقیر کا مرتبہ موتی کا ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ علما کا مرتبہ زبان سے اقرار تک محدود ہے کہ زبان کا تعلق سر کے اندر منہ سے ہے اور فقیر کا مرتبہ علم تصدیق القلب ہے جو اسرار کا علم ہے جس کا مسکن سینہ میں قلب کے اندر ہے۔ عالم ظاہر شاگرد کو زبان سے قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ (فرمادیجئے کہ اللہ ایک ہے) کا سبق دیتا ہے اور فقیر عارف طالب مولیٰ کو توجہ اور نظر سے سبق دیتا ہے اور طالب مولیٰ تفکر سے دل میں گفئی بِاللّٰهِ (یعنی اللہ ہی میری کفایت کرتا ہے) پڑھتا ہے اور واضح طور پر جان کر کہتا ہے حَسْبِيَ اللهُ (اللہ ہی میرے ہر معاملے میں کافی ہے)۔ اہل ظاہر کے لیے باطن اور علم باطن حجاب ہے اور اسی طرح اہل باطن کے لیے علم ظاہر حجاب ہے۔ فقیر عارف باللہ ظاہری آنکھ سے علم ظاہر کا مطالعہ کرتا ہے اور علم باطن سے روشن ضمیر ہو جاتا ہے جو نہ صرف علم ظاہر کی تفسیر بیان کرتا ہے بلکہ علم باطن سے عیاں مشاہدہ بھی کرتا ہے۔ ابیات:

علم باطن معرفت رہبر خدا

باز دارد حرص و حسد و زہوا

ترجمہ: علم باطن معرفت حق کے لیے راہبر ہے جو حرص، حسد اور خواہشاتِ نفس سے دور رکھتا ہے۔

بی زبانش علم خوانند از رسول

علم باطن برد حاضر حق وصول

ترجمہ: طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے زبان علم باطن پڑھتے ہیں جو انہیں حق عطا کر کے حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

عارفان بے سر روند باپائے جان

آنجا جہان دیگر است دارالامان

ترجمہ: عارفین روح کے قدموں سے بے سروہاں پہنچتے ہیں جو اس عالم سے مختلف اور دارالامان

جو کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا قلب حیات ہے اور کدورت، خناس، خرطوم، وسوسہ شیطانی، واہمات اور خطرات سے نجات پا چکا ہے تو اس کے قلب کی حیات کا گواہ اس کا مشاہدہ، حضوری اور انوار دیدار سے مشرف ہونا ہے۔ زندہ قلب ذکر کا قلب غلباتِ ذکر قلب کے باعث مشاہدہ نور میں غرق ہوتا ہے اور قربِ الہی یا مجلسِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے جواب باصواب اور الہام و پیغام پاتا ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ علمِ زبانی کا عالم جو صرف گفتگو کرتا ہے، کو کیا قدرت کہ زندہ قلب عالم کے احوال سے مقابلہ کرے۔ اگر جرأت کر لے تو جذبِ غضب اور جلالت کے باعث رسوا ہو کر مجنون، دیوانہ اور مجذوب ہو جائے گا۔ زندہ قلب صاحبِ حال کی کیا مجال کہ عالمِ روحانی جسے باطنی احوال حاصل ہوں سے مقابلہ کرے۔ اور صاحبِ احوالِ روحانی عالم کی کیا طاقت کہ صاحبِ سرِ عارفِ واصل کے سامنے سانس بھی لے اور صاحبِ سرِ عارفِ واصل کی کیا ہمت کہ صاحبِ فنا و بقا جو مراتبِ مُمَوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا پر ہو کے سامنے دم مارے۔ اس کے متعلق فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿يُخْرِجُ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ﴾ (یونس-31)

ترجمہ: وہ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔

صاحبِ فنا بقا کو کیا اختیار کہ صاحبِ ذات جو کہ نور تو حید کا حامل ہو اور جمعیت کے مراتب طے کر کے جمالِ الہی کے لقا تک پہنچ گیا ہو کے سامنے دم مارے۔ مراتبِ جامع وہم و فہم میں نہیں سما سکتے۔ ان کی نہ کوئی حد ہے نہ شمار۔ مرشد وہ ہے جو روزِ اوّل اسمِ اللہ ذات اور مشقِ مرقوم وجودیہ سے حاصل ہونے والی حضوری سے تمام مراتبِ ایک دم میں اس طرح طے کرادے کہ تمام کائنات کا نظارہ ایک دم میں دکھا دے جس سے طالبِ مولیٰ کے دل میں کوئی افسوس باقی نہ رہے۔ جس کے بعد اس طالبِ مولیٰ کا وجود تلقین و ارشاد حاصل کرنے کے لائق بنتا ہے اور فقیر کے ارشاد سے طالبِ مولیٰ روزِ اوّل ہی فقیر بن جاتا ہے جو نفس، دنیا، شیطان اور دونوں جہان پر غالب ہوتا ہے۔ فقیر کے جسم و جان کے تمام اعضا نور بن جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کی فکر، ذات، نفس، قلب اور

روح بھی نور بن جاتے ہیں جسے حضوری حاصل ہوتی ہے۔ جو مرشد کامل طالب صادق کو روزِ اوّل نورِ حضور کے مراتب پر نہیں پہنچاتا وہ احمق ہے جو خود کو مرشد کہلواتا ہے اور وہ طالب بھی بے نصیب اور احمق ہے جو صاحبِ نور حضور فقیر کو مرشد تو مانتا ہے لیکن اس کی قدر اور مرتبہ نہیں جانتا۔ وہ تمام عمر معرفت سے محروم اور خواہشاتِ نفس اور عجب و ریا کے باعث ناقص رہتا ہے۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا اللّٰہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

جان لو کہ مرشد کامل صادق طالبِ مولیٰ کو چھ چلوں، چھ خلوتوں اور چھ مجاہدوں سے ایک دم میں اور ایک اثباتِ قدم اور ایک مراقبہ، ایک توجہ، ایک نظرِ عیاں، ایک استغراق، ایک تفکر، ایک تصور اور ایک تصرف سے یکتا بنا کر تمامیت تک پہنچا دیتا ہے اور وجود کے ساتوں اندام کو اس طرح پاک و پاکیزہ بنا دیتا ہے کہ اس کے بعد چلہ و ریاضت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اوّل چلہ خلوتِ ازل کا نظارہ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے، دوم چلہ خلوتِ شکمِ مادر کے احوال کے مشاہدہ کے لیے کیا جاتا ہے، سوم چلہ خلوتِ دنیا میں زندگی گزارنے کے احوال دیکھنے کے لیے کیا جاتا ہے، چہارم چلہ خلوتِ قبر کے احوال جاننے کے لیے کیا جاتا ہے، پنجم چلہ خلوتِ حشر کے احوال جاننے کے لیے کیا جاتا ہے، ششم چلہ خلوتِ ابد اور جنت کے احوال دیکھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ مرشدان تمام چلوں سے طالب کو آزماتا ہے اور پھر باہر نکالتا ہے۔ اس کے بعد طالب کا وجود حیاتِ ابدی اور بقا حاصل کر کے لقائے الہی کے قابل ہو جاتا ہے اور طالبِ مولیٰ کے دل میں کوئی افسوس باقی نہیں رہتا۔ وصالِ ریاضت سے بہتر ہے۔ تمام عمر مطالعہِ علومِ قال سے وصال کی خاطر ایک چھوٹی سی تکلیف برداشت کرنا بہتر ہے اور لمحہ بھر کے لیے حضوری کے احوال کا لازوال مشاہدہ کرنا ہر شے سے بہتر ہے۔ ایات:

آن علم غیب است بکشاید ز راز

نہ مطالعہ قال باشد نہ آواز

ترجمہ: اللہ کا علم غیب ہے جو اسرار سے منکشف ہوتا ہے جس کے لیے نہ مطالعہ و گفتگو کی ضرورت

ہے نہ آواز کی۔

علم است علم از علم در غیب دان

معرفت توحید اینست باعیان

ترجمہ: ہر علم اس علم میں پوشیدہ ہے اور اسی سے حاصل ہوتا ہے۔ لہذا اس علم غیب کا جاننے والا بننا چاہیے یہی باعیان معرفت توحید کا علم ہے۔

جہل بر کفر است جاہل بر ہوا

عالمان را شد لقا قرب از خدا

ترجمہ: جہالت کفر کا باعث ہے اور جاہل خواہشات نفسانی میں مبتلا ہوتا ہے لیکن علمائے حق کو قرب حق اور لقا حاصل ہوتا ہے۔

طلب دنیا جہالت اور طالب دنیا جاہل ہیں اور طلب مولیٰ علم ہے اور طالب مولیٰ اس علم کا اظہار ہیں۔ یہ علم عین حق عطا کرتا اور حق دکھاتا ہے۔ مکمل پاکیزگی عطا کرتا ہے اور عین حق کا وصال عطا کرتا ہے جس سے وہ طالب ہمیشہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔ اس کتاب میں موجود علم حق کے مطالعہ سے طالب باعیان اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے کہ مشرق تا مغرب تمام ممالک کو اپنی طاقتور توجہ سے اپنے تصرف میں لے آتا ہے۔ اس کتاب میں اللہ کے انوار کے دیدار وصال کے علم کو بیان کیا گیا ہے جس کے مطالعہ سے تلوار کی مانند طالب نفس کو قتل کرتا ہے۔ اس کتاب میں علم حضوری بیان کیا گیا ہے جس کے مطالعہ سے (طالب کے) ساتوں اندام نور بن جاتے ہیں اور طالب اللہ کی بارگاہ میں منظور ہو جاتا ہے۔ ابیات:

ہر کہ خواهد میشود عارف خدا

روز و شب حاضر بود با مصطفیٰ

ترجمہ: اگر کوئی عارف خدا بننا چاہتا ہے تو وہ روز و شب مجلس محمدی میں حاضر رہے۔

بے ذکر ذوق است فکر و فیض بر
در حضوری نور شد صاحب نظر

ترجمہ: حضوری میں غرق ہو کر طالب صاحب نظر اور سراپا نور بن جاتا ہے اور اسے بغیر ذکر و فکر کے ذوق اور فیض حاصل ہوتا ہے۔

جس کسی کا باطن توفیق الہی سے مجلس محمدی کی صحیح صحبت اختیار کرنے پر تحقیقاً طاقتور ہو جاتا ہے اسے وظائف پڑھنے اور ہاتھ میں تسبیح پکڑنے کی کیا ضرورت۔ جس کسی کے قلب کو بولنے کی طاقت حاصل ہو جائے اور حضوری اور انوار دیدار سے مشرف ہو جائے اس کا قلب حضوری میں اللہ کا نام پکارتا ہے اسے ہاتھ سے تسبیح کے دانے پھیرنے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ مرشد صاحب قلب توجہ اور ایک نظر سے قرب و حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ ایات:

خوش بیا اے طالبا طالب لقا
آنچه باشد مال و تن را کن جدا

ترجمہ: اے طالب اگر تو لقا کا طالب ہے تو خوش آمدید! لقا کے حصول کے لیے اپنے مال و دولت اور وجود (کی خواہشات) کو قربان کر دے۔

ہر کہ منکر از لقا محروم تر
کور مادر زاد باشد بے بصر

ترجمہ: جو کوئی لقا کا منکر ہے اس سے بڑھ کر محروم کوئی نہیں۔ وہ مادر زاد اندھا اور بے بصیرت ہے۔ مرشد کامل اسے کہتے ہیں جو طالب نجس و نجاست اور خراب حال اہل نفس کو ایک نظر سے حرص، طمع، عجب، تکبر و خواہشاتِ نفس سے نجات دلا دے اور توجہ سے معرفت و لقاءِ الہی عطا فرما

دے۔

بانظر ناظر کنند عارف خدا
باتوجہ میکنند باحق عطا

ترجمہ: عارفِ خدا اپنی نگاہ سے طالب کو صاحبِ نظر بناتے ہیں اور توجہ سے حقیقتِ حق عطا فرماتے ہیں۔

از فکر فتنہ شود فر بہ نفس
ذکر فکر خام تر اہل از ہوس

ترجمہ: ذکرِ فکر کرنے والے خام اور اہل ہوس ہیں۔ فکر سے فتنہ پیدا ہوتا ہے اور نفس طاقتور ہوتا ہے۔

طالبِ صادق کے لیے ضروری اور فرضِ عین ہے کہ مرشدِ کامل سے دو مراتب طلب کرے۔ اول تصور میں غرق کا یقین جس سے وہ تصور میں باشعور اور ہوشیار رہے اور دوم لاهوت لامکان میں پہنچ کر مشرفِ دیدار ہو جائے۔ ان سے دو مراتب کھلتے ہیں اول توفیقِ الہی اور دوم تحقیق۔ ان دو مراتب سے مزید دو مراتب کھلتے ہیں اول باطن میں اللہ کی محبت، معرفت، مشاہدہ، قرب اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کے کل مطالب، دوم جملہ تصرفات کو اپنے تصرف میں لے آنا اور ان سے غنایت حاصل کرنا۔ لایحتاج فقیر عاجز نہیں بلکہ عارف ہوتا ہے۔ فقیر مفلس نہیں ہوتا بلکہ قربِ حق تعالیٰ کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہوتا ہے۔ فقیر زشت نہیں بلکہ اہل بہشت ہوتا ہے۔ فقیر حقیر نہیں بلکہ کونین پر امیر ہوتا ہے۔ ایسے عارف فقیر کا باطن آباد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قوت و جمعیتِ باطن عطا کی ہوتی ہے۔ وہ اعمالِ ظاہر، ورد و وظائف، ذکر، فکر، مراقبہ سے آزاد ہو کر خلاصی پا چکے ہوتے ہیں۔ یہ فقر کے خاص الخاص مراتب ہیں۔ ابیات:

چہار بودم سہ شدم دو ساختم
از دوئی بگذشت یکتا یافتم

ترجمہ: پہلے میں چار تھا (یعنی میں، میرا مرشد، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اللہ پاک) پھر تین ہوا (یعنی میں مرشد کی ذات میں فنا ہو گیا) اور پھر دورہ گئے اور جب دوئی سے بھی نکل گئے (یعنی فنا فی)

الرسول اور فانی اللہ ہو گئے) تو یکتا کو پالیا۔

این بود توحید رحمت حق عطا

این بود فی اللہ فنا رویت بقا

ترجمہ: یہ توحید کا مقام ہے جو رحمت حق سے عطا ہوتا ہے۔ یعنی اللہ کی ذات میں فنا ہونا اور پھر اس کے ساتھ بقا پانا۔

تمام مراتب شریعت محمدی کی برکت اور علم عین سے حاصل ہوتے ہیں جو عین حقیقت حق سے نوازتے اور عین حقیقت دکھاتے ہیں اور باطن کی صفائی کرتے ہیں۔

شرح علم

علم زبان کے حصول سے طالب عالم زبان بنتا ہے اسی طرح علم قلب کے حصول سے عالم قلب، علم روح کے حصول سے عالم روح، علم سر کے حصول سے عالم سر اور علم نفس کے حصول سے طالب عالم نفس بنتا ہے۔ یہ سب علم اور اس کے عالم معرفت توحید مطلق کے علم سے دور بلکہ اہل حجاب اور اہل تقلید ہیں۔ فقیر علم معرفت توحید اور علم الہام کا سبق اللہ سے حاصل کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَعَلَّمْنَاهُ مِنَ لَدُنَّا عِلْمًا ﴾ (الکہف-65)

ترجمہ: اسے علم لدنی سکھایا۔

﴿ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴾ (العلق-5)

ترجمہ: اور انسان کو وہ سب علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

اور وہ ایسی جگہ علم حاصل کرتا ہے جس کی مثال نہیں دی جاسکتی۔ فقیر اللہ سے جو سبق پڑھتا ہے اسے یاد رکھتا ہے اور اس علم کی تکرار کر کے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دہراتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ علم محبت، علم معرفت، علم مشاہدہ، علم قرب، علم

حضور، علم جمعیت، علم فنا، علم لقا، علم یقین، علم اعتبار، علم انوار اور علم دیدار سے آگاہی حاصل کرتا ہے۔ یہ صراطِ مستقیم ہے جو قلبِ سلیم والے کو نصیب ہوتا ہے جس سے طالبِ حق تسلیم کرنے والا ہوتا ہے۔ علم جو ہر ایمان ہے اور علم سے ہی طالبِ نفس، شیطان اور دنیا پر غالب آسکتا ہے۔ یہ مراتبِ عالم کو نصیب ہوتے ہیں۔ جاہل دین کی راہ پر نہیں چل سکتا۔ ایسا عالم غیب جاننے والا اور ہر شے کو عیاں دیکھنے والا ہوتا ہے جو باطن کی ہر منزل و مقام اور خزانِ الہی سے آگاہ ہوتا ہے اور رحمن کے علم کے شاگردوں کو بتاتا ہے جو ایسی قادری طریق کی پیروی کرتے ہیں۔ عارف باللہ اور عالم باللہ کو حقیقی حق شناس کہتے ہیں۔ بیت:

موسیٰ ہم چون موسیٰ بیند گناہ

خضرؑ باطنی احوال بودند حق نگاہ

ترجمہ: موسیٰ کی نظر بال کی مثل گناہ پر تھی جبکہ خضرؑ کی نگاہ باطنی احوال اور حق پر تھی۔

جو طالبِ مرشد سے ان مراتب کی تحقیق حاصل نہیں کرتا وہ احمق اور بے نصیب طالب ہے۔ جو مرشد طالب کو دیدار پروردگار کے انوار سے مشرف نہیں کرتا وہ مرشد بخیل، بے توفیق اور مریدوں کا دشمن ہے۔ رب العالمین کے لقا سے مشرف ہونا (باطنی) علم سے ممکن ہے۔ علم (باطنی) سے باہر اور بعید کوئی مرتبہ نہیں اور نہ ہوگا۔ طالبِ لقا علم لقا پڑھتا ہے اور علم لقا کے سوا کوئی دوسرا علم نہیں جانتا۔ بیت:

طاقتی باید لقا طالب لقا

بس گرانی بار بردارد خدا

ترجمہ: طالبِ لقا میں لقا کی طاقت ہونی چاہیے اسی سے ہی لقائے الہی کے گراں بار کو اٹھایا جاسکتا ہے۔

علم لقا توفیقِ الہی سے حاصل ہوتا ہے اور یہ حق کی تحقیق کرتا ہے دیگر تمام علوم علم لقا سے ہیں۔ جو علم لقا کا منکر ہے وہ مردہ دل، شرمندہ اور بے حیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد

فرمایا:

☆ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ

ترجمہ: حیا ایمان سے ہے۔

جس میں حیا نہیں اسے ایمان کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ مرشد جو عالم لقا ہو توجہ سے علم لقا تک پہنچاتا ہے اور طالب اس درس میں گم ہو کر علم لقا پڑھتا ہے۔ ابیات:

صد بار با تو گفتہ شد اے طالب!

بے نصیب ہرگز نیارد رو لقا

ترجمہ: اے طالب! سو بار تجھے کہا جا چکا ہے کہ بے نصیب لقا کی جانب ہرگز نہیں آتا۔

ہر کہ دعویٰ کرد من طالب لقا

مال و تن را کن فدا بہر از خدا

ترجمہ: جو دعویٰ کرتا ہے کہ میں طالب لقا ہوں تو وہ خدا کی راہ میں مال و جان قربان کرے۔

طالب لقا با یک دم و یک قدم

لائق لقا طالب بود اہل از کرم

ترجمہ: طالب ایک دم اور ایک قدم میں لقا حاصل کر سکتا ہے کیونکہ لائق لقا طالب وہی ہوتا ہے جو اہل کرم ہو۔

دیدار در انوار بیند عارفان

در لاهوت لامکان صاحب عیان

ترجمہ: عارفین لاهوت لامکان میں انوار الہی کا دیدار کرتے ہیں اور صاحب عیان بن جاتے ہیں۔

آنچہ بنی از تصور شد لقا

اسم اللہ می برد حاضر خدا

ترجمہ: اسم اللہ ذات سے تو جو کچھ دیکھے گا وہ لقائے الہی ہے کیونکہ اسم اللہ حضورِ حق میں لے جاتا ہے۔

دیدار در دیدہ بود دیدہ بدل
دیدار در دل خوش بین ای رو نخل

ترجمہ: دیدار کرنے والی آنکھ دل کی آنکھ ہے۔ اے شرمندہ چہرے والے! اپنے دل کی آنکھوں سے دیدار کی خوشی حاصل کر۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

رَأَيْتُ رَبِّي فِي قَلْبِي

ترجمہ: میں نے اپنے قلب میں اپنے رب کو دیکھا۔

بیت:

باہو در دل من یافتہ تحقیق تر
دل از دل شد پیشوا صاحب نظر

ترجمہ: اے باہو! تحقیق میں نے اسے (اللہ کو) اپنے دل میں پایا ہے کیونکہ صاحب نظر اپنے دل سے ہی راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

ہر عالم جسے معرفت الہی کا علم حاصل نہیں وہ بے معرفت اور نفس کا غلام ہے۔ وہ عالم جسے علم لقا حاصل نہیں وہ بھی بے معرفت اور نفس کا غلام ہے۔ وہ عالم جسے علم بقا حاصل نہیں وہ عالم بے حیا اور نفس کا غلام ہے۔ جس عالم کے پاس علم حضورِ نبی نہیں وہ عالم بے شعور اور نفس کی قید میں ہے۔ وہ عالم جسے قرب الہی کا علم نہیں وہ نفس کا غلام اور اس کے قہر کا شکار ہے۔ جس عالم کو علم وصال حاصل نہیں وہ بھی نفس کا غلام اور زوال پذیر ہے۔ بیت:

نفس را بگذار طلب از روح گیر
تا شوی عارف خدا فی اللہ فقیر

ترجمہ: نفس (کی فکر) کو چھوڑ اور روح کی (حیات) طلب کرتا کہ تو عارف اور اللہ کا فقیر بن جائے۔

قلب گوشت کے لقمے اور دل کے لوتھڑے کا نام نہیں ہے۔ قلب معرفت کا محور اور اللہ کی محبت اور مشاہدہ انوار کے دیدار کا نام ہے جو روز الست سے دیدار الہی میں مست ہے۔ ابیات:

مرشد شدی طالب شدی بی معرفت گر مردہ را زندہ کنی عیسیٰ صفت

تا نگرود غرق فی التوحید نور کی شوی عارف خدا اہل حضور

ترجمہ: تو چاہے مرشد ہو یا طالب یا عیسیٰ علیہ السلام کی مثل مردوں کو زندہ کرنے والا ہو لیکن اگر تو بے معرفت ہے تو سب لا حاصل ہے۔ جب تک تو نور توحید میں غرق نہیں ہو جاتا تو اہل حضور عارف خدا کیسے ہو سکتا ہے۔

راہ فقرش دیگر است فیض و فضل

نظر بر توحید کن زان کن ازل

ترجمہ: راہ فقر دیگر راستوں سے مختلف ہے۔ یہ اللہ کے فیض اور فضل کی راہ ہے جس میں طالب اپنی نظر ازل سے توحید پر رکھتا ہے۔

کس نیابم طالبے لائق لقا

در طلب اثبات جان ده راه خدا

ترجمہ: میں کوئی بھی ایسا طالب نہ پاسکا جو لقائے الہی کے لائق اور اپنی طلب میں ثابت قدم ہو اور اپنی جان راہ حق میں قربان کر دے۔

پیش مرشد دم مزن ای لاف زن

بر زبان اللہ در دل طلب زن

ترجمہ: اے جھوٹے! تو مرشد کے سامنے سر نہ اٹھا (وہ تیری سوچ سے بھی آگاہ ہے) کہ تیری زبان پر اللہ کا نام جبکہ دل میں عورت (دنیا و عقبیٰ) کی طلب ہے۔

انوار دیدار، حضوری اور لقا سے مشرف ہوئے بغیر محض ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد و وظائف سے باطن صاف نہیں ہوتا اور نہ ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ مرشد عارف لقا طالب مولیٰ کو پہلے ہی روز لقائے الہی سے مشرف کر کے اس پر علم فنا و بقا واضح کر دیتا ہے اور اسے علم روحانی، علم غیب دانی، علم قرب ربانی اور علم عین العیانی کا عالم بنا دیتا ہے جس کے بعد اس کا قلب زندہ اور نفس فنا ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب صاحب تصور اسم اللہ ذات کے ہیں جسے توفیق الہی حاصل ہو جو کہ خاص الخاص تحقیق کی راہ ہے۔ جان لو کہ جب نفس وجود پر غالب ہوتا ہے تو طالب مراتب نفس پر ہوتا ہے اور جس کا قلب اس کے وجود پر غالب ہوتا ہے تو وہ مراتب قلب پر ہوتا ہے اور جب روح وجود پر غالب ہو تو طالب مراتب روح پر ہوتا ہے اور جب سر وجود پر غالب ہو تو طالب مراتب دیدار پر ہوتا ہے اور جس کا یقین اس کے وجود پر غالب ہو تو وہ طالب مراتب وصال پر ہوتا ہے اور جب اعتقاد وجود پر غالب ہو تو طالب مراتب توحید پر ہوتا ہے۔ بیت:

گر گویم شرح ہر یک ہر مقام

از ازل تا ابد کی گردد تمام

ترجمہ: اگر میں ہر ایک مقام کی شرح بیان کرنے لگوں تو ازل سے ابد تک بھی اسے مکمل نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ اے جان عزیز! کسی درس میں کتابوں کا علم حاصل کرنے والوں کو عالم یا استاد کہتے ہیں اسی طرح ذکر کرنے والے کو ذاکر، فکر کرنے والے کو صاحب فکر اور مراقبہ کرنے والے کا نام صاحب مراقبہ ہوتا ہے ہر ایک کا نام اس کے کسب (ہنر) کے مطابق ہوتا ہے۔ اسی طرح عارف ولی، صاحب مکاشفہ، صاحب محاسبہ، صاحب مجاہدہ، صاحب مشاہدہ، صاحب مجادلہ، صاحب محاربہ، صاحب قرب، صاحب نور، صاحب حضور، باطن صفا اولیا، صاحب نفس، صاحب غوث، صاحب قطب، صاحب روح، ابدال، اوتاد، صاحب سر، صاحب

درویش کو کسب کی نسبت نام دیئے گئے ہیں لیکن مراتب فقیر کیا ہیں؟ تمام جملہ مراتب اور منصب اور ان کا مجموعہ سب مل کر بھی فقر کی ابتدا یا بوتک نہیں پہنچ سکتے۔ یہ سب فقیر (کے مراتب) سے بے خبر ہیں اور غرق فی اللہ تو حید فقیر کی حقیقت کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ ان سب کے مراتب فقر سے دور ہیں بلکہ انہوں نے فقر کا مشاہدہ بھی نہیں کیا۔ اگرچہ وہ فقر کے متعلق بات چیت کرتے ہیں لیکن ابھی تک حجاب میں ہیں اور ان حجابات کو ہٹانے سے قاصر ہیں۔ پس فقیر سڑھویت ہے جس کے مراتب کی کوئی حد اور شمار نہیں اور لاهوت لامکان اس پر عیان ہے۔ اس بنا پر فقیر کے مراتب عظیم الشان ہیں۔ فقیر کا ذکر دیدار الہی ہے کہ اس دیدار کے دوران اسے قرب، نور فقر، مشاہدہ حضور فقر کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ (اگر کوئی پوچھے کہ) یہ مراتب دیدار کس اعتبار سے ہیں تم جواب دو کہ بے حجاب مرتبہ فنا فی اللہ کے اعتبار سے۔ حدیث:

❁ الْفَقْرُ فَخْرِي وَالْفَقْرُ مِثِّي

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

فقیر وہ ہے جو روزِ اول ہی مشرف دیدار ہو۔ فقر کے متوسط مراتب نور میں غرق ہونا ہے اور فقر کے انتہائی مراتب مشاہدہ اور دیدار سے یقین اور اعتبار کے مراتب پر پہنچنا ہے۔ مشرف دیدار ہونے کی راہ کون سے علم سے حاصل ہوتی ہے اور اس کے لیے کون سا روحانی راستہ گواہ ہے؟ مشرف دیدار کے لیے راہِ علم اسمِ اللہ ذات ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں اسمِ اللہ ذات کے ذکر و تصور اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقے کی پیروی سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ عیاں نظر و نگاہ سے حضوری بخشنے کی راہ ہے جو قرب و دیدار حق سے آگاہی بخشتی ہے جو کہ برحق ہے۔ جمعیت حق بخشتی اور باطل سے بیزار کرتی ہے کیونکہ اس کی اصل باطن پر ہے اور مشاہدہ اور دیدار سے مشرف ہونے کا گواہ کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ہے۔ چنانچہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سے وجود سے فنا حاصل ہوتی ہے جو نابود کرتی ہے اور إِلَّا اللَّهُ کہنے سے اس کی تاثیر لاهوت لامکان میں توحید تک لے جانے کے لیے وسیلہ بن جاتی ہے اور دیدار رب العالمین سے مشرف کرتی ہے اور إِلَّا اللَّهُ

کہنا نجات کا ذریعہ بن جاتا ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کہنے سے بندے اور رب کے درمیان کوئی حجاب و پردہ باقی نہیں رہتا۔ یہ مُؤْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا اور فنا و بقا کے مراتب ہیں۔ یہ لقائے الہی سے مشرف ہونے کی راہ ہے جو شریعت میں روا ہے اور یہ دیدار معرفت کی ایسی حالت میں حاصل کیا جاتا ہے جو نیند سے غالب تر ہے۔ معرفت کے یہ احوال جن میں طالب لقائے الہی سے مشرف ہوتا ہے حق ہیں کہ یہ برحق ہیں اور حق سے مشرف کرتے ہیں۔ جو کوئی کلمہ طیبہ، اسم اللہ ذات اور دیدار کا منکر ہے وہ مردود اور مردار دنیا کا طالب ہے۔ جو خود کو کلمہ طیبہ سے دور رکھتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ جو کوئی خود کو کلمہ طیبہ سے دور رکھتا ہے وہ مرتد ہو کر مردود ہو جاتا ہے جس کا دنیا و آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور وہ اللہ کی بارگاہ سے نامقبول ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ جو مرشد و پیر کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کی کنہ سے مشرفِ حضوری نہیں کرتا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں منصب نہیں دلاتا وہ احمق ہے جو خود کو پیر و مرشد کہلواتا ہے۔ ہاں کوئی شک نہیں کہ زن مرید پیر بہت ہیں اور قصاب کی مثل آدم کش طالبِ دنیا مرشد بھی بے شمار ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی پیر و مرشد ایسا ہوتا ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچانے والا اور دیدار پروردگار سے مشرف کرنے والا ہوتا ہے۔

دونوں جہان علم قرآن کی طے میں ہیں اور علم قرآن کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کی طے میں ہے اور کلمہ طیبہ اسم اللہ ذات کی طے میں ہے۔ کلمہ طیبہ اور اسم اللہ ذات وجود کے ساتوں اندام کو یکبارگی پاک و پاکیزہ کر دیتے ہیں جس سے وجود پر پڑا حجاب اٹھ جاتا ہے اور طالب دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اس بات میں تعجب نہ کر اور نہ ہی انکار کر کیونکہ یہ علم غیب اور علم باطن عطا کرتا ہے جو باطن میں پہنچاتا ہے اور علم ظاہر کی تفسیر ہے جس کی تاثیر سے طالب کا وجود پاک و طاہر ہو جاتا ہے۔ اللہ کا علم ہی کافی ہے۔ جو کوئی اللہ کے سوا کسی چیز کی طلب کرتا ہے وہ اہل ہوس ہے۔ جان لو کہ علم جاننے کو کہتے ہیں۔ بعض علوم ایسے ہیں جن کے کثرتِ مطالعہ سے محض سردردی حاصل ہوتی ہے اور وہ سردردی والا علم تمام مغز کو خرچ کر کے دماغ کو خواہشاتِ نفس،

تکبر، انا اور خود پسندی سے بھر دیتا ہے اور تمام گفتگو غیر ضروری ہو جاتی ہے اور حال کے مطابق نہیں رہتی۔ اس علم کے حصول کے بعد لوگ معرفتِ الہی اور قرب و وصال کی طلب نہیں کرتے یا سرردی کے باعث دماغ میں عقل و شعور قائم نہیں رہتا۔ اللہ کے علم کے حصول کے بعد طالب مولیٰ اس کے نور میں غرق ہو کر اس کا قرب پاتا ہے اور مجلسِ محمدی کی حضوری میں پہنچ جاتا ہے اور عالم کو اس علم سے جمعیت حاصل ہوتی ہے اور اس کی عقل و دانش اور شعور قائم رہتا ہے۔ علم کے حصول بعد طالب کو معرفتِ اللہ اور قرب و وصال کی طلب کرنی چاہیے جس سے وہ نورِ حضور سے مشرف ہوتا ہے۔ اللہ کا علم اس راہ پر راہبر اور گواہ ہے جو مشاہدہ، لازوال حضوری اور وصال عطا کرتا ہے۔ جب تک ظاہر باطن ایک نہ ہو جائے سید کے لیے مذہبِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قائم رہنا مشکل ہے۔ ایسا ہی عالم، عارف، اولیا اور فقیر کے لیے ہے کہ وہ غنایت و ہدایت بھی حاصل نہیں کر سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو جائے۔

علم کے تین حروف ہیں ع، ل، م۔ علم کی تین اقسام ہیں علمِ نفس، علمِ قلب اور علمِ روح۔ عالم کی بھی تین اقسام ہیں عالمِ نفس، عالمِ قلب اور عالمِ روح۔ عالمِ نفس ہمیشہ علمِ عاق میں مصروف رہتا ہے، عالمِ قلب ہمیشہ علمِ عاقبت بالخیر کے مطالعہ میں مصروف رہتا ہے اور عالمِ روح ہمیشہ علمِ عین کے مطالعہ میں مصروف رہتا ہے۔ نفس سے علمِ خواہشات حاصل ہوتا ہے، قلب سے علمِ صفا اور روح سے طلبِ معرفت و لقاءِ الہی کا علم حاصل ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ علمِ ظاہر جو کہ شریعت کا علم ہے، وہ فرض، واجب، سنت اور مستحب کا علم ہے جسے علمِ ضروری کہتے ہیں۔ اور علمِ باطن جو عارف باللہ حاصل کرتا ہے، معرفتِ توحید کا علم ہے جو کہ مشاہدہ، قربِ الہی اور حضوری عطا کرتا ہے۔ علمِ ضروری اور علمِ حضوری کے عالم کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ جس طرح پانی اور آگ ایک جگہ نہیں رہ سکتے اور جاہل اور صاحبِ علم کو ایک دوسرے کی صحبت پسند نہیں آتی۔ عقلمند اور خبردار رہو۔ غیر ماسویٰ اللہ جو کچھ بھی ہے اسے اپنے دل سے نکال دو۔ عالمِ قلب اور عالمِ روح کے لیے لازم ہے کہ عالمِ نفس کے ساتھ ہم کلام نہ ہوں کیونکہ وہ مردہ قلب اور افسردہ قالب

ہے جو نفس اور مطالب دنیا کی قید میں ہے۔

جان لو کہ فقر کے دو طریق ہیں ایک فقراختیاری ہے جس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿الْفَقْرُ فَخْرِي وَالْفَقْرُ مِثِّي﴾

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

فقرِ اختیاری کے دو مراتب ہیں اول خزانہ دل پر تصرف اور خزانہ تمام دنیا پر تصرف اور پھر ان دونوں سے غنایت۔ فقرِ اختیاری کا دوسرا مرتبہ ولایت، ہدایت، معرفت اور قرب الہی حاصل کرنا ہے۔ مرتبہ غنایت مرتبہ ہدایت حاصل کر لینے سے حاصل ہوتا ہے۔ فقر کا دوسرا طریق فقرِ اضطراری ہے جس میں در بدر کی بھیک مانگنے کی خواری ہے اور یہ مرتبہ غنایت سے محروم ہے۔ اس فقر کو اختیار کرنے والا دن رات فقر کی شکایت ہی کرتا رہتا ہے۔ فقرِ اضطراری فقرِ مکب ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فَقْرِ الْمَكِبِّ﴾

ترجمہ: میں فقرِ مکب سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

فقرِ اختیاری کی بنیاد تصور اسم اللہ ذات ہے جس کے تصور کی مشق سے اللہ کا قرب اور حضوری حاصل ہوتی ہے۔ آیات:

از میان نقش بین نقاش را

معرفت توحید این است حق لقا

ترجمہ: تو (اسم اللہ ذات کے) نقش میں نقاش (اللہ) کو دیکھ۔ یہی لقا ہے حق اور معرفتِ توحید حاصل کرنے کا راستہ ہے۔

غرق فی التوحید شو در ذات نور

اسم اللہ برد حاضر با حضور

ترجمہ: (اسم اللہ ذات کے تصور سے) نورِ ذات اور توحید میں غرق ہو جا کیونکہ اسم اللہ ذات ہی حضوری میں لے جاتا ہے۔

من غلام قادریم و قادری
ہم صحبتی با مصطفیٰ حاضر نبی

ترجمہ: میں محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں اور سلسلہ قادری کے پیروکار مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہم مجلس ہوتے ہیں۔

نفس کی غذا اور قوت کیا ہے اور قلب کی غذا اور قوت کیا ہے اور روح کی غذا اور قوت کیا ہے؟
نفس کی غذا طمع ہے جو حرص اور لذتِ مردار سے قوت پاتا ہے اور قلب کی غذا اور زندگی دائمی مشاہدہ حضور اور دیدار ہے جس سے اسے ہمیشہ طاقت حاصل ہوتی ہے۔ روح کی غذا مشرف لقا ہونا ہے اور اس کی قوت قرب الہی اور دیدار پروردگار میں غرق ہونا ہے۔ جیسے ہی طالب مولیٰ کا باطن روشن اور صاف ہو جاتا ہے تو نفس کو قوتِ طمع و حرص سے باز رکھتا ہے جس کے بعد نفس، قلب اور روح کی قید میں آ کر نفسِ مطمئنہ بن جاتا ہے اور نور کی صورت نظر آتا ہے۔

گر بیانی طالباً توحید راز
روح قلب و ہم سخن با تو آواز

ترجمہ: اے طالب! اگر تو توحید کے راز تک پہنچ جائے تو روح اور قلب تجھ سے با آواز ہمکلام ہوں گے۔

رفت نفسی از ہوا رحمت رسید
معرفت توحید دیگر راہ ندید

ترجمہ: تیرا نفس خواہشات سے پاک ہو کر رحمتِ حق تک پہنچ جائے گا اور معرفتِ توحید کے علاوہ دیگر کوئی راہ نہ دیکھے گا۔

انسان کو نور تک پہنچنا چاہیے۔ بیت:

کسی را نفس قلب روح نور است
فنا فی اللہ بود دائم حضور است

ترجمہ: جس کا نفس، قلب اور روح نور ہو جائیں وہ فنا فی اللہ ہو کر دائمی حضوری میں رہتا ہے۔
آخر اس مراقبہ کی انتہا کیا ہے جو اسم اللہ ذات کے تصور سے کیا جاتا ہے جو طالب کو نور میں غرق کر کے حضوری اور دیدار سے مشرف کرتا ہے؟ وہ یہ ہے کہ صاحب مراقبہ غرق کی اس کیفیت میں ایک دم میں سات بار آتا جاتا ہے اور جب بھی وہ بحر مکاشفہ میں غوطہ لگاتا ہے تو جمعیت کے ساتھ دیدار ذات سے مشرف ہوتا ہے۔ اور مراقبہ میں ایک ہی دم میں قیامت تک کی ہر شے سے باخبر ہو جاتا ہے۔ اس بات میں نقص نہ نکال اور تعجب نہ کر۔ راہ حضوری میں طالب معرفت، قرب الہی، حضوری، ظاہر و باطن اور حق و باطل کے ہر مقام کی توفیق الہی سے تحقیق کرتا ہے۔ مرشد کامل صاحب نعم البدل ہوتا ہے اور مراتب نعم البدل دونوں جہان کا معما ہوتے ہیں اور اس کے پاس ہر مقام (کی مشکل) کے قفل کو کھولنے کی کلید تو حید ہے۔ بیت:

مرتبہ ایشان نباشد مرتبہ با
در فنا فی اللہ وحدت با خدا

ترجمہ: دیگر مراتب مرتبہ نعم البدل کے حامل مرشد کے مرتبہ کے برابر نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ فنا فی اللہ ہوتا ہے اور مقام وحدت میں خدا کے ہمراہ ہوتا ہے۔

جو تصور اسم اللہ ذات سے معرفت کا سبق پڑھ لیتا ہے وہ چودہ طبقات کا نظارہ پشت ناخن پر دیکھتا ہے۔ وہ لاهوت کا رہنے والا ہوتا ہے اور اس کی نظر لامکان پر ہوتی ہے۔ ان مراتب کا حصول کامل مرشد کے توسط سے آسان ہے۔ جو مرشد دیدار کرنے والا عارف ہوتا ہے اس کے لیے طالب کو لاهوت لامکان کے بے حجاب مراتب بخشنا کونسا مشکل کام ہے۔ جو کیمیا کسیر کا علم جانتا ہے وہ اس کے متعلق دعویٰ نہیں کرتا اور جو نہیں جانتا وہ اس کے متعلق گفتگو کرتا رہتا ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ میں کیمیا گر ہوں وہ جھوٹا اور کذاب ہے اور وہ احمق حیوان کی مثل ہے۔ عامل خود کو

پوشیدہ رکھتے ہیں اور (ہر شے سے) لایحتاج ہوتے ہیں جبکہ اہل ہوس خراب، شور و غل کرنے والے اور محتاج ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جو مرشد تصور اسم اللہ ذات کا علم اور تصرف رکھتا ہے اور علم دعوت میں کامل ہے جس سے وہ اہل قبور کی ارواح سے ملاقات کر سکتا ہے، وہ تمام کیمیا کا عالم اور صاحب ہنر ہے اس کے لیے مراتب حضوری تک خود کو پہنچانا مشکل اور بعید نہیں۔ سن اے عزیز! یہ صاحب حضور طالبانِ صادق اور مرشدِ کامل کے مراتب ہیں۔ سن اے احمق، اہل مغرور! آیات:

با نظر و ز خاک را میگردانند زر

و ز سیم و زر بہتر بود عارف نظر

ترجمہ: کامل عارف نگاہ سے خاک کو سونا بنا سکتے ہیں اس لیے سونا و چاندی سے عارف کی نگاہ بہتر ہے۔

نظر عارف می رساند با خدا

با نظر عارف بخشند کیمیا

ترجمہ: عارف نگاہ سے طالب کو اللہ تک پہنچا دیتے ہیں اور عارف نگاہ سے طالب کو کیمیا گری عطا کر دیتے ہیں۔

کیشناسد عارفان حق معرفت

با نظر زندہ کند عیسیٰ صفت

ترجمہ: عارفانِ حق جو صاحبِ معرفت ہوتے ہیں ان کو کوئی نہیں پہچان سکتا۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی مثل نگاہ سے (مردہ دلوں کو) زندگی بخشتے ہیں۔

کامل ہر علم کو عمل میں لا کر معرفت اور فقر کی راہ پر قدم رکھتا ہے جبکہ احمق و ناقص جھوٹ بولتا ہے۔ مرشدِ کامل فقیر وہ ہوتا ہے جو صاحبِ معرفت اور علمِ دعوت کا عامل اور عیسیٰ کی مثل زندہ دم ہو اور وہ طالبِ صادق کو جملہ کیمیا، جملہ علم، جملہ مراتب، جملہ حکمت اور جملہ مقاماتِ ذات و صفاتِ حی و قیوم طے کرائے اور اسم اللہ ذات کی طاقت سے طالبِ صادق کو حضرت آدم صغفی اللہ سے

خاتم النبیین رسول رب العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جملہ ارواح انبیاء، مرسلین اور اصفیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام اولیا اللہ، علما باللہ، غوث، قطب، ابدال، اوتاد اہل مراتب و مناصب، مومن، مسلمان ہر ایک کی روح سے اس طرح ملاقات و دستِ مصافحہ کرائے کہ طالب ان کے نام سے آشنا ہو اور اس کے بعد طالب سلطان الفقر سے ملاقات کرے۔ یہ طالب صادق کا اوّل روز کا سبق ہے جو صاحب نظر ہوتا ہے جس کا ظاہر حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی مثل ہوتا ہے اور وہ باطن میں حضرت خضر علیہ السلام کی مثل سیر و سفر کرتا ہے۔ جو مرشد طالب صادق کو پہلے روز ان مراتب حقیقی اور احوال تک نہیں پہنچاتا تو اس طالب کا حق مرشد کے لیے وبال ہے۔ مرشدی و طالبی آسان کام نہیں۔ مرشدی و طالبی میں پروردگار کے عظیم اسرار ہیں۔ ان مراتب کو احمق اور حیوانات کی مثل لوگ کیا جانیں۔ روح کا علاج اللہ کے قرب و معرفت و بزرگی اور اس سے حاصل ہونے والی لذت و جمعیت اور شوق سے ممکن ہے اور افعال نفس لذت ناپاک اور خواہشات نفس کے باعث سراسر پلیدی اور گندگی ہیں۔ اعمال قلب روح کی حیات و زندگی ہیں جو حق کی پسندیدگی کا باعث بنتے ہیں۔ تصور کی کاملیت یہ ہے کہ صاحب تصور کسی کی صورت کو تصور میں لائے اگر وہ مسلمان ہو تو اُسے توجہ سے نیند یا بیداری میں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے شعوری طور پر مشرف کرادے اور وہاں سے نعمت و دولت و عزت، ہدایت، ولایت، غنایت، تعلیم و تلقین اور اسم اللہ ذات دلائے۔ اس طرح وہ نیند میں چشم روحانی سے جو کچھ دیکھتا ہے تو جب وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو اس کا وجود اس حقیقت کا اظہار بن جاتا ہے اور ہر ایک کا ظاہر باطن ایک ہو جاتا ہے۔ اور اگر خواب میں کافر کی صورت کا یہ تصور کرے کہ اُسے دوزخ کی آگ میں پھینک رہا ہے تو خواب میں ہی اسے دوزخ کی آگ میں ڈال دے اور دوزخ کی آگ کے ذریعے اُسے عذاب دے۔ اس کے بعد دوزخ کی آگ سے نکالے اور نظارۂ بہشت دکھائے اور نعمتوں کی لذت چکھائے۔ پس جب وہ کافر نیند سے بیدار ہوتا ہے تو با آواز بلند کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کا ذکر کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ:

﴿ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّلَا كُفْرَ بَاطِلٌ ﴾

ترجمہ: اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے۔

شرح ذکر

بہت سے ذاکر اہل تقلید ہیں اور بہت سے لوگ انا کے باعث حجاب میں ہیں۔ ذکر کی شرح اور دلیل یہ ہے کہ ذاکر اہل توحید دیدار سے مشرف ہوتے ہیں کیونکہ وہ ایسا ذکر کرتے ہیں جس کے باعث اللہ اور بندے کے درمیان سے حجاب اٹھ جاتا ہے۔ ابیات:

ذکر یک درد است باشد لادوا

شد شفا از درد و ذکرش بالقا

ترجمہ: ذکر ایک ایسا درد ہے جس کی کوئی دوا نہیں۔ اس درد سے شفا وہ ذکر ہے جس میں ذاکر کو لقاء الہی حاصل ہو۔

ذکر یک سوزست سوزد مغز و جان

سوز از لاهوت بہ برد لامکان

ترجمہ: ذکر ایک آگ ہے جو مغز اور جان کو جلا دیتی ہے اور یہی آگ لاهوت لامکان میں لے جاتی ہے۔

ذکر کی سات قسمیں یا طریقے ہیں جو قلب و قالب کے ساتوں اندام سے اور مکمل طاقت کے ساتھ کیے جاتے ہیں اور ان ہر سات میں سے ستر ہزار علم حکمت، ستر ہزار قرب نور اور ستر ہزار معرفت توحید اور دیدار کی تجلیات منکشف ہوتی ہیں جو کہ توفیق الہی کی تجلیات کہلاتی ہیں۔ توحید کے باتحقیق مشاہدہ سے جمعیت، تصور کل اور وجود کے طلسمات و معومات اور مشکلات کا حل اور تمام خزانوں پر تصرف حاصل ہوتا ہے جس کے لائق وسیع حوصلے والے کامل الوجود اولیا اللہ ہیں جو کہ عارف باللہ ہیں۔ جملہ ساتوں ذکر عظیم جو وجود کے ساتوں اندام سے ادا کیے جاتے ہیں طالب کو

قلب سلیم عطا کرتے ہیں اور صراطِ مستقیم دکھاتے ہیں اس کے ساتھ اعتقاد اور یقین والا علم عطا کرتے ہیں یہ ہیں اول ذکرِ عظیم ذکرِ حامل ہے جسے تلقین کے بعد شروع کرتے ہی طالب کے تصرف میں گنجِ غنایت آجاتے ہیں جو طالب کو لایحتاج اور کامل الغنایت بنا دیتے ہیں اور طالب شکایت سے باز آجاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

عَذَابُ الْجُوعِ أَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ: بھوک کا عذاب (تکلیف) قبر کے عذاب سے بھی شدید ہے۔

دوم ذکرِ عظیم ذکرِ نور ہے جس کی تلقین کے شروع میں ہی طالب مولیٰ کے قلب و قالب کے ساتوں اندام مشاہدہ نور میں غرق ہو جاتے ہیں اور طالب تصور اسمِ اللہ ذات کے نوری مجاہدہ کے ذریعے حضوری سے مشرف ہو کر یکبارگی اپنے مطالب پالیتا ہے۔ سوم ذکرِ عظیم ذکرِ بقا ہے۔ ذکرِ بقا کا آغاز ہی اللہ کی ذات میں فنا ہونا ہے۔ ذکرِ بقا سے طالب لاهوت لامکان میں پہنچ کر معرفتِ توحید اور لقا سے مشرف ہوتا ہے اور یکبارگی اپنے مطالب پالیتا ہے۔ چہارم ذکرِ عظیم دماغ کی بیداری ہے جس کی تلقین کے آغاز میں ذاکر کا دماغ بیدار ہو جاتا ہے اور علم الیقین اور علم الاعتبار کے ساتھ اللہ کے انوار میں غرق ہو کر دیدارِ پروردگار سے مشرف ہو جاتا ہے اور طالب یکبارگی اپنے مطالب پر پہنچ کر ان کا مشاہدہ کر لیتا ہے۔ پنجم ذکرِ عظیم ذکرِ ابدی حیات ہے۔ اس ذکر کی تلقین کے آغاز میں قلب و قالب کے ساتوں اندام مکمل حیات پالیتے ہیں اور وہ لاهوت لامکان میں پہنچ کر اٹھارہ ہزار عالموں اور اس کی کل مخلوقات کا نظارہ بے حجاب دیکھتا ہے۔ ششم ذکرِ عظیم ذکرِ الحق ہے جس کے شروع کرتے ہی ذاکر پر حقیقتِ معرفت اور توحید حق کے حقائق واضح ہو جاتے ہیں اور وہ باطل، حرص، طمع، حسد، تکبر، خواہشاتِ نفس اور ریا کو ترک کر دیتا ہے اور صاحبِ نظر بن کر نگاہ سے طالبانِ مولیٰ کو روزِ اول ہی خضر علیہ السلام کی مجلس میں پہنچا دیتا ہے اور طالب یکبارگی اپنے مطالب پالیتا ہے۔ ہفتم ذکرِ عظمت العظام ہے جس کی تلقین سے ذاکر اسرارِ الہی سے ایسے محرم ہو جاتا ہے کہ وہ نہ تو خدا ہوتا ہے اور نہ ہی لمحہ بھر کے لیے خدا سے جدا ہوتا ہے۔ اور طالب

یکبارگی اپنے مطالب پالیتا ہے۔

وہ کونسا علم اور راہ ہے جو دیدارِ معبود سے مشرف کر دے؟ وہ کونسا علم ہے جو ربِّ العالمین کے ساتھ بقا عطا کر دے جو دیدارِ الہی سے ممکن ہے۔ سن اے احمق اور نفس کے غلام! ناقص اور اہل ہوس، سن اے اہل غضب، نالائق اور اہل غم، سن اے بے دانش، بے شعور، مردہ دل اور اللہ کی معرفت، قرب اور حضوری سے بے خبر! سن اے رحمتِ الہی سے محروم اور اس کی بارگاہ میں نامنظور! دیدارِ پروردگار قلبِ سلیم کے حامل طالبوں کے لیے ممکن ہے نہ کہ ایسے جاہل عالم سے جس کا دل مردہ اور وجودِ افسردہ ہے اور وہ گدھے کی مانند ہے۔

﴿ كَمَثَلِ الْجِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ﴾ (البقرہ-5)

ترجمہ: وہ گدھے کی مثل پیٹھ پر کتابوں کا بوجھ لادے ہوئے ہیں۔

وہ طالبِ نفس اور دنیا کے چاہنے والے شیطان بدکار کے غلام ہیں۔ وہ سب معرفتِ توحید سے دور ہیں اور دنیا میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیدارِ الہی کا اعتبار نہیں کرتے اس لیے ان احوال کا تذکرہ نہ کرو۔

جان لو کہ بعض مردودِ اہل بدعت ایسے ہیں جو دیدار و معرفت اور وصال کو ظاہری حسن و سرود اور خدو خال سے تشبیہ دیتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے۔ وہ جھوٹے ہیں جو مراتبِ زوال کے باعث بے جمعیت اور پریشان حال رہتے ہیں کیونکہ اللہ جو کہ غیر مخلوق ہے اسے مخلوق کے ساتھ تشبیہ دینا کفر و شرک کا باعث ہے۔ جان لو کہ ازل، ابد، عرش، کرسی، لوح و قلم، تحت الثریٰ اور جنت تمام مقام ہیں اور ہر مقام پر خدا تعالیٰ کو کسی شے یا مخلوق سے تشبیہ دے کر دیکھنا جائز نہیں اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ کوئی کسی مقام پر مشرف دیدارِ خدا ہو ایسا کہنے والا خواہشاتِ نفس کے باعث کافر ہو جاتا ہے۔ یہ دیدار اور لقائے ربِّ العالمین کے مراتبِ محض اللہ کا فیض، فضل اور عطا ہیں اور رحمت و نعمتِ الہی ہیں جو اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہوتے ہیں۔ جب اسمِ اللہ ذات سے تجلی انوار کا شعلہ پیدا ہوتا ہے تو وہ طالب کو لاهوت لامکان میں لے جاتا ہے جہاں نہ وقت ہے اور نہ کوئی

مقام۔ جہاں وہ لقاءِ الہی سے مشرف ہوتے ہیں۔ جو ان مراتب کا منکر ہوتا ہے وہ کاذب، منافق اور کفار میں سے ہے۔ دیدار و لقا تحقیق شدہ ہیں جو قدرتِ الہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

بیت:

نیست آنجا ازل و ابد و نیست دنیا نہ بہشت

آن مکان لامکان است دیدار از سرشت

ترجمہ: لامکان نہ ازل ہے نہ ابد اور نہ ہی دنیا نہ بہشت۔ لامکان وہ مرتبہ ہے جہاں صرف دیدار حاصل ہوتا ہے۔

دیدارِ انوار کے دوران طالب جو کچھ دیکھتا ہے اس کی مثال نہیں دی جاسکتی۔ اور جو کلامِ الہی اللہ کے قرب میں سنتا ہے وہ اُسے تا قیامت یاد رہتا ہے۔ ایات:

اللہ ہر کرا خواہد نماید عین راز اللہ ہر کرا خواہد دہد قرب از آواز

اللہ ہر کرا خواہد بہ بخشد با حضور او نخواہد راندہ گرداند ز دور

ترجمہ: اللہ جس کسی کو چاہتا ہے عین راز عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے قرب اور ہم کلامی کا شرف بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی حضوری عطا کرتا ہے لیکن جسے نہیں چاہتا اسے خود سے دور کر دیتا ہے۔

یہ دیدار و لقا کی راہ کا علم ہے۔ اس لقا کے علم کی گواہ آگاہی بخشنے والی نگاہ ہے۔ بعض کو لقا جمعیت بخشتا ہے اور بعض لقا سے مجذوب ہو جاتے ہیں اور بعض لقا کی خاطر دن رات بے چین رہتے ہیں۔

❖ إِنَّ لِلْمُشْتَاقِ الْمَدِيرِ يَنْ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ

ترجمہ: بے شک اہل اشتیاق ہی مدبر ہیں جو کہتے ہیں کیا مزید (قرب و دیدار) ہے؟ یہ توحید کے مراتب ہیں جو اہل اشتیاق تجرید^۱ و تفرید^۲ سے گزر کر حاصل کرتے ہیں۔ فرمانِ حق

۱۔ تجرید یہ ہے کہ اللہ کے سوا ہر شے کی نفی کر دی جائے۔ ۲۔ تفرید یہ ہے کہ اپنی ذات کی بھی نفی کر دی جائے۔

تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾
(الکہف-110)

ترجمہ: پس جو اپنے رب کا قرب و دیدار چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اعمالِ صالحہ اختیار کرے اور اپنے واحد رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔
اعمالِ صالحہ اور ازلی عبادتِ قرب و دیدارِ الہی کے حصول کی جانب متوجہ رہنا ہے جو اصلین کو علمِ بقا سے حاصل ہوتا ہے۔ ایات:

گر شوم در غرق دیدارش دوام
باھو در ھو گم شدہ باھو کدام

ترجمہ: اگر میں ہمیشہ اللہ کے دیدار میں غرق رہوں تو باھو ھو میں فنا ہونے کے باعث باھو کیسے رہے گا؟

باخبر باھو بود یاھو بخوان
یاھو باھو را برد باھو نہ ماند

ترجمہ: باھو یاھو کے ذکر میں ہوشیار رہتا ہے کیونکہ یاھو کا ذکر باھو کو وہاں لے جاتا ہے جہاں وہ فنا ہو کر باھو نہیں رہتا۔

ہر کہ از خود گم شود آنجا چہ دید
خوش بین دیدار از خود خود برید

ترجمہ: جو طالبِ خود کو دیدار میں غرق کر لیتا ہے تو وہاں کیا دیکھنا رہ جاتا ہے اس جگہ خود سے فنا ہو کر دیدار کر۔

ہر کہ منکر از خدا و ز مصطفیٰ
آن کاذب و مردود گردد بے حیا

ترجمہ: جو اللہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منکر ہے وہ بے حیا، جھوٹا اور مردود ہے۔

گر لذت دیدار را شرح کنم
کوین را بر نام او صدقہ کنم

ترجمہ: اگر میں لذت دیدار کی شرح بیان کرنے لگوں تو دونوں جہان کو اس (اللہ) کے نام پر صدقہ کر دوں۔

گر بیائی زود بینی طالبان
طالبان پیدا شوند بہر از لقا

ترجمہ: اے طالب! اگر تو آئے تو تو اسے جلد دیکھ لے گا کیونکہ طالبان حق لقا کی خاطر ہی پیدا ہوتے ہیں۔

اجل پیغام است موت از معرفت
ہر کہ محرم موت شد طالب صفت

ترجمہ: (خواہشاتِ نفس کی) موت معرفت کا ایک پیغام ہے۔ وہی اصل طالب ہے جو اس موت کا طلبگار ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿فَأَيُّهَا تَوَلَّوْا فِئْتَهُمْ وَجْهَ اللَّهِ﴾ (البقرہ-115)

ترجمہ: پس توجہ دہر بھی دیکھے گا اللہ کا چہرہ پائے گا۔

ابیات:

ہر طرف بینم مشرف شد لقا
آوردم رو بسوی قبلہ چو او قبلہ نما

ترجمہ: میں جس طرف بھی دیکھتا ہوں دیدارِ الہی سے مشرف ہوتا ہوں لہذا میں اپنا چہرہ قبلہ کی جانب کرتا ہوں کیونکہ وہی اصل قبلہ ہے۔

از لقا اللہ رو نگر دانم بجان گرجان بود
 اگرچہ از تن سر جدا جان میشود
 ترجمہ: جب تک جان میں جان ہے میں لقائے الہی سے روگردانی نہیں کروں گا اگرچہ سر تن سے
 جدا کر دیا جائے۔

جام نوش ہرگز نہ ترسد جان بی جان
 ساکن لاہوت نظرش لامکان
 ترجمہ: اس کے دیدار کا جام نوش کرنے والا موت سے ہرگز خوفزدہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ لاہوت میں
 رہتا ہے اور ان کی نظر لامکان پر ہوتی ہے۔

دیدہ بر دیدار دل باشتغال
 غرق فی التوحید عارف دم وصال
 ترجمہ: اس کی آنکھ دیدار میں اور دل اللہ کے کاموں میں مشغول ہوتا ہے۔ ایسا عارف توحید میں
 غرق اور واصل ہوتا ہے۔

از لقا رو نگر دانم دوام
 ہر کہ روئی گرداندہ کافر تمام
 ترجمہ: میں کبھی بھی لقائے الہی سے منہ نہیں موڑتا اور جو کوئی اپنا چہرہ اس سے پھیرتا ہے وہ مطلق کافر
 ہو جاتا ہے۔

اہل اللہ فقیر جس کے ساتوں اندام تصور اسم اللہ ذات سے مطلق نور بن جاتے ہیں وہ
 ظاہری طور پر لوگوں میں تصرف کرنے والا مشہور ہوتا ہے اور باطن میں معرفت الہی کے تصرف کی
 بنا پر مشہور ہوتا ہے اور اٹھارہ ہزار عالموں اور مجلس انبیاء، اولیاء اللہ، تمام فرشتوں، موعلات اور جن و
 انس میں اس کے احوال (مراتب) ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ اس فقیر کے مراتب ہیں جس کا باطن
 معمور ہوتا ہے۔ یہ مراتب تصور اسم اللہ ذات کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ہر مراتب سے

ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن تصور اسم اللہ ذات سے بے حجاب دیدار حاصل ہوتا ہے لیکن (راہِ حق میں) تصورِ شیطانی کی مداخلت سے باخبر رہ۔ جان لو کہ اسم اللہ ذات فرمانِ الہی کی مثل ہے اور صاحبِ تصور اسم اللہ ذات عارف جو صاحبِ نظر ہوتا ہے اس فرمان کا حامل ہوتا ہے۔ جو اسم اللہ ذات کے فرمان کی عزت نہیں کرتا وہ نافرمان اور فرعون بن جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ جسے مشاہدہ اور قربِ الہی کے ساتھ دائمی حضوری اور وصال حاصل ہو اس کا کلام کبھی غلط اور خطا سے پُر نہیں ہوتا کیونکہ وہ کلام اللہ کی بارگاہ میں اس کے ازلی قرب کی بنا پر مقبول ہوتا ہے۔ ایسے فقیر کی زبان سیف اللہ ہے جو تلوار کی مثل (برائی کو) قتل کرنے والی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ أَقْتُلُوا الْمُؤْذِيَاتِ قَبْلَ الْإِيذَاءِ ﴾

ترجمہ: مؤذیات کو ایذا پہنچانے سے پہلے قتل کر دو۔

فقیر کے ان مراتب کو خواہشاتِ نفسانی سے مغلوب لوگ کیا جانیں کہ فقیر ایک دم میں تمام عالم کو اپنی توجہ سے فنا کر سکتا ہے اور ایسا وہ حکم خدا اور اجازتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرتا ہے۔ کیونکہ فقیر تو حیدِ الہی میں غرقِ اہل حضور ہوتا ہے اور اس کے پاس اسم اللہ ذات کا نور اور تمام جلالی و جمالی صفات کی طاقت ہوتی ہے اور اس کی کوئی بھی بات حکمتِ الہی سے خالی نہیں ہوتی۔ بیت:

مست را فکری نباشد از جلال

غرق فی التوحید اللہ با وصال

ترجمہ: توحید میں غرقِ مست فقیر کو جلال سے کوئی پریشانی نہیں ہوتی اور اللہ سے وصال کی بنا پر وہ ان کو جذب کر لیتا ہے۔

جو فقیر دائمی طور پر غرق اور دیدار سے مشرف و متوجہ ہو وہ مردار دنیا، نجاست، گندگی، مردار اور حرام کی بدبو کی طرف ہرگز نہیں دیکھتا۔ جاننا چاہیے کہ شیطان صرف خدا کے دشمنوں پر ہی غالب آسکتا ہے اور ان پر غفلت سے غلبہ کرتا ہے جبکہ خدا کے دوست شیطان پر غالب ہوتے ہیں۔ جو حق کا حقیقی

طالب ہے وہ بلاشبہ اہل توفیق اور حق کار توفیق ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ط وَ كَفٰى بِرَبِّكَ وَ كَيْلًا ﴾ (بنی اسرائیل - 65)

ترجمہ: (اے شیطان!) بے شک تو میرے بندوں پر غالب نہ آسکے گا اور تیرا رب ہی ان کے لیے کافی اور کارساز ہے۔

دشمنانِ خدا پر خواہشاتِ نفس غالب ہوتی ہیں جو انہیں در بدرِ خوار سے خوار تر کرتی چلی جاتی ہیں اور حرص و طمع کے باعث وہ ہمیشہ حیران و پریشان رہتے ہیں جبکہ دوستانِ خدا نفس پر سواری کرتے ہیں اور علمِ یقین، علمِ اعتبار اور علمِ دیدار کے باعث دائمی حضوری اور نور میں غرق رہتے ہیں۔ پس دوستانِ خدا کو ان کے کس عملِ خیر کے سبب پہچانا جاسکتا ہے اور اللہ کی دوستی، محبت اور معرفت کس چیز سے حاصل ہو سکتی ہے؟ اور مرشدِ کامل و اصل باللہ سے کونسے مراتب حاصل ہو سکتے ہیں؟ اول ذکرِ نور، دوم تصورِ حضور، تصرفِ حضور، توجہِ حضور اور تفکرِ حضور۔ ذکرِ نور اور تصورِ حضور علمِ دعوت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے جب تک اہلِ روحانی کی قبور پر دعوت نہ پڑھی جائے۔ جو اولیا اللہ کی قبور پر اخلاص و اعتقاد کے ساتھ زیارت کی غرض سے جاتا ہے اور جو آیاتِ قرآن یاد ہوں انہیں اسمِ اللہ ذات اور اسمِ اعظمِ کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ کے ساتھ پڑھتا ہے اور (اہلِ قبر کی) روح کی طرف متوجہ ہو کر تفکر اور مراقبہ کرتا ہے بے شک اسی وقت روح ولیِ قبر سے اس طرح باہر نکل آتی ہے جس طرح سانپ اپنی کھال سے باہر نکلتا ہے۔ پس ولی کی روح کا قبر سے باہر آنا جانا اسی طرح ہوتا ہے جس طرح غوطہ خور سمندر کے پانی میں آتا جاتا ہے۔ اگر اہلِ دعوت صاحبِ توفیق ہے تو وہ روح کو دیکھ لیتا ہے لیکن اگر وہ مردہ دل ہے تو روح کو نہیں دیکھ سکتا اگرچہ وہ تمام عمر قبر پر بیٹھا دعوت پڑھتا رہے۔ صاحبِ باطن سے دینی و دنیوی امور کے سلسلے میں روح ہم کلام ہوتی ہے۔ روح اہلِ نفس سے زبانِ نفس سے ہم کلام ہوتی ہے اور صاحبِ قلب و دل کے ساتھ زبانِ قلب و دل سے ہم کلام ہوتی ہے اور صاحبِ روح کے ساتھ زبانِ روح سے اور صاحبِ ستر کے ساتھ زبانِ ستر سے ہم کلام ہوتی ہے۔ ارواح کے ساتھ ہم کلام ہونے اور ان

سے جواب باصواب پانے میں کسی قسم کا شبہ نہیں۔ نہ یہ شریعت کے خلاف ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿ إِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْأُمُورِ فَاسْتَعِينُوا مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ ﴾

ترجمہ: جب تم اپنے (روحانی و باطنی) امور میں پریشان ہو جایا کرو تو اہل قبور (کی ارواح) سے مدد مانگ لیا کرو۔

تصور حضور اور ذکر نور کی برکت سے طالب ترک اور توفیق الہی سے مراتب نور حاصل کرتا ہے اور تجرید و تفرید کے مراتب طے کرنے سے طالب توحید کے مرتبہ پر پہنچتا ہے جہاں اُسے تصور حضور، توکل اور تحقیق حاصل ہوتی ہے۔ ابیات:

ذکر حق نور است فکرش با حضور

بے حضوری ذکر فکر و بعد دور

ترجمہ: ذکر حق نور ہے اور یہ تفکر اور حضوری سے ہونا چاہیے۔ حضوری کے بغیر ذکر فکر حق سے دور کرتے ہیں۔

ذکر را بگذار مذکورش مگو

احتیاجی نیست ذکرش روبرو

ترجمہ: ذکر کو چھوڑ دے لیکن مذکور (اللہ) کو نہ چھوڑنا۔ حق کے روبرو ہو کر ذکر کی حاجت نہیں رہتی۔

شرح دعوت اہل قبور

گر ترا علم است دانش باشعور نظر کن بر مردگان اہل القبور

عاقبت تو جائے خانہ شد قبر کس نہ بڑدہ در قبر این سیم و زر

ترجمہ: اگر تیرے پاس علم دانش و شعور ہے تو اہل قبور مردوں کو دیکھ۔ تیرا انجام اور گھر بھی قبر ہے جہاں کوئی مال و دولت نہیں لے جاسکتا۔

علم میباید علم بہر از عمل
جز محبت حق دگر باطل نخل

ترجمہ: اصل علم وہ ہوتا ہے جس پر عمل کیا جائے۔ تمہیں جاننا چاہیے کہ محبت حق کے علاوہ دیگر ہر شے باطل اور شرمندہ کرنے والی ہے۔

مرد عارف اور عالم باللہ وہ ہے جو قوت قرآن اور قرب و معرفت الہی کی قوت سے اپنی قبر کو ایک قلعہ بناتا ہے اور وہ قلعہ جمعیت اور تجلی لقا کے انوار سے اس طرح پُر رہتا ہے کہ اس کے گرد آگ بھی نہیں آسکتی۔ دعوت قبور وہی شخص پڑھتا ہے جو دعوت کے احوال سے گزرا ہو اور اس لیے اہل قبور ارواح کے احوال اس پر منکشف ہوتے ہیں لہذا دعوت پڑھنے کے دوران اسے ارواح کے انوار حاصل ہوتے ہیں جس سے اس کے سامنے کوئی حجاب اور پوشیدہ پردہ باقی نہیں رہتا۔ بعض لوگوں سے دعوت قبور پڑھنے پر روح ہم کلام ہوتی ہے اور دعوت پڑھنے والوں کے سوالوں کے درست جواب دیتی ہے۔ بعض رجعت کھا کر خراب حال ہو جاتے ہیں اور بعض بے حجاب سب کچھ دیکھتے ہیں۔ بعض کثرت گریہ سے اپنی جان جلاتے ہیں، بعض نور کے اثرات کے باعث دن رات آہ و زاری کرتے ہیں اور خوف کے سبب رجا کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ عظیم روح کی قبر پر دعوت پڑھنے سے مراتب کبیر حاصل ہوتے ہیں اور عام روح کی قبر پر دعوت پڑھنے سے مراتب صغیر حاصل ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اہل قبور کے احوال کی حقیقت کس طریق تحقیق اور توفیق سے معلوم کی جاسکتی ہے کیونکہ قبر اور ارواح کی کچھ اقسام ہیں اور ان ارواح کے ان مراتب کے حساب سے چند خطاب اور نام ہیں۔ دعوت پڑھنے والے کو ارواح کے مراتب، منصب اور احوال کے مطابق مراتب، منصب اور احوال حاصل ہونے چاہیے۔ بعض قبور اہل نفس کی ہیں جو قبر میں قید، عذاب میں مبتلا اور خراب حال ہیں۔ ان اہل نفس کی قبر پر دعوت پڑھنے سے جنوں کی آوازیں آتی ہیں اور خطرات، واہمات اور وسوسہ شیطانی صاحب دعوت کو فریب دیتے ہیں اور اس کی راہ روکتے ہیں اور حق سے دور کر کے غیر حق کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور صاحب دعوت کا ہرگز

مطلب پورا نہیں ہونے دیتے۔ بعض قبور اہل دل روشن ضمیر فقیر اولیا اللہ کی ہوتی ہیں جن کے وجود مردہ لیکن جان زندہ ہوتی ہے۔ ان کی قبر پر جو دعوت پڑھتا ہے اسے جمعیت عطا ہوتی ہے کہ ان کی قبر جنت و بہشت سے بہتر ہے اور اس کے احوال کے موافق مؤکل فرشتے اسے آواز دیتے ہیں اور ان زندہ جان قبور سے شعلہ انوار پیدا ہوتا ہے اور صاحب دعوت کی مہمات و مطالب حاصل ہو جاتے ہیں اور وہ تمام مشکلات سے آسانی پاتا ہے۔ بعض قبور اہل روح کی ہیں جن کی قبور پر دعوت پڑھنے سے صاحب دعوت کے ساتوں اندام سر تا قدم روشن ہو جاتے ہیں اور اس کا بدن اس کی روح کی چمک سے روشن ہو جاتا ہے اور دل ایسے ٹھاٹھیں مارتا ہے جیسے طوفانِ نوح۔ وہ روح صاحب دعوت سے ملاقات کرتی ہے اور دعوت پڑھنے والا اپنے مطالب تک پہنچ جاتا ہے۔ اہل اسرارِ الہی کی قبور پر دعوت پڑھنے سے اسرارِ الہی کھلتے ہیں اور عین حقیقت دکھاتے ہیں۔ بعض اہل اللہ کی قبور ہیں جو مکمل نور ہیں جن کی ہم نشینی میں دعوت پڑھنے سے صاحب دعوت نور بن جاتا ہے اور مجاہدہ و مشاہدہ سے انبیا اور اولیا اللہ کی حضوری میں پہنچ جاتا ہے۔ عارف کی ارواح نور ایمان سے پُر ہوتی ہیں اور اسی نور کی قوت سے لوگوں سے ملاقات کرتی ہیں اور ان کی قبور سے ذکر اور حقیقت مذکور کی آواز بلند ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ إِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْأُمُورِ فَاسْتَعِينُوا مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ ﴾

ترجمہ: جب تم اپنے (دینی) امور میں پریشان ہو جایا کرو تو اہل قبور سے مدد مانگ لیا کرو۔

جسے تصور اسم اللہ ذات سے حضوری کے مراتب حاصل ہوں اور جس کا ظاہر باطن ایک ہو چکا ہے اسے ارواح کی قبور سے آواز سنائی دیتی ہے اور جمعیت جاودانی عطا کرتی ہے۔ بیت:

عمل قرآن و قبر قرب از خدا
این عمل حاصل شود از مصطفیٰ

ترجمہ: قبور پر قرآن سے دعوت پڑھنے سے قرب خدا حاصل ہوتا ہے اور یہ عمل بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوتا ہے۔

قبر شیر کے گھر کی مثل ہے اور روح اس قبر میں ز شیر کی مثل ہے۔ قبر پر اُسے دعوت پڑھنی چاہیے جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام جیسی قوت اور توفیق حاصل ہو۔ بیت

قبر بیشہ شیر در قبر فقیر
شہسواری شیر خواند یا بصیر

ترجمہ: فقیر کی قبر شیر کی کچھار کی مثل ہوتی ہے لہذا صاحب نظر ہی اس شیر کی مثل فقیر کی قبر پر دعوت پڑھ سکتا ہے۔

اولیا اللہ کی قبر قلعہ نور ہوتی ہے جس میں ارواح دائمی حضوری سے مشرف ہوتی ہیں۔ ابیات:

ہر کرا شد معرفت وحدت لقا
خوش بخواند بر قبر آن اولیا

ترجمہ: جس کسی کو معرفت وحدت اور لقا حاصل ہو وہ ان اولیا کی قبر پر شوق سے دعوت پڑھ سکتا ہے۔

ہر کہ خوابد معرفت توحید نور
شد حضوری راز با اہل القبور

ترجمہ: جو نور توحید کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے اہل قبور سے حضوری کا راز حاصل کرنا چاہیے۔

باروحانی راہ روحی راہبر
باتصور می رود اندر قبر

ترجمہ: صاحب دعوت راہ روحی پر ارواح کی رہنمائی حاصل کرے اور تصور سے قبر کے اندر داخل ہو جائے۔

با یکدگر شد ہم سخن با ہم کلام
ہر حقائق یافتہ و ز خاص و عام

ترجمہ: اور ایک دوسرے سے ہم کلام ہو کر گفتگو کرے اور (روح سے) ہر خاص و عام حقائق حاصل کرے۔

ہر کہ این راہ نداند بے عمل
با وسوسہ خطرات شیطانی خلل

ترجمہ: جو کوئی اس راہ کو نہیں جانتا وہ بے عمل ہے اور وسوسہ و خطراتِ شیطانی اور خلل کا شکار ہے۔

بے سرے رفتند اولیا
روز اول شد مشرف بالقا

ترجمہ: اولیا بے سر ہو کر اس راہ پر چلتے ہیں اور روزِ اول ہی لقا سے مشرف ہو جاتے ہیں۔

باھو تو بہر از خدا این راہ نما
سر ز گردن کن جدا بہر از خدا

ترجمہ: باھو! اللہ کے واسطے تو اس راہ پر ہمارا راہبر بن اور خدا کی خاطر گردن سے سر کو جدا کر دے۔

عارف اور عالم باللہ جو صاحبِ استغراقِ الہی ہو اور حضورِ پروردگار میں آتا جاتا ہو اسے مؤکلات اور جنوں کا کیا خوف اور اپنے گرد حصار باندھنے کی کیا ضرورت؟ اس کے وجود سے نورِ الہی کا ایسا شعلہ پیدا ہوتا ہے کہ تمام مؤکل، فرشتے اور جن نورِ الہی کے جلال اور گرمی کے باعث اس سے دور بھاگتے ہیں۔ بیت:

مرد باشد حق شناسد با حضور
آن وجود لائق است دعوت قبور

ترجمہ: جو مرد حق شناس اور حضوری کا حامل ہو اسی کا وجود دعوتِ قبور پڑھنے کے لائق ہوتا ہے۔

شرح دیدار و لقا

دیدارِ پروردگار اور مشرفِ لقا ہونے کا کونسا طریقہ شریعت کے موافق اور جائز ہے؟ دیدارِ الہی کے

پانچ طریقے ہیں اول خواب میں جسے نوم الخیر کہتے ہیں۔ دوم مراقبہ جو موت کی مثل ہے اور محرمِ محبت و معرفت بناتا ہے۔ ایسی موت وصالِ الہی عطا کرتی ہے۔ بلکہ موت سے غالب تر ہے کیونکہ مَوْتُوَا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوَا کا مرتبہ ہے جو عارف کو لاهوت لامکان میں پہنچا کر ذاتِ حق کا بے حجاب مشاہدہ عطا کرتا ہے۔ اس مقام پر انوارِ ذات بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ علمِ اجل سے فتوحات حاصل ہوتی ہیں اور موت انوارِ ذات میں غرق کر کے لقا و دیدار سے مشرف کرتی ہے۔ عارفین اولیا اللہ اس موت سے مطلق حیات پاتے ہیں اور جہاں (مقامِ ہاھویت پر پہنچ کر) معرفت، مشاہدہ، قربِ الہی اور مجلسِ انبیا و اولیا بھی ختم ہو جاتی ہیں (کیونکہ ہر شے وحدت میں غرق ہو کر عین وحدت ہو جاتی ہے)۔ عارفین اس موت سے توفیقِ الہی حاصل کر کے اسے رفیق بناتے ہیں اور اپنی موت کو ابدی حیات سے آراستہ کرتے ہیں۔ یہ وہ موتِ رحمت ہے جس کے باعث اللہ سے بے آواز ہم کلامی کا مکمل شرف حاصل ہوتا ہے اور قُمْ بِاَدْنِ اللّٰہِ کے بے آواز علم سے طالب کی روح دونوں جہان میں زندگی حاصل کرتی ہے۔ اس مقام پر ولی اللہ کے لیے زندگی اور موت برابر ہوتی ہیں۔

ابیات:

باتصور اسم اللہ لازوال است

گر بہ پنم ہمہ اندر وصال است

ترجمہ: تصور اسم اللہ ذات سے لازوال دیدار حاصل ہوتا ہے۔ جب بھی میں اسم اللہ ذات کا تصور کرتا ہوں مجھے اس سے وصالِ الہی حاصل ہوتا ہے۔

کسے داند کہ ہرگز آن نداند

حجاب خود ز خود رویت بماند حق نگار

ترجمہ: اگر کوئی اس کے متعلق جانتا ہے تو وہ یہ ہرگز نہیں جانتا کہ حق کے دیدار کے لیے اس کا اپنا وجود ہی حجاب ہے۔

مراتبِ عاشقان دیدار بین است

ز حق باحق رسد حق الیقین است

ترجمہ: عاشقوں کے مراتب یہ ہیں کہ انہیں دیدار حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ حق کے توسط سے حق تک پہنچ کر حق الیقین کے مرتبہ پر ہوتے ہیں۔

حیاتی شد بقا بہر از لقا شد

کسی این جا نہ بیند سر ہوا شد

ترجمہ: جو لقا کی خاطر زندہ ہوتے ہیں انہیں لقائے الہی سے جاودانی زندگی حاصل ہوتی ہے جس نے اس زندگی میں دیدار حاصل نہ کیا وہ خواہشاتِ نفس کا شکار ہے۔

اگر گوید کسی دیدار فردا

کہ فردا شد بہ آزا صد پردا

ترجمہ: اگر کوئی یہ کہے کہ قیامت کے روز دیدار ہوگا تو (وہ جان لے کہ) کل قیامت کے روز بھی اس کے سامنے سینکڑوں حجاب ہوں گے۔

خدا بیند مرا من چون نہ بینم

کہ امت از محمد پاک اویم

ترجمہ: خدا مجھے دیکھتا ہے تو میں اسے کیوں نہ دیکھوں کہ میں اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہوں۔

لذتے و ز جاودانی لذت دیدار بہ

الہی مرتبہ دیدار دادی طاقت دیدار دہ

ترجمہ: ہر لذت سے دیدار کی جاودانی لذت بہتر ہے۔ الہی! تو نے مرتبہ دیدار تو عطا کر دیا اب طاقت دیدار بھی عطا فرما۔

اہلِ محبت، اہلِ ذکر و فکر، اہلِ معرفت، اہلِ حضورِ حق، اہلِ مقربِ حق، اہلِ مشاہدہٴ نور، اہلِ

تجلی غرق دیدار، اہل مشرف لقا، فنا، بقاء، درویش فقیر ولی اللہ، اولیا اللہ، واصل عاشق، عارف، عالم، عامل، جامع جو کامل مکمل اکمل اور رہنمائے خلق ہیں، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، اختیار جن کے باطن معمور اور جن کے وجود پاکیزہ ہیں اور وہ ہمیشہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتے ہیں۔ ان تمام اہل نصیب صاحب مراتب کو کون سے احوال سے پہچانا جاسکتا ہے؟ اہل اللہ اہل دیدار ہوتے ہیں جن کا نفس بیمار ہوتا ہے اور بیمار کو بولنے، سننے یاد دیکھنے اور کھانے کی لذت و ذائقہ کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ اسی طرح اہل اللہ کو سوائے حضوری، مشاہدہ دیدار کے سوا کچھ اچھا نہیں لگتا۔ ان کا سننا، دیکھنا اور بولنا دیدار کے سوا کچھ نہیں اور وہ دیدار سے ہی لذت و ذائقہ پاتے ہیں کیونکہ ان کا کھانا بھی نور ہوتا ہے جو تمام انوار الہی کا نور کہلاتا ہے۔ ابیات:

طلب کن دیدار دائم تا شوی طالب خدا

درمیان یک ہفتہ یابی معرفت وحدت لقا

ترجمہ: تو ہمیشہ دیدار حق کی طلب کرتا کہ تو طالب مولیٰ بن جائے اور ایک ہفتہ میں ہی معرفت و لقائے وحدت پالے۔

ناقصاں را سال پنجہ کاملان را روز پنج

پنج پنجہ نیز ناقص عارفان یک روز گنج

ترجمہ: ناقصوں کو پچاس سال میں بھی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جبکہ کاملوں کو پانچ روز میں ان کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ پانچ روز اور پچاس سال والے بھی ناقص ہیں۔ کیونکہ عارفین کو ایک روز میں ہی یہ (معرفت کا) خزانہ حاصل ہو جاتا ہے۔

پنج گنج نیز ناقص دم زدن بہ برد حضور

این مراتب جامع مرشد بود یا ذات نور

ترجمہ: پانچ خزانوں پر تصرف رکھنے والے بھی ناقص ہیں۔ یہ مراتب جامع مرشد جو نور ذات میں غرق ہوتا ہے کے ہیں جو لمحہ بھر میں حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

دم زدن ہم دیر باشد طرفہ زد حاضر کند

این مراتب انتہائے از خدا حاصل شود

ترجمہ: لمحہ بھر میں بھی دیر ہوتی ہے۔ جامع مرشد پل بھر میں حضوری میں پہنچا دیتا ہے اور یہ انتہائی مراتب اسے حق سے حاصل ہوتے ہیں۔

این ہر یک مراتب ناقصان را راہزن شد طالبان

نادیدہ را دیدہ بہ بخشد میشود روشن عیان

ترجمہ: ناقصوں کے تمام مراتب سچے طالبوں کے لیے راہزن ہیں۔ کامل مرشد نابینا کو چشم بینا عطا کرتے ہیں جس سے ان پر ہر شے روشن و عیاں ہو جاتی ہے۔

باھوؔ راہ مردان با توجہ بانظر ناظر قلب

در تصرف با تصور غرق کن در ذات رب

ترجمہ: باھوؔ راہ مردان یہ ہے کہ وہ توجہ اور نگاہ سے طالبوں کے قلب کو روشن کر دیتے ہیں اور اپنے تصرف سے تصور کے ذریعے انہیں ذات رب میں غرق کر دیتے ہیں۔

ہر کوئی اپنے نام کی شہرت کا طالب ہے اور ہر کوئی یہ مطلوب حاصل کرنے کے لیے دن رات

مطالعہ کتب میں مصروف ہے۔ مردار اور بد بودار دنیا کی طلب کرنے والے طالب و مرید بے شمار

ہیں جو اپنے مرشد سے خلافت چاہتے ہیں اور ایسے طالب جھوٹے اور حد سے بڑھنے والے ہیں۔

ابیات:

کس نہ بینم طالبے توفیق تر

کس نیابم مرد مرید از نظر

ترجمہ: میں کوئی بھی ایسا طالب نہیں دیکھتا جو توفیق الہی کے لائق ہو اور نہ ہی کوئی ایسا مرد کامل ہے

جو نگاہ سے تزکیہ کرے۔

ہم مریدی طالبی از بہر خویش

درپیش بسیار است بدکیش بیش

ترجمہ: تمام طالب و مرید اپنی خواہشات کی فکر میں رہتے ہیں۔ ایسے بدخصلت مرید بہت سے ہیں جن سے مرشد کو واسطہ پڑتا ہے۔

وہ عارف جس کے پاس بے حجاب دیکھنے والی آنکھ ہو اور وہ دیدار سے مشرف ہو اسے آج اور کل کے وعدے سے کیا سروکار؟

گر نہ بیند کور مادر عیب نیست

سر شد اظہار آن از غیب نیست

ترجمہ: اگر مادر زاد اندھا دیدار نہیں کر سکتا تو کیا برائی، کیونکہ ایسے اندھے پر غیب سے اسرار کا اظہار نہیں ہوتا۔

میدہد دیدار میگوید بہ بین

ہر کہ آواز او نہ بیند شد لعین

ترجمہ: اللہ ہی اپنا دیدار عطا کرتا ہے اور خود ہی دیکھنے کا کہتا ہے اور جو کوئی اس کے فرمان پر اسے نہیں دیکھتا وہ ملعون ہے۔

گر نہ بینم میشوم مشرک تمام

روئے من با روئے او باشد ہر مدام

ترجمہ: اگر میں اسے (یعنی اللہ کو) نہ دیکھوں تو میں مطلق مشرک ہو جاؤں گا اس لیے میں ہمیشہ اپنا رُخ اس کے رُخ کے سامنے ہی کرتا ہوں۔

فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾

ترجمہ: بے شک میں اپنا رخ اسی کی جانب کرتا ہوں جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

نور دیدارش نہ جشہ داشتند
نفس قلب و روح را بگذاشتند

ترجمہ: اس کے نور کا دیدار کرنے والوں کے وجود نہیں ہوتے اس لیے طالب دیدار نفس، قلب اور روح کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

باھو ابتدا نور است آخر گشت نور
نور از شد نور، نور از شد ظہور

ترجمہ: باھو کی ابتدا بھی نور ہے اور اس کی انتہا بھی نور ہوگی۔ اس کے نور کی اصل اور اظہار اللہ کے نور سے ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿الْبَهَائِيَّةُ هُوَ الرَّجُوعُ إِلَى الْبِدَايَةِ﴾

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانے کا نام ہے۔

مرد (مرشد) وہ ہے جو ایک ساعت میں ابتدا و انتہا تک پہنچا دے۔ یہ اس مرشد کے مراتب ہیں جس کا ظاہر توفیق الہی کا حامل اور اس کا باطن حق کا با تحقیق رفیق ہوتا ہے۔ بیت:

ہم چون ابلیس است مانع شد لقا

رحمت خدا بروے کسے را شد لقا

ترجمہ: جو لقائے الہی سے روکتا ہے وہ ابلیس کی مانند ہے۔ جسے لقا حاصل ہو اس پر خدا کی رحمت ہوتی ہے۔

جان لو کہ لقا اللہ کے فضل سے عالم فقرا کا نصیب ہوتا ہے۔ یہ وہ عالم ہوتے ہیں جن کے پاس مندرجہ ذیل علوم ہوتے ہیں: علم تفسیر، علم تاثیر، علم روشن ضمیر، علم ناظر نظیر، علم بر نفس امیر، علم فنا

فی اللہ فقیر، علم کیمیا اکسیر، علم دعوت تکسیر، علم تمام عالمگیر، علم ذکر زوال، علم فکر جو نفس کو فنا کر دے اور اللہ کا وصال عطا کرے، لازوال معرفت کا علم، محبت کے احوال کا علم، یا حقیقی کو طلب کرنے کا علم، علم جو دیدار سے مشرف کر دے، علم ورد و وظائف، علم مراقبہ، علم مکاشفہ، علم مجادلہ، علم محاربہ، علم محاسبہ، علم الہی، علم الہام، علم نور، علم حضور، علم مجاہدہ، علم مشاہدہ، علم قرب، علم قدس، علم تمثیل، علم وھم، علم دلیل، علم عیان، علم تصور، علم تصرف، علم تفکر، علم توجہ، علم استغراق، علم کلید، علم قفل، علم جامع، علم جمعیت، علم فنا، علم بقاء، علم خلاف نفس، علم صدیق القلب، علم توفیق روح، علم تحقیق سر، علم اعتقاد، علم وحدت، علم یقین، علم تعلیم، علم تلقین، علم ہدایت، علم غنایت، علم ولایت، علم لانہایت، علم تجرید، علم تفرید، علم فیض، علم عطا، علم تمام علوم، علم حی قیوم، علم رسم رسوم۔ یہ تمام علوم حق و باطل کی تحقیق کے لیے ہیں۔ تو اپنے وجود پر شریعت کا لباس پہن اور شریعت میں کوشش کر اور شریعت کے احکامات اختیار کر اور شریعت کے مخالف، بدعت اور منہا ہی کو چھوڑ دے۔ اس کے بعد فقر کی راہ پر قدم رکھ اور اپنا چہرہ معرفت اور دیدار الہی کی طرف رکھ۔ ہر علم، ہر عبادت اور ہر ثواب بے حجاب ہونے اور اللہ کی معرفت اور دیدار کے لیے ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مراتب دو قسم کے ہیں۔ ایک مراتب مردار جو کہ باطل ہیں اور دوسرے مراتب دیدار جو اللہ کی طرف سے برحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی معرفت، عبادت اور دائمی دیدار سے مشرف ہونے کے لیے پیدا کیا ہے نہ کہ مردار دنیا کے لیے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذريت - 56) أَمْ لِيَلْبَغِرْفُونَ ﴾

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے یعنی اپنی معرفت کے لیے۔

جاننا چاہیے کہ علم ظاہر کے بہت سے عالم ہیں۔ ہزار عالموں میں سے کوئی ایک عالم ہی دیدار سے مشرف ہونے کا علم جانتا ہے جو علم دیدار کے علاوہ دوسرا کوئی علم نہ جانتا ہے اور نہ پڑھتا ہے اور اپنے شاگرد، طالب اور مرید کو بھی علم دیدار کا سبق دیتا ہے اور اس علم کے حصول سے دیدار تک

پہنچاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿حَسْبِيَ اللَّهُ﴾ (توبہ-129)

ترجمہ: اور میرے لیے اللہ کافی ہے۔

﴿وَكَفَىٰ بِاللَّهِ﴾ (الاحزاب-39)

ترجمہ: اور اللہ (سب کے لیے) کافی ہے۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوں۔ جو اب دو کہ علم دیدار کی راہ کون سے علم سے ہے؟ اور علم دیدار کا گواہ کون سا علم ہے؟ اور علم دیدار کا محرم کون ہے اور اس راہ پر رفیق کون ہوتا ہے۔ علم دیدار کو اسم اللہ سے تحقیق کیا جاتا ہے کیونکہ اسم اللہ ذات دیدار الہی تک پہنچاتا ہے اور علم دیدار کا گواہ حضوری ہے جو کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ سے حاصل کی جاتی ہے۔ جو کلمہ طیبہ کو اس کی کنہ سے پڑھتا ہے کلمہ طیبہ اسے دیدار سے مشرف کر دیتا ہے۔ علم دیدار کا استاد عالم اور رفیق مرشد کامل ہوتا ہے جو توفیق الہی کا حامل ہوتا ہے اور اپنی نگاہ اور توجہ سے طالب کو روشن ضمیر اور باعیان بنا دیتا ہے اور نگاہ اور تصور سے حضوری میں پہنچاتا ہے۔ جو پیر و مرشد علم حضوری اور دیدار سے مشرف کرنے کا علم نہیں جانتا اور اپنے طالب و مرید کو مرتبہ ذکر فکر میں ہی الجھائے رکھتا ہے وہ احمق ہے جو خود کو پیر و مرشد کہلواتا ہے۔ دیدار حق تعالیٰ کا فضل ہے جو اللہ کی عطا اور بخشش ہے۔ یہ لقا سے مشرف عارفین کے مراتب ہیں۔ جو طالب ان کے مراتب کا یقین نہیں کرتا وہ مردہ دل، اندھا اور بے حیا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ﴾ (بنی اسرائیل-72)

ترجمہ: جو اس دنیا میں (دیدار الہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

اگر میں باطنی طور پر اندھے شخص کو حقیقت دکھاؤں اور کہوں کہ دیکھ تو وہ اندھا اپنے اندھے پن کی بنا پر کیسے دیکھ سکتا ہے۔ وہ بے یقین اور شیطان لعین کا ساتھی ہے۔ ابیات:

در درس دیدار خوانند بے زبان
 بے چشم عارف بہ بیند باعیان
 ترجمہ: عارف دیدار کا درس بے زبان پڑھتے ہیں اور ظاہری آنکھوں کے بغیر بے حجاب عیاں دیدار کرتے ہیں۔

شد مطالعه موت علم از معرفت
 عالم دیدار باشند این صفت
 ترجمہ: علم معرفت سے موت کی حقیقت کا علم حاصل ہوتا ہے۔ عالم دیدار ہی اس صفت کے حامل ہوتے ہیں۔

جسم انوارش بحاضر داشتند
 نفس و قلب و روح بگذاشتند
 ترجمہ: وہ نفس و قلب اور روح کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا جسم نور بن جاتا ہے جس کے بعد وہ نور کی صورت میں اللہ کی حضوری میں رہتے ہیں۔

اصل از نور است وصلش نور شد
 ابتدائے انتہائے بحضور شد
 ترجمہ: ان کی اصل نور ہے اور انہیں وصل بھی نور سے ہوتا ہے اور انہیں ازل سے ابد تک حضوری حاصل ہوتی ہے۔

مرشدے باشد چنین عالم لقا
 طالبان را میکشد کبر و از ہوا
 ترجمہ: مرشد کو ایسا عالم لقا ہونا چاہیے جو اپنی روحانی قوت سے طالبوں کو تکبر اور خواہشاتِ نفس سے نجات دلا دے۔

عالم کئی اقسام کے ہیں۔ ایک جو علم تفسیر کے عالم ہیں اور ایک وہ عالم جو علم میں مشہور ہیں

اور ایک عالم وہ جو دن رات ورد و وظائف، مطالعہ علم دعوت اور ذکر فکر میں مشغول رہتے ہیں۔ ایک وہ جو علم دنیا کے عالم ہوتے ہیں جن کا دماغ خواہشات سے پڑھتا ہے اور وہ تکبر و غرور کے باعث معرفت الہی سے محروم ہوتے ہیں اور ایک وہ جو علم فنا فی اللہ اور دیدار نور کے عالم ہوتے ہیں اور ایک وہ عالم جو مجلس محمدی کے علم حضوری کے عالم ہوتے ہیں کیونکہ فقر کی اساس علم فقہ ہے۔ فقیہ عالم دو قسم کے ہیں اول قسم کے فقیہ وہ ہیں جو مسائل فقہ کی تاثیر سے نفس کو فنا کرتے ہیں۔ یہ عالم عارف باللہ صاحب تقویٰ ہوتے ہیں جنہیں دیدار کی توفیق حاصل ہوتی ہے اور وہ مردار دنیا سے بیزار ہوتے ہیں۔ دوم فقیہ وہ ہیں جن کا نفس انا، تکبر اور ہوس کے باعث طاقتور ہوتا ہے اور وہ خواہشات نفس کے قیدی ہوتے ہیں۔ آیات:

موسیٰ را معراج شد و ز معرفت اگر باشد خضر عیسیٰ صفت
 مردہ را زندہ کند با دم نظر ہچو قصہ مجلس موسیٰ خضر
 ہر کہ بیند از گناہ در خود نگاہ ہر کہ یابد راہ بنماید براہ
 ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام اگر خضر اور عیسیٰ کی مثل ہوتے تو انہیں معرفت کے سبب معراج ہوتی۔ اور مردہ کو سانس اور نظر سے زندہ کرتے جیسا کہ موسیٰ اور خضر کے قصہ سے واضح ہوتا ہے۔ جو کوئی دوسروں کے گناہ کی طرف متوجہ رہتا ہے اصل میں وہ خود پرست ہوتا ہے اور جو کوئی راہ حق پالیتا ہے وہ دوسروں کو بھی یہ راہ دکھاتا ہے۔

نیز شرح کل و جز

دیدار الہی کا کسی بھی مقام و مرتبہ سے کوئی تعلق نہیں نہ آج دنیا سے نہ کل قیامت اور بہشت سے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی مقام سے تشبیہ دینا شرک کا باعث ہے۔ پس دیدار کس طریقے سے ممکن ہے؟ (اللہ کا) علم سر سے قدم تک تمام وجود کو نور میں بدل دیتا ہے اور ان انوار میں طالب اللہ کا دیدار کرتا ہے اور اس وقت دیدار جگہ اور مقام کا تعین نہیں ہوتا کیونکہ ان آثار کا نام لاهوت لامکان ہے۔

اے احمق اور پریشان سن! دیدار کے لائق صرف انسانِ کامل ہے۔ علمِ مسخرات سے جنوں کو قید میں لے آنے کا طریق اور ہے اور علمِ مسخرات سے مَوَکَلات اور فرشتوں کو قید میں لے آنے کا طریق اور ہے۔ علمِ مسخرات سے انبیاء، اولیاء اللہ، مومن اور مسلمان کی ارواح سے مجلس و ملاقات کرنے کا طریق اور ہے جو اسمِ اعظم پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے اور وجودِ معظم کے لیے توفیقِ الہی کا ذریعہ ہے۔ علمِ ذکر فکر، ورد و وظائف سے سیر طبقاتِ ہفت طبقاتِ زمین اور نوا فلکِ آسمان، نظارہٴ عرش و کرسی اور مطالعہٴ کوح محفوظ کا طریق اور ہے۔ ایسے تمام مراتب بے جمعیت ہیں جو طالب کے لیے پریشانی احوال ہیں اور اللہ کی معرفت، قرب، توحید اور وصال سے دور اور بے خبر ہیں۔ علمِ انوار سے دیدار پروردگار سے مشرف ہونے کی با تحقیق توفیق کی راہ اور ہے اور علمِ فنا، علمِ بقا، علمِ صفا اور علمِ مشرفِ لقا کی با تحقیق توفیق کی راہ اور ہے۔ علمِ سرِّ اسرار، معرفت، محبت، مشاہدہ، حی و قیوم ذات کو طلب کرنے کا علم روشن ضمیری عطا کرتا ہے اور وحدت کی طرف راستے کھولتا ہے، روح کو فرحت عطا کرتا ہے اور قلب کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو خوار و خراب کرتا ہے۔ اسمِ اللہ ذات کے تصور سے جان دن رات سوز میں مبتلا رہتی ہے اور بے حجاب دیدارِ الہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے اور یہ علم نور سے مشرف کر کے اللہ کی بارگاہ میں منظور کراتا ہے اور توفیقِ الہی عطا کرتا ہے۔ یہ طریق تحقیق مختلف ہے۔ حی و قیوم ذات کے یہ جملہ علوم اور جملہ رسمِ رسوم ایک قدم اور ایک دم میں رنج و ریاضت کے بغیر اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم و اجازت سے لمحہ بھر میں حاصل ہو جاتے ہیں جس سے اولیاء اللہ واصل ہو جاتے ہیں۔

وہ کونسی راہ ہے جس سے آئینہٴ دل ایسے روشن اور صاف ہو جاتا ہے کہ کل و جز مخلوقات کے احوال اور فنا و بقا سے آگاہی حاصل ہو جاتی ہے اور وہ کونسی راہ ہے جس میں اللہ کا قرب اور دیدار حاصل ہوتا ہے؟ یہ تصور اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کی راہ ہے۔ اور کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کی روحانی قوت سے حاصل ہونے والی با تحقیق توفیق کی راہ ہے۔ یہ راہ وحدت کی کلید ہے۔ ہر وہ شخص اس راہ کا منکر ہے جو بے دین، لعنتی، شیطان کا دوست اور اہل

تقلید ہے۔ اس راہ میں وہی طالب مولیٰ جان قربان کرتا ہے جو دیدار اور توحید کا طالب ہو۔ ایسا طالب حضرت رابعہ بصریؒ اور سلطان بایزیدؒ کی مثل ہوتا ہے۔

تصور کے برزخ سے مشاہدات اور بے مثل و بے مثال، لازوال اور روحانی احوال کی شرح

جاننا چاہیے کہ تصور اسم اللہ ذات وحدت تک پہنچنے کا با تصرف برزخ ہے جو اگر توجہ اور اصل تفکر سے کیا جائے تو وصال الہی عطا کرتا ہے۔ تصور اسم اللہ ذات کا برزخ ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد و وظائف جن کا تعلق عمل نفس و شیطان اور عمل دنیا کے وہم، خطرات اور واہمات سے ہے، کو دل سے علیحدہ کر کے منسوخ کر دیتا ہے اور صرف انوار دیدار کی تجلیات کے مشاہدات کو باقی رہنے دیتا ہے۔ تصور قرب الہی اور دیدار کے غیب الغیب انوار کا مشاہدہ عطا کرتا ہے۔ تصور سے حاصل ہونے والے مشاہدات وحدت کی جانب سے ہوتے ہیں اور قرب الہی کے تصور سے متعلق ہوتے ہیں۔ تصور سے حاصل ہونے والے مشاہدات کا تعلق تصور نور اور قرب الہی سے ہے جو طالب کو اللہ کی نظر میں منظور بناتے ہیں۔ ذکر اسم اللہ ذات سے حاصل ہونے والے تصور، مشاہدات اور الہام نفس کو فنا اور روح کو بقا عطا کرتے ہیں ان کا تعلق حور و تصور کے مشاہدہ سے نہیں۔ ابیات:

در تصور شد تصور راز حق

میراید در مطالعہ دل ورق

ترجمہ: جب صاحب تصور اور اراق دل کے مطالعہ میں مشغول ہو جاتا ہے تو تصور راز حق حاصل ہوتا

ہے۔

و ار دانی ہر علم شد راہنما

روزِ اوّل سبق خواند از خدا

۱۔ برزخ دو جگہوں کو جوڑنے یا ملانے والے پل کو کہتے ہیں مراد وسیلہ۔

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ ہر علم اللہ کی طرف تیرا رہنما ہو تو اس کا سبق روزِ اوّل ہی پڑھنا شروع کر۔

خرمی خوشوقت گردد راز بین

عین را باعین بیند بالیقین

ترجمہ: طالبِ مولیٰ جب اسرارِ الہی کا مشاہدہ کرنے والا بن جاتا ہے تو وہ مسرور ہو جاتا ہے اور یقین کے ساتھ عین ذات کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کرتا ہے۔

عالم و فاضل شود عارف کرم

از علم عین است عالم را چہ غم

ترجمہ: اللہ کے کرم سے علمِ عین کے حصول کے بعد عارفِ عالم و فاضل بن جاتا ہے تب وہ تمام پریشانیوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

علم رسم و با رسوم مردگان

مردہ قالب زندہ قلب علم دان

ترجمہ: علمِ رسمِ رسومِ مردہ دل والے حاصل کرتے ہیں جبکہ علمِ الہی کے جاننے والوں کے دل زندہ اور وجودِ مردہ ہوتے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ لقاءِ الہی سے مشرف کرنے اور مقامِ کبریا تک پہنچانے کی راہ کا علم اسمِ اللہ ذات کے روحانی اثرات سے حاصل ہوتا ہے جبکہ کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ کے ورد سے حاصل ہونے والی حضوری تمام مخلوقات کے احوال دکھاتی ہے۔ نورِ حضور کی یہ راہ ہزاروں میں سے صرف عاملِ عارف ہی جانتا ہے جو کہ فقیر ہے۔ جو اس راہ کو مکمل طور پر جانتا ہے وہ کوئین پر امیر ہے اور جو مکمل طور پر اس راہ کو جانتا ہے وہ ہر مخلوق پر غالب اور قدیر ہوتا ہے۔ اس راہ کو مردہ دل کیا جانیں جو نفس کے اسیر اور قیدی ہیں۔ اور اگر کوئی چاہے کہ اس علم کو پڑھے بغیر عالمِ ربانی کے برابر ہو جائے تو ممکن نہیں۔ یہ مراتبِ کلماتِ ربانی کو جاننے والے عالم کے ہیں۔ کلماتِ ربانی پڑھنے سے نفسِ مردہ اور قلبِ زندہ ہو کر بے حجاب اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے لگتا ہے۔ فرمان

حق تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مَدَادًا لَكَلِمَتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ﴾ (الکہف - 109)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیجیے کہ اگر کلمات ربانی لکھنے کے لیے تمام سمندر سیاہی بن جائیں تو کلمات ربانی کے مکمل لکھنے سے پہلے سمندر ختم ہو جائیں گے اگرچہ ان کی مثل مزید سمندر بھی آجائیں۔

کی تواند اسم اللہ را شمار
اسم اللہ ذات را باخوش نگار

ترجمہ: اسم اللہ ذات کے فوائد کا شمار کیسے ہو سکتا ہے تو اسم اللہ ذات کو اپنے دل پر خوشخط لکھ۔

تصور اسم اللہ ذات سے صاحب تصور کے تمام حجابات دور ہو جاتے ہیں اور وہ تمام مخلوقات کا ثواب دیکھتا ہے اور پھر (اسم اللہ ذات کے) انوار کی شدت سے دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ ان جباری و قہاری تجلیات ربانی کا بارگرائی کامل انسان کا وجود ہی برداشت کر سکتا ہے جو (اس بارگرائی کو اٹھاتے ہوئے) کسی بھی حال میں پریشان نہیں ہوتا۔

مطلب یہ کہ جو طالب آوازِ روحانی کا محرم ہو جاتا ہے وہ قرب ربانی سے الہام وصول کرتا ہے لیکن اگر اسے اسم اللہ ذات پر اعتبار نہ آئے اور نہ ہی وہ مرشد بزرگوار کے فرمان پر اعتبار کرے تو معلوم ہوا کہ وہ طالب خود پسند ہے جو ہوا و نفس کی قید میں ہے اور راہِ صفا نہیں پارہا۔ ایسا طالب بے ادب و بے حیا بلکہ بے نصیب ہے جو معرفتِ الہی سے محروم ہے۔ یہ مطالب توحید سے دور ہیں کیونکہ طالب اپنی طبیعت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اگر مرشد طالب کے ظاہر و باطن پر توجہ نہ کرے اور توفیقِ الہی سے طالب کا رفیق نہ ہو تو طالب کسی بھی مقام و مطالب تک نہیں پہنچ سکتا اگرچہ تمام عمر اخلاص سے مرشد کی صحبت میں رہے اور خواہ ریاضت میں ساہا سال تک گرمی و سردی اور خوف ورجا کے احوال برداشت کرتا رہے۔ نیز یہ مراتب خوف ورجا اور عقل و ہوشیاری سے تعلق

رکھتے ہیں اور خود طالب کے اختیار میں ہوتے ہیں۔ جو کوئی خودی سے نجات حاصل کر لیتا ہے اسم اللہ ذات اس کا رہبر بن جاتا ہے اور طالب جس جگہ چاہتا ہے پہنچ جاتا ہے۔ اُس طالب کی تمام مہمات توفیق الہی سے تحقیق انجام پاتی ہیں جو مرشد سے اس طرح یکتا ہو جائے کہ طالب کا جسم، قلب، قالب، روح، نفس اور ساتوں اندام مرشد کے جسم، قلب، روح، نفس اور ساتوں اندام میں ڈھل جائیں۔ یہ مکمل فنا فی الشیخ کے مراتب ہیں کہ مرشد طالب کے مراتب کو اپنے مرتبہ عظیم اور قلب سلیم سے تبدیل کر دیتا ہے۔ اس راہ کو اثباتِ قدم کہتے ہیں اور یہ راہ استقامت سے طے ہوتی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿فَاسْتَقِمُّ كَمَا أُمِرْتَ﴾ (ہود-112)

ترجمہ: پس استقامت اختیار کرو جیسا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ (الحجر-99)

ترجمہ: اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہے حتیٰ کے یقین تک پہنچ جاؤ۔

یہ مراتب اس عالم کے ہیں جو حق الیقین کے مراتب تک پہنچ گیا ہو۔ آیات:

علم باعین است عالم باعیان

این چنین عالم بود عارف عیان

ترجمہ: ظاہری علم آنکھوں سے حاصل کیا جاتا ہے جبکہ (اللہ کے علم کا) عالم باعیاں ہوتا ہے جو (ہر شے کو) بے حجاب دیکھتا ہے۔ ایسا عالم عارف عیاں ہوتا ہے۔

مردہ دل عالم بود قہر از خدا

خون خورد آدم ز رشوت با ریا

ترجمہ: مردہ دل عالم قہر خدا کی مثل ہے جو ریا کاری کر کے رشوت لیتا ہے اور لوگوں کا خون چوستا

ہے۔

عالم آن باشد کہ باشد حق پسند
مسئلہ گوید مردمان از وعظ پسند
ترجمہ: اصل عالم وہ ہے جو حق پسند ہو اور اپنے وعظ و نصیحت سے لوگوں کو دین کے مسائل کی تعلیم دیتا ہو۔

فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ اذْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ﴾ (النحل - 125)

ترجمہ: اپنے رب کی راہ پر لوگوں کو حکمت اور مواعظِ حسنہ سے بلاؤ۔
اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ایات:

ہر علم قرآن و حدیث آواز دل دان
ہر کہ عالم شد شدہ عارف عیان
ترجمہ: قرآن و حدیث کے ہر علم کو دل کی آواز سمجھ۔ جو کوئی اس علم کا عالم بن جاتا ہے وہ عارفِ عیاں ہو جاتا ہے۔

علم یک نکتہ است الف لام میم
ہر کہ خواند الف علم دل سلیم
ترجمہ: علم ایک نکتہ الہ میں ہے۔ جو کوئی علم الف پڑھ لیتا ہے وہ قلبِ سلیم والا ہو جاتا ہے۔

دال بہر از شد دلالت دم کرم
دال شکنندہ ز دل خطرہ صنم
ترجمہ: راہبر اللہ تعالیٰ کے کرم کی دلالت کرتے ہیں کیونکہ یہ دل سے خطرات کے بتوں کو توڑ دیتے ہیں۔

صورتے دل یافتن از علم دال
شد دلالت دال قرب و حق وصال

ترجمہ: راہبر کے علم سے دل کے احوال جانے جاسکتے ہیں اور یہ راہبر قرب و وصالِ حق کی دلالت کرتے ہیں۔

دال دیدار از دہد وحدت لقا

دال دل را صیقل است بہر از صفا

ترجمہ: راہبر دیدار اور وحدتِ لقاء عطا کرتا ہے اور دل کی صفائی کے لیے صیقل ہے۔

شرح عالم فقیر

عارف باللہ اولیا اللہ تلمیذ الرحمن^۱ نفس و شیطان پر غالب ہوتا ہے اور دنیا اس کے پیچھے سرگردان اور پریشان رہتی ہے۔ دنیا اگرچہ جتنی بھی عجز و انکساری سے عرض کرے عارف باللہ اسے قبول نہیں کرتے۔ ایسا فقیر اویسی^۲، سروری و سرمدی سلسلہ سے تعلق رکھتا ہے اور اہل انوار، اہل دیدار، اہل بقاء، اہل لقاء، اہل باطن صفا، اہل حیا ہوتا ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری سے مشرف اور فنا نفس والا ہوتا ہے۔ اے جان عزیز! جاننا چاہیے:

❁ الصِّدْقُ يُنْجِي وَالْكَذِبُ يُهْلِكُ حَقًّا ثُمَّ حَقًّا

ترجمہ: بیشک صدق نجات دلاتا ہے اور کذب ہلاک کرتا ہے۔ پس یہی حقیقت ہے۔

خدا کی عزت کی قسم! فقیر جو کچھ بولتا ہے حکمِ خدا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق بولتا ہے نہ کہ خواہشاتِ نفس سے۔ اللہ تعالیٰ نے جب مجھے اور ارواح کو قدرتِ ازلی سے پیدا فرمایا تو اس وقت کرم اور فیض و فضل سے نوازا اور اسی روز دیدارِ رب العالمین سے مشرف فرمایا اور تب سے میں ذاتِ الہی کے لقا کی طرف متوجہ و مشغول اور نور میں غرق ہوں۔ اور ہر لمحہ اور ساعت اس کے دیدار میں غرق رہا اور ایک دم کے لیے بھی اس سے جدا نہ ہوا اور ازل میں خدا کے دائمی لقا سے مشرف ہوا اور دنیا میں تمام عمر دائمی لقا سے مشرف رہوں گا اگرچہ ظاہر میں لوگوں سے ہم کلام رہوں

۱۔ اللہ رحمن کا شاگرد ۲۔ اویسی سلسلہ سے مراد سلسلہ سروری قادری ہے۔

لیکن باطن میں دائمی دیدار سے مشرف رہتا ہوں اور قبر میں بھی ہمیشہ دیدار سے مشرف رہوں گا اور حشر گاہِ قیامت میں بھی ہمیشہ دیدار میں مشغول رہوں گا اور جنت میں بھی ہمیشہ دیدار میں مشغول رہوں گا۔ حور و قصور کی جانب دیکھنا مجھ پر حرام ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ خُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صَلْبِي وَخُلِقَتِ الْعُلَمَاءُ مِنْ صَدْرِي وَخُلِقَتِ الْفُقَرَاءُ مِنْ نُورِ اللَّهِ تَعَالَى ﴾

ترجمہ: سادات کو میری صلب سے پیدا کیا گیا، علما کو میرے سینے سے اور فقرا کو نورِ الہی سے پیدا کیا گیا۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ ﴾ (النور-35)

ترجمہ: نور پر نور ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ أَلَانَ كَمَا كَانَ ﴾

ترجمہ: جیسا وہ تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔

﴿ كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ إِلَى أَصْلِهِ ﴾

ترجمہ: ہر شے اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔

ابیات:

اصل من نور است با دیدار نور

وصل من شد دائم با حق حضور

ترجمہ: میری اصل نور ہے اور میں نورِ دیدار میں غرق رہتا ہوں اس لیے میں ہمیشہ اللہ کے ساتھ

وصل کی حالت میں اس کی حضوری میں رہتا ہوں۔

ہر کہ منکر از اصل وصل از خدا
کاذبی مردود گردد سر ہوا

ترجمہ: جو کوئی خدا کے وصل اور اپنی اصل (نور) کا منکر ہے وہ جھوٹا ہے اور خواہشاتِ نفس کی بدولت مردود ہو جاتا ہے۔

تصور، حضورِ حق اور مغفرت کے تصرف کا نور میرے وجود کے ساتوں اندام میں اس طرح شامل ہے جس طرح دودھ پانی میں۔ اگر میں نورِ حضور کو چھوڑنا بھی چاہوں تو نورِ حضور مجھے نہیں چھوڑتا۔ اگر میں دیدارِ انوار و تجلیات کی سوزش اور گرمی سے عاجز ہو جاؤں اور اس سے گریز کرتے ہوئے نفس کے مطالب کی طرف متوجہ ہو جاؤں تو نورِ حضور مجھ پر غالب آ جاتا ہے۔ (اور مجھے ایسا کرنے سے روک دیتا ہے)۔ بیت:

ہر طرف بینم دہد دیدار خویش
ہر طرف بینم نماید پیش پیش

ترجمہ: میں جس طرف بھی دیکھتا ہوں وہ (اللہ) مجھے اپنا دیدار عطا کرتا ہے اور ہمیشہ میرے سامنے ہی رہتا ہے۔

میں عالمِ علم دیدار ہوں اس لیے (ہر طرف) نور دیکھتا ہوں اور علم دیدار کے علاوہ دیگر علم، ذکر، فکر اور مراقبہ نہ جانتا ہوں اور نہ ہی پڑھتا ہوں کیونکہ تمام علوم اللہ کی جانب سے اس کے دیدار کی خاطر ہیں۔ جہاں دیدار ہوتا ہے وہاں نہ صبح و شام ہے نہ منزل و مقام۔ وہ لاهوت لامکان ہے جہاں اس بے مثل و بے مثال ذات کی معرفت اور وصال ہے کہ اسمُ اللہ ذات کے حروف سے انوار و تجلیات پیدا ہوتی ہیں اور ان انوار و تجلیات میں طالب کو لقا و دیدار عطا ہوتا ہے۔ یہ مَوْتُوَا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوَا کا مرتبہ فقر ہے۔

میں مشرفِ دیدار کے لائق کوئی طالب نہیں دیکھتا جسے علم دیدار سکھاؤں اور معرفت و دیدار عطا کروں۔ میں علم دیدار کا سبق ہی جانتا اور پڑھتا ہوں۔ مجھے یہ مراتب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی رفاقت، ان کے صحابہ کی رفاقت اور پختن پاک کی رفاقت اور برکت سے حاصل ہوئے ہیں۔
ان کا دشمن ہمیشہ خراب و ہلاک ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ﴾ (الشوریٰ-23)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اپنے اقارب کی
محبت کے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾ (آل عمران-31)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیں اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو میری اتباع
کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا اور رحم
فرمانے والا ہے۔

ابیات:

کوشش پوشم نماںدم باچشم

باعیان دیدار بینم و ز کرم

ترجمہ: میں کوشش کرتا ہوں کہ اپنی آنکھیں بند کروں لیکن نہیں کر سکتا اور اللہ کے کرم سے بے حجاب
عیان دیدار کرتا ہوں۔

درمیانش کس گلنجد ہیچ کس

طالبان اللہ را اللہ بس

ترجمہ: اللہ اور اس کے طالبوں کے درمیان کوئی نہیں آسکتا کیونکہ طالبانِ مولیٰ کے لیے بس اللہ ہی
کافی ہوتا ہے۔

انوارِ ذات کی روشنی میں ہی دیدار ہوتا ہے۔ اس کے انوار کی روشنی کے بغیر دیدار ممکن نہیں

کیونکہ انوار بے مثل ہیں اور اس نور کی معرفت اللہ کا وصال عطا کرتی ہے۔ تجلیات کئی قسم کی ہیں بعض تجلیات نور اور بعض تجلیات نار شیطانی ہیں۔ ان انوار میں طالب کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ اور سِيَرٌ هُوَ سِيَرٌ هُوَ الْحَقُّ لَيْسَ فِي الدَّارَيْنِ إِلَّا هُوَ کی آواز سنتا ہے جبکہ تجلیات نار میں کافر اہل زنا اور بت پرست ہیں جو شرک و کفر کو ظاہر کرتے ہیں اور معرفت پروردگار سے محروم ہیں۔ بیت:

حق را بردار باطل را گذار

این وجود بود لائق شد دیدار

ترجمہ: حق کو اختیار کرو اور باطل کو ترک کر دو پھر یہ وجود لائق دیدار ہوگا۔

ہر دی گویم محمد یا نبی

این مراتب عارفان بر دین قوی

ترجمہ: میں ہر سانس کے ساتھ یا محمد یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارتا ہوں۔ یہ ان عارفین کے مراتب ہیں جو دین پر قوی ہیں۔

راہِ حضوری میں زبان سے کیے جانے والے ذکر اور فکر تکبر پیدا کرتے ہیں اور توحیدِ الہی کے تصور سے دور کر کے خواہشاتِ نفس میں مبتلا کرتے ہیں۔

از قبر باھو میر آید ہو آواز

راہِ حضوری را بود از اہل راز

ترجمہ: باھو کی قبر سے ذکرِ ہو کی آواز آتی ہے کیونکہ راہِ حضوری کے مراتبِ اہل راز سے حاصل ہوتے ہیں۔

جو کوئی مدرسہِ حضوری میں اللہ سے خفیہ طریقے سے علم پڑھتا ہے اسے ظاہری طور پر علم پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهُ ❁

ترجمہ: جو اپنے رب کو پہچان لیتا ہے پس تحقیق اس کی زبان گوئی ہو جاتی ہے۔
 سکوت میں کیے جانے والے تصور سے اللہ کے فیض و فضل کا نعم البدل حاصل ہوتا ہے جو طالب کو
 خطرات و خلل سے باہر نکال لیتا ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ جان لو کہ ذکر کے دو گواہ ہیں ایک
 یہ کہ ذکر کی تاثیر سے ذکر روشن ضمیر ہو کر عیان دیدار کرتا ہے۔ ذکر کا دوسرا گواہ یہ ہے کہ ذکر
 صاحب نگاہ ہو جاتا ہے۔ فکر کے بھی دو گواہ ہیں۔ ایک یہ کہ فکر سے نفس فنا ہوتا ہے دوسرا یہ کہ تفکر
 کرنے والا مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں دائمی طور پر حاضر رہتا ہے۔ جو ذکر ذکر
 کی تاثیر سے باعیاں ہو کر صاحب نگاہ نہیں بنتا اور فکر سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
 حاضر نہیں ہوتا اس کا ذکر زوال کے خطرات سے دوچار ہے اور ایسا فکر فتنہ نفس اور وہمات کا شکار
 ہے۔ ایسا طالب (اصل) ذکر فکر جو اللہ کی معرفت عطا کرنے سے بے خبر ہے۔

شرح فقر و شرح مرتبہ فقیر

جو فقیر مندرجہ ذیل صفات سے موصوف ہو وہی صادق فقیر ہے اور جو فقیر ان اوصاف سے موصوف
 نہیں وہ کاذب ہے۔ فقیر کے پاس پانچ خزانے اور پانچ حکمتیں ہوتی ہیں اور ہر حکمت میں پانچ
 ہزار علم ہیں اور ہر علم میں پچپن قسم کی ولایت اور پچپن قسم کی غنایت اور پچپن قسم کے تصور ہیں۔ تصور،
 توجہ اور تفکر تو حید اور اللہ کے لازوال قرب اور وصال کی کلید ہیں جو فقیر کو ازل سے ابد تک کا فاصلہ
 ایک دم میں طے کر کے مشاہدہ اور حضوری کے احوال تک پہنچاتی ہے۔ اول مراتب فقر فنا الفنا ہیں
 دوم مراتب فقر بقا البقا ہیں۔ سوم مراتب فقر اللہ کے قرب و وصال سے مشرف ہونا ہے۔ فنا کسے
 کہتے ہیں اور بقا کسے کہتے ہیں اور وصال کسے کہا جاتا ہے کہ جس کی مثال نہیں دی جاسکتی۔ فنا و بقا
 کے مراتب اس آیت کے مصداق ہیں:

﴿يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ﴾ (الروم - 19)

ترجمہ: وہ زندہ کو مردہ میں سے اور مردہ کو زندہ میں سے نکالتا ہے۔

فنا یہ ہے کہ فقیر ایک دم میں تمام عالم کو فنا کر دے اور بقا یہ ہے کہ ایک دم میں تمام کو زندگی عطا کر دے۔ يُحْيِي الْقَلْبَ وَيُمَيِّتُ النَّفْسَ (وہ قلب کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مارتا ہے) کے مصداق فقیر اس طاقت کا حامل ہوتا ہے کہ موجود کو لا موجود، مشکل کو آسانی، ویرانی کو آبادی اور جمعیت کو پریشانی میں بدل سکتا ہے۔ یہ اس فقیر کے مراتب ہیں جو نہ صرف روشن ضمیر بلکہ کونین اور تمام مخلوقات پر غالب و امیر ہوتا ہے۔ عارف صادق إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے) کی تختِ فقر پر مسند نشین ہوتا ہے اور تمام عالم اس کے زیرِ حکم ہوتا ہے۔ یہ إِذَا تَدَارَكَ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ (جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہیں اللہ ہوتا ہے) کے مراتب ہیں۔ فنا فی اللہ فقیر اس صفت کے مصداق حضرت رابعہ اور سلطان بایزید کی مثل ہوتا ہے کہ اللہ کی معرفت تو حید کی بدولت اس کے ہاتھوں میں دونوں جہان کی کلید ہوتی ہے۔ جو فقیر اس صفت سے موصوف نہیں ہوتا وہ اہل تقلید اور زن مرید ہے۔ جاننا چاہیے کہ کامل انسان ہمیشہ اللہ اور اس کے دیدار کا طالب ہوتا ہے اور ناقص احمق کی طرح ہمیشہ بد بودار مردار دنیا کا طالب ہوتا ہے۔ بیت:

معرفت توحید حکمت ہر سہ شد راہر خدا

بامطالعہ دل ورق شد غرق اللہ فی بابقا

ترجمہ: تو دل کے اوراق کے مطالعہ کر جس سے تجھے معرفت، توحید اور حکمت حاصل ہوں گی اور یہ تینوں خدا کی طرف تیری راہنمائی کریں گی جس سے تو حق تعالیٰ میں فنا ہو کر بقا پائے گا۔

غوث اور قطب اگر تمام عمر ریاضت و مجاہدہ میں صرف کر دیں تب بھی مرتبہ فقر کی ابتدا تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے کیونکہ مرتبہ فقر کی ابتدا دیدار حق تعالیٰ سے مشرف ہونا ہے اور دیدار کا مرتبہ حاصل کرنے کے لیے فنائے نفس کا مرتبہ حاصل کرنا پڑتا ہے اور نفس کو فنا کرنے سے قلب کو حیات اور روح کو بقا حاصل ہوتی ہے۔ پس مرتبہ فنا و بقا لقا سے مشرف ہوئے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی فقیر کو وصال الہی حاصل ہو سکتا ہے۔ مرتبہ غوث اور مرتبہ فقیر میں کیا فرق ہے؟ عرش سے تختِ الشریٰ تک جملہ مقامات اور طبقات زمین و آسمان کی طیر سیر، مطالعہ علم لوح محفوظ اور عرش سے

اوپر ستر ہزار منازل غوث و قطب کے دائرہ عمل اور ایک نظر اور حکم کے تحت ہیں۔ ان مراتب کے حصول کے بعد غوث و قطب سمجھتے ہیں کہ وہ انتہا تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ نور کے مختلف طبقات کے مراتب ہیں جبکہ فقیر ان طبقات کی باطنی سیر اور نور کے مراتب کی طرف نہیں توجہ کرتا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ انوار میں غرق اور مشرف دیدار رہتا ہے اور اسے مشاہدہ، قرب اور حضورِ حق حاصل ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ اللہ کی نظر میں منظور ہوتا ہے۔ بیت

فقر یک سر است اسرار خدا

ابتدائے انتہا بیند لقا

ترجمہ: فقر اسرارِ الہی میں سے ایک سر ہے اس کی ابتدا و انتہا لقا و دیدار میں ہے۔

فقیر لقا سے ہی قوت پاتا ہے اور لقا سے ہی توجہ، جمعیت، مشاہدہ، حضوری اور قرب پاتا ہے۔ اس کا ذکر، فکر، فنا، بقاء، ادب، حیا سب لقا سے ہے۔ اس کا وصل، یقین، صدق، صفائے باطن، زندگی قلب، تزکیہ نفس بھی لقا سے ہے۔ فقیر کا بولنا اور سننا بھی لقا سے ہے۔ طالبِ مولیٰ ہمیشہ لقا کی طلب میں ہوتا ہے جبکہ طالبِ دنیا بے حیا ہوتا ہے۔ اہل لقا اور بے حیا کو ایک دوسرے کی مجلسِ راس نہیں آتی۔ ابیات:

مرتبہ فقر است بافخر از نبی

فقر را دشمن بود اہل از شقی

ترجمہ: مرتبہ فقر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فخر ہے اور فقر کا دشمن بد بخت ہی ہو سکتا ہے۔

عالم او باشد غلام اہل از فقر

عالمان را برد حاضر بانظر

ترجمہ: اصل عالم وہ ہوتا ہے جو اہل فقر کا غلام ہو۔ اہل فقر عالموں کو نظر سے حضوری میں پہنچا دیتے ہیں۔

عالم طالب کی طرح ہوتا ہے جبکہ فقیر عالم پر غالب ہوتا ہے۔ اگر عالم طلبِ مولیٰ میں جان

فدا کرنے والا طیار ہو تو فقیر کے لیے اُسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں پہنچا دینا آسان کام ہے۔ طالبِ مولیٰ کے وجود میں تین چیزیں ہوتی ہیں اول نفس، دوم قلب سوم روح۔ طالبِ کانس رات دن شہوت، عورت، فرزند، رزق، طاقت و صحتِ جان اور طویل عمر کی طلب میں رہتا ہے۔ نفس بے حیا اور حریص ہے کیونکہ اس کی طلب خواہشاتِ نفس کے باعث ہے۔ طالبِ کانس رات دن نور کے درد و شوق اور پیاس کی طلب میں ہوتا ہے جو اسے روشن ضمیر اور با صفا بنا دیتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طلبگار ہوتا ہے جو کہ شفیع، پُر شفقت اور باعثِ شفا ہیں۔ طالبِ کانس روح رات دن لقائے الہی کی طلب میں رہتی ہے جو کہ اللہ کی توجہ سے مجھے حاصل ہوتا ہے اور یہ توجہ رحمت، لطف اور عطائے خدا کے سبب ممکن ہے۔ طالبِ مولیٰ کو اللہ کی قسم ہے کہ روزِ اول عالمِ مرشد سے اللہ کے علم کا سبق طلب کرے اور اسے پڑھے۔ اسمِ اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہونے والی حضوری طالب کو قرب و وصال سے مشرف کرتی ہے اور مجلسِ محمدی کی حضوری میں پہنچاتی ہے۔ مرشدِ کامل جو عالم ہو اس کے سینہ میں دو علم ہوتے ہیں۔ ایک مجلسِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اور دوسرا لقا کا علم ہے جو طالبِ مولیٰ کے وجود سے میں ذکر سے پیدا ہوتے ہیں اور اس ذکر سے ذکرِ لاہوت لامکان کو عیاں دیکھتا ہے۔ اس ذکر کے دو گواہ ہیں ایک یہ کہ ہر شے عیاں ہو جاتی ہے اور دوسرا یہ کہ وہ ان کو دیکھنے والا ہوتا ہے۔ مدرسہ میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں فکر پیدا ہوتی ہے اور اس فکر سے فنا حاصل ہوتی ہے اور طالبِ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔

ابیات:

طالب از مرشد طلب دیدار کن
دیدار حاصل میشود از انوار کن

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے دیدار کی طلب کر اور یہ دیدار کن کے انوار سے حاصل ہوتا ہے۔

طالب از مرشد طلب ذکر خدا

سبق خوانی از خدا وحدت لقا

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے ذکرِ خدا طلب کر اور تو خدا کے لقا اور وحدت کا سبق پڑھ۔

طالب از مرشد طلب قرب از قبر

رویتی دیدار بینی راز بر

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے قبر میں بھی اللہ کا قرب طلب کرتا کہ تو دیدار کر کے صاحبِ راز بن جائے۔

اگر مرشد طالب کو دیدار و لقائے الہی سے مشرف کرے لیکن طالب بے یقین و بے اعتبار ہو تو

اس کی عاقبت مردود ہے اور اگر طالب صاحبِ یقین و با اعتبار ہے تو وہ ایک لمحہ بھی دیدار سے الگ

نہیں ہوتا اور انوار کے غلبات کے باعث دیدارِ الہی میں غرق رہتا ہے۔ طالب مولیٰ مرشد کی توجہ،

توفیق اور تصور سے تصور حقیقی کی حقیقت معلوم کرتا ہے جو ہمیشہ اس کی رفیق رہتی ہے۔ ابیات:

طالب شدی مرشد شدی کامل کدام

روز و شب دیدار بین ہر صبح و شام

ترجمہ: تو طالب ہے یا مرشد، لیکن کامل کون ہے؟ کامل وہ ہے جو ہر روز صبح و شام دیدار کرتا ہے۔

طالب صادق بود برحق نگار

طالب کاذب بود خدمت شمار

ترجمہ: صادق طالب کی نظر ہمیشہ حق پر ہوتی ہے جبکہ کاذب طالب مرشد کی خدمت کے دن شمار کرتا

ہے۔

کس نیابم طالبی لائق لقا

نیست لائق طالب احمق بی حیا

ترجمہ: میں نے کوئی بھی طالب ایسا نہیں پایا جو دیدار کے لائق ہو۔ یہ احمق اور بے حیا طالب دیدار

کے لائق ہی نہیں۔

باہو بہر خدا دیدار دہ

تیغ بر گردن زخم سر پیش نہ

ترجمہ: باہو خدا کی خاطر دیدار عطا کرتا ہے۔ اس لیے دیدار کی خاطر اگر میں گردن پر تلوار بھی چلاؤں تو سر پیچھے نہ ہٹا۔

بی سرش طالب بود اسرار بین

بی سرش حاضر شود اہل یقین

ترجمہ: جو طالب اس راہ میں اپنا سر کٹوا لیتا ہے وہی اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے اور بے سر حضوری میں پہنچ کر اہل یقین بنتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ دینی عالم کا فتویٰ علم روایت سے ہوتا ہے اور فقیر عالم کا فتویٰ علم ہدایت سے نفس کی گردن مارنے اور اس کو قتل کرنے کے لیے ہوتا ہے اور عالم ولی اللہ کا فتویٰ علم ولایت سے ہے۔ درویش عالم کا فتویٰ علم عنایت سے ہے اور عارف باللہ عالم کا فتویٰ علم دیدار سے ہوتا ہے جو کہ اللہ کی عنایت ہے۔ بیت:

عالم شدی فاضل شدی عارف کجا

معرفت قرب است و از علم و لقا

ترجمہ: تو عالم ہو یا فاضل، عارف تب تک نہیں ہو سکتا جب تک معرفت و قرب الہی حاصل نہیں کرتا جو کہ علم لقا ہے۔

طالب مولیٰ کو (دیدار کے لیے) بارہ سال ریاضت یا تمام عمر صرف کرنے کی ضرورت؟ طالب مولیٰ کو مشرف دیدار ہونے کی ضرورت ہے خواہ ایک دم میں ہو خواہ ایک قدم میں۔ خواہ جان کنی کے وقت ہو خواہ قبر میں دیدار سے مشرف ہو۔ خواہ حشر میں خواہ جنت میں دیدار سے مشرف ہو۔ طالب صادق دیدار سے منہ نہیں موڑتا اور دن رات جانفشانی سے مرشد کی خدمت

میں لگا رہتا ہے اور باعتماد رہتا ہے اور اس آیت کریمہ کے مصداق ہوتا ہے جس میں اللہ پاک نے فرمایا:

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴾ (التوبہ-120)

ترجمہ: بے شک اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

مرشد کامل کے لیے پڑھے لکھے اور ان پڑھ دونوں طالب برابر ہیں کیونکہ اصل علم کا تعلق (معرفت و قرب الہی کے) درجات سے ہے جو مرشد پہلے ہی روز تصور اسم اللہ ذات سے فیض و فضل فرماتے ہوئے عطا کر دیتا ہے۔ ایات:

بر زبان الف و بدل تصدیق بے

باز احتیاجی نیست خواندن الف بے

ترجمہ: جب زبان پر الف (اسم اللہ ذات) کا ذکر ہو اور دل اس کی تصدیق کر رہا ہو تو اس کے بعد الف یعنی دیگر اذکار کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

ہر مطالعہ علم بہر از شد لقا

طالب حق سبق خوانند از خدا

ترجمہ: ہر علم کا مطالعہ لقا کی خاطر ہونا چاہیے اور طالب حق اللہ سے یہی سبق پڑھتا ہے۔

سبق خواندن از خدا سنت رسول

شد علم تحصیل عالم حق وصول

ترجمہ: خدا سے سبق پڑھنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور جب یہ علم حاصل ہو جائے تو وہ عالم حق وصول کرنے والا بن جاتا ہے۔

فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ الرَّحْمَنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۚ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۙ ﴾ (الرحمن-1-4)

ترجمہ: وہ رحمن ہے جس نے قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا کیا اور علم بیان سکھایا۔

لقائے الہی تمام علوم مکمل اور جامع طور پر عطا کرتا ہے جس کے بعد طالب جمال الہی کا مشاہدہ عین اپنی آنکھوں سے کرتا ہے اور صاحب قرب الہی اللہ کے ساتھ وصال پاتا ہے۔ اہل عالم باللہ کی نظر میں خدا سے دوری اور بے معرفتی مطلق جہالت اور بدخصلت ہے۔ اس لیے وہ جاہلوں کو لقا سے مشرف کر کے مشاہدہ اور حضوری عطا کرتا ہے اور بغیر حضوری کے دیگر علوم حجاب ہیں اگرچہ ان کو حاصل کرنے میں ساری عمر ضائع ہو جائے۔ بیت:

علم معراج است محرم سر بسر
عالم و عارف بود صاحب نظر

ترجمہ: اصل علم معراج ہے جو اللہ کے اسرار سے محرم کرتا ہے جس سے طالب عالم و عارف اور صاحب نظر بن جاتا ہے۔

دنیاوی عالم طمع اور حرص کی قید و بند میں ہوتا ہے اور عالم روحانی مشرف علم لقا ہوتا ہے جو علم اللہ کو پسند ہے۔ عالم دنیاوی علم کی جلالت کے باعث غصہ و ناراضگی کے عالم میں ہوتا ہے اور عالم روحانی علم کی جمالیات سے بینائی حاصل کرتا ہے جس سے اسے معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اہل چشم اور اہل چشم^۱ کو ایک دوسرے کی مجلس راس نہیں آتی۔

شرح مراقبہ

مراقبہ کی شرح یہ ہے کہ یہ اللہ کی بخشش کا باعث ہے اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری اور غلامی کا شرف عطا کرتا ہے۔ مراقبہ کی شرح یہ ہے باطن کو صفائی عطا کرتا ہے اور تمام علوم کا فیض عطا کرتا ہے۔ مراقبہ کی شرح یہ بھی ہے کہ نفس کو تکبر اور خواہشات نفس سے باز رکھتا ہے اور اس کے وجود کو لا موجود کر کے مکمل فنا عطا کرتا ہے۔ مراقبہ یہ ہے کہ یہ تصور اسم اللہ ذات سے مردہ وجود کو بقا عطا کرتا ہے اور اللہ کی معرفت، وحدت اور بقا سے مشرف کرتا ہے۔ اور مراقبہ یہ ہے

۱ صاحب بصیرت، پینا ۲ صاحب قہر و جلال

کہ تصور اسم اللہ ذات سے طالب کے ساتوں اندام پاک ہو جاتے ہیں اور اس کا قلب آہستہ آہستہ عشقِ الہی میں ڈوب رہتا ہے اور اس عشق کے غلبہ سے طالب روشن ضمیر بن جاتا ہے اور اس کا دل بیدار ہو جاتا ہے اور وہ بے حجاب دائمی مشاہدہ اور دیدار کرتا ہے۔ طالب بیباک اپنے مشاہدہ دیدار پر مکمل اعتبار ہونا چاہیے۔ ان مراتب کے حصول پر طالب کا قلب و قالب دونوں نورِ الہی سے معمور ہو جاتے ہیں اور وہ مرتبہ محمود پر پہنچ جاتا ہے۔ جس طالب کو مشاہدہ دیدار، قربِ الہی اور حضور پر اعتبار نہیں ہوتا وہ مردود ہے۔ مراقبہ کی شرح یہ ہے کہ طالب مراقبہ میں ہر ایک انبیا و اولیا سے دست مصافحہ کرتا ہے اور یہ توفیقِ الہی سے غرق کی کیفیت ہے کہ طالب باطن میں جو کچھ دیکھتا ہے ظاہر میں ویسا ہی پاتا ہے۔ اس کا مراقبہ با تحقیق ہوتا ہے اور اس مراقبہ سے اسے جمعیت حاصل ہوتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ طالب مراقبہ میں حاصل ہونے والے باطنی احوال کے فیض و فضل کو ظاہری فیض و فضل سے تبدیل کرنے کے طریقے سے واقف ہو۔ یہ اللہ کا لازوال کرم ہے جو وہ اپنے اس طالب پر کرتا ہے جو اپنے ازلی وعدہ پر قائم رہتا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ ﴾ (البقرہ-40)

ترجمہ: تم میرا وعدہ پورا کرو میں تمہارے وعدے پورے کروں گا۔

اللہ ایسے طالب کو جو اپنے وعدہ پر قائم ہو، جمعیت کا مرتبہ عطا فرماتا ہے اور اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔ ایسا مراقبہ برحق ہے جو حق کی جانب سے ہے اور اللہ کی عزت کی قسم، کہ طالب مراقبہ میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ حق ہے۔ ایسے بہت سے مراقبہ ہیں جن میں خطراتِ شیطانی، وسوسہ جن و نفس ہیں اور ایسے مراقبہ جن میں واہمات اور دنیا کی آفات کے خیالات اور پریشانیاں ہوں، بے شمار ہیں۔ ابیات:

طالب بیا طالب بیا طالب بیا

بر تو کنم دیدار وحدت حق عطا

ترجمہ: اے طالب! آتا کہ میں تجھے دیدار وحدت حق عطا کروں۔

طالبے خواہد اگر دیدار دم دم کہ بادیدار شد اہل از کرم
در مطالعہ غرق شو فضل از لقا این مراتب عارفان رویت نما
ترجمہ: اے طالب! اگر تو چاہتا ہے کہ دم بھر میں صاحب دیدار ہو جائے اور دیدار کر کے دم بھر میں
اہل کرم میں سے ہو جائے تو اللہ کے فضل اور قرب و دیدار کے علم کے مطالعہ میں غرق ہو جا۔ یہ
تجھے دیدار کرا کے عارفین کے مراتب تک لے جائے گا۔

مطلب یہ کہ طالب دیدار وہ ہے جو دیدار کی طلب پورا کرنے کے لیے دنیا (کی خواہشات) سے
وضو کرے اور عقبی (کی نعمتوں اور حور و قصور) سے غسل کر کے دو رکعت نماز (باطنی طور پر) ادا
کرے۔ پہلی رکعت میں نفس کی خواہشات کو ترک کر کے فنا کرے۔ دوسری رکعت میں توحید و
توکل اختیار کرتے ہوئے روح کو دیدار میں مشغول کرے اور اس کے بعد جب سلام پھیرے تو
اسے اسلام کی اصل روح حاصل ہو چکی ہو اور دل میں جو کچھ غیر اللہ ہے اسے دھو چکا ہو۔ اللہ بس
ماسوی اللہ ہوس۔

طالب تحقیق کا نام ہے اور مرشد توفیق الہی کا نام ہے۔ جو طالب مرشد کے نیک و بد اعمال کی
جاسوسی کرنے میں مصروف رہے وہ شیطان سے بھی بدتر ہے۔ جو مرشد طالب کو تلقین سے پہلے
ازل وابد اور دنیا میں ماضی، حال اور مستقبل کے احوال کی حقیقت سے آگاہ نہیں کرتا وہ مرشد لائق
تلقین نہیں کیونکہ وہ ابھی ناقص و نامتام ہے اور اس سے تلقین حاصل کرنا مطلق حرام ہے۔ علم فقر کا
اول قاعدہ یہ ہے کہ جو بھی علم علوم لوح محفوظ پر تحریر ہیں مرشد کے پہلے سبق سے ہی طالب کو معلوم
ہو جائیں۔ یہ اس مرشد کے مراتب ہیں جو شیخ اور مخدوم ہے۔ اہل تقلید بھی مراقبہ کرتے ہیں اور
اہل توحید صاحب دیدار بھی مراقبہ کرتے ہیں۔ تو ان میں سے کون سے گروہ سے تعلق رکھتا ہے؟
ناقص طالب اور مرشد دونوں گناہوں اور لذتِ نفس اور بشریت میں مشغول رہتے ہیں جو ان کے
روحانی راستے کے راہزن اور شکست و سلب کا باعث ہیں اور طالب و مرشد کو ایسے تباہ کرتے ہیں
جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ جبکہ مرشد کامل اور طالب کامل کو کوئی زوال نہیں کیونکہ وہ

لازوال ہیں اگرچہ شب و روز گناہوں میں مشغول رہیں۔ ان کا وجود سمندر کے پانی کی مثل ہے جس میں گناہ بلبے کی مثل ہیں۔ اگر سمندر میں پلیدی و گندگی کا ڈھیر بھی ڈال دیا جائے تو سمندر کا پانی میلا نہیں ہوتا اور نہ اس کا رنگ بدلتا ہے اور نہ ہی وہ ناپاک ہوتا ہے۔ بیت:

دل مرا دریا زان دریائے ھو

از ازل تا ابد موجش پاک زن

ترجمہ: میرا دل ھو کے سمندر کی مانند ہے جس میں ازل تا ابد پاک موجیں اٹھتیں رہیں گی۔

جس کے وجود کے ساتوں اندام تصور اسم اللہ ذات سے پاک ہو جائیں اسے محاسبہ کا کیا ڈر۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

جو کوئی قلب و روح کے اتفاق سے اخلاص کے ساتھ مراقبہ میں مشغول ہوتا ہے اور یہ عہد کرتا ہے کہ وہ معرفت کے حصول کے لیے یہ مراقبہ کر رہا ہے تو وہ مراقبہ تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے اسے پلک جھپکنے میں حضوری میں پہنچا دیتا ہے اور حضوری میں تفصیلاً سوال و جواب کرتا ہے اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باطنی طور پر کوئی حکم اس تک پہنچتا ہے تو وہ اسے چشم ظاہر سے بھی وصول کرتا اور دیکھتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جو مراقبہ اربع عناصر (وجود ظاہر) کے ساتھ کیا جائے اس میں خام خیالی اور بیان کے خطرات لاحق ہوتے ہیں بلکہ ایسا شخص حیوانات کے مرتبہ پر ہوتا ہے اور بے جمعیت و پریشان رہتا ہے۔ جو مراقبہ چشم عیاں سے کیا جائے وہ باطنی آنکھ کھولتا ہے اور جو مراقبہ روح کے ساتھ کیا جائے وہ سلطان الوہم کی دلیل سے آگاہ کرتا ہے جسے قرب حق حاصل ہوتا ہے اور کل و جز اس کی نظر و نگاہ پر عیاں ہوتے ہیں۔ جو مراقبہ سر کے ساتھ کیا جائے وہ تمام پردے اور حجاب ہٹا کر اسرار سے آگاہ کرتا ہے اور دیدار پروردگار سے نواز کر یقین و اعتبار کے مراتب عطا کرتا ہے۔ جو کوئی دیدار اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (کی حیات) کا منکر ہوتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی شفاعت نہیں فرمائیں گے اور اس سے بیزار ہیں بلکہ وہ شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت سے ہی خارج ہے۔ روز حشر اس کا چہرہ ریچھ، خنزیر، کتے اور گدھے کی مثل

ہوگا۔ جو مراقبہ نور کے ساتھ کیا جائے وہ مشاہدہ، قرب اور حضوری عطا کرتا ہے۔ جو مراقبہ نیکیوں کے ساتھ کیا جائے وہ لقا سے مشرف کر کے ابدی زندگی عطا کرتا ہے۔ جو مراقبہ جوہر نور ایمان سے کیا جائے وہ دنیا کو ترک کرنے کی ہمت عطا کرتا ہے اور نفس و شیطان پر غالب ہونے کی طاقت عطا کرتا ہے۔ یہ ظاہری و باطنی سات مراقبہ جو وجود کے (ظاہری و باطنی) ساتوں اندام سے کیے جاتے ہیں، سات قفلوں کی چابی ہیں اس کے ساتھ سات حکم، سات حکمت، سات طلسمات وجودیہ اور سات خزانے اکٹھے ہو کر ایک وجود میں جمع ہوں تب طالب فقر پر قدم رکھے کیونکہ یہ سات سبق طالب کے راہ فقر پر ابتدائی قاعدے ہیں۔ اس کے بعد لاهوت لامکان جو لاناہایت مرتبہ ہے اور جس کی کوئی حد اور شمار نہیں، سے شروع کرتے ہوئے فقر پر چلے کہ محقق طالب جو اس مرتبہ پر مواحد بن جاتا ہے، کے لیے یہ مراتب فقر شاہد و گواہ ہیں کہ یہ راہ قرب الہی کی راہ ہے۔

بیت:

ہفت را بگذار ہر یک ہفت در
تا شوی عارف خدا صاحب نظر

ترجمہ: تو ان سات چیزوں کو چھوڑ اور سات مراتب کو طے کرتے تو عارف خدا اور صاحب نظر ہوگا۔

مطلب یہ کہ یہ دنیا جہان دار الفنا ہے جہاں نفسانی لوگ نفس سے لذات حاصل کرتے ہیں جس سے ان کے دل افسردہ، سیاہ اور مردہ ہو جاتے ہیں اور وہ حسرت سے ہی مر جاتے ہیں۔ جہان دار البقا ارواح (مردوں) کا مقام ہے جہاں وہ سوئے ہوئے ہیں اور اپنے احوال کی حقیقت کسی سے بیان نہیں کرتے۔ بعض قبریں مٹی کی لیکن نور سے پُر ہیں اور ان کے روضے جنت کی مثل ہیں جبکہ بعض قبریں جہنم کی آگ اور کانٹوں سے پُر ہوتی ہیں جہاں مردے عذاب و حساب کے باعث خوار ہوتے ہیں۔ فقیر دنیا میں موجود اہل نفس اور اہل روح دونوں کو پہچاننے والا ہوتا ہے اور قدرت اسرار ربانی کا تماشا دیکھنے والا عارف اور حق الیقین کے مرتبہ پر ہوتا ہے جو دیدار کے سوا کسی اور راہ

کی طلب نہیں کرتا۔ وہ نور دیکھنے کے سوا کچھ نہیں دیکھتا اور شوقِ وصال میں خوش رہتا ہے اگرچہ ظاہر میں اہل و عیال کے علائق اور مشکلات میں گرفتار ہوتا ہے۔ وہ اونٹ کی مثل کانٹے کھاتا اور بار اٹھاتا ہے اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا۔ ایسا بارِ گراں برداشت کرنے والے عارفِ الہی ہوتے ہیں۔ ایات:

عارفان دیدار روز دیدار بین
دیدہ دیدار با عین الیقین

ترجمہ: عارفین ہمیشہ دیدار میں مشغول ہوتے ہیں۔ ان کے پاس دیدار کرنے والی آنکھ ہوتی ہے جس کے ساتھ عین الیقین سے دیدار کرتے ہیں۔

دیدہ با دیدار بردہ عین را
عین را با عین بیند شد لقا

ترجمہ: دیدار کرنے والی آنکھ انہیں عین حق تک لے جاتی ہے جس سے وہ اپنی آنکھوں سے حقیقت دیکھ کر لقا سے مشرف ہوتے ہیں۔

گر نبودے این مراتب ہر دوام
کس نلغفے کاملان ختم الاتمام

ترجمہ: اگر دیدار کے یہ دائمی مراتب نہ ہوتے تو کوئی نہ کہتا کہ کاملوں کو دیدار حاصل ہوتا ہے اور وہ مراتب فقر کی تمامیت پر پہنچ چکے ہیں۔

نیست دیدارش بدم دیوانگی
نیست دیدارش ز حق بیگانگی

ترجمہ: دیوانگی کے بغیر اس کا دیدار نصیب نہیں ہوتا اور نہ ہی حق سے بیگانگی سے دیدار عطا ہوتا ہے۔

در شریعت شد بیدارِ خدا
در شریعت یافتم دیدار را

ترجمہ: شریعت پر عمل پیرا ہونے سے ہی دیدار نصیب ہوتا ہے اور میں نے بھی شریعت پر عمل پیرا ہو کر دیدار حاصل کیا ہے۔

دیدار وہ مرشد بود دیدار بر
کامل و اکمل بود صاحب نظر

ترجمہ: جس مرشد کو خود دیدار حاصل ہوتا ہے وہی دیدار کرواتا ہے اور وہ کامل و اکمل اور صاحب نظر ہوتا ہے۔

بی طمع طالب بود جان فدا
مال و تن گردد تصرف راہ خدا

ترجمہ: بے طمع طالب جان فدا کرنے والا ہوتا ہے جو راہِ خدا میں اپنا مال اور جان قربان کر دیتا ہے۔

با یقینش تا قیامت دم قدم
طالبی باشد چنین اہل از کرم

ترجمہ: جس طالب کا یقین تا قیامت قائم رہے ایسا طالب اہل کرم میں سے ہوتا ہے۔

ذکر فکر کشف بہ برد باہوا
باز دارد معرفت قرب از خدا

ترجمہ: ذکر، فکر اور کشف خواہشاتِ نفس کی طرف مائل کر دیتے ہیں اور طالب قرب و معرفتِ الہی سے دور ہو جاتا ہے۔

طالب از مرشد طلب دیدار کن
دیدار حاصل میشود با یک سخن

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے دیدار طلب کر جو کہ مرشد کے ایک لفظ سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

جز بیدارِ دگر دلدار نیست

ہر کہ فانی شد بما آن یار نیست

ترجمہ: اللہ کے دیدار کے سوا ہمارا کوئی دلدار نہیں کیونکہ جو فانی ہو وہ ہمارا یار نہیں۔

باہُو در هُو خویش را پیچیدہ

مرا از برائی دیدار خود آفریدہ

ترجمہ: باہُو خود کو ہُو میں گم رکھتا ہے کیونکہ اس (اللہ) نے مجھے اپنے دیدار کے لیے پیدا کیا ہے۔

جاننا چاہیے کہ علم دیدار و لقا حاصل کرنا اور اس علم پر عمل کر کے مراتبِ لقا سے مشرف ہونا اور معرفت میں کامل ہونا آسان کام ہے لیکن مراتبِ لقا میں محو ہو کر فانی اللہ ہونا اور مراتبِ بقا باللہ حاصل کرنا اور اس کے ساتھ ناشائستہ اعمالِ عجب، تکبر اور خواہشاتِ نفس سے آزاد ہونا نہایت مشکل اور دشوار کام ہے لیکن اگر پروردگار اس کی توفیق بخشے تو ممکن ہے۔ مراتبِ دیدار کا تعلق گفتگو، لاف زنی اور شیخی خوری سے نہیں ہے۔ اس کا تعلق توحید کی تحقیق کرنے اور لاهوت لامکان میں پہنچ کر اللہ کے خالص نور کی معرفت حاصل کرنے سے ہے۔ اسی طرح مشاہدہ، حضوری، قرب و دیدارِ الہی اور جمالِ الہی کی مثال کسی شے سے نہیں دی جاسکتی کیونکہ یہ مرتبہ تمام مراتب و مقامات سے بالاتر ہے جہاں مخلوق کا گزر ممکن نہیں۔ بیت

ہر کہ می بیند بنماید ترا

بعد ازان معلوم کن رویت لقا

ترجمہ: وہ عارف جو اللہ کا دیدار کرتا ہے وہی تجھے اس کا جمال دکھائے گا اس کے بعد تجھے قرب و دیدار کی حقیقت معلوم ہوگی۔

یہ عارفین اور فقیر اولیا اللہ کے مراتب ہیں جو اللہ کے عاشقین ہیں۔ ابیات:

عبادت عاشقان عین از عنایت

بجز دیدار دیگر نیست طاعت

ترجمہ: عاشقوں کی عبادت عنایتِ الہی سے دیدار کرنا ہے کیونکہ دیدار کے سوا کوئی بھی دوسرے طریقہ طاعت کے لیے موزوں نہیں۔

چہ خوش خرم بلذت راز دیدن
بعین از عین بین باحق رسیدن

ترجمہ: حق تک پہنچ کر اپنی آنکھوں سے حقیقت دیکھنے اور اسرار سے مشرف ہونے کی کیا خوب لذت ہے۔

کسے ایجا رسیدہ بالقاشد
فنا فی اللہ کہ دائم باخدا شد

ترجمہ: جو بھی اس مقام تک پہنچ جاتا ہے لقا سے مشرف ہو جاتا ہے اور پھر فنا فی اللہ ہو کر ابدی وصال پالیتا ہے۔

مدرسہ دیدار میں وہی طالبِ مولیٰ سبقِ الہی پڑھتا ہے جو دیدارِ الہی کی قدرت، عزت اور تعظیم جانتا ہے۔ دیدار کی قدر عارف ہی جانتا ہے جو لاهوت لامکان تک پہنچ چکا ہوتا ہے۔ ایات:

ہر کہ گوید دیدہ ام من غیب را
ہیچ کس باور نیارد جز خدا

ترجمہ: جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نے غیب (یعنی ذاتِ حق تعالیٰ کو) دیکھا ہے تو خدا کے سوا کوئی اس کا یقین نہیں کرے گا۔

غیب بینی دیدہ بادیدار بین
نیست آنجا نفس نی شیطان لعین

ترجمہ: اگر تو غیب دیکھنا چاہتا ہے تو دیدار کرنے والی آنکھ سے دیکھ کہ جہاں دیدار ہوتا ہے وہاں نہ نفس ہے نہ شیطان لعین۔

ہر کہ می بیند بود بر خود گواہ

معرفت دیدار حاصل شد الہ

ترجمہ: جو غیب (ذات حق تعالیٰ) کو دیکھتا ہے وہی خود پر گواہ ہوتا ہے کہ اسے معبود کی معرفت اور دیدار حاصل ہے۔

غیب دان داند بہ آنکس غیب دان

دیدنی دیدار با چشم عیان

ترجمہ: غیب دان جانتا ہے کہ جو چشم عیاں سے دیدار کرتا ہے وہی اصل غیب دان ہے۔

چشم ستر عینک دران شیشہ نگر

خوش بہ بین دیدار را صاحب نظر

ترجمہ: چشم ستر عینک ہے اس کے شیشے سے صاحب نظر آسانی سے دیدار کرتا ہے۔

ہم ناظرم ہم حاضر ہم بالقا

ناظر و حاضر کنم طالب بیا

ترجمہ: میں صاحب وصال ہوں اس لیے میں ہر جگہ حاضر بھی ہوں اور ہر شے کو دیکھنے والا بھی ہوں لہذا اے طالب آتا کہ تجھے بھی ناظر و حاضر بنا دوں۔

جورات دن دیدار میں غرق رہتا ہے اور اس کا مرتبہ فقیر ولی اللہ کا ہے اور جو دیدار کا منکر ہے

اس کا مرتبہ **فَقِيرٌ وَآمِنٌ اللّٰهُ** (یعنی بھاگو اللہ سے دور) ہے۔ ایات:

کور مادر زاد طالب بی نظر

کور طالب کور رفتہ بی بصر

ترجمہ: مادر زاد (باطنی طور پر) اندھا طالب بے بصیرت ہوتا ہے اور اس دنیا سے بے بصیرت ہی جاتا ہے۔

کور را گرمی نمایم آفتاب

کور بیند ہر طرف یابد حجاب

ترجمہ: میں اگر اندھے کو سورج بھی دکھاؤں تو بھی اس اندھے کو ہر طرف حجاب ہی دکھائی دیتا ہے۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ابیات:

اولاً موت است بعد از معرفت

و ز چہار بگذرد یکتا صفت

ترجمہ: پہلے مرتبہ موت ہے اور اس کے بعد اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ جو اربع عناصر

(بشریت) سے آزاد ہو جاتا ہے وہ یکتا صفت یعنی حق کے ساتھ یکتا ہو جاتا ہے۔

پنج را با پنج دارد ہوشیار

نہ یکطرف یک یکطرف عارف شمار

ترجمہ: جو اپنی پانچوں حسیات کو اسلام کے پانچوں ارکان ہوشیاری سے ادا کرنے میں مشغول رکھتا

ہے تو نواعضا ایک طرف اور ایک ایک طرف ہوتا ہے اور تب وہ عارف کہلاتا ہے۔

نہ گرسنہ میشود یک سیر تر

گر یک گرسنہ میشود نہ در امر

ترجمہ: نوا اگر بھوکے ہوں اور ایک سیر ہوتا ہے اور اگر ایک بھوکا ہو تو نواعضا فرمانبردار اور قابو میں

رہتے ہیں۔

دہ دیو خود در وجودے بند کن

بعد ازان ارشاد مردم پند کن

ترجمہ: اپنے وجود کے یہ دس شیطان قابو میں رکھ اور اس کے بعد لوگوں کو تلقین و نصیحت کر۔

معرفت توحید جملہ شد او را

ہر کہ یک را یافتہ عارف خدا

ترجمہ: جملہ معرفت توحید اس کو حاصل ہوتی ہے جو وجود کے تمام اعضا کو عارف خدا بنا دے۔

علم غیب کو اللہ کے خاص بندے ہی جانتے ہیں اور یہ خاص بندے جو کہ عارف خدا ہیں وہی اس علم غیب کو پڑھتے ہیں۔ اہل ایمان وہی ہیں جو علم غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کوئی علم غیب پر ایمان نہیں لاتا تو وہ ہرگز صاحب ایمان نہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿لَا رَيْبَ لَكَ فِيهِ تَهْدَىٰ لِلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ﴾ (البقرہ-3,2)

ترجمہ: اس (کتاب) میں کوئی شک و شبہ نہیں اور اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

اور وہ اس حدیث کے موافق ہوتے ہیں جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿مَنْ عَرَفَ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ﴾

ترجمہ: جو اللہ کو پہچان لیتا ہے اس سے کوئی شے مخفی و پوشیدہ نہیں رہتی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ﴾ (الملك-12)

ترجمہ: اور جو اپنے رب سے غیب کے متعلق ڈرتے ہیں پس ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

جو فقیر قرب و دیدار الہی کا عالم ہو اسے توفیق الہی سے ایسی تصدیق قلب حاصل ہوتی ہے کہ وہ تمام علم ظاہر و زبانی بھول جاتا ہے اور اسے حروفِ تہجی میں سے ایک بھی حرف یاد نہیں رہتا۔ اللہ بس ماسوکی اللہ ہوس۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّمَ لِسَانَهُ﴾

ترجمہ: پس جو اپنے رب کو پہچان لیتا ہے تحقیق اس کی زبان گوئی ہو جاتی ہے۔

فقیر کو علم دیدار سے قرب، عزت، عظمت، شرافت، کرامت، جمعیت، فخر، حکمت، امر، حکم، تصرف، توجہ، تفکر، تصور اور کونین پر غلبہ، روشن ضمیری، تجلیاتِ ذات کے انوار کا بے حجاب مشاہدہ اور اسرارِ قدرتِ سبحانی کے احوال سے واقفیت حاصل ہوتی ہے کہ فقرا کے لیے علم دیدار کے سوا کوئی دوسرا علم پڑھنا مردار ہے اور فقیر کو ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد و وظائف سے کیا سروکار؟ ابیات:

مرشد دیدار دیدارِش نظر
بناظر ناظر کند موسیٰ خضر

ترجمہ: صاحب دیدار مرشد اپنی (باطنی) نظر سے طالبانِ مولیٰ کو دیدار عطا کرتا ہے اور انہیں موسیٰ اور خضر کی صفت کا حامل بنا کر دیدار کرنے والا بنا دیتا ہے۔

این شرف شد امتی از مصطفیٰ
نَحْنُ أَقْرَبُ یافِتہ قرب از الہ

ترجمہ: یہ شرف صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیروکاروں کو حاصل ہے جو اللہ کے قرب سے نَحْنُ أَقْرَبُ کی حقیقت حاصل کرتے ہیں۔

اے احمق و گمراہ! قربِ الہی کے یہ مراتب فقر سے حاصل ہوتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ طریقت کے راستے کے ہر مراتب کی ابتدا قربِ الہی ہے اور انتہا مجلسِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچنا ہے کیونکہ ان مراتب کی ابتدا اور انتہا کے درمیان دیدارِ الہی ہے جو اللہ کی عطا اور اس کا فیض و فضل ہے۔ ان مراتب کی ابتدا اور انتہا حاصل کرنا بھی نامکمل ہے جب تک ابتدا اور انتہا ایک نہ ہو جائیں کیونکہ درحقیقت ابتدا اور انتہا ایک ہی ہیں۔ جو کوئی نیند یا مراقبہ میں دیدارِ ربِّ العالمین سے مشرف ہو جائے وہ تمام عمر نہیں سوتا بلکہ بیدار رہتا ہے اور اگر سو بھی جائے تو بے حجاب حضورِ حق سے مشرف ہوتا ہے۔ جسے دیدار حاصل ہو جائے اسے بدبودار اور مردار دنیا پسند نہیں آتی۔ جس کے پاس یہ دو گواہ (قربِ الہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری) نہیں اسے دیدار حاصل نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿الْبَهَائِيَّتُ هُوَ الرَّجُوعُ إِلَى الْبِدَايَةِ﴾

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹنے کا نام ہے۔

محبت قرب الہی کی راہ ہے کہ اس کی انتہا پر قرب الہی حاصل ہوتا ہے۔ جو طالب قرب الہی کی اس راہ کا متلاشی ہو وہ آخر قرب الہی پالیتا ہے۔ ذکر، فکر، ذوق، شوق، مراقبہ، مکاشفہ سب قرب الہی کے لیے وسیلہ ہیں اور انتہا میں قرب الہی عطا کرتے ہیں۔ تصور، تصرف، توجہ، تفکر، معرفت تو حید تک پہنچنے کی راہ ہے جو دیدار عطا کرتی ہے اور آخر قرب الہی تک پہنچاتی ہے اور (ہر شے کی حقیقت دیکھنے والی) نظر و نگاہ عطا کرتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مرشد کامل مراتب ابتدا میں ہی انتہا دکھاتا ہے اور جب دیدار سے مشرف کرتا ہے تو ابتدا اور انتہا بھی یاد نہیں رہتی۔ یہ حقیقت حق کو آنکھوں سے دیکھنے کے مراتب ہیں۔ بیت:

گر گویم دیدہ ام مدعی با دعویٰ در

کور چشمی کے بہ بیند سگ مثال خوک خر

ترجمہ: اگر میں یہ دعویٰ کروں کہ میں نے دیدار کیا ہے تو یہ سچ ہے کہ (باطنی آنکھوں سے) اندھے اسے کہاں دیکھ سکتے ہیں وہ تو کتے، خنزیر اور گدھے کی مثل جانور ہیں۔

دیدار، اس کی روشنی اور انوار طالب پر اس طرح غالب آتے ہیں جیسے پانی آگ پر۔ بیت:

با دے دیدار بہر شد حضور

شد مشرف بالقا در غرق نور

ترجمہ: میں ایک لمحہ میں حضوری میں لے جا کر دیدار کراتا ہوں اور نور میں غرق کر کے لقا سے مشرف کرتا ہوں۔

مرشد سب سے پہلے دل کے اندھے طالب کو بینائی کی دوا دے کر چشم بصیرت عطا کرتا ہے اور اس کے بعد دائمی دیدار عطا کرتا ہے۔ جس کے پاس لازوال ایمان ہو وہ اولیا میں سے ہے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿الْإِنِّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (یونس-62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ غم۔

عالم دیدار کے احکامات بیان کرتا ہے جبکہ مرشد کامل دیدار کرواتا ہے۔ کہنے اور دکھانے میں بہت فرق ہے۔ فقیر پر فرض عین ہے کہ جملہ خزانوں پر تصرف، ملک سلیمانی، جملہ ارواح انبیا اور اولیا اللہ، تسبیح کرنے والے جملہ فرشتے اور کل و جز جو کچھ دنیا میں ہے اسے اپنے قبضہ و قدرت میں لے آئے۔ یہ مراتب فقر اختیاری سے حاصل ہوتے ہیں جن کو بعد میں توفیق الہی سے ترک کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ فقیر تمام دنیا کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے اور ایک ہی بار میں سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کر کے ان سے الگ ہو جاتا ہے۔ فقر کو توکل، غنایت اور ہدایت کے احوال سے تحقیق کیا جاسکتا ہے۔ غنایت کے بغیر فقر اضطراری ہے جس میں طالب شکایت ہی کرتا رہتا ہے۔ بیت:

توحید سر عطا است کہ تقلید سر خطا است

از دست نارساست کہ مکارہ پارسا است

ترجمہ: توحید سر اسر عطا جبکہ تقلید سر اسر خطا ہے۔ اور جو گناہ نہ کر سکتا ہو وہ مکاری سے پارسائی کا دعویٰ کرتا ہے۔

فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى﴾ (انجم-17)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر نہ بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔

جب تک طالب دیدار الہی دونوں جہان کے نظارے سے بیزار نہ ہو جائے، اس سے ہزار بار استغفار کرتا رہے جب تک کہ دل کی سیاہی دور نہ ہو جائے اور وہ ہمیشہ کے لیے بیدار ہو کر یقین و اعتبار نہ حاصل کر لے۔ تب تک اس کے لیے معرفت الہی اور وصال تک پہنچنا اور دیدار الہی سے مشرف ہونا نہایت مشکل، دشوار اور کارِ محال ہے۔

دیدہ دیدار ما از ازل

معرفت دیدار ما را شد فضل

ترجمہ: اللہ کے فضل سے ہمیں ازل سے ہی اس کی معرفت اور دیدار کرنے والی آنکھ حاصل ہے۔ اگر کوئی شخص تمام عمر مطالعہ علم میں گزار دے اور علم کے حصول سے عالم فاضل بن جائے اور وہ تمام علوم پڑھتا رہے تب بھی وہ باطن، توحید، معرفت، قرب اور حضوری سے بے خبر اور محروم رہتا ہے اور اگر کوئی اپنی تمام عمر ریاضت میں صرف کر دے اور ایک سو تیس سال ایک ٹانگ پر کھڑا رہ کر مجاہدہ کرتا رہے تو بھی اسے طریقت، معرفت، باطن، لقا، بقا اور فنا کی ذرا بھی خبر نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے جب تک مرشد کامل کی توفیق حاصل نہ ہو۔ سالہا سال کی عبادت اور اس کے ثواب سے مرشد کی توجہ بہتر ہے جو ایک لمحہ میں اللہ کا بے حجاب دیدار عطا کرتی ہے۔ ابیات:

مرشدی باشد ترا مراتب رہنما

طلب کن از مرشدی رویت خدا

ترجمہ: مرشد ہر مرتبہ پر تیرا رہنما ہے لہذا تو اس سے دیدار خدا کی طلب کر۔

حافظ شدی عالم شدی زندہ زبان

وز بی خبر تصدیق وحدت بے عیان

ترجمہ: تو حافظ بن گیا ہو یا عالم اور تیری زبان میں تاثیر ہو لیکن تو وحدت حق کی تصدیق سے بے خبر ہے کیونکہ تو حجاب میں ہے۔

مجھے تو ان احمق لوگوں پر حیرت ہوتی ہے کہ بعض اہل بدعت فرعون اور شیطان کے گروہ سے تعلق رکھنے والے، شرابی و نفسانی لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ رحمن کی معرفت اور دیدار حاصل ہے لیکن درحقیقت وہ کفار، اہل ابلیس اور اہل زنا رکو (اپنے تصور میں) دیکھتے ہیں۔ ان اہل بدعت کی بنیاد خلاف طریقہ ہے اور ان کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔

ہر کہ می بیند بیدار خدا
آن طالبان را بانظر برد لقا
ترجمہ: جس مرشد کو دیدارِ الہی حاصل ہو وہ طالبانِ مولیٰ کو بھی اپنی توجہ سے قرب و دیدارِ الہی بخشتا ہے۔

در معرفت دیدارِ حق ناظر کند
بانظر مجلس نبی اللہ برد
ترجمہ: مرشد معرفت عطا کرتے ہوئے دیدارِ حق کراتا ہے اور نظر سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں لے جاتا ہے۔

دم دلم دیدارِ میبرده حضور
روح را روحی برد اہل القبور
ترجمہ: میرا دل ہر لمحہ دیدار میں مشغول رہتا ہے اور لمحہ بھر میں حضورِ حق میں پہنچ جاتا ہے اور اپنی روح کو اہل قبور کی ارواح تک لے جاتا ہے۔

لائق دیدارِ اول دیدہ کن
دیدہ دیدارِ را زان دیدہ کن
ترجمہ: سب سے پہلے اپنی آنکھوں کو دیدار کے لائق بنا اور پھر اس آنکھ سے اللہ کا دیدار کر۔

نیست منزل نیست آنجائے مقام
غرق فی التوحید فی اللہ شد تمام
ترجمہ: غرق فی التوحید کے مرتبہ پر نہ کوئی منزل ہے نہ مقام۔

طالبے موسیٰ طلب دیدار جو
باہو معرفت دیدارِ موسیٰ را بگو

ترجمہ: طالب کو موسیٰ علیہ السلام کی مثل دیدار کی جستجو کرنے والا ہونا چاہیے۔ تو موسیٰ علیہ السلام کی

طرح اللہ سے اس کی معرفت و دیدار طلب کر۔

مرشد کے تصرف اور دیدار کے تصور کی بدولت طالب اعتبار حاصل کرتا ہے جبکہ مرشد کی خدمت کے دن، مہینے اور سال شمار کرنے سے اسے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ بیت:

باھُو طالب دیدار از خود خود جدا

از میان خود رفت می بیند لقا

ترجمہ: باھُو! دیدار کے طالب کو اپنی خودی (انا) سے نجات حاصل کر لینی چاہیے کیونکہ جب وہ اپنی خودی سے جدا ہو جائے تب قرب و دیدار حاصل ہوتا ہے۔

عورت، بیٹے اور مال کی محبت اور ذکر، فکر، خیال، طمع اور مردار نفس اللہ کی معرفت اور دیدار سے روکتے ہیں۔ قرب و دیدار اس نماز سے حاصل ہوتا ہے جو معرفت اور نور حضور سے دائمی طور پر مشرف ہو۔ دیدار الہی ایک راز ہے۔ آیات:

سر رود در سجدہ دل باشد با خدا

روح شد با حق مشرف اتحاد بالقا

ترجمہ: (نماز ایسی ہو کہ جب) سر سجدہ میں جائے تو دل خدا کے ساتھ مشغول ہو اور روح اللہ کے قرب و وصال سے مشرف ہو۔

این نماز عارفان با دل حضور

فرض عین است این نماز بالضرور

ترجمہ: ایسی نماز عارفین ہی حضور قلب سے ادا کرتے ہیں اور یہی نماز فرض عین اور لازم ہے۔

جاننا چاہیے کہ انسان مخلوق ہے اور اللہ قادرِ مطلقِ حقیقی و قیوم اور غیر مخلوق ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مخلوق کی کیا مجال کہ غیر مخلوق اللہ تک پہنچ کر اس کی معرفت، قرب و وصال اور حضوری حاصل کرے اور اللہ کے جمال کے دیدار سے مشرف ہو۔ قرب و دیدار اور حضوری سے مشرف ہونے کی شرح یہ ہے کہ جو کوئی قرب و دیدار سے مشرف ہونے کا انکار کرتا ہے وہ لعنتی اور بے دین ہے۔ مطلب یہ

کہ ظاہری علم، ذکر، فکر، تلاوت، وظائف، مراقبہ اور مجاہدہ قربِ الہی اور توحید کی راہ اور دیدار سے مشرف کرنے والے علم سے دور ہیں۔ قرب و دیدار حق تعالیٰ سے مشرف ہونے کے اعلیٰ مراتب اور عین العلم تصور اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتے ہیں۔ طالب کا دل جب اسم اللہ ذات کے تصور میں محو ہو کر اس سے حاصل ہونے والے علم کے مطالعہ میں غرق ہوتا ہے تو معرفتِ توحید کا سفر تیز تر ہو جاتا ہے کیونکہ دیدار کا طالب نفس کو براق کی مثل اپنی سواری بنا کر ہوا اور بجلی کی طرح لمحہ بھر میں دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ بندہ اور خدا کے درمیان کوئی حجاب اور پتھر و پہاڑ نہیں ہیں۔ تاہم یہ مراتب یقین اور اعتبار سے حاصل ہوتے ہیں۔ ابیات:

تا نہ بینم من بچشم خود خدا
نیست باور گفته درویش را

ترجمہ: جب تک میں اپنی آنکھوں سے اللہ کا دیدار نہ کر لوں میں کسی درویش کی باتوں پر یقین نہیں کرتا۔

ہر کہ می بیند بود در غرق نور
معرفت توحید اینست حق حضور

ترجمہ: جو دیدار کر لے وہ اس کے نور میں غرق ہو جاتا ہے یہی معرفتِ توحید اور حضورِ حق ہے۔

بی سری سجدہ کنم حاضر خدا
این نمازے عارفان را از لقا

ترجمہ: میں بے سر ہو کر حق تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتا ہوں۔ عارفین کی یہ نماز قرب و دیدارِ الہی سے ادا ہوتی ہے۔

بی سری سجدہ بود ہم بی جبین
نیست آنجا آسمان و نی زمین

ترجمہ: عارفین سر اور پیشانی کے بغیر سجدہ کرتے ہیں کہ لامکان میں نہ آسمان ہے اور نہ زمین۔

بی چشم بینم بخوانم بے زبان

معرفت لاهوت اینست لامکان

ترجمہ: میں بغیر آنکھوں کے دیدار کرتا ہوں اور بے زبان اس کا ذکر کرتا ہوں کہ یہی لاهوت لامکان میں پہنچ کر حاصل ہونے والی معرفت ہے۔

سجدہ در نور است رو رویت دوام

قبلہ در قبلہ بود قبلہ تمام

ترجمہ: جب طالب نور میں غرق ہو کر سجدہ کرتا ہے تب اسے دائمی دیدار حاصل ہوتا ہے اور وہ ہر جگہ اسی قبلہ (ذات) کو دیکھتا ہے کیونکہ ہر طرف وہی قبلہ (ذات) ہے۔

ہر سہ قبلہ قرب بخشد در نماز

معرفت توحید اینست فضل راز

ترجمہ: یہ تینوں قبلہ (نفس، قلب اور روح) نماز میں قرب الہی بخشتے ہیں اور یہی معرفت توحید کا راز ہے۔

نفس نورش قلب نورش روح نور

اہل نوری را نمازی شد حضور

ترجمہ: ایسے نمازی کا نفس، قلب اور روح تینوں نور ہوتے ہیں۔ اہل نور کی نماز ہی حضوری ہوتی ہے۔

دل پریشان نمازی کی روا

دل بخطرہ نفس شیطان و ہوا

ترجمہ: دل خطرہ نفس و شیطان اور خواہشات کا شکار ہو تو ایسے پریشان دل کی نماز کیسے ادا ہو سکتی ہے۔

نماز معراج است می بیند خدا

عارفان را در نمازے شد لقا

ترجمہ: نماز معراج ہے جس میں نمازی خدا کا دیدار کرتا ہے اور عارفین کو نماز میں اللہ کا قرب اور دیدار حاصل ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ عارفین دائمی نماز میں مشغول ہوتے ہیں اور عارفین کا دل بھی ہمیشہ نماز میں غرق ہوتا ہے اور عارفین کی روح بھی مکمل طور پر نماز میں مشغول ہوتی ہے۔ عارفین کی نماز راز ہوتی ہے اور وہ نماز میں اسرار ہی بیان کرتے ہیں۔ مرشد نور الہدیٰ علم دیدار سے گفی بِاللّٰہِ (ترجمہ: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے) کا سبق دیتا ہے اور صادق طالب لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا (المزل۔ 9) ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ“ کا علم سیکھتا ہے۔ ایسا مرشد دیدار سے مشرف کرنے والا مخدوم ہوتا ہے۔ اور جو مرشد طالب مولیٰ کو ذکر، فکر، مراقبہ اور جس دم کا سبق دیتا ہے تو وہ طالب اپنی منزل تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا کیونکہ ناقص مرشد معرفت الہی سے محروم ہوتا ہے۔ لیکن معرفت حاصل کرنے کے بہت سے طریقے ہیں اور معرفت کا سب سے بہترین طریقہ توفیق الہی اور تحقیق سے دیدار سے مشرف ہونا ہے۔ سن! اگر مادر زاد (باطنی طور پر) اندھے شخص سے کہا جائے کہ دیدار پروردگار کر، تو وہ کہتا ہے کہ دیدار قیامت کے روز ہوگا۔ ایسا کہنے والا مکمل طور پر پردہ و حجاب میں ہے جبکہ اہل چشم بینا (صاحب بصیرت) دائمی طور پر اللہ رحمن کے بے حجاب دیدار سے مشرف ہوتے ہیں اور نہ کسی سے گھبراتے ہیں کیونکہ ان کے لیے آج اور کل (دنیا اور عقبی) برابر ہیں۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ﴾ (بنی اسرائیل۔ 72)

ترجمہ: اور جو اس دنیا میں (دیدار سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔

ابیات:

ہر کہ در دنیا نہ بیند حق لقا

بے نصیبے او بود آخر کجا

ترجمہ: جس نے اس دنیا میں حق تعالیٰ کا لقا حاصل نہ کیا تو اس بے نصیب کو آخرت میں کہاں سے

ہوگا۔

آخرت او حور خواہد ہم قصور

بے نصیبے او ز دیدارش حضور

ترجمہ: وہ آخرت میں حور و قصور کا طلبگار ہوتا ہے اس لیے اللہ کے دیدار اور حضورِ حق اس کا نصیب نہیں ہوتے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى ﴾ (انجم-17)

ترجمہ: (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی) نظر نہ بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔

اے احمق و بے حیا! یہ مراتبِ لقاءِ رفیقین کا نصیب ہیں۔ ایات:

از ناف تا سر جلوۂ انوارِ حق

آنچہ می بینم ازان دیدارِ حق

ترجمہ: میرے پورے وجود میں انوارِ حق کا جلوہ ہے اور میں جس طرح بھی دیکھتا ہوں دیدار ہی کرتا ہوں۔

حق و باطل را کنم تحقیق تر

میرم دیدار طالب را نظر

ترجمہ: میں حق و باطل کی تحقیق کرنے والا ہوں اور طالبِ دیدار کو اپنی نگاہ (کی تاثیر) سے حضورِ حق میں لے جاتا ہوں۔

زندگی شد بالقا بیندگی

بی لقائش زندگی شرمندگی

ترجمہ: اس کے قرب و دیدار میں مشغول رہنا ہی اصل زندگی ہے جبکہ دیدار کے بغیر زندگی محض شرمندگی ہے۔

جو عارف مرشد (بیعت کے) پہلے ہی روز طالب مولیٰ کو رب کریم کے دیدار کی عظیم دولت عطا نہیں کرتا وہ مرشد لائق ارشاد نہیں۔ نور الہی کا حامل عارف مرشد وہ ہے جو طالب مولیٰ کو باطن میں دائمی دیدار سے مشرف کر دے جبکہ ظاہر میں طالب کو مطالعہ علم میں مشغول اور شریعت میں ہوشیار رکھے۔ جان لو کہ جس طرح خضر علیہ السلام نے ظلمات سے آب حیات حاصل کیا اسی طرح عارفین تصور اسم اللہ ذات سے (دائمی) حیات پاتے ہیں۔ بیت:

خضر را طالب کنم بہر از خدا
منکہ طالب با حضوری مصطفیٰ

ترجمہ: چونکہ میں وہ طالب ہوں جسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہے اس لیے میں خدا کی خاطر خضر کو اپنا طالب بناتا ہوں۔

حضرت خضر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے مرتبہ فقر سے رات دن عبرت و حیرت میں ڈوبے رہتے ہیں کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت اللہ تعالیٰ کے قرب میں دائمی دیدار سے مشرف اور رحمت الہی کی بدولت اللہ کی بارگاہ میں منظور ہے۔ ابیات:

خضر را خبری نباشد از قرب وحدت لقا
شرف امت را تمام از مصطفیٰ

ترجمہ: خضر کو اللہ کے قرب، دیدار اور وحدت کی خبر نہیں کیونکہ یہ شرف صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو حاصل ہے۔

فکر فرحت نفس و ذکر راہزن
طالبان دیدار را بس این سخن

ترجمہ: فکر نفس کی راحت کا باعث اور ذکر راہزن ہے۔ طالبان دیدار کے لیے بس یہی بات کافی ہے (کہ وہ دیدار میں محور ہتے ہیں)۔

باتوجہ میسر دیدار حق

زیر پائے تو شود جملہ طبق

ترجمہ: میں تجھے توجہ سے دیدار حق تک عطا کر سکتا ہوں اور اس مرتبہ پر پہنچا سکتا ہوں جس سے جملہ طبقات تیرے قدموں تلے ہوں گے۔

با الف اللہ رسا نم با حضور

این مراتب عارفان است غرق نور

ترجمہ: میں تجھے اللہ کے الف (اسم اللہ ذات) سے حضور حق میں پہنچا سکتا ہوں۔ یہ نور میں غرق عارفین کے مراتب ہیں۔

عالم شدم در علم توحید از خدا

احتیاجی نیست علم از سر ہوا

ترجمہ: میں حق تعالیٰ سے علم توحید پڑھ کر عالم بن گیا ہوں اب مجھے دوسرا کوئی بھی علم پڑھنے کی ضرورت نہیں جو محض خواہشات نفسانی کا باعث ہیں۔

علم شیطان است کبر و بے کرم

گر بگویم کہ انا شیطان میشوم

ترجمہ: اگر علم تکبر کا باعث ہو تو شیطان ہے اور اللہ کے کرم سے محروم ہے۔ اگر میں ”میں“ کہوں گا تو میں شیطان بن جاؤں گا۔

علم قرآن است قرب و معرفت

علم آن باشد بود نبوی صفت

ترجمہ: اگر علم قرب و معرفت الہی کا باعث ہو تو قرآن ہے۔ اور علم وہی ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات کا حامل بنا دے۔

خلق باخلق است باخلاق تمام

نیک خصلت پہچو نبوی والسلام

ترجمہ: اگر اللہ کا قرب حاصل کرنا ہو تو مخلوق کے ساتھ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات اختیار کرنی چاہیے جو کہ سلامتی کا باعث ہیں۔

جس عالم فقیہ کا نفس طاقتور، دل سیاہ اور مردہ ہو تو اس سے ہم کلام نہ ہو کہ وہ باطن اور معرفت الہی سے بے خبر ہے اور نہ اسے باطن (کے احوال) سے آگاہی ہے کیونکہ اس کی توجہ و نگاہ اپنے نفس پر ہے۔ ہر علم کی اساس اور مغز علم تصوف ہے جو حق تعالیٰ اور رسول خدا کے کلام پر مبنی ہے۔ علم تصوف اُم العلم اور ہر علم کی روح ہے۔ علم تصوف سے حی و قیوم ذات کے کل و جز علوم اور حق و باطل کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ جو علم تصوف نہیں پڑھتا وہ سیاہ دل ہوتا ہے جو جہالت و نفاق کی حالت میں رہتا ہے۔ علم فقر بھی فیض الہی کی بدولت علم تصوف میں شامل ہے اور یہی علم تصوف راہ فقر کی بنیاد ہے۔ اللہ کے فضل سے طالب کو تصدیق القلب کی صفت حاصل ہوتی ہے اور اسے حق تعالیٰ کی رفاقت کی توفیق حاصل ہوتی ہے جو اسے با تحقیق صدیق بناتی ہے۔ علم تصوف عارف پر رحمت الہی ہے۔ جو علم تصوف سے منع کرتا ہے وہ قوم زندیق سے تعلق رکھتا ہے۔

ابیات:

گر بے علم عالم شدی بے معرفت

جاہلی علم است خر عیسیٰ صفت

ترجمہ: اگر تو عالم ہے اور تیرے پاس تصوف اور معرفت کا علم نہیں تو تو اصل علم سے جاہل ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے کی مثل کتابوں کا بوجھ اٹھانے والا ہے۔

تا نیابی معرفت راہبر خدا

طلب کن مرشد شوی تو اولیا

ترجمہ: جب تک تو معرفت کو نہیں پالیتا تجھے مرشد کی ضرورت ہے جو تیری راہبری اللہ کی طرف

کرے۔ تو مرشد کی طلب کرتا کہ تو اولیا میں سے ہو جائے۔

طالب سب سے پہلے مرشد سے کل و جز مخلوقات اور ذات کی صفات طلب کرے جو مرشد کے ایک لفظ ”کن“ کی طاقت سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ لفظ مرشد کے چار حروف ہیں م، ر، ش، د۔ حرف ”م“ سے مرشد مشاہدہ حضور حق اور معرفت و معراج عطا کرتا ہے۔ حرف ”ر“ سے نور تو حید میں غرق کر کے راز حق تک پہنچاتا ہے۔ حرف ”ش“ سے مرشد شہسوار عارف ہوتا ہے جو اہل قبور کی ارواح کے احوال دیکھنے والا ہوتا ہے۔ حرف ”د“ سے طالب کو دائمی الہام عطا ہوتا ہے۔ لفظ طالب کے بھی چار حروف ہیں ط، ل، ب۔ حرف ”ط“ سے طالب طاعت مرشد میں مشغول رہتا ہے اور اس کی بندگی کا طوق اپنی گردن میں ڈالتا ہے اور حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ہمیشہ مصروف رہتا ہے۔ حرف ”ا“ سے طالب کا ارادہ صادق ہوتا ہے اور وہ مرشد کا باادب ہوتا ہے۔ جو بھی آزمائش اس پر آئے وہ اف نہیں کرتا۔ حرف ”ل“ سے طالب لایحتاج اور لقائے الہی کے لائق ہوتا ہے جو کبھی بھی لاف زنی نہیں کرتا۔ حرف ”ب“ سے طالب بہرہ مند (خوش قسمت)، باوفا اور باحیا ہوتا ہے اور اس کا قلب پاکیزہ اور وہ تقدیر پر راضی رہنے والا ہوتا ہے۔ مرشد کے چاروں حروف طالب کے چاروں حروف سے اس طرح بدل جاتے ہیں کہ طالب مرشد کے وجود، جان، جسم، قلب اور قالب کے ساتھ یکتا ہو جاتا ہے۔ جو کچھ مرشد کی زبان پر ہوتا ہے طالب کی زبان سے بھی وہی ادا ہوتا ہے۔ طالب کی آنکھیں مرشد کی آنکھیں، طالب کے کان مرشد کے کان، طالب کا قلب مرشد کا قلب، طالب کی روح مرشد کی روح، طالب کے ہاتھ مرشد کے ہاتھ اور طالب کے پاؤں مرشد کے پاؤں بن جاتے ہیں۔ یہ فنا فی الشیخ کی حالت ہوتی ہے۔ وہ طالب مرتبہ مرشد کے لیے منتخب ہوتا ہے۔ طالب کا نفس مرشد کے نفس کی مثل مر جاتا ہے اور اس کا قلب مرشد کے قلب کی مثل حیات پا جاتا ہے اور اس کی روح فرحت پاتی ہے۔ فنا فی الشیخ کے اس مرتبہ پر مرشد و طالب کا نام، اطوار اور طریقے ایک جیسے ہو جاتے ہیں اور طالب کی صورت سے مرشد کی صورت نظر آتی ہے۔ مرشد کی رفاقت طالب کے لیے یقیناً توفیق حق کا وسیلہ بن جاتی ہے۔ یہ مرتبہ جمعیت ہے

جہاں مرشد کے تمام خوبصورت اوصاف طالب میں جمع ہو جاتے ہیں اور اسے مرشد کے ساتھ لازوال وصال نصیب ہوتا ہے۔ مرشد کل اور توحید کی صورت ہے جیسا کہ اللہ نے اس فرمان میں فرمایا:

﴿يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ﴾ (الفح-10)

ترجمہ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

بیت:

گر بیائی طالبا حاضر خدا
درمیان پردہ نمائد شد لقا

ترجمہ: اے طالب! اگر تو آئے تو میں تجھے حضورِ حق میں پہنچا دوں گا جہاں تو ایسے دیدار کرے گا کہ تیرے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ ہوگا۔

مرشد کی کاملیت حضورِ حق میں پہنچانے کی صلاحیت سے پتا چلتی ہے کہ وہ ایک ہی نگاہ سے کل و جز کے سب مراتب طے کر دیتا ہے۔ بیت:

اگر تو طالب صادق با ما بیا
شد مشرف در مجالس مصطفیٰ

ترجمہ: اگر تو صادق طالب ہے تو ہمارے پاس آ۔ ہم تمہیں مجالسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف کر دیں گے۔

جان لو کہ طریقہ قادری میں طالب مرید پھول کی مثل ہے جبکہ دوسرا ہر طریقہ پھول کے گرد کانٹوں کی مثل ہے اور مکمل طور پر خوار اور نفس کی قید میں ہے۔ قادری طریقے کا طالب مرید باعتبار ہوتا ہے۔ اسے ذکر، فکر اور مراقبہ کرنے کی کیا ضرورت؟ بیت:

منکہ مرشد قادریم قدر دان
شد قرب قدرت خدا عارف عیان

ترجمہ: میں قادری مرشد ہوں میری قدر پہچان۔ میں وہ عارف ہوں جسے اللہ کا قرب اور بے حجاب دیدار حاصل ہے۔

دیدار سے جمعیت حاصل ہوتی ہے اور دیدارِ الہی کے علاوہ سب کچھ مردار ہے۔ بیت:

باھو در ھو گم شدہ چون آب شیر

انتہا توحید این فی اللہ فقیر

ترجمہ: باھو ھو میں ایسے گم ہے جیسے پانی دودھ میں۔ اللہ کے فقیر کی انتہا یہی توحید ہے۔

طالب دنیا بہت سے ہیں اور طالبِ عقبیٰ بیشمار ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی دیدار کا طالب ہوتا ہے جسے دنیا یا جنت سے کیا سروکار۔ جان لو کہ آدمی کے وجود میں سات اندام ہیں اور ہر اندام حرص، طمع، حسد اور عجب کی قید میں ہے۔ مرشد کامل طالبِ مولیٰ کے ساتوں اندام کو ان برائیوں سے نجات دلاتے ہوئے سات علمِ کیمیا اکسیر عطا کرتا ہے جس سے طالب ظاہری حکمت کے خزانوں کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے اور اس کے ساتھ دیگر سات علمِ کیمیا اکسیر عطا کرتا ہے جس سے طالب باطنی حکمت کے خزانوں کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے اور اس کے ساتھ مرشد وجود کے ساتوں اندام کو تمام ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ کر کے کامل کرتا ہے۔ اس کے بعد طالب تلقین و ارشاد کے لائق بنتا ہے اور اعتبار اور یقین کے ساتھ دستِ بیعت ہوتا ہے۔ ایک ہی ہفتہ میں طالب فقر، معرفت اور ولایت کی تمامیت تک پہنچ جاتا ہے اور اسے فیض و فضل کی انتہا عطا کی جاتی ہے اور طالب ہر غم سے نجات حاصل کر لیتا ہے اور اسے اللہ کے ساتھ وصال کا ایسا مرتبہ حاصل ہوتا ہے جسے کوئی زوال اور رجعت نہیں۔ وہ (ہر شے سے) لایحتاج رہتا ہے۔ اور ہمیشہ دیدار اور معرفتِ الہی کے مشاہدہ میں مشغول رہتا ہے جو کہ اصل معراج ہے۔ مرد مرشد کی مہربانی سے صادق طالب پہلے ہی روز مرتبہ جمعیت پر پہنچ جاتا ہے۔ دیدار و قربِ الہی سے مشرف مرشد کامل طالب کو سب سے پہلے سونا و چاندی کا علمِ کیمیا اکسیر عطا کرتا ہے اور اس کے بعد دیدار و حضوری عطا کرتا ہے۔ جس مرشد کی نظر کو یہ توفیق حاصل نہیں کہ طالب کو علمِ کیمیا عطا کر سکے اور نہ

ہی اللہ کے قرب، حضوری اور دیدار سے مشرف کرنے کی طاقت ہو ایسے ناقص مرشد کی نظر سے بیل اور گدھے ہی بہتر ہیں۔ بیت:

باھو کاملان را وقوف است بر ہر کیمیا

از خود دہند یا میدہانند از خدا

ترجمہ: باھو! کاملین کو ہر علم کیمیا حاصل ہوتا ہے وہ طالبوں کو یا خود عطا کرتے ہیں یا اللہ سے عطا کرواتے ہیں۔

فقیر کی نظر میں اہل دنیا گدا و مفلس ہوتے ہیں جبکہ اہل دنیا فقیر کو گدا و مفلس سمجھتے ہیں۔ دراصل فقیر کو کل و جز کے بے شمار خزانوں پر تصرف حاصل ہوتا ہے جبکہ اہل دنیا کو محدود دولت پر اختیار ہوتا ہے جن کی طرف فقیر نظر بھی نہیں ڈالتا۔ ابیات:

ظاہری توفیق دارم در عمل

باطن از تحقیق دارم بے خلل

ترجمہ: مجھے ہر ظاہری عمل میں حق تعالیٰ کی توفیق حاصل ہے جبکہ باطنی طور پر ان اعمال کی تحقیق بغیر کسی رکاوٹ کے کر سکتا ہوں۔

باھو بہر از خدا این راہنما

گر بیانی میرسانم باخدا

ترجمہ: باھو اللہ کی خاطر اس کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے۔ اے طالب! اگر تو آئے تو میں تجھے اللہ تک پہنچا دوں گا۔

کیمیا کسیر کے تمام خزانوں پر مکمل تصرف تین طرح کا ہے جسے تین قسم کے مدرسوں سے تین طرح کے علوم سے حاصل کیا جاتا ہے۔ علم سے علم حاصل کرنا، آگاہی سے علم حاصل کرنا اور نگاہ سے علم حاصل کرنا۔ جاہل ان علوم سے محروم ہیں اور ان کی جہالت سراسر گناہ ہے۔ پہلا علم کیمیا کسیر فنا کے ہنر سے متعلق ہے، دوسرا علم کیمیا کسیر بقا کی توفیق الہی سے متعلق ہے اور تیسرا علم

کیمیا کسیر معرفت اور دیدار سے مشرف ہونے کے متعلق ہے۔

ہر کہ دعویٰ کرد من عالم خدا
طلب کن از وے مطالعه حق لقا

ترجمہ: جو دعویٰ کرتا ہے کہ میں وحدت کا عالم ہوں اس سے لقائے الہی کا علم طلب کر۔

جو طالب (مرشد سے) ظاہری کیمیا کسیر طلب کرتا ہے وہ نامرد کی مثل ہے اور جو طالب باطنی کیمیا کسیر طلب کرتا ہے وہ عورت کی مثل ہے اور جو طالب (مرشد سے) معرفت الہی کی کیمیا کسیر طلب کرتا ہے وہ مرد ہے۔ جس کے عمل میں یہ چودہ علوم کیمیا کسیر ہوں وہ چار دن میں پانچ بار کی توجہ اور توفیق الہی کے چار مراحل سے طالب کو عطا کر سکتا ہے اور قرآن کے وظیفہ سے حضوری تک پہنچا سکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ لَهُ الْمَوْلَى فَلَهُ الْكُلُّ حَسْبِيَ اللَّهُ

ترجمہ: جسے مولیٰ مل گیا اسے سب کچھ مل گیا اور میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

جو طالب خلوص کے ساتھ مرشد سے دیدار الہی طلب کرتا ہے ہر مراتب، تصرف، کیمیا، خزانے اور حکمت اسے عطا ہوتے ہیں اور ہر مومل اور انبیاء و اولیاء اللہ کی ارواح سے اس کا رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور دونوں جہان فرما نبرد ارغلام کی مثل اس کے قدموں میں آجاتے ہیں۔ ابیات:

مرشدے باشد غنایت از غنی
از غنی طالب غنی حاضر نبی

ترجمہ: مرشد صاحب غنایت ہوتا ہے جو اپنے طالبوں کو نوازتا ہے اور اس غنی مرشد کی صحبت سے طالب بھی غنی ہو جاتا ہے اور اس کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

بے غنایت در شکایت روز و شب
بے حیا و بے وفا و بے ادب

ترجمہ: اگر مرشد بے غنایت ہو تو طالب رات دن شکایت میں مصروف رہتا ہے وہ بے حیا، بے وفا

اور بے ادب طالب بن جاتا ہے۔

کامل کون ہوتا ہے؟ کامل لفظ کے چار حروف ہیں ک، ا، م، ل۔ حرف 'ک' سے کامل مرشد کا تصرف کامل ہوتا ہے۔ وہ جتنا بھی اپنا تصرف استعمال کرتا ہے کم نہیں ہوتا۔ حرف 'ا' سے کامل (مرشد) صادق طالب کو اسم اللہ ذات کا تصور عطا کرتا ہے۔ حرف 'م' سے کامل مرشد مردہ دل کو اپنی نگاہ سے زندہ کرتا ہے اور دیدار و معرفت الہی عطا کر کے حضوری میں پہنچاتا ہے اور حرف 'ل' سے کامل مرشد لقائے الہی سے مشرف کر کے قرب الہی میں لے جاتا ہے اور طالب مولیٰ کو لایحتاج بنا دیتا ہے۔ جو مرتبہ 'کامل' پر ہو وہ انسان ہے اور جو مرتبہ مکمل پر ہو وہ پریشان رہتا ہے اور جو مرتبہ اکمل پر ہو وہ حیوان ہے۔ جبکہ کامل مرشد مرتبہ نور الہدیٰ پر ہوتا ہے اور طالب کو پہلے ہی روز لاهوت لامکان میں پہنچا دیتا ہے۔ ایسا قادری مرشد حق تعالیٰ کی قدرت کا حامل ہوتا ہے اور اللہ کے فیض و فضل اور احسان سے بلا حجاب دیدار کرنے والا ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ ہر خزانے پر تصرف حاصل کرنے کا مرتبہ اور دیدار سے مشرف ہونا آسان کام ہے لیکن وجود میں حوصلہ پیدا کرنا اور گناہِ صغیرہ و کبیرہ سے نجات حاصل کرنا بہت ہی مشکل اور دشوار کام ہے۔ پیاسا پانی پیتا ہے اور بھوکا کھانا کھاتا ہے جبکہ عاشق جان فدا کرتا ہے۔ طالب مولیٰ اگر (اللہ کے قرب کے لیے) بھوکا ہو تو اپنا خون جگر پیتا ہے اور اگر (اس کے دیدار کے لیے) پیاسا ہو تو معرفت کے سمندر سے اپنی پیاس بجھاتا ہے کیونکہ وہ دیدار الہی کی تڑپ رکھتا ہے اور اس کے لیے دنیا و عقبیٰ پر نظر ڈالنا محال ہے۔ ابیات:

ہر کہ گوید دیدہ ام دیدار نیست

دیدنے مخلوق را درکار نیست

ترجمہ: اگر کوئی کہتا ہے کہ اسے دیدار حاصل ہے تو اسے دیدار حاصل نہیں کیونکہ جسے دیدار حاصل ہو وہ مخلوق کی طرف نہیں دیکھتا۔

ہر کہ می بیند بود دائم حضور
ہر تصرف میشود از وے ظہور

ترجمہ: جو دیدار کرتا ہے وہ ہمیشہ حضوری میں رہتا ہے اور اس سے اللہ کے ہر تصرف کا ظہور ہوتا ہے۔

آن صاحبے گنج است عامل با حکم
مردہ را زندہ کند با حکم قلم

ترجمہ: وہ اللہ کے خزانوں کا مالک اور اس کے حکم کا عامل ہوتا ہے جو قلم، کہہ کر مردہ کو زندہ کر سکتا ہے۔

ہر کہ می بیند بود از اہل لقا
دل سلیم وجود کرم و باحیا

ترجمہ: جسے دیدار حاصل ہو وہ اہل لقا میں سے ہوتا ہے جس کا دل سلامتی والا اور وجود کرم اور حیا کا حامل ہوتا ہے۔

دانا اور آگاہ رہو۔ ابیات:

چون نمی بینم کہ بنماید مرا
از لقائے یافتم وحدت صفا

ترجمہ: میں اسے کیوں نہ دیکھوں جو مجھے دیکھتا رہتا ہے۔ اس کے لقا سے ہی میں نے وحدت اور پاکیزگی پائی ہے۔

با حضوری مصطفیٰ ہم جان نفس
احتیاجے کس ندارم ہیچکس

ترجمہ: میں نفس و روح کے ساتھ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں رہتا ہوں لہذا مجھے کسی کی راہنمائی کی ضرورت نہیں۔

میں نے یہ مراتبِ عظمیٰ اور سعادتِ کبریٰ اور ہر صغیر و کبیر شرفِ شریعت پر عمل پیرا ہو کر ہی پایا ہے اور شریعت کو ہی میں نے ہمیشہ اپنا پیشوا بنایا ہے۔ طالبِ مولیٰ چاہے مبتدی ہو یا منتہی، اسے چاہیے کہ شریعت کو اپنے دن رات کے ہر معاملے میں مد نظر رکھے اور جو کچھ شریعت حکم دے اسکی اطاعت کرے کیونکہ وہ حق ہے اور جس چیز سے شریعت روکے اسے ترک کر دے کیونکہ وہ باطل ہے۔ باطل بدعت سے ہزار بار توبہ استغفار کرنی چاہیے۔ شریعت کیا ہے اور شریعت کسے کہتے ہیں؟ شریعت قرآن ہے اور تمام قرآن باطنی طور پر اسمِ اللہ ذات ہے اور اسمِ اللہ ذاتِ رحمن کی ذات ہے جو کہ دنیا، نفسِ امارہ اور شیطان کا مخالف ہے۔ آیات:

شریعت شہر است آن دارالامن

نیست آنجا نفس قلب و روح تن

ترجمہ: شریعت ایسا شہر ہے جہاں امن ہی امن ہے۔ وہاں نفس، قلب، روح اور جسم (کی قید و بند) نہیں ہیں۔

شریعت نورِ سریت از نبی

این شریعت کے رسد اہل شقی

ترجمہ: شریعت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر (حقیقتِ محمدیہ) کا نور ہے اور اس حقیقت تک شقی (بد بخت) کیسے پہنچ سکتے ہیں۔

شریعت شرف است عربی بارسول

این شریعت برد حاضر بارسول

ترجمہ: شریعت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کا شرف ہے اور شریعت (کی حقیقی پیروی) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری میں لے جاتی ہے۔

ہر مراتب از شریعت دیدہ ام

بے حجابے از میان بدریدہ ام

ترجمہ: میں نے ہر مرتبہ شریعت پر عمل پیرا ہو کر ہی پایا ہے اور اپنے اور اللہ کے درمیان موجود حجابات بھی شریعت کی پیروی سے ہی دور کیے ہیں۔

شریعت شوق است بر شہد از شکر

لذتی دیدار بخشد بہرہ ور

ترجمہ: شریعت شہد اور شکر سے بھی زیادہ مٹھاس والی ہے کہ شوق سے اس پر عمل پیرا ہونے سے دیدارِ الہی کی لذت حاصل ہوتی ہے۔

جز شریعت نیست راہے معرفت

اہل بدعت چیت باشد خر صفت

ترجمہ: شریعت کی پیروی کے علاوہ معرفتِ الہی کی کوئی راہ نہیں۔ اہل بدعت کیسے معرفت حاصل کر سکتے ہیں وہ تو گدھوں کی مانند ہیں۔

شریعت خلعت بود بر تن تمام

بے شریعت نیست عارف اہل خام

ترجمہ: شریعت کا لبادہ وجود پر اوڑھنا چاہیے کیونکہ شریعت پر عمل پیرا ہوئے بغیر کوئی عارف نہیں بن سکتا بلکہ وہ خام ہی رہتا ہے۔

شریعت خوشوقت گرداند مرا

از شریعت یافتم اللہ لقا

ترجمہ: شریعت نے میری زندگی کو خوبصورت بنا دیا ہے اور شریعت کی پیروی سے ہی میں نے اللہ کا قرب اور دیدار پایا ہے۔

شریعت ایمان انوارش عطا

این عطائے شد مرا راہبر خدا

ترجمہ: شریعت نورِ ایمان عطا کرتی ہے اور یہی نورِ ایمان اللہ کی جانب میرا رہنما ہے۔

باہو سر راستی در شرع کوش از شریعت معرفت توحید نوش

ترجمہ: باہو اگر تو سچائی کا راز پانا چاہتا ہے تو شریعت کی پیروی کر کیونکہ شریعت کی پیروی سے ہی تو معرفت توحید کا دریا نوش کر سکتا ہے۔

سب سے پہلے مرشد پر فرض عین ہے کہ طالب مولیٰ کو جمعیت کے یہ تین مراتب عطا کرے جو کہ جمعیت نفس، جمعیت قلب اور جمعیت روح ہیں۔ ان تینوں جمعیت کا مجموعہ جب طالب مولیٰ کے وجود میں قرار پکڑتا ہے تو جمعیت کا آخری مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بعد مرشد طالب مولیٰ کو دست بیعت کرتے ہوئے تلقین و ارشاد کرتا ہے اور معرفت، مشاہدہ، حضورِ حق اور قرب و دیدار عطا کرتا ہے۔ معلوم ہوا کہ جو مرشد جمعیت بخشتا ہے وہی کامل ہے۔ جمعیت سات طرح کی ہے جو سب کیمیا اکسیر ہیں۔ جمعیت نفس میں مرشد جو بھی دنیا میں خزانِ الہی ہیں ان سب پر طالب مولیٰ کو تصرف عطا کر دیتا ہے۔ جمعیت قلب یہ ہے کہ طالب دنیا کے تمام تصرفات ایک قدم اور ایک ہی دم میں اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے اور دل میں افسوس بھی نہیں رکھتا۔ جمعیت روح یہ ہے کہ طالب دیدار پروردگار سے مشرف ہو کر دائمی مشاہدہ میں غرق رہتا ہے اور زندگی و موت کے مراتب اس کے تصور، تفکر اور تصرف میں آجاتے ہیں۔ اس کے بعد طالب کا قلب غنایت (سیری) حاصل کر لیتا ہے اس کا نفس شکایت کرنے سے باز آجاتا ہے اور طالب تلقین و ہدایت کے لائق بن جاتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

اے عزیز! وہ مرشد عجیب احمق ہیں جو شب و روز حبت دنیا کے باعث بے جمعیت رہتے ہیں اور پریشان ہو کر بے حیائی سے (دنیاوی مال و دولت کا) سوال کرتے ہیں جبکہ دعویٰ کرتے ہیں باطن صفا مرشد ہونے کا۔ مرشد کامل جب کسی کو نوازنا چاہتا ہے تو اسے علم کیمیا اکسیر کے بے شمار خزانے عطا کرتا ہے اور طالب کو سونا و چاندی کا علم حاصل ہو جاتا ہے اس کے بعد اپنی نگاہ سے قرب و حضورِ حق عطا کرتا ہے۔ جو مرشد پہلے ہی روز معرفت توحید کا علم اور مشاہدہ و دیدارِ الہی کا

سبق دیتا ہے اس طالب کو ذکر، ورد و وظائف اور مراقبہ کرنے کی کیا ضرورت؟ عارف اہل دیدار کی آنکھیں، دل اور روح مشاہدہ و دیدار میں غرق رہتے ہیں اور وہ فنا فی اللہ کی حالت میں اللہ کے اسرار کا بے حجاب مشاہدہ کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ اہل دیدار کو مشاہدہ اور دیدار سے الہام ہوتا ہے اور وہ ہر شے مشاہدہ و دیدار سے دیکھتے ہیں اور ان کی دلیل بھی مشاہدہ و دیدار سے ہوتی ہے اور وہ سلطان الوہم سے بھی مشاہدہ و دیدار کے ذریعے رابطے میں ہوتے ہیں اور ان کی جمعیت و عنایت بھی قرب، مشاہدہ اور دیدار سے ہوتی ہے اور وہ ہدایت بھی مشاہدہ اور دیدار سے پاتے ہیں۔ سب سے پہلے دیدار ہے پھر اعتبار ہے۔ سب سے پہلے طالب حضوری کا مشاہدہ کرتا ہے بعد میں اسے قرب نصیب ہوتا ہے اور آخر طالب نور تو حید میں غرق ہو جاتا ہے۔ بیت:

این فقر را شد مراتب از ازل

حق لقا فیض و عطائش با فضل

ترجمہ: فقیر کو حق تعالیٰ کے قرب و دیدار کے مراتب اللہ کے فیض و فضل سے ازل سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔

اللہ کی رحمت کی یہ راہ دیدار کی تلقین سے کھلتی ہے۔ ابیات:

ہر مراتب را کنم تحقیق تر

ہر طریقت کل و جز در من نظر

ترجمہ: میں ہر مرتبے کی تحقیق کرتا ہوں اور طریقت کے تمام طریقے اور راستے میری نگاہ میں ہیں۔

شد مرا تلقین از حضرت رسول

طالبان را میرسانم با حضور

ترجمہ: چونکہ مجھے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تلقین حاصل ہے اس لیے میں

طالبان مولیٰ کو بھی حضوری میں پہنچاتا ہوں۔

یہ مراتب دیدار شریعت کی نماز جو زبان سے ادا کی جاتی ہے سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ اس

کے ساتھ نمازِ طریقت جو قلب سے ادا کی جاتی ہے اور نمازِ حقیقت جو روح سے ادا کی جاتی ہے اور نمازِ سز جو چشمِ سز سے باعیاں ادا کی جاتی ہے شامل ہیں۔ اس نماز میں طالب جب سجدہ میں بے سر ہو کر جاتا ہے تو اللہ کے دیدار اور حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔ بیت:

سر در سجدہ بود بیند خدا

سجدہ نادیدہ کے باشد روا

ترجمہ: طالب جب سجدہ میں سر جھکاتا ہے تو حق تعالیٰ کا دیدار کرتا ہے۔ جس سجدہ میں دیدار نہ ہو وہ سجدہ کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے۔

خواص کی نماز دیدار سے مشرف ہونے سے ادا ہوتی ہے جس میں وہ حق تعالیٰ کے رو برو سجدہ کرتے ہیں اور اللہ سے دائمی راز و نیاز میں مصروف رہتے ہیں جبکہ عوام کی نماز اور سجدہ صرف رسوم اور آواز سے ادا کیا جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ مَنْ لَّمَّ يُؤَدِّ فَرَضَ الدَّائِمِ لَمْ يَتَقَبَّلِ اللَّهُ مِنْهُ فَرَضَ الْوَقْتِ

ترجمہ: جو دائمی فرض ادا نہیں کرتا اللہ اس کے وقتی فرض بھی قبول نہیں فرماتا۔

بیت:

لعنتی بر بے نمازان ہر دوام

در نمازے شد لقا وحدت تمام

ترجمہ: بے نمازیوں پر ہمیشہ لعنت ہو۔ نماز میں تو حق تعالیٰ کا دیدار، قرب اور وحدت حاصل ہوتی ہے (پھر بھی لوگ کیوں نہیں نماز ادا کرتے)۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ الصَّلَاةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: نماز مومنین کی معراج ہے۔

فقیر کامل طالبِ مولیٰ کو ہر خزانہ، ہر تصرف، ہر تصوف، ہر تفکر، ہر توجہ، ہر حکمت، ہر علم، ہر

مقام قرب ذات صفات الہی کا حصول، ہر مخلوقاتِ خدا پر اختیار، ازل سے ابد تک، عقبی سے تحت الشرعی تک اور ماہ سے ماہی تک ہر شے کا نظارہ اور سرِ اسرارِ الہی کا مشاہدہ عطا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مرشد دیگر علوم بھی عطا کرتا ہے جیسا کہ علمِ غیب سے آگاہی، علمِ توفیق، علمِ تحقیق، علمِ صدیق، علمِ تصدیق، علمِ عیاں، علمِ لقا جو لامکان میں حاصل ہوتا ہے، علمِ لاهوت، علمِ ملکوت، علمِ جبروت، علمِ ناسوت، علمِ معرفت، علمِ شریعت، علمِ طریقت، علمِ حقیقت، علمِ حق، علمِ باطل، علمِ فقر، علمِ آیاتِ قرآن، علمِ حدیث، علمِ تفسیر، علمِ روشن ضمیر، علمِ باتا شیر، علمِ جملہ کیمیا کسیر، علمِ سنگ پارس، علمِ سنگِ شفا، علمِ نظر، علمِ طلب، علمِ محبت، علمِ جمعیت، علمِ جامع، علمِ تلقین، علمِ راسخ دین، علمِ حیا، علمِ ادب، علمِ راز، علمِ کلید، علمِ قفل، علمِ نصاب، علمِ تکرار، علمِ سخاوت، علمِ وقت، علمِ نخس، علمِ سعد، علمِ سعید، علمِ تجرید، علمِ ترک، علمِ توکل، علمِ الہام اور علمِ مجاہدہ۔ مرشد کامل مندرجہ بالا تمام علوم کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ کی کنہ سے کھولتا ہے اور طالبِ مولیٰ کو کلمہ کے ہر حرف کی حقیقت کھول کر دکھاتا ہے جو کہ حق ہے اور حق کی جانب سے ہے۔ مرشد کامل یہ علم عطا کر کے دنیا و آخرت میں لایحتاج بنا دیتا ہے۔ جو طالب روزِ اوّل کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ کو اس کی کنہ سے پڑھتا ہے اور اس میں سے اسمِ اعظم پاتا ہے تو اٹھارہ ہزار عالم کی کل مخلوقات جو کہ جز ہیں، پر حکمران بن جاتا ہے۔ جز کل کا محتاج ہے جبکہ کل لایحتاج ہوتا ہے۔ مرشد کامل صادق طالب کو علمِ جز کی تعلیم دیتا ہے اور علمِ کل سے تلقین کرتا ہے۔ علمِ جز سے توفیق حاصل ہوتی ہے اور علمِ کل سے اس توفیق کی تحقیق حاصل ہوتی ہے اور حق اس کا رفیق ہوتا ہے۔ جو طالبِ مولیٰ روزِ اوّل ہی جامع مرشد سے علمِ کل و جز کا سبق پڑھتا ہے تو وہ کل و جز کا مشاہدہ کرتا ہے اور دونوں جہان پر تصرف کرتا ہے۔ کیمیا کے خزانے تصور کی قوت سے اس کے قبضہ و تصرف میں آجاتے ہیں اور طالب ہر عمل کا عامل اور ہر تصرف میں کامل ہو جاتا ہے۔ جو طالب مرشد کی تعلیم و تلقین کے آغاز سے ہی علمِ کل و جز پر عمل کرتا ہے اسے تمام عمر ریاضت و مجاہدہ اور علم و حکمت کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ اسے مراتب جمعیت کہتے ہیں اور جمعیت کا یہ منصب مرشد جامع سے حاصل ہوتا ہے۔ مرتبہ جمعیت تمام

مخلوقات کے حساب اور کل و جز رسومات اور حی و قیوم ذات کی حقیقت کے مجموعہ کو کہتے ہیں جو ایک حرف طاعت سے حاصل کیا جاسکتا ہے اور تمام جہان طالب کے تصرف یا ہتھیلی میں آجاتے ہیں اور وہ سب کا نظارہ ناخن کی پشت پر کرتا ہے۔ نیز جمعیت اللہ کی معرفت عطا کرتے ہوئے وجود میں سے خطرات کا خاتمہ کرتی ہے۔ جمعیت کی غیر موجودگی میں یہ خطرات وجود کو بیمار و پریشان کرتے ہیں اور اس مرض کا مکمل علاج اور دو اضروری ہے جو کہ دیدار و قرب الہی سے مشرف ہونا ہے۔ مشاہدہ و معراج دائمی جمعیت بخشتے ہیں جس کی مہربانی سے طالب ہر ضرورت و پریشانی سے آزاد ہو جاتا ہے اور رجعت، زوال اور سلب سے پاک مراتب حاصل کرتا ہے۔ حضوری، معرفت الہی، قرب اور وصال کی جمعیت عظیم مراتب ہیں۔ طالب کے پاس راہ طریقت کا علم و حکمت، توفیق الہی، اقرار و تصدیق، خزان الہی، قال و حال، تصور و تصرف، ترک و توکل اور عنایت و ہدایت کی جمعیت ہونی چاہیے۔ کامل طریقہ قادری^۱ میں عارف جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر و صفات محمود سے موصوف ہوتا ہے، حق کا مظہر اور شکر گزار ہوتا ہے جو ہمیشہ دیدار پروردگار میں غرق رہتا ہے۔ دیگر طریقوں یا خانوادہ کامرید اگر دیدار حق اور ان مراتب کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور شیخی خور ہے۔ دنیاوی عالم ظاہری علم حاصل کرنے میں وقت ضائع کرتا ہے۔ تین طرح کے علوم کے تین طرح کے عالم ہیں وہ تین علوم علم نفس، علم قلب اور علم روح ہیں۔ اگر عالم کے نفس و زبان ایک دوسرے کے موافق ہو جائیں تو وہ عالم نفس ہوگا جو تکبر اور خواہشات نفس کا شکار ہوتا ہے۔ اور اگر عالم کی زبان و قلب ایک دوسرے کے موافق ہو جائیں تو وہ عالم قلب ہوتا ہے جسے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور اگر عالم کی زبان اور روح ایک دوسرے کے موافق ہو جائیں تو وہ عالم روح ہوتا ہے جو دائمی قرب و وصال سے مشرف ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ آتَى مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا تحقیق اس نے اپنے رب کو پہچانا یعنی جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا تحقیق اس نے اپنے رب کو بقا سے پہچانا۔

پس عالم قلب اور عالم روح کی مجلس ایک دوسرے کے مخالف ہے لہذا ایک دوسرے کو پسند نہیں آتی۔ اور حق شناس مرشد کامل اپنی نگاہ سے دونوں کی اس طرح تحقیق کرتا ہے جس طرح صراف سونا و چاندی کی تحقیق کرتا ہے۔ مرشد پر فرض عین ہے کہ پہلے ہی روز طالب مولیٰ کو اپنی توجہ سے ان مراتب جمعیت کی تمامیت تک لازمی پہنچا دے تاکہ طالب کا وجود سر سے پاؤں تک نور بن جائے اور اللہ کی حضوری میں پہنچ کر اللہ سے ہم کلام ہو سکے۔ ابیات:

علم بہر از قرب اللہ حق لقا
علم دنیا باز دارد از خدا

ترجمہ: علم اللہ کے قرب کی خاطر حاصل کیا جائے تو قرب و وصال عطا کرتا ہے لیکن اگر یہ دنیا کی خاطر حاصل کیا جائے تو حق تعالیٰ سے دور کرتا ہے۔

علم دنیا فتنہ از فرعون لعین
علم بہر از معرفت حق الیقین

ترجمہ: علم دنیا ملعون فرعون کا فتنہ ہے جبکہ معرفت الہی کا علم حق الیقین تک پہنچاتا ہے۔

ہر کہ خواند علم را بہر از ثواب
علم آزا میدہد عامل خطاب

ترجمہ: جو کوئی ثواب کی نیت سے علم سیکھتا ہے تو علم اسے عامل کا خطاب دیتا ہے۔

ہر کہ خواند علم را بہر از مصطفیٰ
واقف اسرار گردد از الہ

ترجمہ: اور جو کوئی علم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی کی خاطر پڑھتا ہے تو وہ معبود کے اسرار سے واقف ہو جاتا ہے۔

جمعیت تین قسم کی ہے جمعیتِ نفس، جمعیتِ قلب اور جمعیتِ روح۔ روح مشاہدہ و معراج کی لذت سے جمعیت پاتی ہے اور قلب قربِ الہی کی لذت سے جمعیت پاتا ہے اور نفس کو شہوت اور خواہشاتِ نفسانی کی لذت سے جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ یہ تینوں قسم کی جمعیت طالبِ مولیٰ کے بچاؤ کے لیے مددگار ہے جس طرح کشتی کے لیے دریا کا پانی مددگار ہے اور مچھلی کے لیے پانی مددگار ہے۔ جمعیتِ نفسِ علمِ اکسیر اور سنگِ پارس پر تصرف سے حاصل ہوتی ہے اس کے ساتھ طالبِ دعوتِ تکسیر پر تصرف حاصل کرتا ہے تاکہ سونا و چاندی جمع کر سکے اور مراقبہ سے ساری دنیا پر تصرف کر سکے جو کہ استدراج ہے۔ نفس کو دنیا پر تصرف، لذات و خواہشات کی بازیگری سے جو جمعیت حاصل ہوتی ہے وہ استدراج ہے۔ جمعیتِ قلب غنایت سے حاصل ہوتی ہے جو کہ اسمِ اللہ ذات کے تصور کی تاثیر سے ممکن ہے اور طالب کو لایحتاج بنا دیتی ہے۔ جمعیتِ روح ہدایت، قرب، مشاہدہ، دیدارِ الہی اور دائمی معراج سے حاصل ہوتی ہے۔ نفس ہمیشہ استدراج کی طلب میں رہتا ہے۔ قلب ہمیشہ غنایت اور لایحتاج بننے کی طلب میں رہتا ہے جبکہ روح ہمیشہ دیدار و معراج کی طلب میں رہتی ہے۔ مرشد کامل طالب کے نفس، قلب، روح کو اسمِ اللہ ذات اور کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ سے حاصل ہونے والی حضوری کی تعلیم و تلقین سے ایک ہی قدم اور ایک ہی دم میں مکمل جمعیت عطا کر دیتا ہے کہ طالب اپنے ہر حال کا مشاہدہ کرتا ہے اور مرید لایرید بنتا ہے۔ اس کے بعد نفس قلب کی صفت اختیار کر لیتا ہے اور قلب روح کی فطرت اختیار کر لیتا ہے اور روح قلب و نفس کے ساتھ جمعیت کی غرض سے مکمل طور پر نورِ توحید میں ڈھل جاتی ہے اور طالب کو قرب و دیدارِ الہی اور حضوری کے مراتب دائمی طور حاصل ہو جاتے ہیں۔

ابیات:

دیدار در ہفت علم و ہفت راہ در یک ہفتہ رسد وحدت الہ
 این ہفت علم از ہفت آیت یاد کن تا شوی محرم خدا و ز رازِ کن
 ترجمہ: دیدارِ حق تعالیٰ سات علم اور سات طریقے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر طالب وہ علم اور

طریقے حاصل کر لے تو سات روز میں وحدتِ حق تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ سات علم قرآن کی سات اقسام کی آیات سے یاد کرتا کہ تو رازِ کن اور حق تعالیٰ سے واقف ہو سکے۔

سات آیات قرآن یہ ہیں آیتِ وعدہ، آیتِ وعید، آیتِ امر معروف، آیتِ نہی منکر، آیتِ قصص الانبیاء، آیتِ منسوخ، آیتِ ناسخ۔ ہر مراتب شریعت کی پیروی سے کھلتے ہیں اور واپس شریعت کی طرف ہی لوٹتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿النَّهْيَةُ هُوَ الرَّجُوعُ إِلَى الْبِدَايَةِ﴾

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانے کا نام ہے۔

شریعت قرآن ہے اور طریقت قرآن کی تفسیر ہے۔ حقیقت قرآن کی آیات سے عین حقیقت کا دیدار ہے اور معرفت قرآن سے جاودانی جمعیت کا حصول ہے۔ ہر ایک مقام اور قرآن قرب، معرفت اور دیدارِ رحمن پر دلالت کرتا ہے۔ کوئی بھی علم، حکمت اور تصرف قرآن سے باہر نہیں اور نہ ہوگا۔

مردہ دل علما اور زندہ دل فقرا میں کیا فرق ہے؟ علما نادان بچے کی مانند ہیں اور تصور اسم اللہ ذات اور اسمِ محمدؐ سے ناواقف ہیں جبکہ فقرا اسم اللہ ذات کے تصور کے عامل اور اسمِ محمدؐ کے تصرف سے کامل ہوتے ہیں اور دنیا و آخرت میں (ہر شے سے) لایحتاج رہتے ہیں۔ جملہ علوم اسم اللہ ذات کے تصرف اور قید میں ہیں جبکہ اسم اللہ ذات کسی علم کی قید میں نہیں۔ اسم اللہ ذات نفس کو نیست و نابود کر دیتا ہے اور اللہ کی حضوری میں پہنچاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ فِي ظِلْمٍ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٌ وَلَا يَابِسٌ إِلَّا فِي

كِتَابٍ مُبِينٍ (الانعام-59)

۱۔ وہ آیات جو قرآن میں دیئے گئے احکامات کو ترک کرتی ہیں۔ ۲۔ وہ آیات جو پہلے سے بیان کردہ احکامات کی تائید کرتی ہیں۔

ترجمہ: اور اس کے پاس غیب کی چابیاں ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور کوئی پتا بھی ایسا نہیں گرتا جس کا علم اللہ کو نہ ہو۔ اور نہ کوئی بیج ایسا ہے جو زمین کی تاریکی میں ہے اور نہ کوئی تر اور خشک چیز جو کتابِ مبین میں بیان نہ کی گئی ہو۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ إِنَّ الْقُرْآنَ رَحْمَةٌ اللَّهِ عَلَى الْخَلَائِقِ ﴾
ترجمہ: بے شک قرآن مخلوق پر اللہ کی رحمت ہے۔

شرح حاجی الحرمین شریفین

بعض حاجی اہل حرم^۱ اور بعض حاجی اہل کرم^۲ ہوتے ہیں۔ جو کوئی صدق، اعتقاد اور خالص وجود کے ساتھ سے حرم کعبتہ اللہ میں داخل ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے تو تمام حرم اور خانہ کعبہ کی دیواریں اس پر انوار کی بارش کرتی ہیں اور حاجی ان انوار میں اللہ کے قرب، مشاہدہ اور دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور حاجی اہل کرم کو مکمل طور پر خانہ کعبہ پر یقین و اعتبار ہوتا ہے (کہ یہ اللہ کا گھر ہے)۔ جو فقیرانِ مراتب کا حامل ہو وہی خانہ کعبہ کے حج اور طواف کے لائق ہوتا ہے۔ اور جب حاجی حرمِ مدینہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ میں داخل ہوتا ہے تو حرمِ مدینہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ کے تمام در و دیوار حاجی پر نور برساتے ہیں اور حاجی سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ ایسا حاجی اہل کرم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری کا حامل ہوتا ہے اور یقین و اعتبار سے اس (مجلس) کا دیدار کرتا ہے۔ اور جب حاجی میدانِ عرفات میں پہاڑ پر خطبہ سنتا ہے اور دست بستہ کھڑا ہو کر دعا کرتا ہے:

۱۔ وہ حاجی جو صرف حج کے ظاہری ارکان پورے کرتے ہیں۔ ۲۔ وہ حاجی جو حج کو نہ صرف ظاہری ارکان بلکہ باطنی پہلوؤں کے ساتھ بھی پورا کرتے ہیں۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ۖ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں حاضر ہوں تو واحد ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔
تب تمام میدانِ عرفات اور پہاڑ گویا نور بن جاتے ہیں اور حاجی کو انوار سے مشرف کر کے اللہ کا
قرب عطا کرتے ہیں۔ اس مرتبہ میں نقص نہ نکال اور نہ حیران ہو کیونکہ یہ حق کی جانب سے ہے اور
برحق ہے۔ ابیات:

ہر دم من حاجم از کرم

کعبہ را در دل بہ پنم نیست غم

ترجمہ: اللہ کی مہربانی سے میں ہر دم حج کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے دل میں کعبہ کو دیکھتا ہوں۔ اس
لیے مجھے کوئی غم و فکر نہیں۔

ہم صہتم با مصطفیٰ با ہر دوام

ظاہر و باطن یکے گردد تمام

ترجمہ: میرا ظاہر و باطن ایک ہو چکا ہے اس لیے میں ہمیشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم مجلس رہتا
ہوں۔

مرشد کامل جس طالب مرید کا نام لے کر اسے یاد کرتا ہے اسے اپنی نظر و توجہ (کی تاثیر) سے
معرفت و معراج سے نوازتے ہوئے اللہ کا قرب، مشاہدہ اور دیدار عطا کرتا ہے اور اسی وقت اللہ
کے حضور پہنچا دیتا ہے جس سے طالب ہمیشہ اللہ کی بارگاہ میں منظور رہتا ہے۔ مرشد کے لیے لازم
ہے کہ طالب کو حضوری کے ان مراتب تک ضرور پہنچائے۔ مرشد کامل جس طالب و مرید کی طرف
توجہ کرتا ہے تو اپنی نگاہ سے کیمیا کسیر کا ہنر اور دعوت کیمیا تکثیر کے تمام خزانوں پر تصرف عطا کرتا
ہے اور زمین میں چھپے سونا و چاندی کے تمام خزان الہی طالب کو عطا کر دیتا ہے۔ بیت:

باھو کاملان را در عمل ہر کیمیا

از خود دہند یا میدہانند از خدا

ترجمہ: باھو کا ملین کے عمل میں ہر طرح کا کیمیا کسیر ہوتا ہے وہ اپنے طالبوں کو خود عطا کرتے ہیں یا اللہ سے عطا کرواتے ہیں۔

کامل مرشد جس طالب مرید کو یاد کرتا ہے اسے ولی اللہ کے مرتبہ پر فائز کر دیتا ہے اور اس کا مرتبہ (دنیاوی) بادشاہ سے بھی فائق تر کر دیتا ہے کیونکہ اللہ کے فقیر کی نگاہ میں دنیاوی بادشاہ سائل، عاجز، مفلس اور گدا ہوتے ہیں۔ مرشد کامل جس طالب کو تصور اسم اللہ ذات بخشتا ہے اسے چشم عیاں عطا ہوتی ہے اور ملک سلیمانی کی بادشاہی اس طالب کے قید و قبضہ میں آ جاتی ہے۔ مرشد کامل اپنے طالب مرید کو ہر عمل اور کیمیا میں کامل کرتا ہے اور اسے غنایت و سنگ پارس سے ایسا تصرف عطا کرتا ہے کہ بادشاہ اس کی خدمت میں حلقہ بگوش اور جاں فدا غلام کی مثل حاضر ہو جاتا ہے اور اپنی زندگی کے تمام ماہ و سال وہیں گزارتا ہے۔ ابیات:

من غنی ام بادشاہ ہم با خدا
بادشاہ در نظر من مفلس گدا

ترجمہ: میں خدا کے ساتھ وصال کی بدولت غنی بادشاہ ہوں اور یہ دنیاوی بادشاہ میری نظر میں مفلس اور گدا ہیں۔

احتیاجے نیست ما را سیم و زر
غالیم باموسیٰ غالب بر خضر

ترجمہ: مجھے کسی مال و دولت کی ضرورت نہیں بلکہ میں موسیٰ اور خضر سے بھی زیادہ روحانی طور پر طاقتور ہوں۔

ہر تصرف از تصور بردہ ایم
کونین را در حکم خود آوردہ ایم

ترجمہ: اسم اللہ ذات کے تصور سے ہی میں نے ہر شے پر تصرف حاصل کیا ہے اور دونوں جہان میرے حکم کے ماتحت آگئے ہیں۔

سنگ پارس در نظر من بیشار
صد زبانم ہنجو تیغ ذوالفقار

ترجمہ: میری نظر بے شمار سنگِ پارس سے بھی طاقتور ہے اور میری زبان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تلوار ”ذوالفقار“ سے سوگنا زیادہ تیز ہے۔

حوصلہ باید وسیع طالب بود
طالب کم حوصلہ دشمن شود

ترجمہ: طالبِ مولیٰ بننے کے لیے حوصلہ بلند ہونا چاہیے کیونکہ کم حوصلہ طالب (مرشد کے) دشمن ثابت ہوتے ہیں۔

عاقلان را محرمیت سر عطا است
احمقانرا محرمیت سر خطا است

ترجمہ: عقلمندوں کو اللہ کے اسرار سے واقف بنانا عطا ہے جبکہ احمقوں کو اسرار سے آگاہی عطا کرنا سر اسرِ خطا ہے۔

کس نیابم طالبع توفیق تر
کم حوصلہ لائق نباشد سیم و زر

ترجمہ: میں کوئی بھی ایسا طالب نہیں پاسکا جو توفیقِ الہی کا اہل ہو۔ کم حوصلہ طالب اس دولت کے اہل نہیں ہوتے۔

کس نیابم طالبع حق حق طلب
میرسانم باحضورى راز رب

ترجمہ: میں کوئی بھی طالبِ حق نہیں پاسکا جو (مجھ سے) حق طلب کرے اور میں اسے رازِ رب عطا کرتے ہوئے حضورِ حق میں پہنچا دوں۔

نفس و قلب و روح را بگذار تو
تا بیابے معرفت دیدار او
ترجمہ: تو اپنے نفس، قلب اور روح کو چھوڑ دے تاکہ تو حق تعالیٰ کی معرفت اور دیدار حاصل کر
سکے۔

آنچه می بیند ولی باشد چو بود
جستہ شد نور وحدت میر بود
ترجمہ: جو حق تعالیٰ کا دیدار کرتا ہے وہ اس کا دوست بن جاتا ہے اور اس کا وجود نور بن جاتا ہے اور
وہ وحدت حاصل کر لیتا ہے۔

این مراتب روز اوّل اولیا
روز اوّل اولیا را شد لقا
ترجمہ: یہ مراتب اولیا کو روزِ اوّل ہی حاصل ہو جاتے ہیں اور روزِ اوّل ہی انہیں اللہ کا قرب اور
دیدار حاصل ہو جاتا ہے۔
تمام اولیا کے مراتب کو جمع کر لیا جائے تو وہ فقیر کے مرتبہ کے برابر ہیں اس حقیقت کو نفس کے اسیر
اور احمق کیا جانیں۔ ابیات:

آنچه می یابم بیابم از خدا
آنچه می بہ پنم از لقا
ترجمہ: میں نے جو کچھ بھی حاصل کیا ہے وہ اللہ سے حاصل کیا ہے اس لیے جدھر بھی دیکھتا ہوں اللہ
کو ہی دیکھتا ہوں۔

درمیان کس نہ گنجد ہیچ کس
عاشقان را بس بود اللہ بس
ترجمہ: اللہ اور اس کے عاشقوں کے درمیان کوئی نہیں آسکتا کیونکہ عاشقوں کے لیے بس اللہ ہی

کافی ہے۔

جبرائیلش در نلجد این مقام

این شرف امت محمدؐ والسلام

ترجمہ: جبرائیل کی رسائی بھی اس مقام تک نہیں ہے کیونکہ یہ شرف صرف امت محمدیہ کو حاصل

ہے۔

ہر کتابے را جوابے حق طلب

ہر کہ حق از حق نہ بیند از کلب

ترجمہ: (دین کی) ہر کتاب یہی کہتی ہے کہ حق طلب کرو اور جو کوئی حق سے حق طلب نہیں کرتا وہ کتے

کی مانند ہے۔

از مطالعه علم طالع باقضا

علم ذکر و فکر باز دارد از خدا

ترجمہ: علم حق کے مطالعہ سے طالب (اللہ کے دیدار کے باعث) خوش قسمت بن جاتا ہے جبکہ علم

ذکر و فکر حق سے دور رکھتے ہیں۔

شد مطالعه معرفت توفیق تر

خوش بہ بین دیدار عارف بانظر

ترجمہ: مطالعہ معرفت سے طالب مولیٰ توفیق الہی کا اہل بنتا ہے اور عارف بن کر اپنی نظر عیاں

سے واضح طور پر حق کا دیدار کرتا ہے۔

ہم ناظم ہم حاضر حق راہنما

طالبان را می برم وحدت لقا

ترجمہ: میں اللہ کی حضوری میں رہنے والا اور اس کا دیدار کرنے والا ہوں اور طالبان مولیٰ کی حق کی

طرف رہنمائی کرتا ہوں اور انہیں وحدت میں لے جا کر قرب و دیدار عطا کرتا ہوں۔

چون درآیم لامکان بالا مکان
 کوئین پرپشہ بود بین باعیان
 ترجمہ: جب میں دنیا سے نکل کر لامکان میں پہنچا تو دونوں جہان عیاں دکھائی دیئے جو چمھر کے پر
 کی مانند ہیں۔

لامکان ملک است ملک لازوال
 نہ مطالعہ علم نی شد قیل و قال
 ترجمہ: لامکان وہ جگہ ہے جسے زوال نہیں اور جہاں نہ مطالعہ علم ہے اور نہ زبانی گفتگو۔
 نیست آب و باد آتش خاک را
 ہر طرف کردم نظر پنم لقا
 ترجمہ: وہاں نہ پانی ہے نہ ہوا اور نہ آگ اور مٹی۔ اس مقام پر میں نے جس طرح بھی نظر کی حق کا
 دیدار ہی کیا۔

این شرف امت محمدؐ باشرف
 ہر علم را کرد حاصل از حرف
 ترجمہ: یہ شرف صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو ہی حاصل ہے کہ وہ ہر علم کو صرف ایک
 حرف یعنی اسم اللہ ذات سے حاصل کر سکتے ہیں۔

آن مقامے نور پاک و پاک تر
 سیاح توحید است شد عارف خضر
 ترجمہ: وہ مقام نور پاک ہے جو ہر شے سے پاک تر ہے۔ اس کی طرف سفر کرنے والا اور راہنما
 عارف ہی ہے جو عین توحید ہو جاتا ہے۔

نہ علم نہ صوت نہ حرف نہ آواز
 عین برسد عین باشد عین راز

ترجمہ: اس مقام پر نہ کوئی علم ہے نہ شور اور نہ کوئی حرف و آواز۔ جو اس جگہ پہنچتا ہے وہ عین حقیقت کا راز جان کر عین بن جاتا ہے۔

عین را با عین دیدن شد روا
علم خواند عین علم بالقا

ترجمہ: اس جہان میں عین ذات کو آنکھوں سے دیکھنا ممکن ہے۔ اس راز کو سمجھنے کے لیے حق تعالیٰ کے لقا کا علم حاصل کر۔

بر باھو شد غالب بیدار ختم
نیست باھو یاھو در جان تنم

ترجمہ: باھو پر بیدار غالب آ گیا ہے جس کے بعد باھو کا اپنا وجود فنا ہو گیا ہے اور اس کے وجود اور روح میں یاھو ہی باقی رہ گیا ہے۔

مراتب فقر اور مراتب ترک و توکل اور مراتب مست الست صرف کامل طریقہ قادری میں ہیں اس کے علاوہ کوئی طریقہ اگر ان مراتب کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور شیخی خور ہے۔ سب سے پہلے آدمی کو چشم شناسائی حاصل کرنی چاہیے۔ جو کوئی ظاہر و باطن میں عقل و شعور رکھتا ہے اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے لازم ہے کہ چشم بینائی اور علم دانش و دانائی حاصل کرے اور جہالت و رسوائی کو ترک کر دے۔ اس کے بعد طالب مرشد و پیر تلاش کرے اور علم، تصرف، خزانے اور جمعیت حاصل کرے اور معرفت و فقر کی راہ پر قدم رکھے۔ ایسے آباد باطن پر مبارکباد۔ طالب مرشد کے مقام کو نہیں پہچانتا جبکہ مرشد طالب اور اس کی طلب کو اس طرح پہچانتا ہے جس طرح قسمت خوش قسمت کو پہچانتی ہے۔

﴿ طَلَبُ الرِّزْقِ أَشَدُّ مِنْ طَلَبِ أَجَلِهِ ﴾

ترجمہ: رزق انسان کو اس کی موت سے زیادہ شدت سے تلاش کرتا ہے۔

جس طرح بندہ خدا کو پہچانتا ہے اسی طرح معشوق عاشق کو پہچانتا ہے اور عاشق معشوق کو اور جس

طرح عالم علم کو پہچانتا ہے اور پیر مرید کو پہچانتا ہے اسی طرح باپ بیٹے کو اور استاد شاگرد کو پہچانتا ہے اور غلام اپنے آقا کو ایسے پہچانتا ہے جیسے گھوڑا اپنے سوار کو پہچانتا ہے۔ بیت

چشم ظاہر نہ چشم ز دل نگر
چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

ترجمہ: اگر تو حق کو پہچانا چاہتا ہے تو چشم ظاہر سے نہیں بلکہ چشم دل سے دیکھ کیونکہ چشم ظاہر تو حیوان بھی رکھتے ہیں۔

شرح فقیر

مرشد کامل کے لیے اپنی دونوں آنکھوں سے کونین کا تماشا دیکھنا ایسا ہی ہے جیسے شیشہ عینک آنکھ کی پتلی پر روشنی ڈالتا ہے۔ یہ ظاہری آنکھ سے دیکھنے کے مراتب ہیں کہ فقیر کی ظاہری آنکھیں جو کچھ دیکھتی ہیں وہی اس کی باطنی چشم عیاں سے منعکس ہوتا ہے اور وہ چشم عیاں سے مشاہدہ و دیدار کر کے معرفت و معراج حاصل کرتا ہے اور اپنے مریدین پر بھی دیدار کی راہ کھولتا ہے۔ مرتد و مردود عارف بہت سے ہیں (کہ معرفت سے متعلق ان کا علم غلط ہے) اور وہ اللہ کے دیدار کے سوا ہر شے دیکھتے ہیں۔ ابیات:

این معرفت مردود عارف بے حیا

آن معرفت فی اللہ می بیند لقا

ترجمہ: یہ مردود اور بے حیا برائے نام عارف ہرگز معرفت نہیں رکھتے کیونکہ اللہ کی معرفت اس کے دیدار اور قرب سے حاصل ہوتی ہے۔

در معرفت عارف بود عیسیٰ صفت

مردہ را زندہ کند بامعرفت

ترجمہ: عارف اللہ کی معرفت حاصل کر کے عیسیٰ علیہ السلام کی صفت کا حامل ہو جاتا ہے اور معرفت

الہی سے مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے۔

معرفت معراج عارف باحضور

کے بود این عارفان اہل از غرور

ترجمہ: عارف کو معرفت معراج عطا کرتے ہوئے حضورِ حق میں لے جاتی ہے۔ یہ مغرور لوگ عارف کیسے ہو سکتے ہیں؟

عارف دو قسم کے ہوتے ہیں ایک عارف جو فقیر اور اولیا ہیں دوسرے جو خواہشاتِ نفس کے باعث روحانی سیر میں مشغول رہتے ہیں۔ جو عارف اپنی طاقتور روح کی بدولت لامکان تک پہنچ گیا ہو اس کے لیے زندگی و موت کے مراتب ایک ہی ہیں۔ موت کے مراتب حاصل کرنے کے بعد وہ ظاہر میں مخلوق سے علیحدہ اور لوگوں کی نظر سے پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن زندہ لوگوں پر غالب ہوتے ہیں اگرچہ لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ وہ زیر خاک قبر میں ہیں لیکن قبر میں بھی وہ اللہ کے قرب میں ہوتے ہیں اور ہمیشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ان کی مجلس میں حاضر رہتے ہیں۔ فقیر اولیا اللہ جس طرح اپنی زندگی میں طالب مرید کو باطنی علم کی تعلیم اور معرفت کی تلقین کرتے ہیں ظاہری موت کے بعد اپنے طالبوں کو اس سے دگنا نوازتے ہیں کیونکہ وہ اپنی حیات میں (نفسانی طور پر) مرچکے ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد حیاتِ ابدی پالیتے ہیں بلکہ تصور اسمِ اللہ ذات سے زندگی و موت دونوں سے نجات حاصل کر لیتے ہیں اور نورِ توحید میں غرق ہو کر فنا فی اللہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ ابیات:

و ز قبر جشہ برد بیرون با خدا

در قبر ہرگز نباشد اولیا

ترجمہ: اولیا اپنی قبروں میں ہرگز مقید نہیں رہتے بلکہ وہ تو اپنے وجود کو بھی قبر سے باہر نکال کر اللہ کے قرب میں لے جاتے ہیں۔

باحضوری مصطفیٰ مجلس دوام
بر قبر حاضر شود گفتن بنام

ترجمہ: یہ اولیا ہر وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری میں موجود رہتے ہیں لیکن جب کوئی قبر پر ان کا نام لے کر ان کو پکارتا ہے تو فوراً حاضر ہو جاتے ہیں۔

ہر مطالب طلب کن اہل از قبور
پیش کامل با جواب و با حضور

ترجمہ: ان اولیا اللہ فقرا کی قبروں سے اپنا ہر مطلوب و مقصود حاصل کر۔ ان کامل ہستیوں کے سامنے حاضر ہو کر اپنے سوالوں کے جواب حاصل کر۔

بعضی قبر گنام و بے نام و نشان
جشہ را با خود برند در لامکان

ترجمہ: بعض فقرا کی قبریں گنام و نشان ہوتی ہیں کیونکہ وہ اپنے وجود کو خود لامکان میں لے جاتے ہیں۔

از مطالعہ لوح نامی یافتن
حاضر کند با خود رفیقی ساختن

ترجمہ: لوح محفوظ کے مطالعہ سے ان (فقرا) کے نام جانے جاسکتے ہیں اور طالب خود کو ان کا رفیق بنانے کے لیے ان کے پاس حاضر ہو سکتا ہے۔

عارف و فقیر اولیا صاحب منصب ہوتے ہیں جو درویش ولی اللہ کہلاتے ہیں۔ وہ ماضی، حال اور مستقبل کے احوال کی حقیقت جانتے ہیں اور دونوں جہانوں میں موجود اللہ کے خزانوں پر تصرف رکھتے ہیں اور ان سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہوتا۔ جو دعویٰ کرتا ہے وہ جانتا نہیں اور جو جانتا ہے وہ بولتا نہیں (بلکہ خاموش رہتا ہے)۔ کامل صاحب اختیار ہوتا ہے چاہے اقرار کرے یا نہ کرے۔ میرا یہ قول میرے حال کے مطابق ہے۔

شرح اولیا اللہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿الْإِنِّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا يَمُوتُونَ بَلْ يَنْتَقِلُونَ مِنْ دَارٍ إِلَى دَارٍ﴾

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔ یہ مراتب اس مرشد کے ہیں جسے دیدار حاصل ہو اور مَوْتُوَا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوَا (مرنے سے پہلے مر جاؤ) کا مرتبہ طے کر لیا ہو۔ بیت:

این جهان و آن جهان در یک نظر
عارفان این بوند اہل از بھر

ترجمہ: عارفین ایسے صاحب بصیرت ہوتے ہیں کہ دونوں جہان ان کی کو ایک نظر کی طے میں ہوتے ہیں۔

مرشد کامل وہ ہے جو سب سے پہلے صادق طالب کو اسم اللہ ذات کے تصور سے حضوری عطا کرے اور تمام انبیا اور اولیا اللہ کی ارواح سے ملاقات کرائے اور پھر اسم اللہ ذات کی قوت سے لامکان میں پہنچا کر اللہ کے دیدار اور قرب سے اس طرح مشرف کرے کہ طالب کو تمام عمر مجاہدہ و ریاضت اور چلہ کشی و خلوت نشینی کی ضرورت ہی نہ رہے۔ یہ مرشد کامل کے لیے مرتبہ امتحان ہے۔ جو مرشد ان صفات کا حامل نہیں وہ راہزن ہے اور اس کے طالب شیطان کے چیلے ہیں اور بے معرفت، اندھے اور بے عیاں ہونے کے باعث حیوانات کی مثل احمق ہیں یا وہ نادان بچے کی مثل بے شعور طالب ہیں۔ بیت:

بر قبر رو تا شود مطلب تمام
میرد با تو روحانی ہر مقام

ترجمہ: تو اولیا کی قبر پر جا کر سوال کرتا کہ تجھے تیرا مطلوب حاصل ہو جائے اور اولیا کی ارواح تجھے

ہر مقام طے کرائیں گی۔

فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ﴾
(البقرہ-154)

ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ہی اس کا شعور نہیں رکھتے۔

ابیات:

ہر کہ گوید مردہ آن مردہ
اولیا باخود حیاتے بردہ

ترجمہ: جو اولیا کو مردہ کہتا ہے وہ خود مردہ ہے کیونکہ اولیا حیاتِ ابدی حاصل کرنے کے بعد اس دنیا سے جاتے ہیں۔

اولیا زندہ شود باسم ذات
و ز خلّاق او همی یابد نجات

ترجمہ: اولیا اسمِ اللہ ذات سے حیاتِ ابدی پاتے ہیں جس کے بعد وہ مخلوق (کے مراتب) سے مکمل نجات حاصل کر لیتے ہیں۔

اول مرشد کے لیے لازم ہے کہ طالب کے نفس کو جمعیتِ بخشے اور نفس کو لذات اور مردار دنیا پر تصرف سے جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ دنیا مردار کی لذات سے سیری حاصل کیے بنا طالب کے نفس کو مرشد پر بالکل اعتبار نہیں آتا اگرچہ وہ ان لذاتِ دنیا سے خود کو سرزنش کرتا رہے یا ہزار بار استغفار کرے۔ دنیا سے سیری حاصل کرنے کے بعد ہی نفس مردار دنیا سے بیزار ہوتا ہے جس کے بعد نفس مطمئنہ کے مقام پر پہنچ کر حق تعالیٰ کے دیدار کے قابل بنتا ہے جیسے دھوبی ناپاک کپڑے کو پاک کرتا ہے۔ گندگی و بندگی دونوں یکجا نہیں ہو سکتیں۔ دیدار اور مردار (دنیا) ایک وجود میں قرار

نہیں پاسکتے جس طرح کفر و اسلام اور یہودی و مسلمان ایک جگہ نہیں ہو سکتے۔ جو مرشد طالب کو تمام مردار دنیا پر تصرف کی توفیق سے سیری عطا کرنا نہیں جانتا تحقیق وہ دیدار عطا کرنا بھی نہیں جانتا۔ مطلب یہ کہ طالب کو ظاہری خزانوں پر تصرف عطا کرنا توفیق ہے اور باطن میں اللہ کا قرب عطا کرتے ہوئے اللہ کی ذات و صفات کے تمام مقامات کو طے کرنا تحقیق ہے۔ جس مرشد کو نہ توفیق کی خبر ہے نہ تحقیق کی وہ احمق اور اہل زندیق میں سے ہے۔ بعض مرشد دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں دیدار الہی حاصل ہے لیکن وہ مردار دنیا کی قید میں ہیں اور بعض مرشد اللہ کے قرب و وصال کا دعویٰ کرتے ہیں وہ احمق اور بے حیا دنیا کے طالب ہیں۔ مرشدی و طالبی آسان کام نہیں۔ مرشدی کے لیے کامل تصرف کی ضرورت ہے اور اسے حاصل کرنے میں اللہ کے عظیم اسرار ہیں۔ مرشد و طالب شریعت میں ہوشیار اور کفر و بدعت سے بیزار ہوتے ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ایات:

ہر کرا مرشد شود آن راہبر

حاضر و ناظر بود صاحبِ خبر

ترجمہ: جس کا راہبر کامل مرشد ہو اسے حضور حق اور دیدار الہی حاصل ہوتا ہے اور وہ صاحبِ خبر ہوتا ہے۔

احتیاج از کس ندارد شد غنی

روز و شب حاضر بود مجلسِ نبیؐ

ترجمہ: ہر شے سے سیری حاصل کرنے کے بعد اسے کسی کی ضرورت نہیں ہوتی اور وہ دن رات مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوتا ہے۔

سب سے پہلے مرشد کو چاہیے کہ اپنے آپ کو (کامل) مرشد ثابت کرے اور اس کے لیے اسے دو گواہوں کی ضرورت ہے؛ اول گواہ یہ کہ اسم اللہ ذات سے طالب کو اللہ کا دیدار اور حضوری عطا کرے دوم گواہ یہ کہ طالب کو اللہ کے بے شمار خزانوں پر کامل تصرف عطا کرے۔ اور طالب کے لیے بھی دو گواہ ضروری ہیں جس سے ثابت کرے کہ وہ اللہ کا طالب ہے؛ اول یہ کہ مرشد کی خاطر

جان و مال خرچ کرے، دوم یہ کہ خود کو مرشد کے حکم و اختیار میں دے دے اور جو کام بھی کرنا چاہے مرشد کے حکم کے بغیر نہ کرے چاہے وہ دنیا کا کام ہو یا دین کا۔

آخر انتہائے فقر اور درویش اولیا اللہ کی معرفت کیا ہے اور کیسے ہونی چاہیے؟ وہ اپنے نوری وجود کے ساتھ اللہ کے ساتھ یکتا ہوتے ہیں اور ساری مخلوقات ان کو اپنے سامنے ایسے نظر آتی ہے جس طرح سورج کی روشنی ہر جگہ پہنچتی ہے اور وہ اپنی روشنی سے سب کو فائدہ دیتا ہے۔ یہ درویش اپنے نوری وجود کے ساتھ ہمیشہ اللہ کے دیدار سے مشرف رہتے ہیں۔ ایسے نوری وجود والا درویش جب ظاہری زبان سے بولنے کے لیے لب ہلاتا ہے تو اللہ جانتا ہے کہ وہ اس سے ہم کلام ہے اور انبیا و اولیا اور مومنین و مسلمانوں کی ارواح سمجھتی ہیں کہ وہ ان سے ہم کلام ہے اور تمام مَوَکَلات و فرشتے سمجھتے ہیں کہ وہ ان سے ہم کلام ہے اور تمام جن و انسان سمجھتے ہیں کہ وہ ان سے ہم کلام ہے اور تمام خاص و عام لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ان سے ہم کلام ہے۔ یہ نوری وجود ہر مقام پر پہنچ سکتا ہے اور حضور حق میں موجود رہتا ہے جیسا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”میں تیس سال اللہ سے ہم کلام رہا لیکن مخلوق یہ سمجھتی رہی کہ میں ان سے ہم کلام ہوں“۔ یہ عظیم نوری وجود اسم اللہ ذات کی کنہ تک پہنچ کر حاصل کیا جاسکتا ہے اور کن کی طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔

﴿فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾ (البقرہ-117)

ترجمہ: پس بے شک وہ جس چیز کے لیے کہتا ہے ”ہو جا“ وہ ہو جاتی ہے۔

دونوں جہان کو ایک دم میں اپنے تصرف، قید و قبضہ اور حکم کے تحت لے آنا آسان کام ہے جبکہ نفس سے چھٹکارا پانا بہت مشکل اور دشوار کام ہے لیکن تصور اسم اللہ ذات سے اور قرآن کی آیات اور کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کو اس کی کنہ سے پڑھنے سے نفس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

ابیات:

نبودے کس نبودے ہیچکس

من کہ بودم با خدا بودیم بس

ترجمہ: جس وقت میں اللہ کے ساتھ تنہا تھا اس وقت کوئی نہ تھا بس ہم ہی تھے۔

شد مرا دیدار دائم در آئینہ عین از نما
زان بقائم یافتم من از خدا

ترجمہ: میں آئینہ عین میں ہمیشہ اللہ کو دیکھتا ہوں جس میں مجھے اس کا واضح دیدار ہوتا ہے اور اس دیدار سے میں نے اللہ سے بقا حاصل کی اور یہ سب عنایت اللہ سے بلا واسطہ حاصل کی۔

برتم ہر موی عارف شد وجودی معرفت
احتیاجے نیست ذکرش ہر کرا این شد صفت

ترجمہ: میرے وجود کا ہر بال اللہ کا دیدار کرتا ہے اور میرے وجود کو اللہ کی معرفت حاصل ہے جو ان خصوصیات کا حامل ہو اسے کسی ذکر کی ضرورت نہیں ہوتی۔

باھو را بدنام کردی خویش را پس نام تن
تن ولایت لایزالی لامکان دارالامن

ترجمہ: تو نے باھو کے صرف نام اور وجود کا تذکرہ کر کے باھو کے مرتبہ کو نہیں سمجھا۔ باھو کا وجود ولایت ازلی کا حامل ہے اور اس کا گھر لامکان ہے جو دارالامن ہے۔

جس کسی کا وجود حق تعالیٰ کے نور کو جذب کر کے پختہ ہو گیا ہو وہ اللہ کی معرفت حاصل کرنے، اس کی طرف معراج اور اس کے نور کے مشاہدہ اور دیدار میں مشغول رہتا ہے۔ ایسا وجود چشم ستر سے دنیا میں اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور جب وہ قبر سے برآمد ہوتا ہے تو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تمام انبیاء اولیا کی ارواح سے ملاقات کرتا ہے اور ان سے ہم کلام ہو کر ان کی صحبت سے مستفید اور اللہ کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور اس کا ظاہر و باطن اللہ کی نظر میں منظور ہوتا ہے۔ غیب کے ان احوال میں نقص نہ نکال اور نہ ہی اس پر حیران ہو ورنہ تو اہل زنا رکفار میں سے ہو جائے گا جو جہنم کی آگ کے لائق ہیں۔ ایسا کرنے پر ہزار بار توبہ اور استغفار کر۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿الْآنَ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوتُونَ﴾

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ مرتے نہیں ہیں۔

ظاہری مذہبی عالم اور عالم باللہ فقیر میں یہی فرق ہے کہ پہلے کا نام علما اور دوسرے کا نام فقیر اور اولیا ہے۔ علما عالم ہیں جبکہ فقرا کامل ہیں۔ عالم (باطنی طور پر) مردہ ہیں جبکہ فقیر (باطنی و قلبی طور پر) زندہ ہیں۔ عالم ہر (ظاہری) علم کو جانتے ہیں اور مسائل فقہ اور قرآن کی آیات و حدیث کی تفسیر بیان کرتے ہیں جبکہ فقیر مشروحاً اللہ کی حضوری اور قرب عطا کرتے ہیں۔ گفتگو کرنے والوں اور دیدار کرنے والوں کو ایک دوسرے کی صحبت پسند نہیں آتی۔ ایسا ہی معاملہ مست و ہوشیار اور خوابیدہ و بیدار کے ساتھ ہوتا ہے۔ آیات:

نفس را رسوا کنم بہر از خدا

بر ہر درے قدمے زخم بہر از خدا

ترجمہ: میں اپنے نفس کو خدا کی خاطر رسوا کرتا ہوں اور ہر درے سے فقط خدا کی خاطر طلب کرتا ہوں۔

در تصرف عالم کامل تمام

احتیاج از کس ندارم خاص و عام

ترجمہ: میں ہر تصرف میں عامل و کامل ہوں اس لیے مجھے بھی کسی خاص و عام کی ضرورت نہیں۔

جان لو کہ چور، دغا باز، فتنہ انگیز اور فریبی بھی خود کو فقیر کہتے ہیں اور صاحب تصرف اور کیمیا اکسیر کے حامل، تاثیر بخش، اہل خزانہ الہی، روشن ضمیر اولیا اللہ اور کونین پر امیر و عالمگیر اصل فقیر ہوتے ہیں۔ پس کاذب اور صادق فقیر کو کون سے عمل، علم، حکمت، کلام اور معجزہ کل و جز سے پہچانا جا سکتا ہے۔ ناقص آج اور کل کے وعدے کر کے اور دلیری کے قصے و افسانے سنا کر وقت کو ضائع کرتا ہے جبکہ کامل توجہ سے مشاہدہ عطا کرتا ہے اور طالب مولیٰ کے تمام مقصود روزِ اول ہی اسے عطا کر دیتا ہے۔ بیت:

مرشدے نامرد صورت زن نما

از طالبان زر طلب باشد بے حیا

ترجمہ: ناقص مرشد نامرد ہوتے ہیں اور عورتوں کی مثل دکھائی دیتے ہیں۔ یہ بے حیا ناقص مرشد طالبوں سے مال و دولت طلب کرتے ہیں۔

مرشد کامل تصور اسم اللہ ذات سے عین حقیقت حق کا مشاہدہ عطا کرتا ہے اور علم حق عطا کرتا ہے جبکہ ناقص مرشد ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد و وظائف میں مشغول رکھ کر خراب و خوار کرتا ہے اور کامل مرشد روزِ اوّل ہی اللہ کے دیدار سے مشرف کر دیتا ہے۔ بیت:

جز بیدارے دگر راہے ندید

این مراتب رابعہ حضرت بایزید

ترجمہ: دیدار کی راہ کے سوا کوئی دوسری راہ تلاش نہ کر۔ یہ راہ حضرت رابعہ بصری اور حضرت بایزید بسطامی کے مراتب کی طرف لے جاتی ہے۔

مراتب ذکر (پر رکے رہنا) زوال کا باعث ہے اور مراتب فکر (میں مشغول رہنا) محض خام خیالی ہے اور مراتب مراقبہ روحانی احوال کی ابتدا ہیں اور مراتب الہام پر پہنچ کر بھی طالب نامکمل رہتا ہے اور مراتب مذکور پر پہنچ کر بھی وہ نامنظور رہتا ہے (جب تک وہ عین تو حید نہ ہو جائے)۔ ابیات:

طالب از مرشد طلب دیدار کن

دیدہ در دیدار شد در راز کن

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے دیدار طلب کر۔ آنکھیں جب دیدار میں محور ہیں تب راز کن عیاں ہوتا ہے۔

ذکر و فکر دور گرداند ترا

ذاکران بے خبر وحدت و ز لقا

ترجمہ: ذکر و فکر تجھے حق کے دیدار سے دور کر دیں گے کیونکہ ذاکر وحدت اور اللہ کے قرب و دیدار

سے بے خبر ہوتے ہیں۔

فقیرِ کامل چند صفات کا حامل ہوتا ہے اول وہ نفس کے لیے بخیل ہوتا ہے اور طالبانِ مولیٰ کا دوست ہوتا ہے۔ دوم وہ ربِّ جلیل کے دیدار سے دائمی طور پر مشرف ہوتا ہے اور اللہ کے قرب و حضوری سے وہم و دلیل کے ذریعے قلبی طور پر الہام پاتا ہے۔ ابیات:

از کجا آوردہ با کے بردہ
اہل دیدار ش نہ ہرگز مردہ

ترجمہ: (یہ کوئی نہیں جانتا کہ) اہل دیدار کہاں سے آتے ہیں اور کہاں جاتے ہیں لیکن وہ ہرگز نہیں مرتے (کیونکہ وہ حیاتِ ابدی پا چکے ہوتے ہیں)۔

من با خدا بودم میباشم دوام
این بود توحید مطلق حق تمام

ترجمہ: میں (ازل میں) خدا کے ساتھ تھا اور ہمیشہ اس کے ساتھ رہوں گا یہی توحیدِ مطلق اور حق ہے۔

ہر کہ حق را پوشیدہ آن کافر پلشت
ہر کہ گوید دیدہ ام اہل از بہشت

ترجمہ: جو حق کو پوشیدہ رکھتا ہے وہ کافر اور ناپاک ہے اور جو کہتا ہے کہ میں نے حق کو دیکھا ہے وہ اہل بہشت میں سے ہے۔

گر کسے گوید بدہ صورت نشان
آن لایزالی بمثال لامکان

ترجمہ: اگر کوئی کہے کہ مجھے اللہ کی صورت اور نشان بتاؤ (تو اسے کہہ دو کہ) وہ لامکان میں رہنے والا لازوال اور بے مثال ہے۔

ہر کہ خواند این مطالعہ بالیقین
لائق دیدار شد دیدار بین
ترجمہ: جو یقین کے ساتھ اس علم کا مطالعہ کرتا ہے وہ دیدار کے لائق بن کر اللہ کا دیدار کرتا ہے۔

بانظر ناظر کند حاضر خدائے
چون نگویم دیدہ ام ہر دم لقائے
ترجمہ: ہر دم حاضر رہنے والے خدانے مجھے ایسی نظر عطا کی ہے کہ میں اس کا دیدار کروں سو میں
کیوں نہ کہوں کہ مجھے دیدار حاصل ہے اور میں ہر وقت اسکے قرب میں ہوتا ہوں۔

جز حضوری بالقا دل کس مہند
ذکر دم روح و قلب احمق پسند
ترجمہ: اللہ کے قرب و دیدار اور حضوری کے سوا دل کو کسی اور طرف مشغول نہ ہونے دے۔ ذکر دم،
ذکر روح اور ذکر قلب کو پسند کرنے والے احمق ہیں۔

ہر طریقت را بدانم ہر طریق
طلب کن دیدار توفیق از غریق
ترجمہ: میں طریقت کے ہر راستے (طریق) سے واقف ہوں اس لیے مجھ سے دیدار میں غرق
ہونے کی توفیق طلب کر۔

احتیاجے نیست گفتن عاقلان
عارفان دیدار بین صاحب عیان
ترجمہ: عقلمندوں کو گفتگو کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہوتی۔ عارفین دیدار کر کے صاحب عیاں بن
جاتے ہیں۔

منکہ رو آوردہ ام دیدار در
دیدہ را دیدار شد صاحب نظر

ترجمہ: میں نے اپنا چہرہ اللہ کے دیدار کی طرف موڑ لیا ہے۔ جسکی آنکھیں دیدار کرتی رہیں وہ صاحب نظر بن جاتا ہے۔

دیدہ باحق رود باطل گذار

روز و شب دیدار بین اعتبار

ترجمہ: جب طالب اپنی آنکھیں حق کی طرف موڑ لے تب باطل کو ترک کر دیتا ہے اور دن رات اس کا دیدار کر کے اعتبار حاصل کرتا ہے۔

آن دیدہ دیدار بین باشد کجا

دیدہ لائق دیدار باشد با خدا

ترجمہ: یہ ظاہری آنکھیں دیدار کرنے والی کیسے ہو سکتی ہیں جو آنکھیں اللہ کے ساتھ مشغول رہتی ہیں وہ دیدار کے لائق ہیں۔

باہو بہر از خدا دیدہ بدہ

بے چشم دیدار بین آن دیدہ بدہ

ترجمہ: اے باہو خدا کی خاطر ایسی بصیرت عطا کر کہ آنکھوں کے بغیر ہی اللہ کا دیدار کرتا رہوں۔ اہل ناسوت کے قلب مردہ اور وجود افسردہ ہوتے ہیں۔ وہ جو کچھ بھی خواب یا مراقبہ میں دیکھتے ہیں وہ مردار دنیا اور خواہشات نفس سے تعلق رکھتا ہے اور محض وہم و خیال ہوتا ہے جبکہ زندہ قلب اور باطنی حیات والے جو کچھ بھی دیکھتے ہیں وہ لاهوت لامکان سے تعلق رکھتا ہے جو اللہ کے قرب کی بدولت ہے۔ ان کو نیند میں اللہ کے دیدار کی تجلیات کا مشاہدہ ہوتا ہے اور اہل تقویٰ جو کچھ خواب یا مراقبہ میں دیکھتے ہیں وہ جنت سے تعلق رکھتا ہے اور وہ حوریں اور محلات اور دیگر احوال کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ جب قیامت قائم ہوگی اور ارواح قبروں سے باہر نکلیں گی تو اہل دنیا میں سے کسی کا چہرہ بھی قبلہ کی جانب نہ ہوگا بلکہ ان کی پشت قبلہ کی جانب ہوگی۔ اہل محبت اور اہل دیدار کا چہرہ اللہ کا قرب حاصل ہونے کے بدولت قبلہ کی جانب ہوگا۔ جو اہل دنیا دنیا میں فقرا سے

منہ موڑ لیتے ہیں ان کا چہرہ ہرگز قبلہ کی جانب نہ ہوگا۔ ایات:

قبلہ را از قبلہ قبل از یافتم

قبلہ را باسجدہ قبلہ ساختم

ترجمہ: میں نے اصل قبلہ کو قبلہ سے اسکے ظہور سے پہلے پایا اور اس قبلہ کو سجدہ کر کے اپنا قبلہ بنایا۔

دو خدا را کشتہ با یک یک شود

معرفت توحید از یک میشود

ترجمہ: دو خداؤں^۱ میں سے ایک خدا کو (اپنے وجود میں سے) ختم کر دے اور یکتا خدا کے ساتھ یکتا ہو جا کیونکہ معرفت و وحدت یکتا ہونے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

بند نقش بند آنچہ زین قائم مقام

سہروردی را نباشد زین مقام

ترجمہ: نقش بندی سلسلہ کے طالبوں کو دیدار و معرفت حاصل نہیں ہوتی کہ یہ ان کے لیے نہیں ہے اور سہروردی سلسلے والوں کو اس چیز کی خبر ہی نہیں۔

ہر کہ دنیا دوست دارد دور تر

خواہ باشد غوث قطب بانظر

ترجمہ: جو دنیا کو محبوب رکھتا ہے وہ دیدار سے دور ہوتا ہے چاہے وہ ظاہری طور پر غوث و قطب ہی کیوں نہ ہو۔

قادری را قرب قدرت با خدا

قادری را امید باشد بالقا

ترجمہ: قادری سلسلے کے طالبوں کو قدرت الہی سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور صرف قادری طالب ہی لقا کی امید رکھتے ہیں۔

۱۔ ایک اصل خدا اور دوسرا نفس جو خدا کی مثل حکم دیتا ہے۔

جو یہ کہتا ہے کہ مجھے دین و دنیا دونوں عطا ہوئے ہیں وہ قوم فرعون میں سے ہوتا ہے اور یہ حیلہ شیطانی ہے جو سراسر غلط ہے۔ بیت:

دوست دارد دنیا را ازان سگ سرشت

ترک دادہ دنیا را اہل از بہشت

ترجمہ: دنیا کو وہی محبوب رکھتے ہیں جو کتوں کی مثل ہوتے ہیں جبکہ جو دنیا کو ترک کرتے ہیں وہ اہل بہشت ہیں۔

دنیا ہمیشہ ہمارے پیچھے خوار ہوتی ہے۔ قادری طالب دنیا پر نظر نہیں ڈالتا اور ہمیشہ دنیا کو ترک کرنے والا ہوتا ہے کیونکہ اس کی نظر دیدارِ الہی پر ہوتی ہے۔ وہ سب عجیب و احمق لوگ ہیں جو دن رات مردار دنیا کو طلب کرنا اپنے لیے فخر و عزت کا باعث سمجھتے ہیں اور اپنا رخ اللہ کی معرفت کی طرف نہیں کرتے۔ یہ سب لوگ مومن و مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں کہ یہ تو حیوانات سے بھی بدتر ہیں۔ بیت:

گر بگویم شرح دیدار از خدا

باستماع زندہ شود عالم بابقا

ترجمہ: اگر میں اللہ کے دیدار کی شرح بیان کرنا شروع کروں تو اسے سنتے ہی سارا عالم حیاتِ ابدی حاصل کر کے بقا پا جائے گا۔

علم دیدارِ درس دیدار سے حاصل ہوتا ہے۔ دیدار کی صلاحیت دیدار کی تلقین اور اس علم پر یقین سے حاصل ہوتی ہے۔ دیدار پر یقین اصل دیدار کی طرف لے جاتا ہے۔ دیدار کا علم اور حلم دیدار سے حاصل ہونے والی حکمت میں ہے اور دیدار کے ارشاد کا علم اس مرشد سے حاصل ہوتا ہے جسے دیدار حاصل ہو۔ ابیات:

در صورتے مخلوق راہ دیدار نیست

علم دیدارش بخطرہ خوار نیست

ترجمہ: اللہ کے دیدار کی راہ مخلوق کے وجود سے بالاتر ہے اور دیدار کے علم میں خوار ہونے کے خطرات نہیں ہیں۔

صورتے مخلوق خاک از خاک خاک

و ز نور دیدارش شود دل پاک پاک

ترجمہ: مخلوق کے وجود مٹی سے تخلیق کیے گئے ہیں اور یہ مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے جبکہ اللہ کے نور کے دیدار سے دل پاک ہو جاتا ہے۔

آن گلی دیگر بود گل باگلاب

خوردن آن گل شوی تو بے حجاب

ترجمہ: گلاب (دیدار) کا پھول دیگر پھولوں سے مختلف ہوتا ہے اور اس پھول کے حاصل ہونے سے تو بے حجاب ہو جائے گا۔

آن گلی کز بود تہی کف نبی المرسلان

خوردن آن گل شوی عارف عیان

ترجمہ: دیدار کا وہ پھول حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں سے حاصل ہو سکتا ہے جس کے حصول کے بعد تو صاحب عیاں عارف ہو جائے گا۔

فقر قدیم کی یہ امداد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم سے حاصل کی جاسکتی ہے اور بلاشبہ صراطِ مستقیم ہے۔ لقائے الہی عطا ہونے پر بہت سے طالبانِ مولیٰ فقرِ مکب کا شکار ہو جاتے ہیں اور بہت سے اللہ کے محبت بن جاتے ہیں۔ اگر طالب (دیدار کا) پھول حاصل کر لے تو آیاتِ قرآن و حدیث سے بھی وسیع علم منکشف ہو جاتا ہے جس کی بدولت طالب شیطان پر غالب آ جاتا ہے۔ اور اگر طالب وہ پھول حاصل نہیں کرتا تو وہ احمق و جاہل تارکِ نماز بن جاتا ہے۔ ظاہری علما کے ظاہری علم اور علما حق کے باطنی و غیبی علم میں فرق یہ ہے کہ باطنی علم غلطی اور زوال سے پاک ہے اور اللہ کی معرفت، قرب اور وصال بخشتا ہے جسے رجعت اور سلب نہیں اور زندہ قلب کو توفیق اور

تحقیق عطا کرتا ہے۔

﴿ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ﴾ (سود-88)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ سے ہی ہے۔

اولیاء اللہ عالم باللہ اور فقیر ولی اللہ بلاشبہ اسے کہتے ہیں جس کے عمل و تصرف میں کیمیا اکسیر کے تمام خزانے ہوں اور دنیا سے اپنے نفس کے لیے ایک پیسہ بھی جائز نہ سمجھے۔ یہ بالکل درست ہے کہ اللہ کے قرب کے طالب بہت کم ہیں جو اللہ کی طلب رکھتے اور لقا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور میں نے کوئی ایسا عالم نہیں دیکھا جو معرفت و قرب کی خاطر یادیدار اور روشن ضمیری و قلب کی بیداری کی خاطر علم سیکھتا ہو۔ ہر کوئی صرف دنیا اور روزی کمانے کی خاطر علم پڑھتے ہیں۔ ابیات:

خود پسند آن عالم است مغرور تر

عالم آن باشد بود بر حق نظر

ترجمہ: ایسے عالم خود پسند اور نہایت مغرور ہوتے ہیں۔ اصل عالم وہ ہے جس کی حق پر نظر ہو۔

ہر کہ مطالعہ علم بہر از معرفت

بے معرفت عالم بود شیطان صفت

ترجمہ: عالم کو معرفت کی خاطر مطالعہ علم کرنا چاہیے کیونکہ معرفت کے بغیر عالم شیطان کی مثل ہوتا

ہے۔

طلب کن وصلت وسیلہ پیشوا

تا ترا حاصل شود وحدت خدا

ترجمہ: وصال کی خاطر وسیلہ مرشد طلب کرتا کہ تجھے حق تعالیٰ کی وحدت حاصل ہو جائے۔

اللہ کی بارگاہ میں منظور قلب اللہ کی دو انگلیوں کے قبضہ میں ہوتا ہے۔ ایک انگلی سے مراد جلال ہے فقیر اور مومن کے وجود میں جلالت کے باعث سکر و صحو، قبض و بسط کے احوال پیدا ہوتے ہیں جو فقیر کے ذکر، فکر، مراقبہ اور کشف و کرامات کو طاقت کو بڑھا دیتے ہیں۔ دوسری انگلی سے مراد جمال

ہے جس سے فقیر مومن یقین و اعتبار سے اللہ کا مشاہدہ اور دیدار کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿الْفَقْرُ فَخْرِي وَالْفَقْرُ مِيئِي﴾

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

فقر کا یہ فخر فقیر کی جذبِ نظر سے حاصل ہو سکتا ہے۔ کل و جز کی ہر شے اس کے حکم کے تحت ہوتی ہے اور وہ روشن ضمیر اور نفس پر حکمران ہوتا ہے۔ وہ علمِ آیاتِ قرآن و حدیث اور تفسیر بیان کرتا ہے اور ان کی تاثیر سے نوازتا ہے۔ مردہ دل شیطان کی دوائیوں کے درمیان ہوتا ہے ایک انگلی طمع و حرص کی ہے جس سے انسان حلال و حرام کے درمیان فرق نہیں کرتا اور مکمل طور کافر ہو جاتا ہے اور دوسری انگلی خواہشاتِ نفس اور تکبر کی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿وَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ ذَرَّةٌ مِّنَ الْكِبْرِ لَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ﴾

ترجمہ: اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

مرشد کامل اپنی نظر سے طالب کے مردہ دل کو شیطان کی ان دوائیوں سے نجات دلاتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں پہنچا کر غرق فی التوحید کرتا ہے جس سے طالب ظاہر و باطن میں بے نیاز ہو جاتا ہے اور اسمِ اللہ ذات کے تصور سے اسے اللہ کی توفیق اور تصدیق کے تمام خزانوں اور اللہ کے قرب کے خزانوں پر تصرف حاصل ہوتا ہے۔ بلاشبہ ایسا طالب مولیٰ صاحبِ تصدیق ہوتا ہے جس پر ہر شے عیاں ہوتی ہے۔ اللہ بس ماسوئی اللہ ہوس۔ ابیات:

چون از مرشد حاصل شود توحید رب

معرفت توحید از مرشد طلب

ترجمہ: مرشد سے توحید کی معرفت طلب کر کیونکہ توحید رب تعالیٰ مرشد سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

ہر کہ آن بے مرشد آن بے نصیب

نفس عالم پیشوائے شد رقیب

ترجمہ: جس کا مرشد نہ ہو وہ بے نصیب ہوتا ہے اور نفس جو کہ اس کا دشمن ہے، عالم بن کر اس کی رہنمائی کرنے لگتا ہے۔

گر بخوانی علم تفسیر و حدیث

اندروش نفس جاہل دیو خبیث

ترجمہ: (مرشد کے بغیر) اگرچہ تو علم تفسیر و حدیث بھی پڑھتا رہے لیکن تیرے اندر تیرا نفس جاہل و خبیث ہی رہے گا۔

مرشدے باشد سلیمانی مثل

دیو در زندان شود بعد از وصل

ترجمہ: مرشد سلیمان کی مثل طاقتور ہوتا ہے جو نفس کے دیو کو زندان میں ڈالنے کے بعد وصال عطا کرتا ہے۔

در وجودے تو شود دارالامن

عالمان را بس بود این یک سخن

ترجمہ: عالموں کے لیے بس یہی ایک حرف کافی ہے کہ ان کا وجود (دوسروں کے لیے) دارالامن ہونا چاہیے۔

علم گوید ترک حرص و باہوا

نفس را بگذار شد عالم خدا

ترجمہ: اصل علم یہی سکھاتا ہے کہ حرص و ہوا کو ترک کر دو اور نفس کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کے علم کا عالم بن جاؤ۔

علم حق غیب است بایمان بود

بر غیب گر عمپیش کند ایمان رود

ترجمہ: علم حق غیب ہے جس پر ایمان رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی غیب میں عیب نکالے تو اس کا ایمان

ضائع ہو جاتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ
(البقرہ-1-3)

ترجمہ: اَلَمْ۔ اس کتاب میں کوئی شک و شبہ نہیں اور اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔

بہت سے علم حاصل کرنا فرض نہیں لیکن فرض، واجب، سنت اور مستحب کا علم حاصل کرنا، گناہوں سے نجات حاصل کرنا اور اللہ کا خوف رکھنا، اس کی معرفت اور محبت حاصل کرنا اور ہدایت کی تلاش کرنا اور غیبت و شکایت کو ترک کر دینا فرض ہے۔ حدیث:

﴿الْغَيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَاءِ﴾

ترجمہ: غیبت زنا سے بھی شدید گناہ ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی (طہ-47)﴾

ترجمہ: اس پر سلامتی ہو جس نے حق کے راستے کی پیروی کی۔

معرفت و فقر، جمعیت و ہدایت کا تعلق اللہ رحمن کے دیدار سے ہے جبکہ نفسِ امارہ، دنیا اور خواہشات کا تعلق شیطان سے ہے۔ ان میں سے تجھے کونسا پسند ہے؟ آیات:

علم بہر از سجدہ وے صوم و صلوة

علم بہر حج کلمہ بازکوة

ترجمہ: علم بندگی اور عبادات کلمہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے لیے سیکھنا چاہیے۔

ہر کہ خواند علم از بہر درم

بے نصیب از معرفت جود و کرم

ترجمہ: جو علم کو دولت کی خاطر سیکھتا ہے وہ اللہ کی معرفت اور جو دو کرم سے بے نصیب ہوتا ہے۔

در طلب شہوت بود از سر ریا

این علم را کے خدا دارد روا

ترجمہ: جو علم خواہش یاد کھاوے کی خاطر سیکھا جائے وہ اللہ کے نزدیک کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ (الصف-2)

ترجمہ: اے ایمان والو! تو وہ کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔

ہر علم کو سیکھنا اور اپنے عمل میں لے آنا آسان کام ہے جبکہ عالم و عامل بننا بہت مشکل اور دشوار کام

ہے۔ ایات:

علم سے حرف است عالم سے طلب

علم، عمل و معرفت از بہر رب

ترجمہ: علم کے تین حروف ہیں ان تین حروف کی نسبت سے عالم کو تین چیزیں علم، عمل اور معرفت حق

تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیے۔

علم سے حرف است عالم سے طلب

باجیا و باوفا و باادب

ترجمہ: علم کے تین حروف ہیں ان تین حروف کی نسبت سے عالم (اللہ سے) تین صفات طلب کرتا

ہے یعنی حیا، وفا اور ادب۔

علم ہچمو شجر بر او معرفت

ہر کہ علم از بر خورد عارف صفت

ترجمہ: علم درخت کی مثل ہے اور اس پر معرفت کا پھل لگتا ہے اور جو کوئی علم کے درخت کا یہ پھل کھا

لیتا ہے وہ عارف ہو جاتا ہے۔

علم مکمل طور پر منصب، درجات، گفتگو، مطالعہ اور بیان سے متعلق ہے اور معرفت کا راز، مشاہدہ و دیدار الہی میں مشغول رہنے اور اللہ کے قرب اور حضوری سے متعلق ہے۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔ جس طالب مولیٰ کی طلب محض حق تعالیٰ کا دیدار ہو اسے جنت کا لالچ اور دوزخ کے خوف سے کیا سر و کار۔ کیونکہ وہ تو ہمیشہ دیدار کی طرف متوجہ ہو کر مشاہدہ کرنے والا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ طَلَبَ شَيْئًا وَجَهَدَ فَقَدْ وَجَدَ

ترجمہ: جس کسی شے کی طلب کرتا ہے اور اس کے لیے جدوجہد کرتا ہے تحقیق وہ اسے پالیتا ہے۔
بیت:

اولیا را کیست راہبر پیشوا

باجذب وحدت میکشد طالب خدا

ترجمہ: اولیا کا راہبر اور پیشوا کون ہے؟ یہ وحدت حق تعالیٰ ہے جو جذب (توجہ) سے طالب کو خدا کی طرف لے جاتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ الْجَذْبُ جَذَبَاتُ الْحَقِّ مِنْ جَذْبِ اللَّهِ تَعَالَى

ترجمہ: جذب اللہ تعالیٰ کے جذبات میں سے ایک جذبہ ہے۔

ابیات:

اللہ ہر کرا خواہد کند باخود حضور

ہر کرا خواہد براند خود ز دور

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس کسی کو چاہتا ہے اپنی حضوری عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے خود سے دور کر دیتا ہے۔

رفت کوشش چون رسد ککش از خدا

رفت کوشش ککش چون بیند لقا

ترجمہ: جب اللہ کی طرف سے قرب و دیدار کی ککش پیدا ہو جائے تو طالب کو کوشش چھوڑ دینی چاہیے۔

در حقیقت معرفت فرحت مجو

ہر یکے را ترک بدنامش مگو

ترجمہ: حقیقت اور معرفت کی راہ میں فرحت تلاش نہ کرو بلکہ اللہ کی خاطر ہر لذت کو ترک کر دو کہیں اللہ کی بارگاہ میں بدنام نہ ہو جاؤ۔

و ز چہار بگذرد یکتا صفا

زان ہر چہار بگذرد واصل خدا

ترجمہ: اور (وجود کے) چار عناصر کو چھوڑ دے تاکہ تو یکتا اور پاکیزہ ہو جائے۔ جو ان چاروں کی لذات کو ترک کر دیتا ہے وہ حق تعالیٰ سے واصل ہو جاتا ہے۔

ہر مقامے ناتمامے راہزن

واصلان را بس بود این یک سخن

ترجمہ: واصلین کے لیے بس یہی ایک نصیحت کافی ہے کہ ہر مقام نامکمل اور راہزن ہے۔

جو طالب مرشد سے اخلاص رکھتا ہے تو مرشد اسے علم مطالعہ اور معرفت بخش دیتا ہے۔ ہر علم کے مطالعہ سے معرفت حاصل ہوتی ہے اور ہر علم اس معرفت کے علم میں شامل ہے۔ علم موت، علم محبت، علم معرفت، علم مشاہدہ، علم مراقبہ، علم مکاشفہ، علم مطالب اور علم معراج کے مطالعہ سے قرب و دیدار حق عطا ہوتا ہے اور ان علوم کے علاوہ دیگر تمام علوم بھی علم یکدم میں شامل ہیں۔ علم یکدم اسے کہتے ہیں کہ ازل، ابد، دنیا، عقبی، جنت اور حور و قصور کا نظارہ اور معرفت کا نظارہ، مشاہدہ انوار دیدار، غرق فنا فی اللہ اور بقا سب ایک دم میں طالب پر منکشف ہو جائیں اور وہ انہیں ایک دم میں

طے کر لے۔ اسے استقامت بھی کہتے ہیں۔ علم موت کس علم سے کھلتا ہے۔ وہ علم تصور اسم اللہ ذات کا علم ہے جس کے ساتھ توفیق الہی، علم تصرف اور علم توجہ شامل ہیں جو حق تعالیٰ کی رفاقت عطا کرتے ہیں۔ یہ سب مراتب حاصل کرنا صدیق عالم کا خاصہ ہے جس کا تمام علم اس کے قلب میں پوشیدہ ہوتا ہے اور اس علم سے دل میں غیب الغیب کا لطیفہ پیدا ہوتا ہے۔ جو علم موت کا مطالعہ کرتا ہے اس سے کل و جز کا کوئی بھی علم پوشیدہ نہیں رہتا۔ آیات:

مرتبہ مردود منزل ناتمام

بر فقر ہر یک مقامے شد حرام

ترجمہ: راہ فقر میں کسی مرتبہ پر رک جانا مردود ہے اور کسی مقام کو منزل سمجھ لینا ناتمامیت ہے۔ اس لیے کسی مقام کو منزل نہیں سمجھنا چاہیے۔

عین را باعین بیند عین بین

نیست آنجا آسمان و نی زمین

ترجمہ: طالب حقیقت حق کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اس مرتبہ پر نہ آسمان ہوتا ہے اور نہ زمین (یعنی زمین و آسمان کی حدود سے بھی بالاتر)۔

ہر کہ از خود بگذرد آن یافتہ

پیشوائے اسم اللہ ساختہ

ترجمہ: جو اسم اللہ ذات کو اپنا پیشوا بنا کر خودی سے نجات حاصل کر لیتا ہے وہ اللہ کی ذات کو پالیتا ہے۔

اسم مستمّی (ذات) تک پہنچاتا ہے اور مستمّی کو پانا ایک حرف سے ممکن ہے جو کل و جز کی ہر مشکل کا حل ہے۔ کالمین اس ایک حرف سے واقف ہوتے ہیں جبکہ ناقص اس حرف سے واقف نہیں کیونکہ انہیں اسم و مستمّی کی حقیقت سے آگاہی نہیں۔ ناقص طریقت کے راستوں اور سلسلوں کے متعلق گفتگو کرتے ہیں جبکہ کامل قرب و حضوری بخشے ہیں اور معبود کا دیدار عطا کرتے ہیں۔ بیت:

ہر کہ می بیند بدانند آن کسی
شد بہ دیداری مرا اللہ بسی

ترجمہ: جو اللہ کو دیکھ لیتا ہے وہ اس کو پہچان لیتا ہے۔ میرے لیے اللہ کا دیدار ہی کافی ہے۔
ثواب کی طلب مکمل حجاب ہے اور جو بے حجاب دیدار کر لیتا ہے وہی اس کے لیے ثواب ہے۔
بیت:

حجتی بگذار رو بہ دیدار آر
جز بدیدارے مرا جنت چہ کار

ترجمہ: حجت کو چھوڑ اور اپنا رخ دیدار کی طرف کر۔ اللہ کے دیدار کے بغیر جنت بھی میرے کس کام کی۔

جنت و دوزخ دونوں مقام مکمل طور پر اللہ کے اختیار میں ہیں۔ مجھے اپنے اختیار پر کیا بھروسہ
اور اس کا کیا تذکرہ کروں۔ فقیر دونوں جہان پر حکمران ہوتا ہے۔

﴿فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ﴾ (الشوریٰ - 7)

ترجمہ: ایک گروہ جنت میں اور دوسرا گروہ دوزخ میں ہوگا۔

فقیر کی زبان علم تفسیر کا مطالعہ کرتی ہے اور اس کی نظر تاثیر کا علم حاصل کرتی ہے اور اس کا
قلب روشن ضمیری کا علم حاصل کرتا ہے اور اس کی روح لقا کا علم حاصل کرتی ہے اور ہر جگہ موجود
رب کا دائمی دیدار کرتی ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

فقیر کامل کو دعوت پڑھنے سے دو عمل حاصل ہوتے ہیں جو اُسے ہر شے سے لایحتاج اور بے
فکر کر دیتے ہیں جس کے بعد اسے کچھ اور پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی اول اسم اللہ ذات کے
تصور سے حضوری، دوم اہل قبور کی ارواح سے ملاقات۔ ان دو عملوں (کی تاثیر) سے فقیر تمام عالم
کو فنا کر سکتا ہے اور تمام عالم کو (فنا کے بعد) بقا عطا کر سکتا ہے۔ جان لو کہ نیک عمل سے اللہ ثواب
عطا فرماتا ہے جبکہ اصل ثواب اور اللہ کی بے حساب بخشش اُس کا بے حجاب دیدار ہے۔ علم حاصل

کرنے کا مقصود اس پر عمل کرنا ہے اور تصور اسم اللہ ذات یہودی نفس کو قتل کرنے والی تلوار ہے۔
ایات:

نماز و روزہ بسیار طاعت

ازان بہتر بدم دیدار ساعت

ترجمہ: نماز، روزہ اور بے حساب طاعت سے بہتر ایک گھڑی کا دیدار الہی ہے۔

دی دیدار را دیدار بردہ

دلی مردہ دی خطرات خوردہ

ترجمہ: دیدار کے وقت دیدار میں ہی غرق رہو (اور کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو)۔ جبکہ مردہ دل اس وقت خطرات کا شکار رہتا ہے۔

کلید علم از دیدار دارم

شریعت مصطفیٰ جان را سپارم

ترجمہ: میں نے علم کی کلید دیدار سے حاصل کی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کے لیے جان وقف کر دی ہے۔

مراتب دیدار اور علم دیدار شریعت (کی پیروی) سے حاصل ہوتے ہیں کیونکہ شریعت ہر علم کی روح، جان اور زندگی ہے جبکہ شریعت کی پیروی کے بغیر زندگی محض بے حیائی اور شرمندگی ہے۔ اصل شریعت (کی بنیاد) قرآن اور حدیث ہے۔ قرآن سے باہر کوئی بھی شے (علم و حکم) نہیں اور نہ ہوگی۔ جاننا چاہیے کہ طالب صادق کو اللہ اور اس کے رسول کی قسم ہے اور قرآن اور کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کی قسم ہے کہ مرشد سے مراتب نعم البدل طلب کرے جو حضوری حق کا فیض و فضل ہے جسے اسم اللہ ذات سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور طالب کو چاہیے کہ مرشد سے جملہ تصرف، جملہ خزانے، علم، حکمت اور تمام احکامات کی تلقین طلب کرے اور مرشد کو بھی اسی طرح سب کی قسم ہے کہ طالب مولیٰ کو اللہ کا قرب، حضوری اور اہل قبور کی ارواح سے رابطے کا عمل اور

جمعیت عطا کرے۔ بیت:

مرشدے نامرد را نامی گوی

مرشدے نامرد را شیطان گوی

ترجمہ: نامرد مرشد کا نام بھی مت لو بلکہ نامرد مرشد کو شیطان کہو۔

فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ (یس - 60)

ترجمہ: اے بنی آدم! شیطان کی پیروی نہ کرو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

مرشد سانپ پکڑنے والے جادوگر کی مثل ہے اور طالب سانپ کی مثل ہے جو تمام زندگی مرشد کی غلامی میں ادب اور اعتبار کے ساتھ فیض کی امید میں گزار دیتا ہے۔ طالب شہباز کی مثل ہے جو چیلوں (طالبان دنیا) کا ساتھ ہرگز اختیار نہیں کرتا اور خدا کی طلب میں ہر شے سے جدا ہو جاتا ہے۔ اگر طالب شیر کی مثل ہو اور اللہ کی معرفت و وصال کی طلب رکھتا ہو تو اسے گیدڑوں (اہل دنیا) کی مجلس اختیار کرنے میں شرم آتی ہے۔ بیت:

ہر کہ طالب نام خوان سلطان بود

مرشد آنرا مرتبہ سلطان دہد

ترجمہ: جو طالب سلطان کا نام پکارتا ہے مرشد اسے مرتبہ سلطان سے نواز دیتا ہے۔

اگر طالب سلطان اور مرشد پریشان ہے یا مرشد پشیمان اور طالب احمق و حیوان ہے تو انہیں ایک دوسرے کی صحبت پسند نہیں آتی۔ ابیات:

باھو منکہ طالب از بینم غنی

ہر کہ دے حاضر مرا مجلس نبی

ترجمہ: اے باھو! میں غنی مرشد کا طالب ہوں جو مجھے ہر لمحہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

حاضر رکھتا ہے۔

احتیاج از کس ندارم مقام تر
طالبانرا میکنم عارف نظر

ترجمہ: میں جس اعلیٰ و بلند مقام پر ہوں مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔ میں طالبوں کو ایک ہی نظر میں عارف بنا سکتا ہوں۔

وہ سب عجیب و احمق لوگ ہیں جو مرشد و طالب کہلواتے ہیں لیکن خود پسندی کے باعث ان کے دل کالے ہیں اور وہ اللہ کی معرفت و قرب سے بے خبر ہیں۔ ایسے بے شعور اور خام طالب صرف نام کے ہی طالب ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ایسے طالب و مرشد عوام کے بھیس میں صرف تقلید کرنے والے ہیں۔ ایات:

مرشدے مرد است طالب مرد تر
گنج بخشد طالبان را سیم و زر

ترجمہ: مرشد مرد ہوتا ہے اور اپنے طالب کو بھی مرد بنا دیتا ہے اور انہیں باطنی خزانوں اور طاقت سے نوازتا ہے۔

یا برد در معرفت وحدت حضور
مرشدے طالب چنین باید ضرور

ترجمہ: مرشد و طالب کو ایسا ضرور ہونا چاہیے کہ مرشد طالب کو معرفت و وحدت عطا کر کے حضوری میں لے جائے۔

خام مرشد زر طلب از طالبان
این چنین گمراہ شد در دو جہان

ترجمہ: خام مرشد طالبوں سے مال و دولت طلب کرتا ہے اور ایسا مرشد دونوں جہانوں میں گمراہ ہوتا ہے (اور اپنے مریدوں کو بھی گمراہ کرتا ہے)۔

ہر کہ گیرد میدہد بروے روا
مرشدے باشد چنین راہر خدا

ترجمہ: مرشد جو کچھ طالبوں سے لیتا ہے اسے اللہ کی راہ میں دے دیتا ہے۔ جو مرشد ایسا کرے وہی اللہ کی طرف راہبر ہوتا ہے۔

باھو میشناسد طالبان را بانظر
ہمچو زرگر میشناسد سیم و زر

ترجمہ: باھو طالبان مولیٰ کو ایک ہی نظر میں پہچان لیتا ہے جس طرح صراف سونا و چاندی کو پہچان لیتا ہے۔

طالب کو ہر طاقت و قوت مرشد کی توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر طالب کے ظاہر و باطن کی تحقیق ہو جائے تو مرشد کامل طالب کو پہلے ہی روز ہر تصرف سے نواز کر حق سے اپنی گردن آزاد کرا لیتا ہے لیکن اس کے لیے طالب کا حوصلہ بھی وسیع ہونا چاہیے۔ کم حوصلہ طالب کسی کام کے نہیں ہوتے۔ بیت:

ہم طالبم ہم مرشدم ہم راز بین
طالبان را میشناسم و ز چنین

ترجمہ: میں (اللہ کا) طالب بھی ہوں اور مرشد بھی اور اس کے اسرار کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ میں طالبوں کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔

اس راہ سے ناواقف لوگوں کے لیے یہ راستہ بہت طویل ہے اور وہ مرتے دم تک اپنی ساری عمر اس راہ پر چلنے میں گزار دیتے ہیں (لیکن کسی مقام و منزل تک نہیں پہنچتے)۔ مرشد اپنی نظر سے طالب مولیٰ کو مرتبہ دیدار اور حضوری سے مشرف کرتا ہے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ (الحجر- 99)

ترجمہ: اور اپنے رب کی عبادت اس طرح کرو کہ تم یقین تک پہنچ جاؤ۔

ابیات:

عبادتے دیدار را بادیدار بر
بالیقین و باایمان رو در قبر

ترجمہ: دیدارِ الہی کی خاطر کی جانے والی عبادت دیدار سے ہی مکمل ہوتی ہے اور قبر میں بھی وہ دیدار کی بدولت صاحبِ یقین و ایمان ہوتا ہے۔

این عبادت رحمت اللعالمین
معرفت توحید اینست بالیقین

ترجمہ: یہی عبادت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی جو دونوں جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ یہی یقین معرفتِ توحید حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

شد عبادت از فضل عفو و کرم
ہر کہ منکر از لقا اہل از صنم

ترجمہ: یہ عبادت اللہ کے فضل اور عفو و کرم سے ادا کی جاتی ہے۔ جو دیدار کا منکر ہو وہ بت پرست ہے۔

ہر عبادت از برائے دیدارِ حق
از برائے دیدار شد پیدا خلق

ترجمہ: ہر عبادت کا مقصد دیدارِ حق تعالیٰ ہے کیونکہ اللہ نے مخلوق کو اسی لیے پیدا کیا ہے۔

مرشدے تلقین بخشد از لقا
از علم حاضر رساند با خدا

ترجمہ: مرشد کامل طالب کو لقاۃ الہی تلقین کرتا ہے اور علم باطن سے اللہ کے قرب اور حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

این عبادت دائمی طاعت طلب
طاعتی باشد حضوری رازِ رب

ترجمہ: ایسی عبادت دائمی طاعت کی متقاضی ہے۔ اور یہ طاعت حضوری کا راز ہے۔
فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴾ (الذاریات - 56) ”آئی لِيَعْبُدُونِ“

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا یعنی اپنی معرفت کے لیے۔
بیت:

دل مرا بیدار از دیدار شد
دیدہ بہر از دیدنے نظر شد

ترجمہ: میرا دل اللہ کے دیدار کی بدولت زندہ ہے اور میری آنکھیں اسے دیکھنے کے لیے ہیں۔
جو بھی تصور اسمِ اللہ ذات سے عین دیدار کا علم جان لیتا ہے وہ صاحبِ تصور بن جاتا ہے اور
اللہ کے دیدار سے ایک لمحہ کے لیے بھی فارغ نہیں رہتا۔ سر کی آنکھیں مخلوق کو دیکھنے کے لیے ہیں
اس لیے ظاہری آنکھیں اور ہیں۔ چشمِ سر خالق کو دیکھنے کے لیے ہیں۔ اللہ کے اسرار اور قدرت
کے نور کو بے حجاب دیکھنے والی آنکھ اور ہے۔ جو طالب اللہ کے دیدار کی خاطر ساری عمر جان فدا کرتا
ہے اور اپنے سر پر ہمیشہ کفن باندھے رکھتا ہے اور اللہ کے قرب و دیدار کی حضوری اور معرفتِ الہی کی
پیاس میں مرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔ مرشدِ کامل کے لیے ایسے طالب کو ایک دم اور ایک قدم
میں دیدار سے مشرف کرنا مشکل اور دشوار نہیں ہے۔ ابیات:

کس نیابم طالبے تشنه طلب
معرفت دیدار چشمِ رازِ رب

ترجمہ: میں نے ایسا کوئی طالب نہیں پایا جو معرفت اور دیدار کے لیے تشنه ہو اور جس کی آنکھ اللہ کے
اسرار کا مشاہدہ چاہتی ہو۔

طالبان باخود مطالب خود نما

احتمان بے ادب باشند بے حیا

ترجمہ: اپنے مطالب کے طلبگار طالب خود پسند ہوتے ہیں۔ وہ احمق، بے ادب اور بے حیا ہوتے ہیں۔

طالبی گر مثل موسیٰ باخضرؑ

نیک بد را با تفکر در نظر

ترجمہ: طالب اگر ایسا ہو جیسے موسیٰ خضرؑ کے ہمراہ تھے تو وہ (مرشد کے) نیک و بد اعمال کو ہی اپنی سوچ اور نظر میں رکھتا ہے۔

در نظر موسیٰ ہر ثوابی شد گناہ

کار حضرت خضرؑ بودند خاص راہ

ترجمہ: موسیٰ کی نظر میں ہر ثواب کا کام گناہ تھا جبکہ حضرت خضرؑ کے کام (معاملات) خاص باطنی راہ سے تعلق رکھتے تھے۔

بر خضرؑ موسیٰ غالب است امت رسولؐ

عارفان دیدار و از اہل الوصول

ترجمہ: حضرت خضرؑ اور حضرت موسیٰؑ پر امت محمدیہ کے عارفین غالب ہیں جنہیں دیدار اور وصال نصیب ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿الْعُلَمَاءُ أُمَّتِي أَفْضَلُ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾

ترجمہ: میری امت کے علمائے اسرائیل کے انبیاء سے افضل ہیں۔

علماء سے مراد فقیر عارف باللہ ولی اللہ ہیں۔ بیت:

عالم شدم از علم وحدت با خدا

علم بہر از وحدت است باطن صفا

ترجمہ: میں اللہ سے علم وحدت حاصل کر کے عالم بن گیا ہوں۔ جو علم وحدت کی خاطر حاصل کیا جائے وہی باطن کو صاف کرتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ ﴾

ترجمہ: علما انبیاء کے وارث ہیں۔

علمائے حق کی مجلس انبیاء کی مجلس کی مثل ہے جو تکبر، حرص اور خواہشاتِ نفس سے پاک ہوتی ہے۔
ابیات:

عالم خدا فاضل خدا باخود نماند

ہر کہ باخود بماند علم از حق نخواہد

ترجمہ: حق تعالیٰ کا عالم و فاضل اپنی خودی کے ساتھ نہیں رہتا اور جو خودی کے ساتھ رہتا ہے وہ حق تعالیٰ سے علم نہیں سیکھ سکتا۔

نفس موزی را بکش با تیغِ قال

نفس اہلِ قال را می کشد تیغِ از زوال

ترجمہ: موزی نفس کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی تلوار سے قتل کرو۔ نفس گفتگو کرنے والوں کو زوال کی تلوار سے ماردیتا ہے۔

ہر کہ خواہد گشت کشتنِ نفس را

با تصور تیغِ بکشد و ز ہوا

ترجمہ: جو یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو مار دے وہ اسم اللہ ذات کے تصور کی تلوار سے اسے مارے اور خواہشاتِ نفس کو ترک کرے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ فَإِنَّ الْجِنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴾ (النزعت-41,40)

ترجمہ: اور جس نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکا اس کا ٹھکانہ جنتِ ماویٰ ہے۔

نفس جب تک حضوری و دیدار سے مشرف ہونے کا سبق نہیں پڑھتا ہرگز گناہ اور خواہشات سے باز نہیں آتا چاہے کوئی تمام عمر ریاضت کے پتھر سے سر ٹکراتا رہے کوئی فائدہ نہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا أْبْرَأِي نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ ﴾ (یوسف-53)

ترجمہ: اور میں اپنے نفس سے چھٹکارے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ بے شک نفس تو برائی کا حکم دینے والا ہے۔

ابیات:

این نفس را در قید آوردن چه غم

کیشناسد نفس را اہل از صنم

ترجمہ: اگر اس نفس کو قید کر لیا جائے تو کیا پریشانی۔ اس نفس کو بت پرست کیسے پہچان سکتے ہیں۔

نفس را بشناختن قرب از خدا

نفس را شرمندہ بماند و ز ہوا

ترجمہ: نفس کو اللہ کا قرب حاصل کرنے کے بعد پہچانا جا سکتا ہے تب نفس کو گناہ کرتے ہوئے شرمندگی ہوتی ہے اور وہ خواہشاتِ نفسانی سے باز رہتا ہے۔

نیست نفس و نے بروح و نے قلب

غرق فی التوحید عارف باادب

ترجمہ: جب طالب اللہ کے قرب کی انتہا پر پہنچ جائے تب نہ نفس باقی رہتا ہے نہ روح اور قلب۔ وہ ایک باادب عارف بن کر توحید میں غرق ہو جاتا ہے۔

و ز ہفت اندام بود ہفتاد نور
 باز گردد یک شود باشد حضور
 ترجمہ: وجود کے ساتوں اندام سے ستر نور نکلتے ہیں جو ایک ہو کر طالب کو حضوری کی طرف لے
 جاتے ہیں۔

طالب دیدار می یابد خدا
 طالب مردار بانفس و ہوا

ترجمہ: دیدار کا طالب اللہ کی ذات کو پا لیتا ہے اور مردار دنیا کا طالب نفس و ہوا کا شکار ہو جاتا ہے۔

طالبان را چیت آخر حق طلب
 جان خود را کن فدا بر راز رب

ترجمہ: طالبانِ مولیٰ حق کے سوا کچھ طلب نہیں کرتے اور اللہ کے اسرار پر اپنی جان فدا کر دیتے
 ہیں۔

دم مزن گر عاشقی سر پیش نہ
 سر ز گردن شد جدا این راہ بہ

ترجمہ: اگر تو عاشق ہے تو اپنا سر قربان کرنے سے پیچھے نہ ہٹا۔ اگر سر گردن سے جدا بھی ہو جائے تو
 بھی یہ راہ بہتر ہے۔

ہر کہ شد گننام آن نامزد تر
 نام را نام آرد دہد صاحب نظر

ترجمہ: جو اس راہ میں (خود کو) گننام رکھتا ہے وہ مزید مشہور ہو جاتا ہے۔ صاحبِ نظر اس کے نام کو
 مزید بلند کرتے ہیں۔

باہو کہتر و مہتر ہمہ دارد طلب
 طلب قلب از قلب کلب از باکلب

ترجمہ: اے باھُو! ہر کمتر اور برتر کی اپنی طلب ہے۔ (باصفا) قلب کی طلب باصفا قلب سے ہی پوری ہوتی ہے اور کلب (مردار دنیا) کی طلب کلب سے پوری ہوتی ہے۔

جان لو کہ شاعروں کو علم بلاغت اور دانش سے حاصل ہوتا ہے تاہم ان کے اشعار کو شعور سے پختگی حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ فقرا کا علم اللہ کے قرب و حضوری سے حاصل کردہ ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ اتنا پختہ معلوم نہیں ہوتا۔ شاعروں کا کلام اگر پختہ ہو تو اس میں بہت لذت محسوس ہوتی ہے جبکہ فقرا کے کلام میں شہد کی سی مٹھاس ہوتی ہے اگرچہ وہ کلام پختہ نہیں ہوتا۔ ان کا کلام دیدار کے شوق سے پڑ ہوتا ہے اور سونا و چاندی سے بھی زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ بیت:

سخن من سرایت خواندن آن بی سر
عارف بے سر بود صاحب نظر

ترجمہ: میرا کلام اسرار سے پڑ ہے اور اسے سمجھنے کے لیے اپنا سر قربان کر۔ عارف اپنا سر قربان کرنے والے صاحب نظر ہوتے ہیں۔

اہل علم تصوف کے لیے تقویٰ ضروری ہے اور متقی عالم کے لیے دو گواہ ضروری ہیں۔ اہل تقویٰ کا کھانا نور اور ان کی نیند معرفت اور دیدار و حضوری سے مشرف ہونا ہے۔ متقی عالم دو صفات کا حامل ہوتا ہے اول یہ کہ ذات و صفات کے تمام مقامات کو تصور اسم اللہ ذات اور توفیق الہی سے لمحہ بھر میں طے کر لیتا ہے اور ہر مقام کی تحقیق کر لیتا ہے اور اپنی نظر و تصرف سے ہر مردہ کو زندہ کر سکتا ہے۔ اہل تقویٰ وہ ہے جو کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ کو اپنی زبان سے اس کی کنہ اور حقیقت سے پڑھتا ہے تو جو کچھ اللہ نے تخلیق کیا ہے اس سے کچھ بھی مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتا۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ط هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴾ (المدثر-56)

ترجمہ: اور یہ لوگ اسے یاد نہیں کرتے سوائے اس کے جب اللہ چاہے گا اور وہی تقویٰ کا مستحق اور مغفرت کا مالک ہے۔

علم تقویٰ، علم تصور و تصرف کی طرح معرفت، مشاہدہ اور دیدار کی کلید ہے۔ تقویٰ سے مراد مجاہدہ نہیں ہے بلکہ مشاہدہ حضوری اور لازوال وصالِ حق ہے۔ جاننا چاہیے کہ تصور کی تجلیات نور کے غلبہ اور حضوری کے شوق کے باعث اللہ کے اشتیاق کی پیاس طالب میں بڑھتی ہے کہ اللہ سے ازلی فراق اللہ کے فیض و فضل میں بدل گیا ہے۔ تب طالب صرف توفیق و توکل اور توحید کی صدق سے تحقیق کرتا ہے اور اس کی کنہ کو سمجھتا ہے۔ جب طالب کا قلب آواز کن سے اللہ کا نام یعنی اسم اللہ ذات عزت سے پکارتا ہے تو اللہ کا نام سنتے ہی اس کی عظمت و ہیبت سے نفس مکمل طور پر مر جاتا ہے اور وجود کے ساتوں اندام میں سر سے قدم تک اللہ کا نور پیدا ہوتا ہے۔ اور وجود میں جو کدورت، زنگار، ظلمات کے حجابات اور پردے ہیں سب ختم ہو جاتے ہیں جس کے بعد قلب روح سے متفق ہو جاتا ہے اور روح ذوق کے ساتھ اللہ کا نام پڑھتی ہے۔ اللہ کا نام سنتے ہی اس نام کے قہر و قدرت سے نفس زندہ نہیں رہتا اور طالب اللہ کی عیاں معرفت اور دائمی دیدار حاصل کرتا ہے اور اس پر فقر مکمل ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ ۝ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ﴾
 ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا تحقیق اس نے اپنے رب کو پہچانا۔ جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا تحقیق اس نے اپنے رب کو بقا سے پہچانا۔

پس نفس کے مرنے سے انسان کس طرح زندہ رہ سکتا ہے۔ نفس کے مرنے سے مراد یہ ہے کہ نفس اپنی بدخصلت اور گناہ سے قبر میں جانے تک باز رہتا ہے۔ ابیات:

از ازل تا ابد بودم بے حجاب

در چشم من ہرگز نیاید ہیج خواب

ترجمہ: میں ازل سے ابد تک بے حجاب ہوں اس لیے میری آنکھیں سوتی نہیں۔

دیدہ را دیدار بردہ خواب نیست

از میان خود رفتہ را عذاب نیست

ترجمہ: جس کی آنکھیں دیدار میں مشغول ہوں وہ سو نہیں سکتا اور جو خودی سے نجات حاصل کر لیتا ہے وہ عذاب سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

خواب مارا بہر مذکور و جواب
اہل حاضر را نباشد ہیج خواب

ترجمہ: ہم نیند میں بھی اللہ کے ذکر اور اس سے ہم کلامی میں مصروف رہتے ہیں۔ اہل حضور کو تو نیند ہی نہیں آتی۔

خواب مارا خلوت و باشد حضور
چشم را پوشید بہر از صد ضرور

ترجمہ: ہماری نیند خلوت اور حضوری ہے۔ ہم اپنی آنکھوں کو سینکڑوں بار بند کرتے ہیں لیکن صرف اس خلوت کے لیے۔

ہر کہ پوشید چشم را آن کور تر
کے بہ بیند کور مثل گاؤ خر

ترجمہ: جو اپنی آنکھوں کو بند رکھتا ہے وہ اندھوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ اندھے کیسے دیدار کر سکتے ہیں یہ تو گائے اور بیل کی مثل حیوان ہیں۔

باعیان بنم بقا ہم حق لقا
چشم پوشیدن بود مکر و ریا

ترجمہ: میں اللہ کو باعیاں دیکھتا ہوں اور مجھے اس کے ساتھ بقا حاصل ہے۔ آنکھوں کو بند رکھنا تو مکر و ریا کاری ہے۔

جو علم میں کمال حاصل کر کے عالم باللہ بن جاتا ہے وہ ہمیشہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں رہتا ہے۔ فقیر جب اللہ کی معرفت حاصل کر کے مشرف دیدار ہو جاتا ہے وہ بھی ہمیشہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں رہتا ہے اور جو متقی علم تقویٰ میں کمال کو پہنچ جاتا

ہے اسے بھی مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ ابیات:

این مراتب از علم توفیق تر
اولیا اللہ بخشد بانظر

ترجمہ: یہ مراتب علم سے بالاتر ہیں اور اولیا اللہ یہ مراتب اپنی نگاہ سے عطا کرتے ہیں۔

ہر کرا مرشد نہ ای مردود دان
بی خبر از معرفت وحدت عیان

ترجمہ: اور جس کا مرشد نہیں اسے مردود سمجھ کیونکہ وہ وحدت کی بے حجاب معرفت سے بے خبر ہے۔

مرشد عیاں مراتب کا حامل ہوتا ہے اور (دل کے) آئینے میں دونوں جہان عیاں دکھاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿ الْعَقْلُ يَنَامُ فِي الْإِنْسَانِ ۝ الْإِنْسَانُ مِرْآةُ الْإِنْسَانِ ۝ الْإِنْسَانُ مِرْآةُ رَبِّهِ ۝ ﴾

ترجمہ: عقل انسان میں سوئی ہوئی ہے۔ انسان انسان کا آئینہ ہے۔ انسان اپنے رب کا آئینہ ہے۔
ابیات:

خوش بہ بین دیدار را گوید حدیث
ہر کرا باور نہ ای کاذب خبیث

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بخوشی دیدار کرنے کا حکم فرمایا ہے اور جو اس فرمان کی حقیقت کو نہ سمجھا وہ جھوٹا اور خبیث ہے۔

ہر کہ علم عالم شدہ بہر از لقا
نہ از برائے لذت دنیا ہوا

ترجمہ: اصل عالم وہ ہے جو قرب و دیدار الہی کی خاطر علم حاصل کرتا ہے نہ کہ دنیا، خواہشاتِ نفس اور اس کی لذات کے لیے۔

اولیا در قبر پہچون آفتاب

ہر کہ گیرد نام حاضر باصواب

ترجمہ: اولیا اپنی قبروں میں آفتاب کی مثل ہوتے ہیں۔ جو کوئی ان کا نام پکارتا ہے تو فوراً (مدد کے لیے) حاضر ہو جاتے ہیں۔

بانظر عارف شناسد اولیا

این قدر قدرت بود قرب از خدا

ترجمہ: عارف اپنی نگاہ سے ہی اولیا کو پہچان لیتے ہیں اور انہیں یہ طاقت و قدرت اللہ کے قرب سے حاصل ہوتی ہے۔

باطن کا علم غیب، شک و شبہ سے پاک وحدت حق تعالیٰ میں یکتا ہو جانے کا علم، دیدار کا علم، قلب کو بیدار کرنے کا علم، اللہ کے قرب کا علم، نفس کو فنا کرنے کا علم، زندہ قلب اور بقا یافتہ روح کا علم، علم ادب، علم حیا، علم جمعیت، ضمیر کے آئینہ کو روشن اور صاف کرنے کا علم اور علم قرب، سب علم موت کے مطالعہ سے روشن اور واضح ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد رکھ:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (آل عمران-185)

ترجمہ: ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

﴿قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ﴾ (النساء-77)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیجیے کہ متاع دنیا قلیل ہے۔

لہذا دنیا کو ترک کر دے تاکہ تو علم موت کے مطالعہ سے دیدار پروردگار کے قابل ہو سکے۔ معرفت تین طرح کی ہے۔ جب طالب ابتدائی مقام پر علم موت سے آگاہ ہوتا ہے تو اس کے دل میں اللہ کی محبت بڑھتی ہے اور جب طالب متوسط مقام پر اس سے آگاہ ہوتا ہے تو اس کے دل میں اللہ کی معرفت میں اضافہ ہوتا ہے اور جب طالب انتہائی مقام پر اس علم سے آشنا ہوتا ہے تو اس کے دل میں مشاہدہ، دیدار، حضوری اور قرب الہی کا نور بڑھتا ہے۔ مرشد کے لیے فرض ہے پہلے طالب

مولیٰ کو اس علم کے مطالعہ سے یہ تین سبق سکھائے تاکہ طالب اس علم سے محروم اور جاہل نہ رہے۔ طالب رات دن اس علم کو پڑھتا ہے۔ تمام علم کا حصول اس ایک آیت میں ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۗ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۗ﴾
(الزلزال-7،8)

ترجمہ: پس جو ذرہ برابر بھی بھلائی کرتا ہے تو وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر بھی برائی کرتا ہے تو وہ اسے بھی دیکھ لے گا۔

ابیات:

ہر ذرہ مثلِ زراعتِ خرمن است
نیک بد را نظر کن در جان تن است

ترجمہ: فصل کا ہر ذرہ کھیتی کا حصہ ہے اسی طرح اپنے جسم و جان کے نیک و بد اعمال پر نظر رکھ۔

نیست در تو ہیج بیرون آنچه ہست
آنچه شد مخلوق زان روز است

ترجمہ: تیرے ارد گرد جو کچھ بھی ہے وہ تیرے اندر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ سب مخلوق ہے جو روزِ الست پیدا کی گئی۔

طالب مولیٰ ایسا علم پڑھتا ہے کہ زندگی و موت میں بھی وہ علم اس سے جدا نہیں ہوتا۔ ایسا علم معرفت و دیدار سے مشرف کرنے والا علم ہے۔ علم تو وہ ہے جو توفیقِ الہی سے قبر میں بھی محافظ، رفیق اور شفیع ہو۔ جو وجود کے ساتوں اندام کو پاک کر دے اور قبر و حشر میں ہونے والے محاسبہ سے آزادی دلا دے۔ وہ علم تصور اسمِ اللہ ذات ہے جو غیر اللہ سے نجات دلاتا ہے۔ بیت:

آنچه میخوانی از علمِ اللہ بخوان
اسمِ اللہ با تو ماند جاودان

ترجمہ: تو جو علم پڑھتا ہے اسے اسمِ اللہ کے علم سے پڑھ۔ اسمِ اللہ ذات ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گا۔

قرآن، تورات، زبور، انجیل، فقہ، مسائلِ شریعت اور تفسیر کی ہر کتاب اسمِ اللہ ذات سے ہے اور چاروں کتابیں اسمِ اللہ ذات کی شرح ہیں۔ جو اسمِ اللہ ذات کو اس کی کنہ اور حقیقت جان کر پڑھتا ہے اس پر ظاہر و باطن کے سب علوم واضح ہو جاتے ہیں اور اسے مزید علم پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اوراق کے مطالعہ سے استغراق کا علم بہتر ہے۔ بیت:

ذکر باشد از لقا فکر از بقا
این چنین عالم بود علم از خدا

ترجمہ: اگر کوئی دیدارِ الہی کے لیے ذکر کرے اور اللہ سے بقا کی خاطر فکر کرے تو وہ ایسا عالم بن جاتا ہے جو اللہ سے علم سیکھتا ہے۔

اللہ کے فضل سے دیدار کا درس قلبِ باصفا سے حاصل ہوتا ہے۔ جو علم دیدار سے ناواقف ہو وہ بے حیا، مردہ دل اور جاہل ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ (البقرہ۔ 112)

ترجمہ: ہاں! جو اپنا چہرہ اللہ کی طرف موڑتا ہے وہ محسن ہے۔ اس کے لیے اس کے رب کے پاس بڑا اجر ہے اور اس پر نہ کوئی خوف طاری ہوتا ہے نہ غم۔

وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ (لقنن۔ 22)

ترجمہ: اور جو شخص اپنا چہرہ اللہ کی طرف جھکا دے اور وہ صاحبِ احسان بھی ہو تو گویا اس نے مضبوط حلقہ کو مضبوطی سے تھام لیا۔

جان لو کہ علم معاملات اور علم عبادات درجات سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ علم رکھنے والے علمِ حضوری، اللہ کی ذات اور اس کے قرب سے بے خبر ہیں۔ اگرچہ علمِ فقہ و مسائل سیکھنا ثواب حاصل

کرنے کا باعث ہے لیکن علم باطن سے بے خبر ہے کیونکہ علم باطن علم بقا باللہ کو بے حجاب سیکھنے کا وسیلہ ہے۔ لہذا علم تصور، علم تصرف، علم تفکر، علم تصوف، علم سلک سلوک، علم توجہ اور علم توحید سب علم باطن ہیں۔ یہ تمام علوم، علم کی حقیقت اور حق ہیں کیونکہ وہ حق کی جانب سے ہیں اور علم باطل سے بیزار کرنے والے ہیں۔ وہ سب عجیب اور احمق ہیں جو علم حق کو چھوڑ کر علم باطل، جس میں رشوت، ریا کاری، خود پسندی اور خواہشاتِ نفس شامل ہیں، کو اختیار کرتے ہیں۔ بیت:

ہر عبادت ہر ثواب بہر از لقا

علم اللقا من سبق خواندم از خدا

ترجمہ: ہر عبادت و ثواب اللہ کے قرب و دیدار کی خاطر ہونا چاہیے۔ میں نے قرب و دیدار کا علم اللہ سے سیکھا ہے۔

جان لو کہ علم کی بیس اقسام ایک علم میں شامل ہیں اور علم کی یہ بیس اقسام ایک حکمت میں موجود ہیں۔ ازلی عارف عالم و حکیم ہوتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ لَا تَكَلِّمُ كَلَامَ الْحِكْمَةِ عِنْدَ الْجَاهِلِ

ترجمہ: جاہلوں کے پاس حکمت کا کلام بیان نہ کرو۔

اگر زبان زندہ اور دل دنیا (کی محبت) کے سبب مردہ ہو تو ہرگز معرفت حاصل نہیں کی جاسکتی اور انسان ہمیشہ (قلبی طور پر) افسردہ رہتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى (طہ - 55)

ترجمہ: ہم نے تمہیں اس (مٹی) سے پیدا کیا اور اسی میں بھیجیں گے اور پھر اسی سے دوبارہ نکالیں گے۔

❁ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى (الانفال - 17)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ جو کنکریاں آپ نے پھینکیں ہیں یہ آپ نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکی ہیں۔

دعوت پڑھنے کے لائق وہ فقیر ہے جو ارواح، اولیا، جن و انسان، فرشتوں اور مومکلات پر غالب ہو اور جو اللہ کے خزانوں پر تصرف کرنے والا، رجعت اور زوال سے پاک ہو۔ ظاہری طور پر اس فقیر کا دل ہر شے سے سیر ہوتا ہے اور وہ باطنی طور پر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں حاضر رہنے والا لایحتاج فقیر ہوتا ہے۔ عامل و کامل فقیر دنیا کی دولت کی خاطر دعوت نہیں پڑھتا کیونکہ جو دنیا کی خاطر دعوت پڑھتا ہے وہ اصل میں دعوت پڑھنے کا عمل جانتا ہی نہیں۔ وہ محتاج رہتا ہے اور جن و استدراج کے مراتب پر ہوتا ہے۔ آیات:

بر زبان اللہ در دل گاؤخر

این چنین تسبیح کے دارد اثر

ترجمہ: جس کی زبان پر اللہ کا ذکر ہو لیکن دل میں دنیا کی محبت ہو تو اس پر تسبیح کا کیا اثر ہوگا۔

دعوتے خواند ز لطف و حق کرم

ہر کہ دعوت از قرب خواند نیست غم

ترجمہ: دعوت اللہ کے لطف و کرم کی بدولت پڑھی جاتی ہے اور اللہ کے قرب کی حالت میں جو دعوت پڑھتا ہے وہ ہر فکر سے آزاد ہوتا ہے۔

دعوتے خواند ز بہر از خدائے

برد با دعوت حضوری مصطفیٰ

ترجمہ: جو دعوت اللہ کی خاطر پڑھی جاتی ہے وہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں پہنچا دیتی ہے۔

دعوتے منصب مراتب با حضور

شد وسیلہ مصطفیٰ بذات نور

ترجمہ: دعوت حضوری کے منصب و مراتب عطا کرتی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کے نور کی طرف وسیلہ بنتی ہے۔

دعوتے منصب مراتب از خدا
 ہر کہ خواند بہر دنیا بے حیا
 ترجمہ: دعوت اللہ کے قرب کے منصب و مراتب عطا کرتی ہے اور جو دنیا کے مقاصد کی خاطر دعوت
 پڑھتا ہے وہ بے حیا ہے۔

ابتدائے دعوت گنج سبق
 در تصرف قید آمد ہر طبق
 ترجمہ: دعوت کا ابتدائی سبق اللہ کے خزانوں پر تصرف ہے اور ہر طبق دعوت پڑھنے والے کی قید اور
 تصرف میں آجاتا ہے۔

ہر مؤکل در حکم مثل غلام
 گشت واضح زیر زبرش ہر مقام
 ترجمہ: ہر مؤکل دعوت پڑھنے والے کے حکم کے تحت ایک غلام کی مثل آجاتا ہے اور اس پر ہر مقام
 کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

ہر کہ خواہد دولتے دنیا نعیم
 ہم صحبت شیطان بود ملعون لئیم
 ترجمہ: جو (دعوت کے ذریعے) دنیا کی دولت اور نعمتیں طلب کرتا ہے وہ شیطان ملعون کا ساتھی اور
 کنجوس ہوتا ہے۔

ہر کہ خواہد معرفت قرب از الہ
 وقت خواندن باتصور کن نگاہ
 ترجمہ: جو معبود کی معرفت اور قرب حاصل کرنا چاہتا ہے تو دعوت پڑھتے وقت ”کن“ کو اپنے تصور
 میں رکھے۔

ہر کہ کن را یافت کنہ از کن کشا
جملہ او الہام یابد از خدا
ترجمہ: جو کن کی حقیقت پالیتا ہے اسے کن کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ اللہ کی طرف سے ہر
شے کے متعلق الہام پاتا ہے۔

قال من بر حال من احوال من
ہر کہ عامل نیست دعوت لاف زن
ترجمہ: میرا یہ قال میرے حال اور احوال کے عین مطابق ہے اور جو دعوت کا عامل نہیں وہ جھوٹا
ہے۔

ہر کہ پوشد حق بود کافر تمام
گفتن حق حاسدان دشمن مدام
ترجمہ: جو حق کو پوشیدہ رکھتا ہے وہ مطلق کافر ہو جاتا ہے اور حق کہنے سے حاسدوں کو (ہمیشہ کے
لیے) اپنا دشمن بنا لیتا ہے۔

کاملم اکسیر تکسیر نما
احتیاجے کس ندارم جز خدا
ترجمہ: میں علم اکسیر و تکسیر کا عامل ہوں اور مجھے اللہ کے سوا کسی کی حاجت نہیں۔
باہو کس نیامد طالبے لائق طلب
حاضر کنم بامصطفیٰ توحید رب
ترجمہ: اے باہو! میرے پاس کوئی بھی اللہ کی طلب لے کر نہیں آتا جسے میں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی حضوری عطا کر کے وحدت حق تک لے جاؤں۔

دعوت پڑھنے سے کامل کو خزانے عطا ہوتے ہیں اور ناقص کو دعوت کے دوران ہی تیغ برہنہ کی
مثل رنج پہنچتا ہے۔ دعوت عطا کرنا آسان کام نہیں ہے۔ مرد مذکور اور عارف کامل ولی اللہ جو باخبر

اور ہوشیار ہو اور جسے حق تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہو وہی دعوت پڑھنے کا عامل ہے ورنہ دعوت پڑھنے کے لائق احمق اور حیوانات کی مثل لوگ نہیں ہو سکتے۔ دعوت پڑھنا نہایت ہی مشکل، سخت اور دشوار کام ہے کیونکہ علم دعوت میں کامل ہونا چاہیے تب اسے اللہ کے خزانوں میں سے بیشمار عظیم اسرار اللہ کی طرف سے عطا ہوتے ہیں۔ کامل و عامل اہل دعوت جو صاحب دیدار ہوتا ہے اسے گفتگو اور تحقیق کرنے اور نمازِ استخارہ کی حقیقت جاننے کی کیا ضرورت؟ خام و ناقص اہل ناسوت جو نفسِ امارہ کی قید میں ہوں یہ ان کا کام ہے۔ دعوت پڑھنے کے لائق وہی طالب ہے جس کا روحانی وجود اسم اللہ ذات کے تصور سے نور بن گیا ہو اور اسے حضورِ حق حاصل ہو اور وہ دعوت پڑھنے کے دوران مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں پہنچ جائے۔ اس کے علاوہ دعوت میں کامل مرشد دعوت شروع کرتے ہی طالب مرید کو پانچ مراتب عطا کرتا ہے۔ اول حضورِ حق، دوم دیدارِ حق، سوم تصور اسم اللہ ذات، چہارم دلیل سے آگاہی اور پنجم نگاہِ کامل جو اسے قربِ رب جلیل میں لے جائے۔ دعوت میں کامل عامل مرشد یہ پانچ خزانے پانچ روز میں صادق مرید کو عطا کرتا ہے۔ اگر اہل دعوت اولیا اللہ کو باطن سے دعوت پڑھنے کے دوران توفیقِ الہی اور قربِ الہی کی تحقیق اور ہدایت حاصل نہ ہو تو تمام طالب اور مرید بلکہ تمام مخلوق ماردی جائے۔ راہِ دعوت ظاہر و باطن میں معرفت و جمعیت عطا کرتی ہے اور یہ راہ اللہ کے جمال کے مشاہدہ، دیدار اور وصال کی راہ ہے نہ کہ قیل و قال اور گفت و شنید کی۔ بیت:

عارفان را روز و شب برحق نظر

بانظر ہرگز نہ بینم سیم و زر

ترجمہ: عارفین کی نظر دن رات حق پر ہوتی ہے اس لیے میں مال و دولت کی طرف ہرگز نہیں دیکھتا۔ وہ سب عجیب احمق ہیں جو حسبِ دنیا کے بیج سے دل میں حرص، حسد، تکبر، خود پسندی، ریاکاری اور ہوائے شیطانی کی فصل بوتے ہیں اور دل سے اللہ کی محبت نکال دیتے ہیں۔ وہ سب مومن، مسلمان، فقیر، درویش، عالم، فاضل، ذاکر، اہل مراقبہ و فکر اور اہل تقویٰ کیسے ہو سکتے ہیں؟

وہ تو جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ فقیر جو کچھ کہتا ہے راہِ حساب سے کہتا ہے نہ کہ حسد کے باعث۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ سَكَّتْ عَنِ الْكَلِمَةِ الْحَقِّ فَهُوَ الشَّيْطَانُ أَخْرَسُ﴾

ترجمہ: جو حق بات کہنے سے خاموش رہا وہ گونگا شیطان ہے۔

غفلت کی روئی اپنے دل کے کانوں سے باہر نکال اور اپنی موت کو یاد کر۔ موت تیرے وجود کے اندر ہے اور تیرا وجود موت کا غار ہے۔ اور یہ مراتب یاد رکھ جس کے متعلق اللہ نے فرمایا:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (آل عمران - 185)

ترجمہ: ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

ابیات:

نفس را گردن بزن بہر از خدا
تا شوی دائم بحاضر مصطفیٰ

ترجمہ: خدا کی خاطر اپنے نفس کی گردن مار دے تاکہ تو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی
حضور میں رہ سکے۔

این مراتب عارفان اولیا
ہر کہ این راہے نداند سر ہوا

ترجمہ: یہ مراتب عارفین اولیا کے ہیں اور جو اس راہ سے آگاہ نہیں وہ خواہشاتِ نفس کا شکار ہے۔

نیز شرح دعوت

دعوت پڑھنا اس طالب کے لیے مناسب ہے جو دعوت کا عامل اور دعوت میں کامل ہو اور اسے دو
لمحوں میں ختم و مکمل کر دے۔ جو دعوت پڑھنا جانتا ہے اور تصور و تصرف اسمِ اعظم اور اسمِ اللہ ذات
سے با ترتیب دعوت پڑھتا ہے وہ اس وقت سے لے کر تا قیامت ہر شے سے لایحجان ہو جاتا ہے۔

وہ اور اس کی اولاد ہر دکھ سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ ایسے عامل، کامل، مکمل اور اکمل صاحبِ دعوت اس دنیا میں بہت کم ہیں۔ بیت:

دم ازل دم ابد دم دنیا تمام
ہر کہ این یک دم نداند آن مرد خام

ترجمہ: ازل، ابد اور دنیا کا وقت سب ایک لمحہ میں ہے اور جو اس ایک لمحہ کو نہیں جانتا وہ خام ہے۔
مرشد کامل اہل دعوت، دعوت شروع کرتے ہی صادق طالب اور مرید لایرید کو اللہ کے فیض و فضل اور دعوت کی فضیلت کے وسیلہ سے چار منصب عطا کرتا ہے اول تصور اسم اللہ ذات، دوم اسم اعظم کے تبرکات پر تصرف، سوم کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کی توجہ اور چہارم قرآن کی آیات کا نسخ۔ طالب مولیٰ جب ان چاروں مناصب کے مجموعہ کے حصول کے بعد دعوت پڑھتا ہے تو ظاہر و باطن کے تمام غیبی و لاریبی خزان الہی اس سے مخفی و پوشیدہ نہیں رہتے۔ جو مرشد چار روز میں یہ چار منصب طالب کو عطا نہیں کرتا تو وہ طالبِ احمق ہے جو ناقص مرشد کے کہنے پر دعوت پڑھتا ہے۔ اہل بدعت، بدخصلت، طالبِ غلیظ دنیا اور بداندیش دعوت پڑھنے کے لائق نہیں۔ دعوت درویش، غنی، فقیر، عارف اور اہل معرفت کو نصیب ہوتی ہے جنہیں اللہ کا قرب نصیب ہو اور وہ عیسیٰ کی صفات کے حامل ہوں۔ ایسا درویش جب دعوت پڑھتا ہے تو قُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ (اٹھ اللہ کے حکم سے) کہتے ہی روح قبر سے باہر نکل کر حاضر ہو جاتی ہے۔ دعوت پڑھنے کے دوران حضوری کے نور کے سبب فرشتے دعوت پڑھنے والے سے دور رہتے ہیں کیونکہ وہ دعوت سے ناواقف اور محروم ہیں۔ آیات:

حق پسندان را نباشد ہیج باک
بعد مردن زندہ گردند زیر خاک

ترجمہ: حق پسندوں کو کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہوتا وہ تو مرنے کے بعد بھی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

عارفان بانظر بیند در قبر

این مراتب عیسیٰ و ثانیِ خضر

ترجمہ: عارفین اپنی قبر میں ہی نگاہ سے دیدار کرتے ہیں۔ یہ مراتب عیسیٰ اور خضر کی صفات کے حامل عارف کے ہیں۔

ہم سخن باہم جلیس و اولیا

غرق فی التوحید قرب و با خدا

ترجمہ: وہ اولیا کی ارواح سے ہم کلام اور ان کے ہم مجلس ہوتے ہیں کیونکہ توحید میں غرق ہو کر انہیں اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

باتصور قتل کن تو نفس را

تا شوی واصل خدا لائق خدا

ترجمہ: تو تصور اسم اللہ ذات سے اپنے نفس کو قتل کرتا کہ تو خدا سے واصل ہونے کے قابل ہو سکے۔

دعوت پڑھنے کے دوران توفیق الہی ایک صورت اختیار کرتی ہے اور دعوت پڑھنے والے کی رفیق ہوتی ہے اور قدرتِ خدا اور نور کے دیدار کی کشش سے صاحبِ دعوت کو اللہ کی حضوری میں لے جا کر منظور کراتی ہے۔ ایسی دعوت قربِ ربانی اور انبیا و اولیا اللہ کی ارواح کی طاقت کہلاتی ہے۔ معرفت، علم ہدایت، ہر عمل، قربِ الہی اور جمعیت کی بنیاد شوق ہے جو اللہ کی راہ میں راہبر ہے اور معبود کے قرب کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ جس طالب میں یہ شوق پیدا ہو جاتا ہے تو دونوں جہان کا راستہ بھی اس کی نظر میں آدھے قدم سے بھی زیادہ نہیں رہتا۔ روشن ضمیر فقیر نفس پر امیر ہوتا ہے۔ بیت:

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ

نگنجد در مقام بی مع اللہ

ترجمہ: فرشتہ اگر چہ اللہ کی بارگاہ کے قرب کا حامل ہے لیکن وہ مقام لِي مَعَ اللّٰهِ تک نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ فرشتوں کو آسمان و زمین کے طبقات و مقامات کے منصب و مراتب کی قوت اور توفیق حاصل ہوتی ہے جو کہ ضروریات اور خواہشات سے متعلق ہے جبکہ انسان کے مراتب معرفتِ توحید اور قربِ الہی کے ہیں جہاں وہ فنا فی اللہ ہو کر حضوری میں پہنچ جاتے ہیں۔ ایات:

دعوتے در دم کشد عالم تمام
با تو گویم یاد گیر اے نیک نام

ترجمہ: اے نیک نام! جو میں تجھ سے کہتا ہوں یاد رکھ۔ دعوت اس قدر طاقتور ہے کہ ایک لمحہ میں تمام عالم کو اپنی طرف متوجہ کر سکتی ہے۔

این دے یکدم بود قرب از الہ
یک دے دو راہ دارد دو گواہ

ترجمہ: اس ایک لمحہ میں دعوت پڑھنے والے کو اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور اس ایک لمحہ کے دو راستے ہیں جسکے دو گواہ ہیں۔

دم ازل دم ابد دم دنیا ہوا
با یک دم یکتا شود مرد خدا

ترجمہ: لمحہ ازل، لمحہ ابد، لمحہ دنیا سب اسی لمحے میں ہیں اور اسی ایک لمحہ میں مردِ خدا (اللہ سے وصال پا کر) یکتا ہو جاتا ہے۔

دم کہ از دم یافتہ دم معرفت
مردہ را زندہ کند عیسیٰ صفت

۱۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث مبارکہ ہے لِي مَعَ اللّٰهِ وَقَدْ لَا يَسْعَىٰ فِيهِ مَلَكٌ مُّقْرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ ترجمہ: میرا اللہ کے ساتھ قرب کا ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے جہاں تک کسی فرشتے اور نبی و رسول کی بھی رسائی نہیں۔

ترجمہ: وہ سانس جو اس ایک لمحہ میں عارف لیتا ہے وہ دمِ معرفت ہے جس سے حضرت عیسیٰ کی مثل مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت عطا ہوتی ہے۔

دعوتے با دم بخواند بر قبور

اہل دعوت با روحانی شد حضور

ترجمہ: جو دعوت اولیا کی قبور پر اس دم (سانس) کے ساتھ پڑھی جاتی ہے وہ اہل دعوت کو ارواح کو حضوری میں لے جاتی ہے۔

دعوت کو وجود کے چار عناصر مٹی، ہوا، پانی اور آگ سے تحقیق کیا جاسکتا ہے۔ دعوت پڑھنے والا ان چاروں عناصر کو تصور اور توفیق الہی سے ایک نظر میں فنا کرتا ہے اور ایسی دعوت پڑھنے کے دوران دعوت پڑھنے والا ان چاروں عناصر کے فتنہ و فساد کو ختم کر دیتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہتا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ أَقْتُلُوا الْمُؤَذِّيَاتِ قَبْلَ الْإِيذَاءِ

ترجمہ: مؤذیات کو ایذا پہنچانے سے قبل ہی قتل کر دو۔

دعوت ایک دم کو وہی پڑھتے ہیں جو اس ایک دم کے حامل ہوتے ہیں جیسا کہ خاقانیؒ مرحوم نے کہا۔ بیت:

پس از سی سال این معنی محقق شد بہ خاقانیؒ

کہ یکدم با خدا بودم بہ از ملک سلیمانیؒ

ترجمہ: پس تیس سال بعد خاقانیؒ پر یہ راز افشا ہوا کہ اللہ کے ساتھ ایک دم گزارنا سلیمانؑ کی بادشاہی سے بہتر ہے۔

مرتبہ ایک دم 'فنائی الشیخ' کا مرتبہ ہے اور دائمی حضوری 'فنائی الرسول' کا مرتبہ ہے جس میں دم کی بھی خبر نہیں رہتی اور مرتبہ نور فی النور 'فنائی اللہ' کا مرتبہ ہے جس میں نہ دم کی خبر ہوتی ہے نہ حضوری کی بلکہ یہ عین ذات کا مرتبہ ہے یہ فنائی نور تو حید کے مراتب ہیں۔ ابیات:

بہ بحر غرق فی اللہ شو کہ باخود خود نمیدانی
 دے نامحرم است آنجا کہ باشد راز ربانی
 ترجمہ: وحدت کے سمندر میں ایسے غرق ہو جا کہ تجھے خود کی بھی خبر نہ رہے۔ جہاں رازِ ربانی ہوں
 وہاں دم بھی نامحرم ہوتا ہے۔

نہ آنجا دم نہ دل نہ جسد جان است
 کہ عین از عین باشد لامکانست
 ترجمہ: وہاں نہ سانس ہیں نہ دل، نہ جسم و جان۔ کیونکہ وہ عین ذات کا مرتبہ ہے جو لامکان ہے۔
 کسے از خود فنا شد آن چہ بیند
 بہ بیند حق کہ باحق حق نشیند
 ترجمہ: جو خود سے فنا ہو جاتا ہے وہ کیا دیکھتا ہے؟ (حق میں فنا ہو کر) وہ حق دیکھتا ہے کیونکہ حق ہی
 حق کا ہم نشین ہوتا ہے۔

سہ حق را حق گوئی حق کدام است
 بنام حق ز حق باحق تمام است
 ترجمہ: تو تین خداؤں کو حق کہتا ہے تو اصل حق کیا ہے؟ اللہ کو پانے اور باقی دو سے نجات پانے
 کے لیے اللہ کو اس کے نام یعنی اسم اللہ ذات سے پکار تب صرف حق ہی (تیرے وجود میں) باقی
 رہ جائے گا (اور باقی دو خداؤں سے جان چھوٹ جائے گی)۔
 فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةً﴾ (النساء-171)

ترجمہ: اور تین (خداؤں) کو نہ پکارو۔

جو تین خداؤں کو پکارتے ہیں وہ باطل ہیں اور جو انما اللہ الہ و احد (ترجمہ: بے شک اللہ ہی واحد

معبود ہے) کی نافرمانی کرتے ہوئے حق کو ترک کر دیتے ہیں وہ مومن و مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں وہ تو جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾ (الاعراف-179)

ترجمہ: اور وہ جانوروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی گمراہ۔

﴿أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ﴾ (الفرقان-43)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشاتِ نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔

جو کوئی فنا فی الشیخ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ مرتبہ فنا فی الشیطان پر ہے اور جو مرتبہ محبوب فنا فی الرسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ مرتبہ مردود پر ہے اور جو فنا فی اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ مرتبہ نفس و ہوا پر ہے۔ مرتبہ فنا فی الشیخ طالب کو جملہ شر جو کہ معصیتِ شیطان^۱ ہے سے آزاد کر دیتا ہے اور جملہ فتنہ جو کہ فضیحتِ نفس^۲ ہے سے نجات دلا دیتا ہے اور جملہ حوادث جو کہ فساد کا سبب اور خطراتِ دنیا ہیں اور اس تک عرش سے تحت الثریٰ تک پہنچتے ہیں اور جملہ باطل سے نجات دلا دیتا ہے اور حق کا دیدار کراتا ہے۔ یہ ہیں مراتبِ فنا فی الشیخ۔ اور جو فنا فی الرسول کے مرتبہ پر پہنچتا ہے وہ ظاہر و باطن میں ایک لمحہ کے لیے بھی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا نہیں ہوتا اور جو فنا فی اللہ کے مراتب پر پہنچتا ہے اس کے سب امور اللہ کی رضا کے مطابق ہوتے ہیں یعنی اس کا نفس فنا، قلب حیات اور روح بقا پا جاتی ہے اور وہ ہمیشہ مشاہدہ نورِ ذات، حضوری اور دیدار میں مشغول رہتا ہے۔ جو ان تینوں مراتب سے آگاہ نہیں اور دعوت پڑھتا ہے تو وہ احمق اور خود پسند ہے۔ بعض مرشد ایسے ہوتے ہیں جو خود دور ہوتے ہیں اور اپنے طالبوں کو توجہ سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں پہنچاتے ہیں۔ بعض مرشد ایسے ہوتے ہیں جو خود تو دائمی حضوری میں رہتے ہیں لیکن طالبوں کو حضوری میں پہنچا کر بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منظور نہیں کرا سکتے۔ اور

۱۔ شیطان کے گناہ ۲۔ نفس کی بدنامی اور رسوائی

بعض مرشد ایسے ہیں کہ ان کے طالب حضوری میں ہوتے ہیں لیکن مخلوق کی نظر سے پوشیدہ اور دور ہوتے ہیں۔ جو باطن کے ان تینوں مراتب سے آگاہ نہیں اور پھر بھی دعوت پڑھتا ہے تو وہ احمق ہے۔ جس وقت دعوت پڑھنے والا کلامِ ربانی سے ورد کرنا شروع کرتا ہے تو وہ اللہ سے ہم کلام ہو کر سوال و جواب کرتا ہے۔ جو دعوت پڑھنے کے دوران ان احوال سے نہیں گزرتا دعوت اسے خوار کر دیتی ہے۔

شرح دعوتِ عظیم

دعوتِ عظیم یہ ہے کہ ان چاروں مراتب کے مجموعہ سے دعوت پڑھی جائے یعنی اول قرآن کی تلاوت، دوم انبیا اور اولیا جو درویش، غوث، قطب اور شہید کی مثل ہیں، کی قبر پر جا کر جو تیغ برہنہ کی طرح ہے، سوم قرب حق اور چہارم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کی قوت سے۔ ایسی دعوت غضب و قہر سے بھی سخت تر ہے یا اسمِ اعظم کی مثل ہے جو قبر پڑھا جاتا ہے۔ جو ایسی دعوت پڑھتا ہے تو دعوت پڑھتے ہی چودہ طبقات، مدینہ، کعبہ اور عرشِ اکبر ماہ سے ماہی تک جنبش میں آ جاتے ہیں اور تمام انبیا، اصفیا، مرسلین کی ارواح اور تمام زندہ و فوت شدگان اولیا اللہ فقیر ولی اللہ، درویش، عارف باللہ، قطب، ابدال اور اوتاد کی ارواح اور اٹھارہ ہزار عالم کی کل مخلوقات لرز کر حیرت میں آ جاتی ہیں اور فرشتے اس سے عبرت حاصل کرتے ہیں اور تمام مخلوقات اللہ کی بارگاہ میں دعوت کی قبولیت کے لیے دست بستہ دعا کرنے کے لیے کھڑی ہو جاتی ہیں جب تک کہ ایسی دعوت پڑھنے والے کا کام اپنے انجام کو نہ پہنچ جائے۔ اور تمام انبیا، اصفیا، رسول، اصحاب، مجتہد، علما باللہ، اولیا اللہ، مومن و مسلمان کی ارواح دعوت پڑھنے والے کی قید میں آ جاتی ہیں اور ہرگز خلاصی نہیں پاتیں۔ ایسی دعوت سے کوئی بھی دعوت سخت اور غالب تر نہیں ہے اور نہ ہی کوئی قبور کی ارواح کی طاقت پر غالب آ سکتا ہے۔ ایسی دعوت پڑھنے سے لوہے جیسا سخت پہاڑ بھی موم بن جاتا ہے۔ اور اگر یہ دعوت پتھر اور لوہے کے بنے قلعے کے سامنے پڑھی جائے جس کے کنگرے ہوا

میں اس قدر بلند ہوں کہ پرندوں کے اڑ کر پہنچنے کے سوا کوئی وہاں نہ پہنچ سکے لیکن ایسی دعوت پڑھنے سے اہل قلعہ کے دل دعوت پڑھنے والے کی قید، حکم اور تصرف میں آجائیں یا پھر یہ کہ اہل قلعہ ناگہانی موت کا شکار ہو جائیں اور اہل قلعہ میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہ رہے۔ یا یہ دعوت پڑھنے سے اہل قلعہ کو موکلات قلعہ سے اٹھا کر دور پھینک دیں اس وقت قلعہ کو فتح کرنا آسان کام ہے۔ جو اس دعوت کو اس کی عظمت کے ساتھ پڑھے تو مشرق تا مغرب تمام براعظموں کے ہر ملک و ولایت کو ایک ہفتہ میں قبضہ و تصرف میں لے آنا کچھ دشوار نہیں۔ اس دعوت کو پڑھنے کے قابل وہ عامل و کامل ہوتا ہے جس کا پیٹ اگر چہ بھرا ہو اور اسے جلالی و جمالی جانوروں کے کھانے پر کوئی پابندی نہ ہو کیونکہ اس کا وجود تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے نفس کو مار کر پختہ و پاک ہو چکا ہوتا ہے اور اسے ارواح، فرشتوں، جنوں اور موکلات کا کیا خوف کیونکہ وہ تو تصور اسم اللہ ذات میں مکمل غرق ہو کر حضوری میں پہنچ چکا ہوتا ہے اور علم دعوت سے قبور کی ارواح پر تصرف رکھتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿ إِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْأُمُورِ فَاسْتَعِينُوا مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ ﴾

ترجمہ: جب تم اپنے امور میں پریشان ہو جایا کرو تو اہل قبور کی ارواح سے مدد مانگ لیا کرو۔
 مرشد عارف کامل اور اہل دعوت عامل وہ ہے جو ان تین قسم کے لوگوں کو طالب مرید کرے اور ان کے تمام مقصود تک پہنچا دے۔ اول علما باللہ جن کی جمعیت مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری حاصل کرنے میں ہے۔ دوم دنیاوی بادشاہ جس کی جمعیت مشرق سے مغرب تک کی ہر چھوٹی بڑی سلطنت کو اپنے تصرف و قید میں لے آنے اور لوگوں کو اپنے حکم کے تابع کر لینے میں ہے۔ سوم وہ شیخ جو باطن اور معرفت سے بے خبر ہے۔ مرشد اسے فنا فی اللہ کر کے توحید میں غرق کرتا ہے اور رسوم و تقلید سے باہر نکالتا ہے۔ البتہ یہ یقین ہے کہ نفس پرست تو سب ہی ہیں لیکن اللہ پرست کم ہیں۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے میں تجھے لمحہ بھر میں اللہ کے اسرار کی معرفت تک پہنچا دوں گا اور اگر تو نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔

دعوت پڑھنے کے چار طریق ہیں اول طریق تصور اسم اللہ ذات سے اللہ کا قرب اور معرفت توحید حاصل کرنے کے لیے دعوت پڑھنا۔ دوسرا طریق اسم اللہ ذات کی روحانی قوت کے تصرف سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں داخل ہونے کے لیے دعوت پڑھنا۔ دعوت پڑھنے کا تیسرا طریق مؤکلات، فرشتوں اور جنوں کو اپنی قید میں لے آنا اور انہیں اپنی نگاہ میں رکھنا۔ دعوت پڑھنے کا چوتھا طریق تمام دنیا کو اپنے تصرف میں لے آنا۔ دعوت تیغ برہنہ کی مثل ہتھیار ہے۔ جو کوئی ان چاروں طریق سے دعوت پڑھتا ہے وہ عارف باللہ ہے۔ اللہ ہی اس کے لیے کافی اور اس کا کفیل ہے۔ متوکل کو کسی چابی یا مؤکل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی یہ کہے کہ اس زمانہ میں کامل فقیر ولی اللہ اہل دعوت کوئی نہیں اس لیے علم فقہ و مسائل اور قرآن کو وسیلہ بنایا جائے تو یہ صرف حیلہ شیطان ہے۔ نفس امارہ اور اہل ہوس کا فتنہ مرشد کے وسیلہ، معرفت توحید اور قرب الہی سے روکتے ہیں۔ مرشد مخلوق کو پسند نہیں کرتا وہ خالق کو پسند کرتا ہے۔ بیت:

ہر کہ باشد پسند خالق پاک

ور نہ باشد پسند خلق چہ باک

ترجمہ: جو اللہ کو پسند آجائے وہ پاک ہے۔ اگر وہ مخلوق کو پسند نہ بھی آئے تو کیا ڈر۔

علماء پر فرض عین ہے کہ مرشد ولی اللہ سے دست بیعت ہو کر ذکر کی تلقین حاصل کریں۔ فرمان

حق تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ﴾ (المائدہ- 35)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ذِكْرُ اللَّهِ فَرَضٌ مِّنْ قَبْلِ كُلِّ فَرَضٍ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ﴾

ترجمہ: ہر فرض سے پہلے ذکر اللہ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ فرض ہے۔

سن! جس طرح خواب کی تعبیر ہوتی ہے، علم کی تفسیر ہوتی ہے اور کیمیا کسیر کی غنایت ہوتی

ہے اور تمام عالم کو قید اور تصرف میں لے آنا علم دعوت تکسیر سے ممکن ہے اس طرح ذکر کی تاثیر ہوتی ہے۔ مرشد عارف کامل روشن ضمیر ہونے کی بدولت اللہ کے قرب سے آگاہ ہوتا ہے اور اسم اللہ ذات کی حضوری سے ہر شے عیاں دیکھنے والا ہوتا ہے اور اسم اللہ ذات کے تصور سے تو جو بھی مشاہدہ کرتا ہے وہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ کی معرفت اور خاص وصال سے متعلق ہے۔ اور جو کچھ اسم اللہ ذات کے تصور و تصرف کے بغیر مراقبہ یا نیند میں دکھائی دے وہ محض خیال ہے اور مراتب زوال کی دلالت کرتا ہے کیونکہ وہ لاسوی اللہ ہے۔ یہ سب مراتب فرحت بخش اور دلپذیر ہیں اور فنا فی اللہ فقیر جو نفس پر حکمران ہو اور اسم اللہ ذات جو لازوال ہے سے حاصل ہوتے ہیں۔ اپنے ضمیر کی لوح سے تمام غلاظت نکال دے اور مراتب نعم البدل سے باخبر رہے کیونکہ اس راہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل نعم البدل ہے جو وصال کی طرف لے جاتے ہیں۔ مراتب نعم البدل کی مکمل شرح مرشد کامل بیان کرتا ہے۔ ہر مشکل کو کھولنے والا با تحقیق طریق توفیق الہی ہے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ﴾ (سود-88)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ سے ہی ہے۔

توفیق اللہ کا فیض و فضل اور عطا ہے جو وہ تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے کل و جز مراتب اور علم و حکمت کے راز بغیر کسی ریاضت کے عطا کرتا ہے۔ ناسوت سے لاهوت لامکان میں پہنچنے تک ستر کروڑ تیس لاکھ دکھائی و سنائی نہ دینے والے حجابات ہیں جو راہزن ہیں۔ مرشد وہ ہے جو ایک دم اور ایک قدم میں ان تمام حجابات باطنی کو دور کر کے تمام مقامات طے کر دیتا ہے اور لاهوت لامکان میں پہنچا دیتا ہے۔ اور اس کے بعد تصور اسم اللہ ذات سے تمام تصرف عطا کر دیتا ہے جس سے طالب اللہ کے حکم سے کونین پر امیر مالک الملکی فقیر بن جاتا ہے۔ مالک الملک لازوال مرتبہ ہے جو اللہ کے فضل سے قرب، معرفت اور وصال حاصل کر کے عطا ہوتا ہے۔ جو نفس کی قیدی اور استدراج کا شکار ہیں اور معرفت و معراج سے بے خبر ہیں وہ فقیر نہیں ہیں۔ ابیات:

فتح دعوت در تصور با خدا

این چنین دعوت عمل در اولیا

ترجمہ: دعوت کے فیوض و برکات تصور اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتے ہیں اور ایسی دعوت اولیا پڑھتے ہیں۔

با تصور سر بسر جان نور شد

بشروع دعوت جسد او مغفور شد

ترجمہ: تصور اسم اللہ ذات سے جسم و جان نور ہو جاتے ہیں اور دعوت شروع کرتے ہی وجود مغفور ہو جاتا ہے۔

تصور اسم اللہ ذات سے اس دعوت کے پڑھنے سے زبان، نظر، آنکھیں، سماعت، کان، ہاتھ پاؤں، نفس مطمئنہ، قلب اور قالب نور بن جاتے ہیں اور رحمتِ رحمن سے روح اور ہفت اندام نور بن جاتے ہیں۔ اس دعوت کے پڑھنے کے قابل وہی طالب ہے جو شہسوار اور عامل ہو اور اولیا کی قبر پر عمل کر سکتا ہو۔

وجود کے ہفت اندام کے نور ہونے کی شرح

نفس دائمی ذکر اور فکر کے ساتھ فنا ہوتا ہے اور چوبیس بار مشقِ مرقوم وجودیہ کرنے سے حضورِ حق حاصل ہوتا ہے جس کے ساتھ تصور، توجہ، تفکر کی مشق سے مشاہدہ اور قربِ حق حاصل ہوتا ہے جو وجود کو نور میں بدل کر حضوری عطا کرتا ہے اور مراتبِ معشوق پر پہنچا دیتا ہے۔ یہ آیت مشقِ مرقوم وجودیہ کے ذریعے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محبوب بننے کے متعلق آئی ہے فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدْوَةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ
وَلَا تَعْدُ عَيْنِكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۗ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنِ

ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرْطًا (الکہف-28)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ خود کو ان لوگوں کی صحبت میں مشغول رکھیں جو صبح شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اور اس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں۔ آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹیں۔ کیا آپ دنیاوی زندگی کی آرائش چاہتے ہیں۔ اور آپ اس شخص کی اطاعت نہ کریں جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔

جو خود کو یقیناً توفیقِ الہی سے حضورِ حق میں پہنچا کر اللہ سے جواب باصواب پاتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں رہتا ہے اسے کیا ضرورت کہ اسمِ بدوح سے دعوت پڑھے۔ جو خود کو توجہ کی طاقت سے حضوری میں لے جاتا ہے اسے کیا ضرورت کہ خط کھینچے اور دائرہ و مثلث کے وسیع نقش بنائے اور ان بیس در بیس نقشوں کو پڑ کرے۔ یہ سب کام اللہ کے قرب، حضوری اور معرفتِ توحید سے دور ہیں۔ بیت:

ورد را بگذار وحدت را طلب

و ز وحدت عارف شوی باقرب رب

ترجمہ: وظائف کو چھوڑ اور وحدت کی طلب کر۔ وحدت سے تو عارف بن کر اللہ کا قرب پالے گا۔ سر اور دماغ پر تصور سے بیس بار مشقِ مرقوم وجود یہ کرنے سے نفس کے خلاف چلنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے اور چار بار مقامِ ناف پر مشق کرنے سے نفس کے محاسبہ اور انصاف کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اسمِ اللہ ذات کی چار منازل اللہ، لله، هو اور اسمِ محمد رسول اللہ سب کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ میں شامل اور اس سے متعلق ہیں۔ اسمِ مُحَمَّد، اسمِ فقر اور اسمِ اعظم بھی اسمِ اللہ ذات ہیں یہ سب حضوری اور تیس حروفِ تہجی کا مکمل علم عطا کرتے ہیں جو سب سے پہلے حضوری کا علم جانتا اور اسے (اسمِ اللہ ذات سے) حاصل کرتا ہے اس کا دعوت پڑھنے کے عمل کی تاثیر روزِ قیامت تک کم نہیں ہوتی۔ ابیات:

دم روان دل زندہ روح دعوت بخوان

لافتی خواندن بود عارف عیان

ترجمہ: دعوت پڑھنے کے قابل وہی عارف عیاں ہوتا ہے جسکا سانس جاری، دل زندہ اور روح باصفا ہوتی ہے۔

مرد مرشد گنج بخشید بے نیاز

مرشدے نامرد را با زر آواز

ترجمہ: مرد (کامل واکمل) مرشد ہر شے سے بے نیاز ہوتا ہے اور خزانے بخشتا ہے جبکہ نامرد مرشد دولت کے متعلق ہی باتیں کرتا رہتا ہے۔

تصور اسم اللہ ذات سے پڑھی جانے والی دعوت کی برکت سے طالب کا وجود ریاضت سے نجات حاصل کر لیتا ہے اس کے وجود میں اللہ کی محبت آ جاتی ہے جو اس کے قلب کو لطیف بنا دیتی ہے اور اس کا کھانا مجاہدہ اور نیند مشاہدہ بن جاتی ہے اور باطن میں وہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں ہوتا ہے ان مراتب کے حصول پر اسے مبارکباد۔ وہ مستی میں بھی ہوشیار اور نیند میں بھی بیدار ہوتا ہے۔ وہ اللہ کی حضوری میں فنا اور شعوری طور پر اللہ سے ہم کلام ہوتا ہے۔ یہ باطن معمور طالب کے مراتب ہیں۔ جب دعوت کا ملیت کے ان مراتب پر پہنچتی ہے تو انبیاء، اولیاء، غوث، قطب، ابدال، اوتاد کی ارواح اور مؤکلات کے لشکر طالب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ہزاروں ہزار بلکہ بے شمار لوگ اس کے متعلق جانتے ہیں اور اسے باعیاں دیکھتے ہیں اور بہت سے ہیں جو اس کے متعلق نہیں جانتے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ كُلَّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ (الطارق-4)

ترجمہ: اور کوئی نفس ایسا نہیں جس پر ایک محافظ نہ ہو۔

اور اس کا خطاب یہ ہوتا ہے:

﴿لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا﴾ (النبأ-37)

ترجمہ: اور اس سے خطاب کرنے کا (مخلوق میں سے) کسی کو بھی یارا نہیں۔

اس مقام پر ہزاروں ہزار بے شمار تجلیاتِ انوار ہر عضو، رگ، گوشت، مغز، ہڈیوں اور ہر بال سے ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ ہمہ اوست در مغز و پوست^۱ کے مراتب ہیں۔ اسی طرح تجلیِ غیبی، تجلیِ قلبی، تجلیِ روحی اور تجلیِ ستری تصور اسمِ اللہ ذات سے وجود میں پیدا ہوتی ہیں۔ اور تجلیِ نورِ ایمان جو کہ غیر مخلوق ہے آفتاب کی مثل (وجود میں) طلوع ہوتی ہے اور وجود میں جو ظلماتِ ناشائستہ، نفس، شیطان، دنیا اور ظاہری و باطنی حواسِ خمسہ کی غلاظت ہے اسے مکمل طور پر باہر نکال دیتی ہے اور اوصافِ ذمیرہ زوال پذیر ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی معرفت اور وصال کے مراتب ہیں۔ ان مراتب پر پہنچ کر طالب وجود پر لباسِ شریعت پہن لیتا ہے اور شریعت پر ہی عمل پیرا رہتا ہے اور باطن میں معرفت کا سمندر نوش کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❖ الْتَهَائِيَّةُ هُوَ الرَّجُوعُ إِلَى الْبِدَائِيَّةِ

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹنے کا نام ہے۔

یعنی اسمِ اللہ ذات کے تصور سے وجود میں نور آ جائے اور ظلماتِ نار کو باہر نکالا جائے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❖ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (البقرہ-257)

ترجمہ: اللہ مومنین کا دوست ہے جو انہیں ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔

یہ اللہ کی معرفت، قرب اور حضوری کے مراتب ہیں۔ بعض دعوت پڑھنے میں عامل و کامل ہوتے ہیں اور بعض محض عامل ہی ہوتے ہیں۔ اگر اہل دعوت عامل غضب کے باعث کسی ملک کو تباہ کرنے کے لیے بالترتیب سورۃ منزل پڑھے تو وہ ملک یا علاقہ قیامت تک ویران ہو جائے گا اور اگر لطف و کرم کے ساتھ اخلاص سے آباد کاری کی نیت سے دعوت پڑھے تو وہ ملک یا علاقہ رنج، ظلم، ظالم کے شر اور آفات سے قیامت تک آباد و سلامت رہے گا۔

۱۔ ہر شے کے ظاہر و باطن میں ایک اللہ کی ذات ہے۔

جاننا چاہیے کہ ازلی مومن جس کی روح فرحت یاب ہے اور اسے اللہ کا فیض و فضل حاصل ہے کے مراتب یہ ہیں کہ زندگی میں اس کا وجود نور ہوتا ہے اور مرنے کے بعد اس کی قبر کی مٹی میں اللہ کی ذات کے انوار کا شعلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کا وجود ظاہر و باطن میں مغفور ہوتا ہے اور اسے نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ کوئی غم۔ اے درویش! دانا اور آگاہ بن۔ خبیث نفس امارہ اور شیطان ملعون بعض علماء، فقرا، مومن اور مسلمان کی عبادت کو پیشہ بنا کر انہیں ثواب کے چکر میں الجھا دیتا ہے اور وہ ثواب کی بجائے اللہ کے غضب کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ نفس اور شیطان بندگی کو بھی پیشہ بنا دیتے ہیں اور اس بندگی میں منافقت اور ریا پیدا کر دیتے ہیں جو کہ بندے اور اللہ کے درمیان کثیف حجاب ہے۔ حق کے نزدیک یہ باطل ہے اور ناپسندیدگی کا باعث ہے۔ اے احمق و اہل ہوس! مرشد کی طلب کر اور سالک و عارف خدا ہو جا کیونکہ سالک حقیقی و قیوم ذات کی طرف جانے والے راستے کی رسوم سے بے خبر نہیں ہوتا۔ وہ اپنی منزل اور مقام سے باخبر ہوتا ہے۔ عارف باللہ نبی اللہ کی مثل صاحب نظر ہوتا ہے جو اللہ کی طرف باطنی طور پر سفر کر کے پہنچتا ہے اور وہاں پہنچ کر اللہ کی ذات میں فنایت کے سفر کو جاری کرتا ہے۔ وہ باطنی خضر ہوتا ہے جو اپنی نگاہ کی تاثیر سے طالب کو زندگی میں نفس و شیطان سے نجات دلاتا ہے اور مرنے کے بعد بھی ان کی ارواح کو قبر میں حضوری کے مراتب عطا کرتا ہے۔ ابیات:

خلق داند زیر خاکش در قبر

در قبر شد قرب اللہ سر بسر

ترجمہ: لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ قبر کی مٹی تلے مردہ ہیں لیکن قبر میں بھی انہیں اللہ کا قرب حاصل ہے۔

بے خلل خلوت قبر بارت جلیس

درمیان کس گنجد حق انیس

ترجمہ: قبر کی خلوت میں وہ بغیر کسی رکاوٹ کے اللہ کے ہم صحبت ہوتے ہیں کیونکہ اللہ اور اس کے دوست کے درمیان کسی کی گنجائش نہیں۔

نیست آنجا فرشتہ جز بذات

در ملمات یافتند دائم حیات

ترجمہ: وہاں ذات کے علاوہ فرشتہ نہیں جاسکتا وہ تو مرنے کے بعد دائمی حیات پالیتے ہیں۔

در قبر رفتن است وحدت حق بنور

در قبر حق یافت حق باحق حضور

ترجمہ: ان کے لیے قبر میں جانا نور وحدت حق سے ملنا ہوتا ہے۔ عارفین قبر میں حق کی حضوری پا کر

حق سے عین حق ہو جاتے ہیں۔

ہر پتھر قبلہ کی مثل لائق سجدہ نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر پتھر کسوٹی ہے اور نہ ہی ہر پتھر پارس ہے اور نہ

ہی ہر پتھر قیمتی لعل ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر انسان کا وجود اللہ کی معرفت اور وصال کے لائق نہیں اور نہ

ہی ہر سر بادشاہت کے قابل ہے اور نہ ہی ہر دل خزان الہی کا حامل بن کر وحدت کی گواہی دے سکتا

ہے۔ نہ ہر پہاڑ کوہ طور ہوتا ہے اور نہ ہر انسان موسیٰ کلیم اللہ کی مثل صاحب حضور ہوتا ہے نہ ہر پتھر

سنگ مرمر ہوتا ہے اور نہ ہر دل اللہ کی محبت کے قابل ہے۔ فقیر کا وجود کامل ہوتا ہے کیونکہ وہ فنا فی

اللہ ہوتا ہے اور اسم، مستحی اور حکمت اس کے وجود میں ظاہر ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ یہ تمام مطالب

فقیر کو حاصل ہوتے ہیں کیونکہ اللہ کے قرب کے باعث اس کا وجود فنا فی اللہ ہوتا ہے اور اس کا نفس

تزکیہ کے بعد فنا ہو چکا ہوتا ہے اور اس کے قلب کا تصفیہ اور روح کا تجلیہ ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ

دعوت عیاں پڑھتا ہے۔ تمام مخلوقات، جن و انسان، جانور اور پرندے، فرشتے اور اٹھارہ ہزار عالم

جن پر تصرف کرنے کی ہر کوئی کوشش کرتا ہے، فقیر کے تصرف میں ہوتے ہیں اور وہ ہر زندہ اور روح

سے ہم کلام ہوتا ہے۔ علم منطق و معانی پڑھنے سے اس پر اللہ کے سب پوشیدہ خزانے ظاہر ہو

جاتے ہیں اور عارف باللہ جو یہ دعوت دائمی دولت (قرب و دیدار) کے حصول کی خاطر پڑھتا ہے

وہ دنیا و آخرت میں ہر شے سے لایحتاج ہو جاتا ہے کیونکہ انتہا ابتدا تک پہنچاتی ہے اور انتہا ابتدا

تک۔ اور عارف باللہ ان دونوں مراتب کو ایک ہی سبق دعوت سے پڑھتا ہے۔ ابتدا نور الہی ہے

اور انتہا فانی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مراتب ہیں۔

بعض لوگوں کے احوال یہ ہیں کہ وہ ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت جانتے ہیں اور انہوں نے یہ علم مَوَکَلات یا فرشتوں اور جنوں سے سیکھا ہوتا ہے۔ یا وہ علمِ قال کے عامل و عالم ہوتے ہیں یا قسمت کے حال بتانے والے۔ اور یہ تمام مراتب انہوں نے علمِ دانش، عقل اور شعور سے حاصل کیے ہوتے ہیں اور ہر کام کی تحقیق علمِ نجوم سے کرتے ہیں اسی طرح وہ نیک و بد، سعد و نحس، دنوں، مہینوں اور سالوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ فقیر اہل حضور اور صاحبِ قرب وہ ہے جو بے نصیب کو اللہ سے اس کا نصیب دلا دے اور نحس دنوں کو سعد دنوں اور کم بخت کو نیک بخت میں تبدیل کر دے اور مردہ دل بے شعور طالب کو توجہ سے حضورِ حق میں پہنچا دے۔ ایسا فقیر صاحبِ قوت اور دیدار کرنے والا ہوتا ہے کہ وہ دائمی طور پر حضورِ حق میں رہتا ہے اور اپنی نظر لوحِ محفوظ پر بھی نہیں ڈالتا۔ ابیات:

ہر کرا باشد حضوری ہر دوام

ہم سخن شد با مع اللہ ہر کلام

ترجمہ: جسے دائمی حضوری حاصل ہو وہ ہر معاملے میں اللہ کے ساتھ ہم کلام رہتا ہے۔

نظر آزا بر نظر ناظر خدا

راہ ناظر این بود اہل از لقا

ترجمہ: اس کی نظر اللہ کی رضا پر ہوتی ہے کیونکہ وہ اللہ کو دیکھنے والا ہوتا ہے۔ دیدار کی یہ راہ اہل لقا سے حاصل ہوتی ہے۔

یہ مراتب فقیر کی ابتدا ہیں۔ ابیات:

کامل ہم عامل باطن نظر

لائق تلقین تعلیم و خضر

ترجمہ: میں کامل و عامل ہوں اور میری نظر باطن پر ہوتی ہے اور میں تعلیم و تلقین کرنے کے لائق

مرشد ہوں۔

این شرافت شرف امت مصطفیٰ

واقف اسرار گردد از الہ

ترجمہ: یہ شرف صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے فقرا کو حاصل ہے کہ وہ اللہ سے بلا واسطہ اس کے اسرار سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔

سب سے پہلے اس کتاب کا علم قاری کے وجود میں اثرات پیدا کرتا ہے اور اس میں تحریر کردہ علم ہر دوسرے علم رسوم پر غالب ہے اس کے بعد یہ علم علمِ حق و قیوم سے جمعیت بخشتا ہے۔ ہر مراتب شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوتے ہیں۔ بیت:

رفت ذکر رفت فکر و رفت مذکور و حضور

نور را از نور یابم غرق فی التوحید نور

ترجمہ: میں نے ذکر فکر کو بھی چھوڑ دیا اور مذکور کی حضوری کو بھی۔ نور توحید میں غرق ہو کر اس نور کے ساتھ نور ہو گیا ہوں۔

انتہا ابتدا کو تلاش کرتی ہے کیونکہ یہ مراتب ہدایت کے مطابق ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی (طہ - 47)﴾

ترجمہ: اور اس پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

ابیات:

ہر کہ از خود گشت فانی بانظر

درمیان مردمان باشد خضر

ترجمہ: جو خودی سے فنا حاصل کر لے وہ صاحب نظر بن جاتا ہے اور لوگوں کے درمیان مرشد کی مانند ہوتا ہے۔

غرق فی التوحید شو آخر چہ سود

چون حباب در آب شد وحدت بود

ترجمہ: تو توحید میں غرق ہو جا۔ اس کا کیا فائدہ ہے؟ جیسے بلبلہ پانی میں غرق ہو کر پانی بن جاتا ہے (ایسے ہی تو توحید میں غرق ہو کر عین توحید ہو جائے گا)۔

اگر طالب صادق اور جان فدا کرنے والا اور مستقل مزاج ہو اور طلبِ مولیٰ بھی رکھتا ہو تو مرشدِ کامل کے لیے اس کو اللہ کی معرفت عطا کر کے حضوری میں پہنچا دینا آسان کام ہے اور تب مشاہدہ اور دیدار پروردگار کے بغیر اس کا ایک سانس بھی باہر نہیں نکلتا اور وہ کامل انسان بن جاتا ہے اور یہی مراتبِ جمعیت کی طرف لے جاتا ہے۔ ایات:

ذکر فکر و بگذار در ہر مقام

دیدہ بادیار بکشاید تمام

ترجمہ: جس کی آنکھ مکمل طور پر دیدار میں مشغول رہتی ہے وہ ہر مقام پر ذکر اور فکر کو ترک کر دیتا ہے۔

دیدہ را بادیار تر بیدار تر

بانظر ہرگز نہ بیند سیم و زر

ترجمہ: اور جو آنکھیں دیدار میں مشغول رہتی ہیں اس کا باطن مزید بیدار ہو جاتا ہے اور وہ آنکھیں ہرگز مال و دولت کی طرف نہیں دیکھتیں۔

لذتے دیدار بہ دیدار دہ

روشنے دیدار در چشم بہ نہ

ترجمہ: اے اللہ! لذتِ دیدار عطا فرما کیونکہ آنکھوں کے لیے دیدار کی روشنی سے بہتر کچھ نہیں۔

دادہ دیدار مارا ہر دوام

دیدہ بادیار بیند ہر دوام

ترجمہ: ہمیں اللہ نے دائمی دیدار عطا فرمایا ہے اس لیے ہماری آنکھیں ہر لمحہ دیدار کرتی ہیں۔

بأھو جز بیدارے نداند ہیج راہ

دیدہ بادیدار شد وحدت الہ

ترجمہ: بأھو دیدار کے سوا کوئی راستہ نہیں جانتا۔ اس کی آنکھیں وحدت الہی کے دیدار میں مشغول رہتی ہیں۔

جاننا چاہیے کہ نفس دو علوم کے بغیر ہرگز مسلمان نہیں ہوتا اول ظاہری طور پر زبان سے کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کا اقرار کرنا اور دوم باطن میں قلب سے اس کی تصدیق کرنا۔ پس زبان سے کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کا اقرار کرنا سب ہی جانتے ہیں لیکن تصدیق کی تحقیق کس طریقے سے ہو سکتی ہے؟ اور وہ طریقہ کس توفیق سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ توفیق صدق اور اخلاص ہے۔ اگر کوئی تمام عمر ریاضت و تقویٰ میں گزارتا ہے یا تمام عمر مسائل فقہ کا علم پڑھتا ہے یا تمام عمر روزہ، نماز اور نوافل ادا کرنے میں گزارتا ہے یا رات دن تلاوت قرآن میں مشغول رہتا ہے اور ذکر، فکر اور مراقبہ کرتے کرتے جان لبوں تک آ جاتی ہے لیکن پھر بھی تصدیق بالقلب کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا سوائے دیدار سے مشرف ہونے کے۔ کیونکہ نفس کی ہر رگ میں کفر کے اکہتر ہزار شدید زنا رہیں اور یہ کافر نفس ان تمام زنا روں سے ہرگز آزاد نہیں ہو سکتا جب تک اللہ کے دیدار اور حضوری سے مشرف نہ ہو جائے۔ مومن مسلمان ہمیشہ مشرف دیدار رہتا ہے۔ بعض جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔ فقیر پہلے ہی روز علم تصدیق اور علم دیدار کا سبق پڑھتے ہیں۔ اللہ بس ماسوئی اللہ ہوس۔ یہی فقیر حقیقی مومن و مسلمان ہیں۔ بیت:

نہ آنجا نفس قلب و روح دانی

فنا فی الذات وحدت لامکانی

ترجمہ: کیا تو جانتا ہے کہ لامکان میں نفس، قلب اور روح نہیں ہیں۔ وہ ذات الہی میں فنا ہو کر عین وحدت ہو جاتے ہیں۔

علم دیدار سے واقفیت افسانہ دانی اور قصہ خوانی سے ممکن نہیں بلکہ عین ذات کے ساتھ

یگانگت اور آنکھوں سے اس کے عیاں دیدار میں ہے اور علم الہی سے مراد غیب جاننا اور عین دیکھنا ہے۔ بیت:

بے سرے ینم خدا را بی زبانه ہم سخن
معرفت توحید اینست ہم راز ہم آواز کن

ترجمہ: میں خدا کو بے سر ہو کر دیکھتا ہوں اور بغیر زبان کے اس سے ہم کلام ہوتا ہوں۔ معرفت توحید یہی ہے کہ اللہ کا ہم آواز اور ہم راز بنا جائے۔

علم دیدارِ تعلیم سے نہیں بلکہ تلقین اور توفیق سے حاصل ہوتا ہے۔ دیدار کے وقت طالب کو حق شناس ہونا چاہیے۔ منصف وہ ہوتا ہے جو حق کو اختیار کر لے اور بدعت جو کہ باطل ہے، کو چھوڑ دے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جاننا چاہیے کہ کامل مرشد اور ناقص مرشد کے مابین کس عمل، علم، حکمت، توفیق اور طریق تحقیق سے فرق کیا جاسکتا ہے۔ کامل مرشد معرفت توحید کا سمندر پیے ہوتا ہے اور ناقص مرشد تقلید کے باعث خود فروش ہوتا ہے۔ کامل مرشد ایک بار ہی حضوری و دیدار سے مشرف کر دیتا ہے اور اپنی توجہ سے دل کو زندہ کر دیتا ہے۔ وہ حضوری اور دیدار سے مشرف کرنے کی راہ کے علاوہ کوئی ذکر، فکر، مراقبہ اور ہاتھ سے تسبیح پھیرنا نہیں جانتا جبکہ ناقص مرشد ذکر، فکر اور مراقبہ میں مشغول کر کے طالب کو پاگل بنائے رکھتا ہے جیسے کسی خبیث شیطان نے قبضہ کیا ہو۔ ایسا ناقص مرشد شیطان کا ساتھی ہوتا ہے۔ کامل مرشد صادق طالب کو اللہ کا تصور عطا کرتا ہے۔ وہ تصور حضوری میں پہنچاتا ہے اور قرب و دیدارِ الہی اور معرفت توحید سے مشرف کرتا ہے۔ کامل مرشد صادق طالب کو تصور نور عطا کرتا ہے اور اس سے غرق دیدار کر کے فنا فی اللہ کی حضوری میں لے جاتا ہے۔ طالب پر فرض عین ہے کہ وہ ضرور دیدار پروردگار اور حضوری سے مشرف ہو۔ طالب مولیٰ کو قسم ہے کہ پہلے ہی دن مرشد سے معرفتِ الہی اور لاہوت لامکان میں قرب و دیدار کی طلب کرے اور مرشد کو بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہؓ کی قسم ہے کہ طالب مولیٰ کو توحیدِ الہی کی تلقین کرے اور انہیں حضرت نبی ربیعہ بصریؒ اور سلطان بایزید بسطامیؒ کے مراتب

عطا کرے اور طالب ولی اللہ کا خطاب پا کر ہمیشہ دنیا و آخرت میں قرب و دیدارِ الہی سے مشرف رہے اور اس کا وجود بقا حاصل کر لے۔ جو مرشد ان صفات کا حامل نہیں اور طالب باطن میں مرتبہ تحقیق تک پہنچانے کی قوت اور توفیق نہیں رکھتا وہ ناقص، بے مرؤت، بے شرم، بے قوت اور بے حیا ہے۔ وہ ناسوت کا رہنے والا نامکمل اور خواہشاتِ نفس کا شکار ہے۔ اس ناقص مرشد سے اللہ کی طلب کرنا اور تلقین حاصل کرنا حرام ہے۔ بیت:

نامرد مرشد مینماید ذکر راہ

مرد مرشد میرساند با الہ

ترجمہ: نامرد (ناقص) مرشد ذکر کا راستہ دکھاتا ہے جبکہ مرد مرشد اللہ کے قرب میں پہنچاتا ہے۔ اس کے علاوہ مرشد خزانِ الہی کو تقسیم کرنے والا ہوتا ہے جو ہر روز ایک کروڑ خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ جو مرشد روزی پر تصرف کے یہ مراتب نہیں رکھتا وہ ابھی تک ناقص ہے۔ جو مرشد ہمیشہ مشاہدہ اور دیدارِ الہی میں مشغول رہتا ہے اس کے تصرف میں اللہ کے بے حساب اور بے شمار خزانے ہوتے ہیں۔ انہیں اہل دنیا سے التجا کرنے اور کاذب طالب مرید کو تلقین کرنے کی کیا ضرورت؟ کامل مرشد سب سے پہلے صادق طالب کو مراتبِ غنایت عطا کرتا ہے اور اللہ کے خزانوں پر تصرف عطا کرتا ہے جس سے طالب بے جمعیت اور پریشان نہیں رہتا۔ صادق طالب اخلاص کے ساتھ ظاہر اور باطن میں مرشد کے ساتھ ایسے اتحاد کرتا ہے کہ یک وجود ہو کر جسم و جان میں یکتا ہو جاتا ہے۔ صادق طالب کو مرشد کی خدمت میں دن، مہینے اور سال شمار نہیں کرنے چاہیے بلکہ اسے مرشد کی رضا مندی حاصل کرنی چاہیے۔ جو طالب مرشد کی خدمت پر مغرور ہو جاتا ہے وہ روز بروز اللہ کی معرفت سے دور ہوتا جاتا ہے اور اللہ کی معرفت اور حضورِ حق سے محروم ہو جاتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ باطن دو طرح کا ہے۔ باطن کی ایک قسم یہ ہے کہ جس میں طالب کے وہم و خیال ایک صورت اختیار کر کے اس کے سامنے آ کر سوال و جواب کرتے ہیں اور احمق طالب یہ

سمجھتا ہے کہ اس کے باطن کو حضوری حاصل ہے اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہم کی وہ صورت راہزن ہے جو زوال کی طرف لے جاتی ہے۔ دوسری قسم باطن کی یہ ہے طالب اللہ کے قرب اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بذریعہ وہم سوال و جواب کرتا ہے اور وہ جو کچھ حاصل کرتا ہے اللہ کے قرب اور وصال سے حاصل کرتا ہے کیونکہ وہ ہر وقت حضور حق کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ یہ اس فقیر کے مراتب ہیں جس کا وجود نور ہوتا ہے اور وہ اللہ کے قرب اور حضوری سے سوال و جواب کرتا ہے۔ اسے مراقبہ میں آنکھیں بند کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ اہل راز میں سے ہوتا ہے اور اس کے پاس چشم عیاں ہوتی ہے۔ وہ ظاہر میں لوگوں سے ہم کلام ہوتا ہے اور باطن میں لاهوت لامکان میں موجود ہوتا ہے۔ اور اگر وہ مکمل طور پر نیند میں ہو تو اپنی آنکھوں کو عالم باطن میں بیدار کر کے نور ذات کے دیدار سے مشرف رہتا ہے۔ تصور، توفیق اور تصرف کی تحقیق سے فیض اور فضل الہی دونوں تک خود کو پہنچا دیتا ہے۔ تصور اسم اللہ ذات سے حضوری کے مراتب اور قبور کی ارواح سے ملاقات کی طاقت بھی اسی طرح ہے۔ یہ کامل و مکمل تصور کے مراتب ہیں۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ جاننا چاہیے کہ سوال کرنا اللہ کی معرفت اور وصال سے دور رکھتا ہے۔ اگرچہ سوال چھ سو سال کی ریاضت اور مجاہدہ کے بعد کیا جائے مگر یہ سوال اللہ کے قرب کی خاطر کیا جائے تو ٹھیک ہے۔

بیت:

مکن عاجزی بر در کس سوال

وصال تو بہتر بود از زر و مال

ترجمہ: کسی کے سامنے سوال کرنے کی خاطر عاجزی نہ دکھا۔ اللہ کے ساتھ تیرا وصال مال و دولت سے بہتر ہے۔

فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ (الضحیٰ - 10)

ترجمہ: اور سائل کو منع مت کرو۔

بعض کا سوال تحقیق کی غرض سے ہوتا ہے اور وہ ثواب ہے اور بعض کا سوال گناہ ہوتا ہے۔ سوال چار قسم کے ہیں۔ سوالِ نفس، سوالِ زبان، سوالِ روح، سوالِ سر۔ ان سوالات کی بدولت فقیر سب سے پہلے مرتبہ غنایت حاصل کرتا ہے اور پھر فقرِ اختیاری اپناتا ہے۔ جو فقیر اللہ کے خزانوں کو سخاوت سے ظاہر و باطن میں تقسیم کرنے کی توفیق نہیں رکھتا تو اس فقیر کے مراتبِ قربِ الہی سے تحقیق نہیں کیے جاسکتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَقْرِ الْمَكِيبِ ﴾

ترجمہ: میں فقرِ مکب سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

جو فقیر اللہ کے خزانوں کو تقسیم کرنے کی ظاہر و باطن میں توفیق رکھتا ہے وہ باجمعیۃ فقیر کے مرتبہ پر ہے اور اسے اس کے قربِ الہی کی بنا پر تحقیق کیا جاسکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿ الْفَقْرُ فَخْرِي وَالْفَقْرُ مِثِّي ﴾

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

ابیات:

ہر کہ از خود گم شود یابد خدا

نیست آنجا ذکر و فکر و مثل و جاہ

ترجمہ: جو خود کو فراموش کر دیتا ہے وہ اللہ کو پالیتا ہے جہاں اللہ ہو وہاں نہ ذکر اور فکر ہے اور نہ مثال و عزت۔

بے مثل را مثل بستہ کیشود

ہر کہ بندد مثل آن کافر شود

ترجمہ: اس بے مثل ذات کو کسی کی مثل کیسے کہا جاسکتا ہے اور جو اس ذات کی کسی سے مثال دیتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ كَرَّرْنَا بِكَ إِذَا نَسِيتَ﴾ (الکہف-24)

ترجمہ: اور اپنے رب کا ذکر (اس قدر محویت سے) کر کہ تو خود کو فراموش کر دے۔

مرشد طالبِ مولیٰ کو پہلے ہی روز تلقین سے چار مراتب عطا کرتا ہے اول حضوری سے پیغام لانے کا مرتبہ، دوم صاحبِ عیاض نظر عارف کا مرتبہ، سوم ظاہر و باطن میں خضر سے ملاقات کا مرتبہ، چہارم صاحبِ لفظ اولی الامر کا مرتبہ۔ جو مرشدانِ صفات کا حامل نہیں وہ فقر اور توحید کی معرفت سے بہت دور ہے۔ اور اس مرشد کے طالب بیل اور گدھے کی مانند ہیں۔ جو علمِ نعم البدل کو پہچانتا ہے تو وہ فیض و فضلِ الہی کے باعث ازلی فیاض کے مرتبہ پر ہے۔ عارف باللہ کو الہام یا معرفت اور قربِ الہی کی بدولت مکمل توحید حاصل ہوتی ہے۔ مراتبِ نعم البدل پانچ ہیں جو ایک دوسرے سے تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور جس کسی کے تصرف میں نعم البدل کے پانچوں مراتب ہوں وہ زوال، سلب اور رجعت سے پاک ہوتا ہے۔ وہ عارف جسے اللہ کا قرب و وصال حاصل ہو ان مراتب کو پہچان سکتا ہے۔ یہ مراتب نعم البدل ازل، نعم البدل ابد، نعم البدل عقبی، نعم البدل فنا، نعم البدل بقاء ہیں۔ جس عارف نے اپنے وجود کو ذاتِ حق تعالیٰ سے تبدیل کر لیا ہوتا ہے صرف اسی کا وجود طلسمات ہوتا ہے اور وہی طالب پر نعم البدل کے یہ پانچ خزانے کھول سکتا ہے اور صاحبِ نعم البدل عارف کے پاس ہی اس معما کا علم ہوتا ہے اور وہی اس کا حل جانتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ (العلق-5)

ترجمہ: انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

اور اس علمِ انسان کا عالم ہی اشرف اور کامل انسان ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً﴾ (البقرہ-30)

ترجمہ: بے شک میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

اور اس علم لدنی کو جاننے والے ہی اصل علما ہوتے ہیں جن کے متعلق اللہ فرماتا ہے:

﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ﴾ (البقرہ-3،2)

ترجمہ: اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

طالب مرد پہلے ہی روز اسمِ اللہ ذات کے ذریعے حضرت رابعہ بصریؒ اور سلطان بایزید بسطامیؒ کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ وہ اللہ کے قرب اور حضوری کی طلب رکھنے کے باعث سات تصور، سات تصرف، سات توجہ، سات تفکر، سات گنا آتش محبت، سات گنا گرمی نور حاصل کرتا ہے اور ستر جمعیت کے خزانے اور سات علم حاصل کرتا ہے اور ہر علم میں مزید ستر ہزار علم ہوتے ہیں۔ اسمِ اللہ ذات کا تصور اللہ کے نور میں غرق کر کے اہل قبور کی ارواح کی مجلس میں ملاقات کرواتا ہے۔ طالب کو مجاہدہ میں مشاہدہ حق، محنت میں محبت الہی اور ریاضت میں رازِ معبود اور ستر اسرار اور بے حجاب دیدار اجر کے طور پر عطا ہوتے ہیں جس کے بعد طالب کا قلب زندہ اور روح فرحت یاب ہوتی ہے اور نفس رسوا ہوتا ہے اور اللہ کے خزانے حاصل کر کے ہر دکھ اور رنج سے آزاد جاتا ہے۔ طالب ایک ہفتہ میں تمام مطالب تک ایک ہی بار میں پہنچ جاتا ہے یا آخری دن اسمِ اللہ ذات سے حضوری کے پانچ سبق پڑھتا ہے جس کی بدولت اس سے کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کا پہلا سبق ازل کی سیر اور اس کے نظاروں کا مشاہدہ کر کے اس کا احاطہ کر لینا ہے۔ اسمِ اللہ ذات سے حضوری کا دوسرا سبق ابد کی سیر اور اس کے نظاروں کا مشاہدہ ہے جس سے طالب خوف ورجا کے دو مقامات کے درمیان رہتا ہے اور اس کا نفس حرص، حسد، خود پسندی، تکبر اور خواہشاتِ نفس سے باز آ جاتا ہے۔ اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کا تیسرا سبق دنیا کی سیر اور اس کے نظاروں کا دیدار ہے جو بھی دنیا کے خزانے ہیں سب اس کے تصرف میں آ جاتے ہیں اور طالب مولیٰ کا دل مکمل طور پر دنیا سے سرد ہو

جاتا ہے۔ اسم اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کا چوتھا سبق عقبیٰ کی سیر اور جنت کی حورو
 قصور کا نظارہ دیکھنا ہے۔ اسم اللہ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کا پانچواں سبق یہ ہے کہ
 طالب وحدت کی سیر اور نظارہ کرتا ہے اور معرفت، ذوق، قرب الہی اور وحدت حاصل کرتا ہے اور
 ناسوت کے مراتب اور تقلید کو ترک کر دیتا ہے اس کے بعد کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ،
 قرآن کی آیات اور ننانوے اسمائے باری تعالیٰ یا تیس حروف سے حاصل ہونے والے حضور حق کی
 برکت سے طالب ہر ایک انبیا و اولیا کی ارواح اور تمام فرشتوں سے ملاقات کرتا ہے۔

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ ۝

تمت بالخیر

امیرالکونین

فارسی متن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ
وَآصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ۝

بعده میگوید مصنف تصنیف غالب الاولیاء عارف خداداد و ام بحضور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد دست بیعت کرده تعلیم تلقین محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دست گرفته مرید حضرت شاه محی الدین ولی اللہ قدس اللہ سرہ العزیز غلام قادری سروری خاکپائے۔ سروری قادری طیب القلوب با معالجه شفا بخشده چهره وجود را با مطلوب بنده باهو فنا فی هو ولد حضرت بازید عرف اعوان ساکن قلعه شور در زمانه محی الدین غلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باخلاص بالیقین اورنگ زیب بادشاه عبید اللہ برحق نگاه چند کلمات مفتاح المہمات و از گرداننده قفل کل کشائنده ہر مشکل۔ این کتاب را امیرالکونین نام نہاد و خوانندہ را حاکم اولی الامر فنا فی اللہ بی حجاب اللہ عنینہ بعین خطاب داده شد۔ تصنیف این کتاب تصوف از قرآن تفسیر است با تاثیر۔ از مطالعہ صاحب مطالعہ میشود روشن ضمیر و ظاہر تصرف گنج دنیا تمام عنایت و باطن تصرف گنج معرفت اللہ ہدایت۔ ہر کہ ازین کتاب نکتہ حاصل نکند و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشود و اصل ہلاکت احوال برگردن او وبال۔ قولہ تعالیٰ

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ط

ابیات

در یک تصرف ہر تصرف یافت گنج	باعطا مرشد در روز پنج
ہر ورق گنج است اکیر و کرم	ہر کہ خواند بالیقین آزا چه غم
از مطالعہ باخدا با مصطفیٰ	واقف اسرار گردد از الہ
ذکر را بگذار مذکورش مکن	غرق فی التوحید شو از راز گن

ہر کہ یابد کنہ کن عامل بود درحقیقت معرفت کامل شود
 این مراتب کاملان از حق عطا روز اول شد سبق علم از خدا
 این مراتب غرق است لایحتاج فقیر است۔ برکونین امیر است۔ کیمیا ایست کہ گنج صحبت درویشان است۔ ہر کہ
 خزان اللہ از صحبت درویشان نیافت خراب حال دوام پریشان است۔ اولی الامر فقیر است۔ اگر بادشاہ ظل اللہ تمام عمر
 تصرف کند در طلب فقیر اولیا اللہ رانیابد۔ و اگر فقیر اولیا اللہ میخواہد ملاقات بادشاہ از توجہ قرب الہ فقیر چنان جذب کند و
 بادشاہ را چنان با توجہ بکشد کہ بادشاہ پائے برہنہ با عجز تمام مثل حلقہ بگوش غلام دویدہ حاضر بیاید۔ پس معلوم شد کہ ظل اللہ در
 حکم قید فقیر ولی اللہ است۔ پس فقیر باید کہ در حکم فقیر ہر دو جہان در قید قبض تصرف در آید۔ فقیر فیض بخش تمام است۔ این
 گدانہ فقیر اند کہ بہ نفسے اسیر۔ فقیر حاکم امیر اگر مفلس گدا را خواہد ربیع مسکون ہفت اقلیم بادشاہ سازد و اگر ہفت اقلیم
 بادشاہ را معزول سازد از قائم مقام بیندازد۔ این خدمات بر فقیر کونین امیر اہل ذات است۔ عجب مدار۔ ہر کہ عورت و
 شرف یافت از فقیر یافت۔ ہر کہ منکر از درویشان فی الدنیا و الآخرۃ خراب احوال دوام پریشان۔

شرح دعوت

فقیر بحضور دوام و در علم دعوت عامل کامل تمام۔ اولی الامر آزا گویند کہ امر او باز گشت نخورد لسان الفقراء سنیف
 الرحمن سخن او کن ہر چیزی را کہ بگوید شد با امر اللہ تعالیٰ بشود خواه زود خواه دیر۔ فقیر رادل بحضور دوام۔ دوام بہ دعوت
 پیغام حصول الہام و اولی الامر نیز آزا گویند کہ امر او بر ہمہ کس غالب۔ ہنچ کس بروی غالب نگردد، خواہ تنہا باشد خواہ بالشکر۔
 پس معلوم شد کہ فقیر از امر با خدا است و امر خدا راست و غالب۔ قولہ تعالیٰ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ ط۔
 این امر دعوت غالب است کہ مخالف شیطان است و موافق رحمان است۔ خوانندہ دعوت فقیر روشن ضمیر عین العیان چہ
 حاجت بیان است۔ مرشد ناقص رنج کش و مرشد کامل گنج بخش و ازین دوام بہ نظر نصیب می دہد از معرفت۔

شرح فقر

آخر انتہا فقر چیست؟ چنانچہ قال من بر حال من کفی علیہ بحالی۔ پس معلوم شد این مدعیان لاف زن کہ دعوی فقر
 میکنند۔ بعضی بہ قال فقر رسیدہ و بعضی بحال فقر و بعضی باحوال فقر و بعضی اعمال فقر و بعضی اقوال فقر و بعضی افعال فقر از ہزار
 کس باشد کہ بمعرفت لا زوال سلطان الفقر بہ وصال عین جمال فقر رسیدہ، مشاہدہ فقر دیدہ۔ پس معلوم شد کہ بسیار اند خود را
 پوشیدہ اند بزیر فقر نام از ہزار کس باشد کہ رسیدہ بہ فقر تمام۔ آخر فقر کہرا گویند و فقر چیست؟ فقر یک نور است کہ نام آن سلطان

الفقر دوام بہ مد نظر اللہ منظور۔ طرفہ زد حاضر شود۔ نہ خداونہ از خدا جدا۔ اینست فقیر نور صفا۔ فقر یک ملک عظیم است از قرب اللہ با جمعیت قدیم است۔ در آن ملک فقر ہرگز داخل نشود نفس امارہ و دنیا لئیم و شیطان رجیم۔ ہر کہ در ملک فقر در آید و داخل شود۔ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا۔

پس معلوم شد کہ از ملک فقر چہار متعلقہ چنانچہ متعلقہ ازل و متعلقہ ابد و متعلقہ دنیا و متعلقہ عقبی۔ ہر کہ بہ ملک فقر رسد برین ہر چہار متعلقہ حاکم شود و در حکم او تمام کونین بمثل غلام۔ فقر غنی است و اہل متعلقہ در نظر فقیر مفلس و گدا۔ این است مراتب فقرائے اے احمق بی حیا۔

بیت

فقر را من دیدہ ام پریدہ ام ہر حقیقت فقر را خوش دیدہ ام
دانیکہ جملہ پیغمبران بہ مرتبہ فقر التجا آوردہ و نیافتہ آن تمامی فقر را حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بردہ و فقر با امت خود سپردہ۔ این فقر محمدی بہ فخر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فقر فیض است۔ فقر اسہ مراتب است۔ خزانہ گنج غیب الغیب بسیار بیشمار۔ ابتدا اول قدم طریق است و دوم قدم توجہ است ہر مقام و منزل کہ میدانند ہر وقت کہ خواہد خود را با توجہ برسانند، این توجہ توفیق است۔ سوم قدم فقر غرق فنا فی اللہ نور و در مجلس محمدی حضور تحقیق است۔ فقر را کہ قلب نور و قالب مثل کوہ طور و خود کلیم اللہ جواب با صواب مثل موسیٰ صلوٰۃ اللہ باذکر مذکور۔ پیر مرشد کہ این چنین مراتب قوت ندارد و نداند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را پیر و مرشد خواند۔ پیر زن مرید بسیار است۔ پیر مثل حجام موئے بر بہ مقراض بیشمار است۔ پیر باید بے نیاز۔

علم دعوت تیغ بر ہنہ مرقوم یافت با تصور علم قرب معرفت فی اللہ حضور و علم تصرف بقا باللہ نور نوادر بر کل مخلوقات کہ غرق لی مع اللہ ہدایت است۔ و دیگر صورت ہر یک را میشود و آن صورت کہ بحب دنیا دل سیاہ کہ سر بدعت است۔ از مجلس پیغمبر بینندہ راد و مراتب خاص شود۔ یکے قرب دوم در آن قرب توفیق از نظر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق۔ بعضی را مقام جمالیات و بعضی را مقام جلالیت۔ از جمالیات جمعیت محمود و از جلالیت جذب مجذوب مردود۔ پس مجلس و دیدن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل محک است محقق شود و وجود کاذب و صادق۔ مراتب مشرف حضوری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کردن از حضرات اسم اللہ ذات است۔ اللہ بس ما سوی اللہ ہوس۔

بدانکہ اگر جمیع ثواب حج میشود قوی قادر۔ آنچه نین دعوت را کل کلید مخ معرفت توحید حاضر است۔ از قرب اللہ ذات فقیر خزانچی خزان اللہ ولی اللہ غالب بر قل اللہ لایحتاج التجا بہ ہیچ کس نیارد۔ از مرشد کامل طالب صادق را مراتب نسیب شود۔ ظاہر گنج غنایت و در باطن تصرف ہدایت روز اول سبق میدہد۔ طالب ازین کتاب مطالعہ روشن ضمیر لوج

میکشاید و از مطالعه ضمیر مطالعہ لوح محفوظ میدرآید۔ و از مطالعہ لوح محفوظ طالع مردم از نیک و بد می نماید۔ مصنف میفرماید که این مراتب منجم درویش است که از غلبات گاؤریش است نہ صداقت کیش۔ بدانکہ پیر و مرشد کہ اؤل سلک سلوک راه قرب الہ مشاہدہ بی مجاہدہ گنج بی رنج، محبت و معرفت بی محنت راز بی ریاضت، طلب بی طاعت، توفیق تحقیق نور حضور۔ این جملہ مراتب در حضرات ناظر است۔ جملہ آیات قرآن تفسیر بیان یکبارگی علم علوم عیان تماشا بر پشت ناخن بہ بیند ہر دو جہان حضرات ناظر است کہ مردہ قلب قالب از حضرات شود حیات۔ مرشدی و پیری و فقیری و درویشی و اولیائی و عارف خدا و اہل علم دعوت علما بانہ و اصل ولی اللہ حضرات نداند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را صاحب باطن پیر و مرشد خواند۔ حضرات ناظر است و بہ چند اسم است و چند رسم و چند رسوم است۔ اصل حضرات وصل و قرب اللہ و جمعیت، توحید مطلق محض از حی و قیوم کہ کل و جز واضح گردد معلوم آنچہ در قید لوح محفوظ است رقم رقوم۔ حضرات پنج قسم است۔ اول حضرات وجود دوم حضرات موجود سوم حضرات مطلوب جمع مطالب مقصود، چهارم حضرات حاضر آوردن کل مخلوقات ہزردہ ہزار عالم آنچہ کن فیکون و معبود پنجم حضرات دنیا نفس شیطان مردود۔ این را پنج گنج دینی و دنیوی میگویند۔ مرشد یکہ از حضرات طالب اللہ را ہر مراتب نکلند نصیبات و از حضرات با توفیق ہر مراتب نکلند تحقیقات عرب و جاہ درجات حیات و مہمات معلوم شد کہ مرشدے ناقص نا تمام۔ تلقین گرفتن ازان مرشد بر طالب حرام است کہ طالب را بہ جز حضوری حضرات ناظر است با ذکر فکر، مراقبہ، مکاشفہ، ورد و وظائف ہیچ مطلب نرسد اگر چہ تمام عمر ریاضت سالہا سال بکشد درین مراتب طالب ناقص خام است۔ پس درین خام شرف کدام است۔ در طالبی و مریدی و مرشدی و پیری نہ شمارا یام است۔ مرشد کامل دست بردہ بحضور کشد از جمیع حوادث بگذراند طالب اللہ را طرفہ زد بحضور رساند و ناقص مرشد امروز فردا وعدہ کند و مرشد کامل بتوجہ یکبارگی بحضور بردہ۔ راہ دیگر ہمہ سالہا سال ریاضت طلب اگر چہ ذکر رومی باشد و یابند کہ قلب و راہ حضرات تصور اسم اللہ ذات توفیق کلید است۔ کل و جز را کشائندہ تحقیق و نصیب نمایندہ مرشد بحق رفیق۔

دانیکہ جمیع بلا و آفات و حوادث نفسانی شیطانی در یک خانہ جمع کنند کلید آن دنیا است۔ پس بچنان خزانہ معرفت و گنج توحید و گنج نور و گنج قرب حضور ہر یک در وجود انسان موجود است۔ کلید خزانہ گنج وجود حضرات اسم اللہ ذات۔ ہر کہ حضرات اسم اللہ ذات میدانند از کناہ اسم اللہ ذات میخوانند فی الدنیا و الاخرتہ بے نیاز ولا یحتاج مانند۔ الْفَقْرُ لَا یُجْتَنَبُ إِلَّا اِلٰی

اللہ۔

بیت

ہر کہ این راہ نداند لاف زن ہر کہ داند حضرات آن جان من
حضرات نفس بانفس ہم سخن شود و حضرات قلب با قلب ہم سخن شود و حضرات محمد

باسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سخن شود و حضرات اللہ مع اللہ الہام ہم سخن شود و حضرات اتہائے فقر کل مقامات درجات۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ حضرات در مراتب نعم البدل است و نعم البدل مراتب معمار اسم قادری کیمیا گنج وجود طلسمات صاحب طلسمات حضرات بکشاید بعین عین مینماید۔ این حضرات تصور حضور شہسوار قبور۔ بدانکہ فقر راسہ مراتب است: ساکن مکان لاهوت، مشرف معرفت انوار دیدار، قوت حی دارین لایموت لب بلب بستہ دوام سکوت غرق فی التوحید نہ احتیاج طالب دارد و نہ مرید۔ ہر کہ طالب مرید طلب اللہ کند بحضور می رساند و سائل را محروم نگرداند۔ بدانکہ حضرات از کلمہ طیبات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ روز اول سبق میدہد۔ فقیر از مراتب فقیر بر نفس امیر روشن ضمیر را از مراتب فنا و بقا۔ مرد آن است کہ اول نفس را راست گرداند۔ در معرفت حضوری مشاہدہ کہ احتیاج نمائندہ تمام عمر مجاہدہ۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ ط مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ۔

شناختن نفس با تصور اسم اللہ ذات فنا از فنا و شناختن رب با روح بقا از بقا۔ این است ابتدائے عارفان ای مردہ دل بے حیا! و فقیر اہل روح را چہ نشان است؟ بجان تن چنانچہ ملاقات با روحانیت احوال من۔ ہر کہ اہل نفس در باطن اہل روحانیت ہم صحبت شود در نص و حدیث ذکر مذکور بعیان حضور باشعور یعنی در باطن غرق فی التوحید نور و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکدم جدا نشود ہمیشہ حضور ہر دوام و ظاہر ہم سخن با مردم عوام۔ این است مراتب عارفان ای احمق خام! فقیر صاحب شریعت مثل شیر کہ آن را شرف از شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با قرب رحمن است و فقیر اہل بدعت مقرب مصاحب شیطان است۔ فقیر صاحب شریعت بخدا یگانہ است و فقیر اہل بدعت بچگون سگ دیوانہ است۔

این اکثر دعویٰ فقر می کنند این فقیر نیست۔ نام ایشان گدا و بانفس ہوا۔ محروم از باطن معرفت خدا۔ بہر در سائل بی حیا ریش تراشیدہ۔ تمام عمر از طریق معرفت راہ ندیدہ کہ بی دیدہ عقب لقمہ دویدہ۔ این چنین اہل بدعت فقر سَوَادُ الْوَجْهِ روسیاه روز و شب در شرب گناہ بی خبر از احوال روحانیت ارواح۔ محروم از معرفت و وحدانیت لقا و بی خبر در باطن از مجلس حضرت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مشرف دیدار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بینندہ و زیارت کنندہ یکبارگی بمراتب ولی اللہ عارف عیان محمود یا یکبارگی بمراتب مجذوب و یا یکبارگی بمراتب محمود و یا یکبارگی بمراتب محبوب مردود۔ حکمت اینست کہ در دیدن مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیچ شک نیارد کہ آنچہ مجلس بہشت سرشت۔ در مجلس حضور نص و حدیث بذکر مذکور و در مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینکہ دو مراتب شد محمود و مردود کہ مجلس نبوی محکم است پوشیدہ کذب میگردد از وجود ظہور و پوشیدہ صدق صادق را بدین مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ وجود صادق را وجود نور و طالب صادق دوام در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور لازوال۔ پس معلوم شد کہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت سرشت است

و در بہشت اہل پاک باشد۔ پلید نجس و جیفہ مردار گندہ بوئی دنیا و شیطان کافر اوقات نیست کہ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و در بہشت و در کعبہ و در مدینہ منورہ روضہ مبارک مدخل شود۔ و شیطان را قدرت نیست کہ صورت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صورت قرآن با حروف و صورت شمس و صورت قمر و صورت کعبہ و صورت مدینہ و صورت اصحاب کبار و صورت شاہ محی الدین پیر دستگیر ہرگز نتوان شد۔ از غلبات ہدایت آنصورت کہ غرق لی مع اللہ ہدایت است و دیگر صورت ہر یک را میشود آنصورت کہ بہ حُب دنیا دل سیاہ کہ سر بدعت است۔

بدانکہ اگر جمع ثواب انبیا اصفیانی مرسل جملہ پیغمبران از حضرت آدم تا خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع می شود و ثواب جملہ اولیا اللہ غوث قطب آنچہ صاحب منصب مراتب ولایت ہدایت جمع میشود و ثواب جمع فرشتگان و ثواب جمع مومنان مسلمانان و ثواب جن و انس دفاتر مجمل مجموعہ یکے جمع کنند آن را ثواب حنات عظیم گویند و برگزیدہ سر ثواب و برگزیدہ سر حنات و برگزیدہ عظیم تصور اسم اللہ ذات مراتب حضور است۔ و سر جملہ گناہان آنچہ فاسقان و گناہ گاران و کافران و مشرکان و کاذبان و ظالمان آنچہ اہل گناہ گمراہ ہمہ زمین است جملہ گناہ یکے مجمل کنند آن را گناہ کبیرہ گویند۔ پس غفلت از خدادوری سر گناہ کبیرہ است فوق الکبیرہ۔ پس مجلس اہل دور و اہل حضور راست نیاید۔ پس معلوم شد کہ قصہ خوانی و افسانہ دانی راہ دیگر است و یگانہ شدن فی اللہ ربانی راہ دیگر است۔ مجلس اہل یگانہ و اہل یگانہ راست نیاید۔ این ہمہ مراتب برکت از علم نور است و آنست علم نور کہ عالم را مشرف کند حضور۔

بدانکہ حضوری نیز دو قسم است، حضوری کہ بہ تصور اسم اللہ ذات لازوال است با قرب وصال است و بے تصور اسم اللہ ذات آنچہ حضوری از ذکر فکر مراقبہ باعمال جوارح می شود ناقص را این ہمہ و ہم خیال است از شامت مرشد ناقص کہ مبتدی را از سکر گری احوال است۔ تصور نیز دو قسم است۔ تصور با مشاہدہ حضوری تحقیق است کہ قرب با توفیق است و از تصور بے حضوری از تاثیر شیطان و ہوائے نفس زندلیت است۔ بدانکہ لذت ازل با جمعیت متفق لذت ابد است و لذت دنیا متفق حور و تصور نعمت بہشت متفق عقبی است۔ چون لذت پنجم معرفت نور خدا در وجود طلوع زندہ ہر چہ لذات را از وجود بیرون کشد۔

ابیات:

لذت دیدار بہ دیدار دہ
لذت دیدار بر دل من بہ نہ
ہر کرا لذت نشد وحدت لقا
لعنتی بر زندگی آن بے حیا

قوله تعالى وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى -

قطعہ

ہر کہ این جای نہ بیند بے نصیب
 روئے سیاہ بہ بود از دل سیاہ
 اگر بیانی بہ بین و اگر نیائی در قید شیطان لعین۔ بیت
 بہ بین قدرت بہ بین وحدت حضورش
 اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ مثنوی:

اگر حجاب کنی از خدا فرشتہ شوی
 بہ بین امروز چون گویند فردا
 بہ بینم با چشم عین العیانی
 مثل بتہ بصورت کی تواند
 ز تَمَحُّنْ اقْرَبْ شُود پیغام دائم
 فقر آنکس کہ آنجا من رسیدہ
 نماندہ احتیاج ذکر مذکور
 نماندہ ہیچ پردہ چشم باز است
 زہی دولت بیدہ حق لقا شد
 نہ آنجا علم نہ غوغای قال است
 نماندہ بر دلم افسوس مارا
 دو دلی رانیت راہ یکدل طلب کن
 بیا اے طالبا بے سر بیائی
 باھو با ہو فنا با ہو بقا شد
 کہ ہو عینک شدہ بہ چشم باھو
 کسی منکر ز ہو مردود گردد
 مثل بتہ بمثل بمثال است

بے خبر از معرفت اہل از رقیب
 دل سیاہ شد ز دنیا عز و جاہ
 بہ بین رحمت پُر از ہم ذات نورش

چنانچہ میکنی از مردمان حجاب اینجا
 بعین از عین بینم نیت پردہ
 چو زندہ قلب روح و نفس فانی
 مشرف شد حضوری راز داند
 وجود واصلان زان گشت قائم
 ز غیر حق ہمہ از خود بریدہ
 حضوری با حضور است نور با نور
 حقیقت حق رسیدہ عین راز است
 قلب قالب ز وحدت حق بقا شد
 لاہوت و لامکان نہایت با جمال است
 بہ بینم سر پنهان آشکارا
 کہ غیرے لاسوئے از دل سلب کن
 سری از تن جدا کن راہنمائی
 کہ اول و آخر و از ہو لقا شد
 میان از ہو بہ بیند یافت باھو
 بجز یاھو با ہو نیت گردد
 ز خود رفتہ شود با حق وصال است

ہر کراہی مع اللہ فنا فی اللہ با قرب اللہ است با عمل جوارج ذکر فکرو رد و وظائف روئے آوردن آراگناہ است۔ غوث قطب
 مثل امر او فقیر مقرب الحق مثل بادشاہ است۔ بادشاہ را با عدل تقص در کار است آزمخت و مشقت چہ در کار است۔ این

راہ بگشتگوئے تعلق ندارد، مشرف حضوری رو برو۔

قوله تعالیٰ: فَأَيُّهَا تَوَلَّوْا فَتَحَّرْ وَجْهَ اللَّهِ

ہر طرف پیٹنم بیابم ذات نور
ہر کہ از خود بگذرد یابد حضور
الذہب مسوی اللہ ہوس۔ بیت:

روشن ضمیر را چہ غم از اختلاط خلق
دریا بہ مشت خاک مکر نمی شود
این مرتبہ وحی القلوب است۔ بیت

تا گلو پڑ مشو کہ دیگ نہ ای
آب چندان مخور کہ ریگ نہ ای
مگر کامل کہ خوردن او مجاہدہ و خواب او مشاہدہ۔ این مرتبہ وحی الروح است۔ بیت

چو معدہ بود خالی از طعام
مگر مکمل کہ خوردہ نا خوردہ برابر سیری و گرنگی برابر مستی و ہوشیاری برابر خواب و بیداری برابر۔ این مرتبہ وحی السز است۔
بیت

خام را مستی بود وہم از خیال
مست را ہوشیار گرداند وصال

مگر اکمل کہ علم معرفت عامل نہ مرکب حامل۔ این مرتبہ وحی الزمان است آورد برد پیغام از قرب اللہ حضور معرفت إلا اللہ از مجلس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اولیا اللہ علما باللہ پیغام ہر مدام نہ مرتبہ پیغمبر الصلوٰۃ والسلام۔ پس لائق دعوت خواندن ہر آنکس باشد کہ پیغام از پیغمبر حضور وجود نور مغفور بمد نظر اللہ منظور۔ با جواب سوال التماس عرض در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با ذکر مذکور این است دعوت خواندن۔ الذہب مسوی اللہ ہوس۔

بدانکہ در مجلس محمدی مدخل شدن و مجلس حاصل کردن و در باطن ہم صحبت و ہم سخن و بروقت خواهد آورد برد التماس جواب و سوال بحضور مشرف قرب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با وصال لازوال واقف احوال از حاضرات اسم اللہ ذات و تصرف آوردن مشرف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرف آسان کار است، لیکن خوئے بوئے، خلق، ملک، علم، علم ترک، توکل، ارادت، سعادت، حکم، اجازت، ہدایت، فقر، غنایت، فنا، بقا، رضا، صبر، حیا، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در تصرف آوردن خیلی مشکل دشوار است مگر بخش عطائے پروردگار و مرشد رفیق با توفیق تحقیق غالب الامر سابقہ سالار۔

المطلب آنکہ گنج دین دنیا تصرف و تصور معرفت إلا اللہ غرق فنا فی اللہ و ذکر فکر مراقبہ مکاشفہ تجلیات سیر مقامات ہژدہ ہزار عالم مسخرات گل و جز در قرض قید خود آوردن آسان کار است لیکن حوصلہ وسیع در وجود نگاہ داشتن مشکل خیلی دشوار است۔ از رنج و ملامت و غیبت آزار از خلق آزردہ مشو۔ از خلق بار بردار و خلق را نیاز از کہ دستگیری در کم آزاری است۔ دانیکہ از

غایت شکایت کافران و کاذبان و منافقان و حاسدان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میفرمود۔ یَا لَيْتَ رَبِّ مُحَمَّدٍ لَمْ يَخْلُقْ مُحَمَّدًا ط

پس دیگری چه باشد که دم زند۔ ہر کہ تمامی معرفت فقر ہدایت ملک ولایت برسد مردمان آزاد یوانہ خبلی میگویند و اہل خانہ آزا حق خوانند کہ کور چشم حقیقت معرفت آزاداند۔ بی عقل حیوان اند۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْعَقْلُ يَنَامُ فِي الْاِنْسَانِ ط الْاِنْسَانُ مِرَاكَةُ الرَّبِّ

چشم از دل باید معرفت اللہ عارف باللہ را صاحب نظر و گردن چشم ظاہر ہم حیوان می دارند مثل سگ، خوک، خرس، گاؤں خر۔ عقل دو قسم است۔ یکے عقل کل کہ لازوال دوم عقل جزو موجب احوال است۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا فَرْقَ بَيْنَ الْحَيَوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ۔

آیات:

آنچه مطلب بود کلی یافتم	کس نمی باید کہ پنهان ساختم
این خزانہ شد نصیب با شعور	میشناسد عارفان اہل حضور
کی شاسد عارفان را کور تر	می شاسد آن کہ می باشد خضر
باہو در ہو گم شدہ فی اللہ فنا	نام باہو متصل شد با خدا

قوله تعالى: وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْمًا كُنْتُمْ۔

مرشد مثل محک است۔ بحکمت حضوری حکیم صفت کریم طالب اللہ را مرشد کامل بہ طعام و آب شکم پرکنانند و از ہر نعمت میوہ گوناگون میخورانند۔ بتوجہ توفیق باطنی تحقیق حضور رسانند۔ پس معلوم شد مرشد ناقص در ذکر فکر بہ طالبان خود عاجز ماند۔ نیز معلوم شد از مرشد کامل روز اول طالب کامل و از مرشد مکمل روز اول طالب مکمل و از مرشد اکمل روز اول طالب اکمل و از مرشد جامع روز اول طالب جامع و از مرشد نور روز اول طالب فنا فی نور و از مرشد حضور روز اول طالب حضور و این جملہ مراتب مجموعہ مجمل بہ ابتدائے مراتب فقر نمی رسد کہ از مرشد فقیر روز اول طالب فقیر کہ فقیر نہ مرتبہ دارد و نہ منزل مقام فنا بقا۔ در نظر او اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ تمام۔ این است مراتب فقر اے احمق غام! فقیر آزا گویند بقا باللہ ذات و در ذات او خود را کنند حیات و بر خود اللہ را کنند اثبات۔ از غیر لا سوی اللہ نجات و یکے گردد آزا حیات و ممات۔ این است فقیر صاحب نظر بر قل اللہ بادشاہ ہر ملک فقیر حاکم غالب تر کہ با نظر تمام زمین را میکند سیم وزر۔ از فقر چی است۔ ای احمق گاؤں خر پس فقر از خدا نظر نہ بردارد ای اہل حماقت حمار! در طلب دنیا خوار و دعوی میکینی در طلب و محبت و معرفت دیدار ہنوز در قید نفس مردہ دلی روئی نخل۔ روح از تو بیزار۔ باطن کہ بے باطل از حق باطن او بر حق تحقیق است۔ ظاہر در تصرف آزا

وقت توفیق است۔ فقر سلوک تعلق ندارد کہ صاحب سلطنت سلطان الفقر بادشاہ است کہ ہر سلوک و ہر مقام در نظر او نگاہ است۔ آزا از ہر طالب مرید آگاہ است بر محمود ہم مقصود ہم مردود ہم مرتد ہم لامرتد۔ پس دانی چنانچہ ظاہر علم بسیار است ہم چنان سلک سلوک باطنی بشمار است۔ اگر مرقوم کنتم شرح دفاتر باید از اندک معلوم کردہ شود سلک کامل و سلک ناقص۔ در سلک کامل قبض، بسط، سکر، صحوذ، کر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ، بعیان نظر نگاہ است، آنچه سلک ابتدا و انتہائی کی حضور مشاہدہ قرب اللہ است۔ این سلک اساس معرفت وصال۔ سالکی کہ بدین صفت موصوف نباشد ناقص تمام عمر تصرف کند سالہا سال بر خود انا مثل الحق جہال۔ چون بینی کہ شخصی ظاہر بہ قید رنج و ریاضت از برای امرائی بادشاہ مسخرات محنت زیادہ تر و در باطن از معرفت اللہ بی خبر تحقیق باید کرد این مرد عوام ناقص در بادیہ ضلالت افتادہ است، بے نصیب از خاصگان لاهوت لامکان۔ بیت

اللہ ہر کرا خواہد دہد قرب و لقا
ہر کرا راندہ کند دوری جفا
مجلس اہل لقا و اہل جفا است نیاید۔ بیت

پند گویم ناقص و شرمندہ را
از ہوائے باز آ و آ جانب خدا
اگر بیانی در باز است و اگر نیائی اللہ بے نیاز است۔ ہر کہ دعوی معرفت صدق صادق غرق فنا بقا لقا کند آزاد و "ل" گواہ است کیے "ل" لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ در مقام مَوْتُوَا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا گشت فنا چنانچہ مردہ از نفسانیت از دنیا ہوا۔ دوم "ل" لاهوت ہر دو مشرف لامکان کند۔ این چنین دیدن دیدار رواست بحکم این آیت قرآن فرمودہ خدا تعالی: وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَسْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَمٰی۔ بیت

گر بگویم کور چشمی را بہ بین
کی بہ بیند کور چشمی بی یقین
مجلس نابینا و چشم بینا راست نیاید۔ ای نابینا از برای کوری و تاریکی و ظلمات کہ بر چشم تو پردہ شیطانی و بردل تو پردہ نفسانی۔ طلب کن طبیب بینائی کہ تکمیل دارد و نور یقین معرفت اللہ میدہد آنچه حجاب پردہ چشم خراب برخیزد و بینا شوی عین بعین۔ بیت

نقطہ از عین غضبی دور کن
تا بیانی عین را از عین کن
کن ز کن حاصل شود کعبش ز کن
عاقلان را بس بود این یک سخن
پس شخصی کہ صاحب لفظ کن باشد و ابتدا سلک سلوک بر زبان اوست یک سخن، پس بہ صاحب کن و صاحب سخن را سلک سلوک چہ در کار است کہ بیک سخن رسانیدہ بہ حضوری معرفت پروردگار است از ان کن است مع اللہ پیوست۔ پس صاحب سلک سلوک از سخن کن بی خبر محروم است، اگر چہ در نظر خلق بہ عظمت مخدوم است۔ ابیات

هر که شد مخدوم از خدمت فقر نظر فقرش به بود از سیم و زر
خرس را آدم کند بایک نظر بس بود تعلیم علم از سر بسر
گردن بزین این ناقصان طالب طلب طلب کن ای طالبان کامل به رب

مجلس روحانی عیسی علیه السلام صفت اهل معرفت قُم یَا ذَیْنِ اللّٰهِ ملاقات روحانی ولی اللہ بر قبر اہل قبور با یک دیگر قوت ہم سخن حقیقت ذکر فکر مذکور۔ این توفیق از تصور اسم اللہ ذات تحقیق است با تکرار از تصور اسم اللہ ذات در مقام ازلی خواند قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَفَكَّرُ السَّاعَةَ حَيًّا وَمِنَ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ۔ این تفکر تعلق بسیر طبقات ندارد در مشاہدہ فنا فی اللہ ذات بہ موجب این آیت کریمہ۔ قَوْلُهُ تَعَالَى وَآلِی رَبِّكَ فَزَعَبْ ط ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رغبت بکن بسوئے پروردگار خود۔ فقیر بنفس امیر فنا فی اللہ روشن ضمیر عارف باللہ صاحب کیمیا نظر باطن صفادوام حاضر در مجلس حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با تاثیر عالم در علم ظاہر و باطن تفسیر با توفیق اسم اللہ ذات تصور تصرف توجہ تفکر تحقیق با حضرات اسم اللہ ذات ہر دو جہان را طی کند بمقدار دانہ اسپند در دست یک مشت وجود حق تماشا کئے ہر دو جہان را بہ بیند بر ناخن پشت۔ آرزو حاجت خواندن و نوشتن و قلم گرفتن در قبضہ قید بہ سہ انگشت۔ ہر کہ منکر از تصور اسم اللہ ذات توفیق و تصرف اسم اللہ ذات تحقیق کاذب زندیق است۔ پس معلوم شد کہ عارف باللہ با عیان قوت دارد از لاہوت لامکان با قرب بقا باللہ سبحان صاحب نظارہ۔ آرزو حاجت است نماز نوافل استخارہ۔ عارف ولی اللہ علما باللہ کہ غرق در معرفت توحید وصال آرزو حاجت است فال رمل آنچہ کل و جز علم علوم در قید و قبض لوح محفوظ رقم مرقوم عارف باللہ را ہم روشن واضح معلوم مکتوف۔ ہر کہ گویند اندو ہر کہ گویند اند۔ فقیر مالک المملکی إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ فقیر صلح کل یعنی کلید کل بدست اوست بست کشاد تمام عالم۔ پاکئی ازل بغنایت تصرف ازل پاکئی عقبی بغنایت تصرف عقبی پاکئی دنیا بغنایت تصرف دنیا پاکئی ابد بغنایت تصرف ابد۔ این است تمامی فقیر صلح کل ہدایت۔ بیت

ہر تصرف در عمل آورده ایم ہر تصرف ترک کردہ بردہ ایم

این راہ فقر بقال نیست مشاہدہ بہ چشم خویش دیدن احوال است۔ فقیر کہ در فقر فی اللہ تمام است ذکر فکر مراقبہ مقام بردل او حرام است۔ قطعہ

مردہ دل عالم بود بے معرفت زندہ دل عالم بود عیسی صفت
مردہ دل زندہ کند بایک نظر موسی را تعلیم شد علم از خضر

پس معلوم شد کہ کل لایستحاج است از جملہ و جز محتاج کل است۔ پس فقیر کل است و دیگر ہر مراتب اہل طبقات مثل غوث قطب جز با فقر محی الدین کل کلید عارف توحید قادری فارغ از تکلیف تقلید۔ قادری آزا گویند کہ جملہ مقام با نظر طی کند و

باهر یک مراتب طالب او با انتہا رسد۔ قادری توفیق است۔ باطن او از قرب اللہ تحقیق است۔ ہر کہ با قادری دم زند معلوم شد کہ از قوم اہل زندیق است۔ دشمن قادری از سہ حکمت خالی نباشد یا ناقص یا نارسیدہ یا کور چشم از معرفت ربانی ندیدہ باشد۔ قادری بار بردار است اسم ربانی زندہ قلب و نفس فانی۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ صاحب اختیار لازوال خواہ گوید خواہ نگوید۔ بیت

باہو نحس را سعد گرداند نظر نظر ناظر را بود روح الامر

این مراتب روز اول فقیر را ابتدا است۔ ای عارف عالم علما باللہ و ای عاقل اہل حضور ولی اللہ و ای صاحب شعور عمل اللہ ہر یک باید دانست کہ علم تورات و علم انجیل و علم زبور و علم قرآن و اسم اعظم و علم کیمیا و آنچه در چہار کتاب است و علم احادیث نبوی و قدسی و علم صحیفہ و خواب الہام جملہ پیغمبران و علم ظاہر و باطن، حکمت حکیم اللہ کل و جز از حضرت آدم صغی اللہ تا خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمیع مخلوقات کن فیکون خداوندی ہژدہ ہزار عالم ہمگی و تمامی دفتر مرقوم لوح محفوظ و عرش اکبر و کرسی عظمیٰ و علم ازل و علم ابد و علم دنیا و علم عقبی و علم دیدار مشرف رب العلمین توحید سراسر پروردگار ہمہ شرح اسم اللہ ذات در طی اسم اللہ است۔ ہیچ چیز از طی اسم اللہ ذات بعید و بیرون نیست۔ باید دانست ہر آنکس در فقر قدم زند کہ اول خود را در علم ظاہر باطن امتحان کند کہ جانل در فقر قدم زند عاقبت مجنون پریشان رجعت خوردہ قلب سلب دیوانہ۔ حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَمَنْ تَزَهَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُوَ جِنٌّ فِيْ اٰخِرِ عُمْرِهِ اَوْ مَاتَ كَافِرًا اما علم دو قسم است۔ علم ظاہر و علم باطن۔ علما ظاہر علم عالم لسان و علم باطن علم القلب۔ ہر کہ علم باطن معرفت توحید الہی تمام تحصیل ربوبیت میخواند آزا احتیاج علم ظاہر نماند۔ المطلب آنکہ علم ظاہر دلالت و راستی را گواہ ہمراہ از برای نگاہ داشتن رفیق با توفیق تحقیق رفیق طریق علم باطن است۔ چنانچہ علم ظاہر است همچنان علم باطن است۔ علم ظاہر مثل نمک و علم باطن مثل طعام و در طعام نمک گم شود۔ علم ظاہر مثل چراغ و علم باطن مثل آفتاب۔ علم ظاہر مثل شیر و علم باطن مثل مسک و روغن۔ علم ظاہر مثل تن و علم باطن مثل روح۔ علم ظاہر مثل زراعت و علم باطن مثل غلہ۔ علم ظاہر طلب محنت در مطالعہ تصرف عمری سال باید۔ بعد از ان علم فضیلت فاضل را علم در قید در آرد و علم باطن اگر مرشد کامل است از حاضرات اسم اللہ ذات طرفہ زد تحصیل وصال۔ علم لازوال همچون علم باطن بر عالم ظاہر غالب گردد کہ بہ نظر از عالم ظاہر تمامی علم از سینہ بتاند کہ عالم ظاہر را از الف تا "ب" حرف یاد نماند۔

علم ظاہر چہارہ علم است۔ بنطق زبان منطق معانی و علم باطن ہفتاد کروڑوسی لکھ و پنجاہ و پنج وسہ و یک علم است۔ چنانچہ ہزاران ہزار علم ذکر فکر۔ ہزاران ہزار علم بلکہ علم با باطن دفاتر باید مرقوم کہ علم بشمار۔ و استاد باطن علم بشمار را سبق میدہد یکبار کہ طالب در علم کل و جز میگردد روشن ضمیر صاحب عیان عارف لاہوت لامکان۔ این است ابتدا سبق شروع

عالم فقیر بنفس امیر تماشا کونین بر پشت ناخن بیننده۔ صاحب نظیر تحصیل تمام توحید معرفت تفسیر با تاثیر۔
 المطلب آنکہ طالب علم دو قسم است یکی مردک دوم غازی۔ مردک چیست؟ و مرد غازی کرا گویند؟ مردک آنست کہ
 شب و روز محاربه میکند با اعدای اللہ تعالیٰ کہ نفس و شیطان است و مرد غازی آنست کہ با تبیح تصور اسم اللہ ذات سراغیاری
 از گردن بردارد و از محاربه او ایمن باید یعنی استقامت فوق الکرامت و مقامت۔ این را عالم علما باللہ عارف ولی اللہ گویند کہ
 اصل علم از اللہ وصل است کہ علم بقا است و اصل بقا از لقا است۔ عالمیکہ معرفت اللہ بقا لقا صحبت حضرت محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلب نکند آن عالم چه طور باشد کہ طالب دنیایی حیا و طالب جیفہ نبی و فایز تر از ستور باشد۔ عارف کہ بانظر
 علم روان گرداند با توجہ طالبان را با حضور رساند آزا احتیاج علم ظاہر خواندن نماند۔ بیت

علم بہر از معرفت وحدت لقا ہر کہ خواند بہر دنیا بے حیا

قوله تعالیٰ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا علم از برای نصیحت و از برای معرفت اللہ راز است۔ بیت

ہر کہ خواند الف عالم شد تمام در قید او عالم شود ہم خاص و عام

قوله تعالیٰ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُوْحِيْ چون روح اعظم در وجود معظم حضرت آدم درآمد و گفت يَا اَللّٰهُ بہ گفتن نام اللہ قیما
 بَدِيْنِ الْعَبْدِ وَالرَّبِّ بیج حجاب نہ ماند، تا قیامت بر خیزد هنوز بکنہ انتہا اسم اللہ ذات نرسیدہ باشد۔ پس عامل اہل دعوت
 آنست کہ از قرب اسم اللہ ذات با ترتیب کند از مقام کن فیکون بخواند بیج چیز حقیقت ماضی حال مستقبل مخفی و پوشیدہ
 نماند۔ ہر انبیاء و اصفیاء و نبی مرسل و غوث و قطب اولیا اللہ را مرتبہ و عودت از برکت اسم اللہ ذات یافت و اسم اللہ را وسیلہ
 پیشوائے رفیق با توفیق از طریق تحقیق خود ساخت با تصور از کنا اسم اللہ ذات و با تصرف از کنا اسم اللہ ذات و با توجہ
 از کنا اسم اللہ ذات و بانظر از کنا اسم اللہ ذات و بالتفکر از کنا اسم اللہ ذات و با مشاہدہ از کنا اسم اللہ ذات و با تجلیہ نور از
 کنا اسم اللہ ذات و با قرب از کنا اسم اللہ ذات و با غرق حضور از کنا اسم اللہ ذات و با بقا بقا از کنا اسم اللہ ذات و با
 جمعیت جمال معرفت وصال از کنا اسم اللہ ذات و با محبت طلب توفیق احوال تحقیق از کنا اسم اللہ ذات و با شوق
 شفقت قلب سلیم از کنا اسم اللہ ذات و با روح رحمت راز از کنا اسم اللہ ذات در مقام کن فیکون۔

مشق وجودیہ ہفت روز یا ہفت حکم حکمت حکیم اللہ ہفت اندام قلب قالب از سر تا قدم چنان پختہ و پاک گرداند کہ
 تمام عمر تا قیامت احتیاج چلہ خلوت مجاہدہ ریاضت نماند۔ بیت

ہر علم را در اسم اللہ بہ خوان اسم اللہ با تو ماند جاودان

آنچہ خوانی غیر اللہ لاسوی آن علم باو برد کبر و ہوا

پس معلوم شد کہ وقت شروع علم و بوقت تلقین ذکر فکر دست بیعت مرشد آنچہ در دل صاحب علم و صاحب ذکر خدرات

واہمات دلیل وہم وخیال در دل بگذرد عاقبت نصیب او همان شود۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّمَا الْاِشْتِغَالُ بِالذِّیَّاتِ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْاِشْتِغَالُ بِالذِّیَّاتِ هُوَ الرَّجُوعُ اِلَى الْبِدَايَةِ صاحب نہایت در طلب مرتبہ ہدایت است و صاحب ہدایت در طلب مرتبہ نہایت۔ ہر کہ مرتبہ نہایت ہدایت طی کند مرتبہ جمعیت حاصل شود و مرتبہ جمعیت در اشتغال اللہ است۔ پس معلوم شد ہر عالم کہ بہ تحصیل تمام کند و ہر ذاکر کہ بذکر اللہ تمام شود علم عالم را ہر ذکر اسم اللہ ذاکر را در مجلس محمدی باطن حضور بردہ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبان مبارک میفرماید ای عالم آنچه از علمی خواہی بہ خواہ کہ بر تو علم عطا کنیم۔ اگر عالم در آن وقت از علم معرفت اللہ میخواند خطا ہرگز نہ خورد بی خطا عالم باللہ عارف ولی اللہ شود و ذاکر را نیز ہمین طور نصیب قرب اللہ بفرمودہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اگر در آن وقت علما طلب دنیا عروج و جاہ کنند در دنیا عروج و جاہ یک قرب قل اللہ بادشاہ نفس خراب شود۔ حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طَلَبُ الْخَيْرِ طَلَبُ اللّٰهِ وَ ذِكْرُ الْخَيْرِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَ طَالِبُ و طَلَبُ كُنْدَا تَصُوْرَ اَسْمِ اللّٰهِ ذَاتِ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلذَّنْبِيَا قَوْسٌ وَّ اَحْوَادُهَا سِهَامٌ فَفِيْرُوْا اِلَى اللّٰهِ حَتَّى نَجَاتُ النَّاسِ۔

شرح اشتغال اللہ

اشتغال اللہ یک دم و اثبات قدم احوال یکدم کرا گویند و اثبات قدم چیست؟ اشتغال اللہ را چہ راہ است و احوال را کدام گواہ است۔ باید دانست چون اللہ تعالیٰ خواست و ندا کن فیکون نعرہ زد۔ از قدرت اللہ تعالیٰ کل مخلوقات شد ظہور از نور محمدی گشت مشہور۔ بعد از ان اَلنَّسْتُ بِرَبِّکُمْ آواز قدرت قادر علیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْدٍ بہر ارواح گوش زد شد قَالُوْا بئلی بعض ارواح بگفتن آن قال درآمدن در مستی حال چنانچہ در آن وقت حضور پدیدار غرق انوار در شکم مادر آمدند۔ ہمون اشتغال اللہ از شکم مادر بیرون برآمدند۔ مادر زاد ولی اللہ بہ مد نظر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہمون اشتغال بوقت جان کندن۔ ہمون حضوری اشتغال اللہ و در قبر درآمدند ہمون حضوری اشتغال اللہ و صور اسرافیل بدمد و قیامت قائم شود۔ برآمدن از قبر بیرون بحشر گاہ حساب عرصات ہمون حضوری اشتغال اللہ و گذشتن و گزر کردن از پل صراط ہمون حضوری اشتغال اللہ۔ و درآمدن در بہشت و نظر نگاہ داشتن از حور قصور ہمون حضوری اشتغال اللہ و ساغر شراباً ظہور آ از دست حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوشیدن و پانصد سال برکوع و پانصد سال بسجود افتادہ ماندن ہمون حضوری اشتغال اللہ و باز آمدن از رکوع و سجود و مشرف شدن بیدار اللہ معبود۔ اینست طالب اللہ را جملہ مطالب مطلوب ہمون حضوری اشتغال اللہ۔ اینست مراتب لا زوال معرفت و قرب حضوری وصال حاصل کردن از ابتدا و انتہا کل و جز حقیقت احوال۔ پس مرشد کامل آنست جامع نور رسانیدہ بمشرف کنندہ حضور باطن معمور وجود مغفور۔ پیر مرشد فرض عین است لازم ضرور کہ یک

دم و بر یک قدم از حاضرات اسم الله ذات و از حاضرات کلید کلمه طیبه لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ طالب راتماشا ابتدا از کنه کن انوار و انتہا مشرف دیدار در هر یک ساعت بی ریاضت و بی طاعت - طالب الله را نصیب گرداند و منصب بدباند و محذور رساند بهر اشتغال الله چنانچه بالا مرقوم شد - قدر و مرتبه قرب حضوری معرفت وصال مرشد تمام است و الا نه مرشد خام است - تلقین از و گرفتن مطلق حرام است - اگر در باطن چنین مراتب اشتغال الله معرفت الله قرب وصال نعمت الله لذات دیدار بودی زوندگان راه باطن همه گمراه شدندی - هر که برین راه راستی آگاه دیدار حضوری قرب الله با توفیق رفیق طریق تحقیق - هر که شک آرد هر آنکس منافق باشد از قوم زندیق - این راه باطنی اَلْآنَ كَمَا كَانَ فَارِغًا مِنْ شَرِكٍ كَفَرَفَسْ اِمَارَةُ دُنْيَا بِي دِيْنِ شَيْطَانٍ - وَمَنْ دَخَلَهَا كَانَ اِمِيْنًا - این است مرتبه باطن صفا مَوْتُوْا قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا مراتب اولیا الله - الله بس ماسوی الله هوس - ابیات

کل و جز در یک حرف عارف شناس
شاه میشناسند عارفان در هر لباس
جسم را در اسم پنهان می نمود
معرفت معراج وحدت می ربود
این است مراتب فنا فی الله - بیت

چنان کن جسم را در اسم پنهان
که میگردد الف در بسم پنهان
این بارگرانی برداشتن کار مردان است اهل لاهوت و لامکان کامل انسان شرف البشر چنانچه انبیاء و اولیا الله اسم عظمت
بار عظیم را وجود معظم بردار - قوله تعالی اِنَّا عَرَضْنَا الْاِمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَابْتَيْنَ اَنْ
يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝
قَالَ فِي الْمَعْرِفَةِ مَوْجُوْدٌ ثَلَاثَةٌ اَشْيَاءُ الصَّبْرُ عَلَى الْجَفَاءِ وَالشُّكْرُ عَلَى الْعَطَاءِ وَالرِّضَا بِالْقَضَاءِ فَمَنْ
اَدْعَى الْمَعْرِفَةَ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ هٰذِهِ الثَّلَاثَةُ فَلَيْسَ يُصَادِقُ فِيْهِ.

مصنف میگوید! معرفت مراتب اینست روئے نما مثل آئینه صفا مراتب اینست که هر مراتب و هر مقام از مراتب
معرفت به بیند لیکن اصل معرفت نور است که عارف دوام حضور است - بعضی بوجهم آن و بهم که از وحدانیت است - بعضی
بخيال که از قرب الله حضوری وصال است - بعضی بتوجه آن توجه که توفیق از توحید تحقیق است - بعضی بفکر آن فکر که فنا النفس
فیض بخش فرحت روح است - بعضی به تصور آن تصور که ترک توکل - سعید را کل یوم سعید و اهل شقی را کل یوم شقی و اهل کافر را
کل یوم ابر - و بعضی بتصرف، تصرف نظر عارف به هر دو جهان و بعضی به حال و بعضی به قال که از هر مراتب و از هر ولایت
عارف بالله عالم و عارف عالم بالله - اینست مراتب عارف ولی الله - ابیات

انتظار شهبهر توفیق بردن کاملیت
خویش را آفتان و خیزان بر سر منزل بیار

شمع پشت بر نمی آید ز کار پیش او هر چه داری پیش تر از مرگ کن بر خود فشار
 هر چه بر خود می پندی بر کسان آزا پند آنچه بر خود چشم داری و آن ز مردم چشم دار
 خانه در بسته فانوس حضوری خاطر است هم زبان را بسته هم چشم را پوشیده دار
 هر که این است درد در سینه سائل نهاد حاجت جنت گذارد چون پیشش رویار

اما خام را و ہم از وسوسه شیطان است و خام را آنچه پیش مشاهده نماید خام خیال است و ذکر فکر مراقبه ناقص را بے تحقیق است۔ غرق او مراقبه بے توفیق است۔

شرح غرق

غرق غیب است و غیب را چه طور تحقیق باید کرد؟ و مراقبه حضوری با توفیق است و توفیق کرا گویند؟ توفیق نور است۔ هر که با توفیق رسید به توحید نور در غرق غیب جواب سوال از الله میگرد حضور۔ پس معلوم شد که غرق خاص در باطن حضور است۔ صاحب باطن در آن وقت باشعور است۔ این جمله جمعیت در غرق است۔ ولی الله غرق است۔ راه غرق بر حق است و در غرق حق که حق حاصل نکند باطن او بر باطل است که خاص را دلیل از قرب رب جلیل است۔

بدانکه راه دل روشن ضمیر و غرق حقیقیوم است۔ هر که این مطالعه غرق شود علم حقیقیوم آزا احتیاج نماید مطالعه لوح محفوظ رقم رقوم و محبت محرم راز است۔ هر که محرم راز این است و طلب رساننده باخدا راز است و کاذب را طلب رساننده به نفس هوا است۔ این هر برکت و عظمت که از اسم الله است که با الله است۔ قاضی الحق از ذکر دو گواه طلب کند۔ یکی ذکر دوام دوم مشاهده حضوری مدام۔ قاضی الحق از فکر دو گواه طلب کند۔ یکی فنای نفس، دوم گواه نه در وجود هوا ماند و نه هوس۔ قاضی الحق از مراقبه دو گواه طلب کند۔ یکی معرفت دوم گواه مجلس محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم۔ قاضی الحق از اهل محبت دو گواه طلب کند۔ یکی مشاهده دوم گواه در مشاهده مجاهده۔ قاضی الحق از طالب دو گواه طلب کند۔ یکی طلب دیدار۔ دوم گواه بیزار از مردار۔ قاضی الحق از مرشد دو گواه طلب کند۔ یکی به نظر کند دل دیده بیدار۔ دو نم طالب را غرق مشرف کند فی النور دیدار۔ قاضی الحق از صاحب مذکور دو گواه طلب کند۔ یکی مجلس حضور دوم گواه از قرب الله الهام نور۔ قاضی الحق از فقر دو گواه طلب کند۔ یکی فیض دوم فضل چنانچه باران رحمت۔ قاضی الحق دو گواه طلب کند از درویش۔ یکی درد دوام دوم مطالعه شب و روز علم لوح محفوظ مدام۔ قاضی الحق از عالم دو گواه طلب کند۔ یکی قال الله قال الرسول دوم گواه نیک اعمال در طلب معرفت الله اهل الوصول۔ قاضی الحق از قاضی دو گواه طلب کند۔ یکی خدا تعالی را حاضر داند بقدرت قدیم دوم رشوت نگیرد از مفلس یتیم۔ اهل حق را بحق رساند و باطل را باطل گرداند۔ من عجب دارم از ان قوم که بر نفس خود قاضی متفق نمی شوند۔

شب روز بر نفس خود تفحص محاسبه نہ کند۔ آنها انسان چه طور باشد کہ بدتر از ستور باشد۔ ای عزیز! انسان آن است کہ قدم بر ازل دارد و نظر بر آید حساب گاہ قیامت و دنیا را یکی شب داند چنانچہ راہ مسافران۔ بلکہ دنیا جنت است و جمعیت است بہ مردم کافران۔ دنیاہ جائے آرائش است از برای امتحان آزمائش است۔ ترا دنیا پسند است و یا خدائے و ترا دنیا پسند است و یا حضرت فقر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دنیا پسندیدہ فرعون است۔ پسندیدہ فرہ و فتنہ و فریب۔ نفس و دنیا متاع شیطان و طالب دنیا ہمیشہ پریشان است۔ درم دنیا را ہر آنکس جمع کند کہ بقول شیطان دست دہد و مراتب بخل حاصل کند مگر سہ کس صاحب تصرف شبینہ و صاحب تصرف روزینہ و صاحب تصرف عارف باللہ بی نفاق بی کینہ۔ *الذُّنْبَا مِزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ* حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب مدینہ

ہر کہ این راہ نداند کور تر کی شاید عارفان را بی بصر
اسم اللہ بس گرانت بی بہا این حقیقت را بداند *مصطفیٰ*

دانیکہ بعضی فقیر لا یتحتاج کہ احتیاج ہیچ کس ندارند ہم چنان صاحب گنج غنایت دارند کہ تصرف تمام عالم را بردارند۔ بعضی فقیر بے جمعیت از برای نان پارہ خراب و ہلاک در بدر میگردند۔ پس اسم اللہ فقیر مفلس ہم اسم اللہ بگوید و فقیر غنی ہم اسم بگوید۔ در اسم اللہ ہیچ تفاوت نیست۔ بہ گفتن اسم اللہ این چون غنی شد و آن چون مفلس ماند۔ حکمت اینست ہر کہ نام اللہ تعالیٰ را عزت عظمت قدر داند اسم اللہ آزا بر عزت و عظمت۔ بمرتبہ اعلیٰ عنایت قدر رساند۔ ہر کہ اسم اللہ را عزت ندہد و قدر داند اسم اللہ آزا در فقر و فاقہ خراب گرداند۔ و علمار نیز از علم ہمین طریق است کہ عالم را ہمہ توفیق است۔ بدانکہ فقیر کامل درویش مکمل و علما عامل و عارف اکمل ولی اللہ غوث قطب آنست کہ در مقام کند کن فنا فی اللہ میدر آید۔ با تصور تصرف توجہ تفکر طی اسم اللہ ذات حاضر ات قرآن آیات میکشاید و عظمت اسم اللہ تماشا شائے کونین برکت و پشت ناخن مینماید از تصور اسم اللہ ذات با توفیق و با تصرف اسم اللہ ذات با تحقیق این مراتب بشروع دعوت روز اول قاعدہ سبق میدہد مرشد کامل طالب صادق را عطا بخش کند۔ دعوت خواندن نہ آسان کار است۔ در دعوت علم عظیم گنج سراسر ارپوردگار است۔ *قَوْلُهُ تَعَالَى وَقَالَ رَبُّكُمْ اِذْ عَوْنِي اَسْتَجِبْتُ لَكُمْ* ای جان عزیز و صاحب دانش با عقل و تمیز! نیز باید دانست کہ اسم اللہ ذات و نور ایمان عطا فیض فضل اللہ در طی قلب مرقوم است۔ *قَوْلُهُ تَعَالَى اُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ* این چنین قلوب تعلق بہ قرب قلب سلیم گویند۔ باید دانست قلب سلیم بحق تسلیم نفس مردہ قلب زندہ روشن ضمیر روح بیندہ قلب صراط المستقیم بحق تسلیم مجموعہ کل۔ *قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُونَ* ۰ *اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ*۔ قلب خلاص از خطرات و سوسہ و اہمات خناس خرطوم نفس شیطان حوادث دنیا و قلب سلیم بحق تسلیم را بر نور اللہ شفقت رحمت ربانی موافق ربانی قرآن رحمانی مخالف نفس و شیطان لعین را

میگویند۔

و دعوت خواندن سه قسم است۔ دعوت بزبان با علم قال ضروری صدق المقال و اکل الحلال۔ دوم دعوت با تصور اسم الله ذات بزبان تصدیق القلب حضوری۔ حدیث إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَى أَعْمَالِكُمْ بَلْ يَنْظُرُ فِي قُلُوبِكُمْ وَ نِيَّاتِكُمْ قال عليه الصلوٰة والسلام نِيَّتِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ اَيْنَ مَرَاتِبِ عَاشِقِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَقْرَبِ الْحَقِّ مَعْتُوقِ اللَّهِ بِمَنْظَرِ مَنْظُورٍ وَ دَرَجَاتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَمِيْشَهٗ حَضُورِ غُرُقِ فِي التَّوْحِيدِ نُوْرٍ مُّطْلَقٍ سَعَادَتِ تَرْكِ الْعِبَادَاتِ اَنْ عِبَادَتِ كِهْ بَهْ اَنَا بَا ز د ا ر د ا ز مَعْرِفَتِ خُدَا۔ قول شاه محمدی الدین قدس سره العزیز وَ مَن ارَادَةَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ حُصُولِ الْوَصُولِ فَقَدْ كَفَرَ وَ اَشْرَكَ بِاللَّهِ تَعَالَى۔ از آنکه مراتب حصول الوصول حق الیقین است که همیشه حضور مشاهده حضور بین است۔ کسی که از حضور روئی بگرداند و از حضور عبادت بهتر داند هر آنکس حق پوشیده و حق نه بینده چرا کافر نمیشود۔ بیت

شد وجود نور از سر تا قدم هر که فی الله نور شد آزا چه غم

این راه است که از قرب آگاهی است بسر اقدم ساختن بلکه سرپائی خود را شناختن۔ قال عليه الصلوٰة والسلام مَشِيءٌ عَنِ الرَّائِسِ يَدُونِ الْأَقْدَامِ ط این مراتب مراقبه به چشم پوشیده و باطن به چشم عیان روشن شود۔ از دیدن دیده این مراتب راهر آن کس داند که به تمامیت فقر رسیده۔ قوله تعالى وَ اذْ كُرَّ رَبُّكَ اِذَا نَسِيتَ۔ پس معلوم شد که از ذکر برآید فنا فی الله در مقام نور حضور در آید وحدانیت را بتاند۔ ذکر فکر مراقبه وجود را نسیان گرداند۔ قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّمَ لِسَانَهُ۔ این است مراتب عظیم الشان لاهوت لامکان۔ باید دانست سلک سلوک راه حضوری معبود است که حضوری تیغ قاتل قتل کننده بنفس اماره یهود است۔ و در حضوری اهل حضور را جمله مراتب مطلوب مقصود است۔ طالب که از مرشد طلب حضوری نکند آنطالب مردود است یعنی در دل او حب به ملک دنیا جیفه مردان باز دارد از معرفت الله دیدار۔ راه حضوری غرق مشرف کننده و صحت لقا است۔ طالب که از مرشد طلب نکند و صحت لقا آن طالب بے ادب بے حیا۔ راه حضوری و راه معرفت و راه لاهوت لامکان در زندگی قلب آن قلب به لقا دوام بیدار است۔ از و جذب و کشش از قرب الله نور حضور دیدار است۔ این کل و جز سلک سلوک مبتدی و منتهی نظر نگاه معرفت الله مشاهده جمعیت جمال که آن وصال است۔ جملگی و تمامی یکبارگی علم علوم تو حیدتی قیوم آنچه بر لوح محفوظ در قید رقم رقوم از تصور اسم الله ذات حاضرات بکشاید با توفیق و می نماید عین بعین از باطن تحقیق۔ هر که شک آرد کافر زندیق۔ این هر یک مراتب مقام از مشق وجودیه از سرتانان مخالف نفس بروح انصاف۔ هر که این مراتب ز سذلاف از لاف است۔ مراتب مشق وجودیه این است که در نظم آورده۔ نظم

مشق سر با بزر رساند خوش به بین
 این تصور برزخ از هو یافتن
 میبرد با تو تصور کبریا
 از تصور سینه بزر اله
 از تصور ناف به نفس خلاف
 مشق پنجاه پنج ناف تا بسر
 مشق محرم میکند همراز رب
 ابتدای مشق باشد معرفت
 مشق معراج است دائم با حضور
 کی شامد مشق را محروم تر
 جز با تصور مشق الله پنج پنج
 طی بگرداند ترا این مشق حق
 مشق توفیق است با تحقیق دان
 مشق راهبر راه رحمت حق نما
 مشق تصدیق است راه صادقان

این بود اسرار وحدت بالیقین
 هو تصور را زبان خود ساختن
 این مراتب عارفان واصل خدا
 با تصور دل شود ناظر نگاه
 هر که این راه نداند لاف لاف
 این تصور مشق شد صاحب نظر
 با حیا و با وفا و با ادب
 و ز مشق زنده شود عیسی صفت
 و ز حضوری مشق شد در غرق نور
 بی خبر از معرفت آن گاو خر
 هر که این راه نداند هیچ هیچ
 زیر پای مشق شد جمله طبع
 عارفان را مشق دائم با عمیان
 مشق معشوق است دائم دل صفا
 ابتدای مشق باشد لامکان

قال علیه الصلوٰة والسلام حَسَنَاتُ الْأَبْوَارِ سَيِّئَاتِ الْمُقَرَّبِينَ - دعوت قلب حضور اسم الله ذات قبولیت است بهر حال که با توجه خوانند - از برکت خواندن با تصور اسماء الحسنی با دعوت قرب القلوب الحق هر دو جهان را با توجه طی کنند - در تصرف قید در آورد در یک دست مشت، تماشای هر دو جهان را ببیند بر ناخن پشت - آرزای حاجت نقش دایره پر کردن و آرزای احتیاج مؤکل فرشته و آرزای احتیاج حصار از جنونیت و آرزای احتیاج وقت نحس سعد و آرزای احتیاج ترک خوردن حیوانات جلالی و جمالی و آرزای احتیاج زکوة و آرزای احتیاج نصاب و دور مدور بذل قفل و آرزای احتیاج خواندن و نوشتن و قلم گرفتن در قبضه سه انگشت - این هم و همه ناقص را و سوسه خطرات است این جمله عمل ناقص را کامل می اندازد پس پشت - سیوم دعوت نوری است که بزبان روح میخوانند - آنچه گنج خزان الله فی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ خزانة نبی لاریبی است از اهل دعوت روحانی مخفی و پوشیده نمانده - عامل عاقل آنست که تصرف بکلمه در آرد تمام و بر نفس خود لذات رواند یک دام - قوله تعالی لِمَا أَنْزَلْتُ إِلَيْكَ مِنَ خَيْرٍ فَكَيْفَ بَدَانِكَ فَتَقَرَّبَ

صفت موصوف است کہ دنیا و آخرت در نظر او مکشوف است۔ بیت

بانظر عالم کند عارف فقیر
 با نظر غرق آورد برد حضور باشعور
 بانظر عالم کند مفلس غنی
 ہرکہ منکر از خدا وحدت کرم
 در قید او عالم شود ہر ملک گیر
 احتیاج ندارد قیل قال ذکر مذکور
 بانظر ناظر کند حاضر نبی
 کافری مشرک شود اہل از صنم
 دل زبان چون یک شود بیند عیان
 غرق شد اثبات وحدت ذات نور

غرق چند قسم است غرق جثہ روحانی نور اسم است۔ چنانچہ غرق از خود نیانی، غرق روحانی، غرق قلبی فی امان اللہ، امان الامانی، غرق سلطانی، غرق قربانی، غرق فی اللہ ربانی، غرق لاہوت لامکانی، غرق عین العیانی، غرق نور سبحانی، غرق نور ایمانی، غرق کہ بہ ہیج حجاب پردہ ظلمات نمائی۔ این چنین غرق از تصور اسم اللہ ذات حاضر است کہ بدین طریق با توفیق غلط صحیح تحقیق کہ اصل بروصل مشاہدہ نور حضور است۔ طالب ربا این مراتب روز اول فرض عین ضرور است۔ این نیز مراتب برکت از تصور اسم اللہ ذات مشق وجودیہ با تفکر مرقوم علم حی قیوم ہر یک واضح گردد۔ ماضی، حال، مستقبل حقیقت میگردد معلوم۔

دیگر شرح غرق خام خیال بی معرفت وصال در معرض زوال، غرق نفسانی و غرق خطرات و سوسہ شیطانی غرق و اہمات جنونیت حیرانی، غرق دنیا پریشانی۔ اصل این غرق استدرج، محروم از معرفت معراج۔ بیت

غرق وحدت رہبری را پیشوا
 با غرق حاضر شود عارف خدا
 اصل صاحب غرق در بحر وجود غواص درکش با کشتن کش مکش۔ این مراتب را چہ دانند احمق اہل ہوس۔ عالم کرا گویند کہ خود را
 در علم چنان بی حدی بکنند بجز عمل حتی دیگر نماند۔ بیت

حی و قیوم پیش تو قائم
 تو گرفتار دیگرے دائم
 ہرکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میخواند و تفسیر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ می داند و التجاہ مخلوق آورد گویند کہ آن ظاہر ابلیس
 است۔ بیت

صبر شکر کردم بمنت صد ہزار
 نیت مارا جز خدا کس اعتبار
 قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِہِ۔ قوله تعالیٰ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلٰی
 اللہِ رَزَقُہَا۔

مصرع!

ای نفس چون سوزی کم نہ شود آنچه روزی ما
و بعضی در طلب رزق از و میگریزد و بعضی در طلب ایمان اند و ایمان از و بیزار میشود۔ ہر کہ در طلب اللہ رزق در طلب اوست
و ایمان در وجود او ہمہ جاد رنگ و پوست۔ این مراتب ہمہ اوست کُلُّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی ہمہ در حکم ہرزہ ہذہ
است۔ نہ خدا نہ از خدا جدا۔ نہ خدا از بندہ جدا، جدا بندہ باشد۔ بندہ را باید بندگی کہ بے بندگی شرمندگی۔ اما بندگی دوام است
کہ در آن بندگی معرفت حق تمام است۔ ای عزیز! انسان شناختہ می شود از عقل و عقل چہار اند۔ عقل نفس در طلب دنیا ہوا
و عقل دل در طلب معرفت باطن صفا و عقل روح را از کارنا شائستہ گناہ میکند حیا و عقل ہمز در طلب مشاہدہ اسرار مشرف لقا۔
چون این مجموعہ عقل جمع شود آزر عقل کلی۔ اساس ایمان عطا اللہ نور است کہ وسیلہ با توفیق تحقیق حضور است۔

ہر مطالب آخرت دریافتم	اسم اللہ پیشوائے ساختم
گم شدم در ذات وحدت لایزال	معرفت توحید اینست حق وصال
توحید مثل آب جو و عارفان در آب جو	چون مابی در آب گم شود آب گو

پس حیات و ممت اینجا کیے گردد۔

روح بر لاہوت قالب زیر خاک	قلب در ذکر است قالب را چہ باک
گم قبر گننام بے نام و نشان	جشہ را با خود برد در لامکان
و ز خاک باہو یاہو برآید ہو بنام	عارفان را ذکر یاہو شد تمام

ای جان عزیز ہر مرتبہ در طی مرتبہ یقین است و مرتبہ یقین نصیب راسخ دین است۔ یقین نتیجہ پیشوائے انبیا اولیا اللہ
را ہر خدا است۔ یقین کہ بخدا نبرد و از شرک کفر بیرون نکشد آزر یقین نتوان گفت۔ آن غلاظت دل از سر نفس ہوا۔ یقین
بمرتبہ اعتبار رساند و اعتبار دیدار را گویند و مرتبہ اعتبار نصیب فقیر عارف اہل دیدار است۔ اعتبار بمرتبہ اعتقاد رساند و اعتقاد
مطلق اتحاد را گویند و اتحاد بمرتبہ اخلاص فنا فی اللہ غرق فی النور توحید خالص۔ مجمل این مراتب یکجا جمع شود آزر اصدق
گویند و صدق آزر گویند کہ طالب صادق را شب و روز نہ قرار دہد و نہ آرام و نہ خواب و نہ جمعیت۔ پیادہ محبت واحد طلب
تحصیل حصول الوصول معرفت چنان پریشان گرداند ہرگز صادق را نگزارند تا آنکہ بہ قرب اللہ رساند۔ پس طالب حق را
مصلحت در قید یقین است اگر چہ میل باطل کند حق آزر بہ باطل رفتن ندہد۔ باید دانست کہ حاضرات اسم اللہ ذات از
خواب مراقبہ موت سخت غالب تر کہ طالب اللہ را می برد دیدار حضور بر باد برق تیز تر۔ ہر کہ مشرف دیدار نور است حوصلہ
وسیع از کونین گران تر بار بردار است چنانچہ ملامت خلق بار گرانی از قرب ربانی و فقیر عارف را چہار گواہ است۔ یکی گواہ

خاموشی و در خاموشی عیب پوشی و درستکاری و درستکاری کم آزاری۔ اینست مراتب خلاصہ فقیر۔ اگر توفیق ذلت آری ہر کہ بدین صفت موصوف نباشد آزا فقیر نتوان گفت۔ احمق است رسوا بازاری۔

شرح فقیر اہل ہوا و اہل خدا

اہل ہوا ہمہ کس و اہل خدا کم کس۔ بدانکہ اگر کسی بر عرش اکبر نماز خواند فقیر عارف باللہ نہ میشود۔ و اگر کسی راد و ام لوح محفوظ در مطالعہ چشم ظاہر باشد فقیر عارف باللہ نہ میشود و اگر کسی تماشا کونین می بیند بر ناخن پشت و نفس را بچکلہ ریاضت مجاہدہ می کشد بہر یک فرشتہ در قید او مؤکل جنونیت در حکم او بہر ارواح انبیا اولیا اللہ مجلس ملاقات با کشف کرامات باعز و جاہ دنیا درجات فقیر عارف باللہ نہ میشود۔ اگر کسی ہفتاد سالہ راہ فوق العرش برہواید ہنوز بہ نفس ہوا۔ فقیر عارف باللہ چیست؟ فقیر عارف باللہ آنست کہ فنا فی اللہ بقرب رحمان است ساکن لاہوت لامکان است۔ بے سر حضور رود و بی زبان بہ خدا تعالی ہم سخن شود۔ مدام بہ مجلس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی را کہ از فقر معرفت قرب اللہ راہ نیست آزا فقر آگاہ نیست۔ فقر را حضوری راہ است کہ بر حضوری راہ مشاہدہ حضوری گواہ است بمد نظر اللہ منظور۔ اینست اسرار لنتہی روح الوحی مشرف نبی در مقام اسرار کہ آنست مطلق توحید فارغ از طبقات تقلید۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

ای جان عزیز! خلاف شرع و طالب دنیا مخالف علم و جاہل شنونده اہل سر و دوحسن پرست و اہل شرب تارک الصلوات و اہل بدعت محروم از معرفت فقر ہدایت خدا در قید شیطان سر نفس ہوا۔ معلوم باد علم بسیار است۔ بعضی علم ابرار و بعضی علم خار خوار۔ علم ابرار بہ معرفت قرب اللہ حضور رساند و علم خوار از و باز گرداند۔ حضرت مہتر آدم صغی اللہ را علم ابرار است بخشندہ عطا قرب رحمان علم است۔ این چنین علم از حق است کہ بر حق است علم عین علم عیانی علم عارفانی علم عقولاً تَحْزَنُ وَلَا تَخْفُ۔ پس معلوم شد کہ ہر دو جہان در قید علم است و علم در قید کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ و کلمہ طیب در قید اسم اللہ ذات۔ ہر کہ با تصدیق دل بخواند و کلمہ طیب داند از و بیچ چیز علم علوم مخفی و پوشیدہ نماید۔ علم ظاہر لازمہ راہ است و علم باطن بخشندہ معرفت قرب اللہ۔ ہر کہ خواہد علم باطن خواند کہ حرف توحید از عالم باطن طلب کن۔ عالم علم باطن آزا گویند کہ بے سر باشد و بے زبان و بے چشم و بیدست دست و بے گوش گوش و بے پائے پائے و بیدل دل کہ شاگرد ازلی از استاد باطن فیض فضلی مطالعہ علم توحید معرفت بی زبان خواند و بیگوش بشنود و بے چشم بیند و بے پائے رود و بے دست گیرد۔ این چنین عارف زندہ قلب حی فی الدنیا و الاخرۃ ہرگز نمیرد۔ اینست عارفان راجتہ نور و سہوق میخواند مطالعہ معرفت روشن ضمیر توحید فنا فی اللہ حضور کہ در حضور باشعور وجود مغفور معشوق شفقت مسرور۔ اینست مراتب عالم فی اللہ باطن معمور ہر کہ در درس علم توحید معرفت خواند آزا علم خواندن ظاہر احتیاج نماید۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ

عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهُ وَمَنْ سَكَتَ سَلَّمَ وَمَنْ سَلَّمَ نَجَى اِن است مراتب عالم باللہ باطن صفا۔ شرح
 راہزن باطن نفس شیطان و خناس خرطوم و وسوسہ خطرات و واہمات و روح منافق و قلب مریض و دنیا پریشانی و جاہل
 احمق شرح باطن با توفیق و شرح باطن با تحقیق و شرح باطن ز ندلیق و شرح ظاہر با ریاضت و شرح ظاہر با خبر باش ہو شیار۔
 ہر کہ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را خالی داند از جہان دست خالی رود و ہر کہ فقیر را بے برکت داند بے برکت بود۔ ہر کہ
 فقر فقیر را بے حکمت داند بے حکمت شود و ہر کہ فقیر صاحب تصور اسم اللہ ذات عارف را جاہل داند اگر چہ ظاہر علم بخواند
 ہر آنکس جاہل بود نہ عالم بے شک درد دنیا با فاقہ شود و ہلاک۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 كُلُّ اِنَاءٍ يَتَوَشَّحُ بِمَا فِيهِ فَقِيرٌ مِّثْلُ اَمِينٍ رَوْنَمَائِي۔ ہر رنگے باشد خواہ سرخ خواہ سیاہ بینماید۔ بے ریادب فقیر کامل
 و علمائے عامل نگاہدازا اگر چہ صورت علمائے و فقیر نوشتہ می بینی نقش بردیوار۔ اگر عاقلی سخن بس و اگر احمقی در قید نفس۔ اہل
 نفس مثل مگس اگر چہ پردہ شہباز نمی رسد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْفَقْرُ لَا يُحْتَاجُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ فَقِيرٌ لَا يَحْتَاجُ دَر
 علم دعوت تکمیل صاحب تصور کامل است و در علم کیمیا کیر و سنگ پارس در نظر تصرف کامل است۔ بیت

ہم کامل ہم عالم ہم حق نما احتیاج کس ندارم جز خدا

مصنف فقیر آنچہ میگوید نہ از سر ہوا حکم خدا و با جازت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ باید دانست کہ فقرائے عارف
 خدائے مثل صرف انداز صفائے دل باطن۔ پس نیک و بد را با نظر همچون می شناسد چنانچہ سیم و زر را با نظر صرف شاید
 زر۔ باید دانست آنچہ از فقرائے عارف خدائے علم واردات غیبی فتوحات لاریبی از ان علم است کہ از معجزات محمدی صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بعد از ہجرت محمدی تصرف فضل باقیہ ماندہ از برکت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بہ رفاقت محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الہام علم غیبی باطن تمام از آن است علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ برین علم غیب عجب مدار و
 عیب نیار کہ از طریق تحقیق است۔ ہر کہ شک آرد از قوم ز ندلیق است۔ ہر کہ مراتب بعین العیان روشن ضمیر غیب
 دان۔ در یافتن انسان بی ایمان کاذب مشرک و با ایمان انسان صادق و در یافتن ساعت نیک کہ در روز جمعہ گم
 است و در یافتن اسم اعظم کہ در نود نہ نام گم است و در یافتن اولیا اللہ کہ در مردم گم است و در یافتن شب برات کہ در ماہ
 رمضان گم است۔ این ہر یک را در یک ساعت بی ریاضت و بی طاعت با توفیق یافتہ شود تحقیق از حضرات اسم اللہ
 ذات و یافتہ شود از حضرات روحانیت ملاقات و یافتہ شود از مرشد کامل عارف باللہ اولیا اللہ صاحب ولایت۔ قال النبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ۔ پس معلوم شد الايمان
 بَيْنَ الْخَوْفِ وَالزَّجَاءِ ايمان دو چیز است جز خوف و جز رجاء۔ خوف کرا گویند؟ و رجاء چیست؟ خوف آنست کہ
 نظر بر قیامت بعیان می بیند منتقطع میکند از ہوا نفس۔ قوله تعالى وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ

الْمَأْوَى پس معلوم شد که در جنت ہر آن کس می رود کہ با ایمان باشد۔ دوم جزایمان رجا است۔ صاحب عیان می درآید در مقام ازل فیض فضل و در صف اہل ایمان قبولیت کند با آواز اَللّٰهُتُّ بِرَبِّکُمْ و استماع گوش زد۔ اغلاص مجت در صف روحانیت ارواح استماع بگوید قَالُوا بَلٰی مَسْلَمَانِ حَقِیْقٰی گردد روح در فرحت درآید و علم معرفت توحید کشاید۔ دوام استغراق با خدا۔ این است مراتب اولیا اللہ رجا۔ قوله تعالیٰ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہُمْ و لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ پس محک ایمان اسم اللہ ذات و قرآن آیات و احادیث نبوی قدسی ایمان و بے ایمان تحقیق کند۔ محک ایمان اینست چون مرشد طالب اللہ با تصور اسم اللہ ذات و با تصور اسم محمد رسول اللہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اسمائے باری تعالیٰ نودہ (۹۹) نام و ہر یک آیت قرآن و یا کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ حاضر است کند در وجود اہل اسلام۔ ہر کہ با ایمان دران وجود اسم اللہ ذات و کلام اللہ قرآن آیات و اسم اعظم و اسمائے باری تعالیٰ و احادیث دران وجود قرار گیرد و تاثیر کند و نفع دہد و عظمت عظیم فیض فضل قلب سلیم صراط المستقیم عطا بخش و بر حال ماند و از اللہ تعالیٰ تابوقت مردن بازگشت نخورد اثبات قدم و عیسیٰ صفت زندہ دم و خلق محمدی غلیظ با توفیق ایمان بروے اثبات شد بیشک تحقیق۔ در وجود بے ایمان شرع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اسم اللہ قرار گیرد و آیات قرآن نفع ندہد و اسماء اللہ تعالیٰ تاثیر نکند و اسم اعظم از و روان نگردد و از دعوت رجعت و بے اعتقاد و بر کلام اللہ بے یقین تابع ہوا مشرک بیدین مصاحب شیطان در طلب دنیا دون نفس زبون ہمیشہ در انا و چون و چرا۔ بیت

ہر کہ با ایمان بود حاضر دوام در طلب مولیٰ بود ایمان تمام

ایمان با اعتقاد است و باعتبار بادیار است و دیدار بقلب بیدار است۔ این مراتب را چہ دانند ہر آنکس کہ احمق گاؤ عصار است۔ حصار ایمان بحب مولیٰ دوم حب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و جملہ حب درین دو حب۔

ہر کہ این را ہے نداند سر ہوا اہل ایمان دائمی شد با خدا

با خدا فقرا آن فقرا کہ مومن با ادب با حیا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْحَیِّاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ این را جمعیت کل گویند و بے حیا در طلب دنیا پریشان۔ این را جہل جمع جہولت گویند۔ اگر بیائے در باز است لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ و اگر نیائے اللہ بے نیاز است۔ اَلَا سَلَامٌ حَقٌّ وَاَلْکُفْرُ بَاطِلٌ۔ ہر کہ طلب باطل ہر آنکس عجب احمق اند کہ مراتب معرفت توحید حق فقر محمدی را بگذارند و مرتبہ دنیا فخر فرعون را بردارند۔ این قوم از انسان چہ طور باشند کہ بدتر از گاؤ ستور باشد۔ ای جان عزیز صاحب دانش شعور! نظر کن بر گورستان اہل القبور و واقف شو از احوال۔ بعد از ان چند روز تو نیز زیر زمین درآئی۔ حاصل کن معرفت اللہ وصال اَلْوَقْتُ سَیِّفٌ قَاطِعٌ واقع شد عمر و حیاتی۔ فرصت را غنیمت میدان اگر دانی و اگر ندانی عاقبت الامر اینست زندہ نمائی۔

قوله تعالى كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ياد دادر آنچه فرموده خدا فرمان بردار۔ قال عليه السلام بِجُودِ الْعَيْنِ مِنْ قَسْوَةِ الْقَلْبِ وَقَسْوَةِ الْقَلْبِ مِنْ أَكْلِ الْحَرَامِ وَأَكْلِ الْحَرَامِ مِنْ كَثْرَةِ الذُّنُوبِ وَكَثْرَةُ الذُّنُوبِ مِنْ طُولِ الْأَمَلِ وَطُولِ الْأَمَلِ مِنْ نِسْيَانِ الْمَوْتِ وَنِسْيَانِ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا وَحُبِّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ۔ هر که را از تصور اسم الله ذات هفت اندام پاک است آزا از محاسبه اول و آخر چه باک است؟ ای اهل هوا، اینست مراتب اولیا قوله تعالى أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

ابیات

گاه ابتدا گاه انتها دل در میان هشار شد در یکدی صد بار پنجاه معرفت دیدار شد

آتش دیدار سوزد همچو چوبے خشک را این ریاضت اولیا را شد نصیبی از خدا

نیت آنجا نفس شیطان نیت دنیا دون زشت

نیت آنجا ازل و ابد نیت حورو نه بهشت

نیت منزل نه مقام و نیت کونین و مکان بيشمل باهوش بینم و باقرب او در لامکان

نیت آنجا ذکر و فکر و نیت ورد و نه ثنا غرق فی التوحید گشتم شد حضوری با خدا

در حضوری کس نه گنجد طالبا دیدار بهین این مراتب طالبان را شد نصیبی بالیقین

باهو با یا هو یقین حق الیقین را خوش نگر این مراتب عارفان کاملان صاحب نظر

بشنوای طالب کاذب مطالب نفس وای مرشد ناقص مثل مگس! شرح معرفت حق ابرار و شرح معرفت باطل خوار۔

معرفت دوازده طریق است و باد دوازده توفیق است و باد دوازده تحقیق است۔ عالم عارف معرفت طالب معرفت را

بدوازده روز تحصیل تمام گرداند و هر یک معرفت را برساند۔ اول معرفت و علم معرفت بغیر عالم معرفت علما بالله معرفت علم

عالم عارف، علم معرفت قلب را عالم عارف قلب، علم معرفت نفس را عالم عارف نفس، علم معرفت روح را عالم عارف روح و

علم معرفت سز را عالم عارف سز و علم معرفت غلق را عالم عارف غلق، علم معرفت شیطان را عالم عارف شیطان و علم معرفت

جنونیت را عالم عارف جنونیت، علم معرفت فرشتگان مؤکل را عالم عارف فرشتگان مؤکل و علم معرفت ذکر فکر را عالم عارف

ذکر فکر، علم معرفت و در وظائف را عالم عارف و در وظائف و علم معرفت دعوت تلاوت حافظ قرآن را عالم عارف دعوت

تلاوت حافظ قرآن و علم معرفت ربانی فنا فی الله را عالم عارف ربانی فنا فی الله علم معرفت فنا فی اسم محمد را عالم عارف فنا فی

محمد صلی الله علیه وآله وسلم دوام بحضور مشرف محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم علم معرفت فنا فی الشیخ را عالم عارف فنا فی الشیخ

نه شرط شیطانی تصویریت صنم۔ عارف فنا فی الشیخ آنست که تصور صورت شیخ غرق فی التوحید معرفت الله کند بی غم۔ علم معرفت

غوث قطب را عالم عارف غوث قطب سیر طبقات از عرش تا تحت الشری - علم معرفت عارف تصدیق را عالم صاحب تصدیق با توفیق مومن مسلمان حقیقی با ایمان و علم معرفت ازل را عالم عارف ازل و علم معرفت ابد را عالم عارف ابد و علم معرفت عقبی را عالم عارف عقبی و علم معرفت دنیا را عالم عارف دنیا و در دنیا مَوْتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا دوام مشرف لقا معرفت و موت تو امان هر دو بال و پر عارف عالم باللہ را - باید دانست کسے را بنظر تصرف توجہ نظر با تاثیر توفیق نیست معرفت فقر باطن آزا از تحقیق نیست و کسے را کہ باطن بر تحقیق است، آزا ظاہر از ہر تصرف با توفیق است - تصرف سیم و زرو ہم تصرف توجہ نظر عارف - مردم احمق ہمہ کس عارف میگویند نام و بے خبر از باطن معرفت مشاہدہ تمام -

عارفان را میثناسم و ز فنا کی بود این عارفان بے حیا
ابتدائے عارف مراتب اولیا انتہائے عارف مشرف بالقا
جملہ احوال ہزار دفاتر در یک نکتہ کامل مرشد و عارف و فقیر اولیا ولی اللہ و اصل خدا را دو عمل است - یکے در دعوت
عامل دوم در معرفت کامل -

دعوت از یکدم برآید عامل است با توجہ برد حاضر کامل است
شرح یکدم و دعوت عامل اینست دم با تصرف با تصور با توجہ با تفکر جس گرفته در یکدم در صفت انبیا و اولیا اللہ در مقام
ازل رود - بدین طریق با توفیق مقام ابد و مقام دنیا و مقام عقبی و مقام لاہوت و دران یک دم با ہر یک ارواح مومن
مسلمان ملاقات کند، در توفیق رفیق خود ساختہ از حضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التماس نمودہ کار مشکل را آسان
گرداند - بعد از ان از یکدم آورد برد حضور منظور این است قرب دعوت قبور - کامل آزا گویند کہ بانظر طالب اللہ را رساند
با توجہ - ہر کار یکہ باشد آسان گرداند و کامل آزا گویند ہر جائیکہ کسی یاد کند با جثہ نفس و یا با جثہ قلب یا با جثہ روح یا با جثہ سر
یا با جثہ نور با امداد با توفیق حضور شود - ہر کہ بدین صفت موصوف نباشد آن کامل نیست - مثل مرکب زیر بار طالبان خربار
بردار حامل است - اللہ بس ماسوی اللہ ہوس -

بدانکہ معرفت را چہ گواہ است و عارف را کد ام راہ است؟ معرفت را گواہ با قرب اللہ است و عارف را راہ حضوری بردیدار
اللہ نگاہ است - ہر طریقہ طریقت آزا آگاہ است - این است مراتب سلطان العارفين در کونین فقر بادشاہ است - معرفت
ہر آنکس داند از لذت حضوری دیدار از قرب اللہ معرفت چشیدہ باشد - بعینہ بعین معرفت رسیدہ باشد - راہ معرفت بگفتگو
پرسیدن نیست دیدن است - عارف را دیدہ دوام بردیدار - بجز دیدار دیدن بروے مردار است - عجب احمق اند کہ در
مراتب مردار و دعوی کنند معرفت دیدار - دیگر عارف را این گواہ است کہ طالب عارف روز اول عارف شود - تا بوقت
مردن ہرگز بندہ فکر و در وظائف لب بچندان ہیج علم ظاہر نخواند - در علمیکہ بود عجب یا ہوا - قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من

عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهُ۔ واگر عارف لب بچنباند، بیک سخن ابتدا و انتہا طالب را بمطالب رساند۔ عارف نفس بیار است و عارف قلب بشمار است و عارف روح از خدا یادگار است۔ از ہزار کس باشد کہ عارف بمشاہدہ نور حضور دیدار است۔ این قال من بر حال من وَ كَفَى عَلَيْهِ بِحَالِي۔

شرح معرفت

معرفت حاصل نمیشود تا آنکہ کسے را در باطن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست بیعت ارشاد نکند و دست نہ بد و مصافحہ دست نکند عارف نگر دد۔ اول مرشد را کاملیت اینست کہ طالب اللہ را در باطن مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور رساند و تلقین از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بد باند۔ بر طالب لازم است کہ آزر آمد خوانند کہ مرشد کامل تمام است۔ مرشد کہ بدین صفت موصوف نباشد تلقین از و ناقص گرفتن بر طالب حرام است۔ آن علم کدام است کہ جملہ علم علوم رسم رسوم حج و قیوم رقم رقم علم توریت و علم انجیل و علم زبور و علم قرآن و علم احادیث نبوی قدسی و علم لوح محفوظ و علم نطق کل مخلوقات در یک نکتہ قال۔ آن نکتہ قال کدام است؟ آن نکتہ قال کن است۔ ہر کسے کہ نکتہ قال کن را از کتب بداند آخر احتیاج علم ظاہر باطن خواندن نماند۔ این است علم نکتہ کن تحصیل شد تمام علم در یک سخن۔ قال انبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْعِلْمُ نُكْتَةٌ وَ كَثُرَتْ بِهَا لِلْجُهَالِ وَ تَمَامُ ذِكْرِ فِكْرِ دَرْ نَكْتَةِ حَالِ اسْتِ۔ ذکر فکر آزا گویند کہ ذکر فکر حال مشرف حضور کند۔ بغیر از حضوری مشرف حضور ہر کہ را ذکر فکر حال نیست احوال خام خیال و جملہ مکان معرفت در احوال است و احوال جمعیت بخشندہ بمشاہدہ عین حسن جمال ایزد متعال بے مثال لازوال ذوالجلال۔ مرشد کامل طالب صادق را روز اول سبق از علم کن قال و ہر کہ طالب عالم روز اول بر جملہ علما غالب از خواندن علم کن ہفت اندام میشود نور قلب قالب۔ درین علم کن طالب اللہ را حاصل شود آنچه دینی و دنیوی جملہ مطالب۔ از ذکر فکر حال بخشند مشاہدہ حضور و معرفت جمعیت بخشند احوال عین العیان توحید غرق مع اللہ تماشا شے قرب جمال حضور۔ اینست راہ طالب اورا دست بیعت ارشاد برسد بقرب اللہ ہر دو جہان مثل غلام و عارف فقیر در کونین امیر بادشاہ۔ بیت

اگر بخوای خوش حیاتی طلب کن مرشد ز کن

از کمنہ کن جملہ حصولت بس ترا ازین یک سخن

پیش کامل مرشد عارف کن بکن مال تن جان فدائے و زربینی ناقص مرشد غالب معلوم شد کہ مرشد نامرذبے باطن است و بے توجہ است و بے تصور است و بے تصرف و بے تفکر و بے توفیق طالب اور خست کند۔ باطن صحیح آنست کہ مرشد طالب اللہ را در باطن مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف میکند حضور مع اللہ غرق کند در معرفت اللہ بمذ نظر اللہ

منظور۔ طالب در آنوقت مجلس و معرفت تحقیق کند حضور با عقل کلی شعور و مجلس قرب دیدہ جنونیت خناس خرطوم و ہمہ وسوسہ شیطان و نہ معرفت نفس پریشان۔ در آنوقت باطن را از احوال خواند۔ خاص عام تحقیق کند باطل و حق را۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خُذْ مَا صَفَا وَ دَعْ مَا كَدَّرَ۔ بیت

این چنین دعوت کسی عامل تمام طالبان را میرساند ہر مقام
 این چنین مراتب دعوت زبانی و دعوت قلبی و دعوت روحی را مرشد کامل روز اول سبق میدہد از برای خاطر جمعیت طالب با جملہ مقصد مطالب لا یتحتاج۔ اللہ بس ما سوائ اللہ ہوس۔ اینست مراتب فقیر بر نفس امیر۔ ہر کہ دولت و عبرت و کرامت و شرف و گنج و حلم و علم و حکمت و جمعیت و مراتب و منصب معرفت توحید بادشاهی یافت از فقیر اللہ یافت۔ و فقیر اللہ در رفیق و سید پیشوا معرفت خدائی و مجلس مشرف محمد رسول اللہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با خود ساخت کہ کل گنج تصرف درجات۔ این خدمات بر فقیر ولی اللہ اہل ذات است کہ مراتب فقر را حیات ممت است *مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا* و مراتب ممت فقیر را حیات است۔ *قَوْلُهُ تَعَالَى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ* قال علیہ السلام *اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ* المطلب آنکہ فقیر اہل توحید و فقیر اہل تقلید را از کدام مراتب شناختہ میشود۔ یکے آنکہ بتصور استغراق با اسم اللہ ذات و مشاہدہ بذات نور حضور۔ دوم عمل دعوت تصور ملاقات روحانی اہل قبور مراتب روحانی قبور و مراتب فی اللہ حضور۔ این ہر دو مراتب فقر طالب صادق را روز اول مرشد کامل بعلم تلقین میکند۔ و دیگر فقر را از مراتب کنہ شناختہ می شود۔ ہر چیز را کہ بگوید شو با مر اللہ تعالی بیشک میشود خواه دیر خواه زود۔ سخن فقیر را حکمت حکیم اللہ خالی نیست و نخواہد شد۔ المطلب آنکہ اگر چہ قل اللہ بادشاہ خزانہ گنج تصرف کند روز و شب بسیار و لشکر یکجا جمع کند ہزار و شب و روز دعوت بار یا ضت خواند از خدا زیادہ بی شمار از ان جملہ بہتر است توجہ فقیر کامل یکبار توجہ کہ فقیر از قرب اللہ حقیقی و از معرفت لاہوتی لامکانی تحقیق میداند۔ توجہ این چنین روز بروز روان و ترقی قائم مقام سلامت مدام تا قیامت باز نماند۔ فقیر ظاہر باطن تا آنکہ توجہ قل اللہ بادشاہ نکند۔ مہم بادشاہ ہرگز بتمامیت تصرف با فتح نصرت سر انجام نرسد اگر چہ سر بسنگ زند۔ بادشاہ قل اللہ در نظر فقیر ولی اللہ گد است کہ بادشاہ را بادشاهی خیرات از فقر است۔ با مر خدا فقر اعتبار۔ بیت

حمایت را کہن دامن درویش بہ از سد سکندر مدد بیش
 اگر بادشاہ قل اللہ طلب کند از برائے فقیر ولی اللہ میخواہد ہر گز نمی یابد و اگر فقیر مجلس صحبت ملاقات قل اللہ میخواہد در یک ساعت بادشاہ پائے برہنہ حاضر شود مثل غلام در حکم حلقہ بگوش اللہ تعالی فقیر را چنین قوت و توفیق بخشیدہ است۔ پس معلوم شد کہ لذت و جمعیت و مراتب معرفت توحید قرب ربانی بہتر است از بادشاهی ملک سلیمانی۔ بیت

بہ زہر لذت بود لذت لقا لذت دنیا چہ باشد بی بقا
 فقیر ہرگز بطرف بادشاہ رجوع والتجانیارد ہرگز نرود مگر حکم اللہ و رخصت از حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
 فقیران اگر چہ با فقر فاقہ مردہ اند قدم بردر بادشاہ نہ بردہ اند و در فاقہ لذت ذائقہ۔ و اگر حکم اللہ و بارخصت محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم قدم بردر بادشاہ بردہ اند بادشاہ را من کل الوجوہ البتہ جمعیت بہ خدا سپردہ اند و جانب اللہ آورده اند۔
 ہم ظل اللہ بادشاہ ہم ولی اللہ فقیر با قرب مراتب عین بعین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فقیر ولی اللہ غالب
 بر بادشاہ ظل اللہ۔

نہ بہر سر بود لائق بادشاهی و نہ در ہر دل گنج اسرار الہی
 و از دیدن مجلس فقیر ولی اللہ کلمہ حاصل شود و جمعیت خیر خلق حَیْرُ النَّاسِ مِنْ يَنْفَعُ النَّاسِ۔ اگر فقیر میخواند کہ گدا مفلس
 عاجز محتاج را بخش التفات کند بر مند سریر بادشاهی بہ نشاندہ و بنواز دہد و اگر میخواند بادشاہ ملک تمام عالم را از قائم مقام معزول
 سازد۔ فقیر صاحب تصور فی اللہ نظارہ با پروردگار حکم اللہ و بارخصت اجازت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 صاحب اختیار است۔ لِسَانُ الْفَقْرَاءِ سَيْفُ الرَّحْمَنِ بعین العیان البیان ساکن لاہوت لامکان۔ ہر کہ منکر از اولیا
 اللہ ولی اللہ فقیران و درویشان پدیشان بے جمعیت ہمیشہ۔ این چنین دعوت لطف الکریم قرب اللہ تصور تصرف نور حضور
 با توجہ۔ با دعوت قہر عظیم خواهد زوال و یا با توجہ دعوت لطف الکریم خواهد بترقی روز بروز لازوال۔ فقیر کامل ولی اللہ علما
 عامل عارف باللہ و اصل مکمل فی اللہ محقق اکمل بقا باللہ آنت کہ طالب مرید شاگرد و صادق صفائش را بندہ کفر و کفرورد
 و ظائف ہرگز مشغول نگرداند۔ یکبارگی یک مرتبہ مدخل حاضر مشرف مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحضور رساند و
 مرتبہ طالب با مرتبہ خود برابر سازد و باطن تعلیم تلقین منصب مراتب از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحضور ہدایت
 ولایت بدہاند۔ پیر مرشد کامل را کہ مراتب دوام بحضور است بحضور مجلس محمدی رسانیدن آزا چہ مشکل دور است۔ مرشد پیر کہ
 کرامت حضور نداند و طالب مرید را بحضور رسانیدن نتواند ناقص نا تمام پیر مرشد از و تلقین گرفتن و طالب مرید شدن مطلق
 حرام۔ مرشدی و پیری بتصور اسم اللہ ذات بحضور توفیق از طریق تحقیق نہ بدعت زندیق است بے صدق تصدیق۔
 مرشدی مراتب حضوری قرب اللہ نگاہ آگاہ است۔ ہر کہ قرب اللہ راند اند راہ گمراہ طالبان و مریدان بروے گناہ۔ طالب
 طلب العلم صاحب دانش عالم باشعور لائق معرفت اللہ حضور علم ظاہر فرض عین آنچہ ضروری و علم باطن معرفت قرب اللہ
 آنچہ علم حضوری۔ ہر دو علم داشتہ باشد مثل محک الحق۔ محققین حق الیقین۔ طالب از مرشد و یا مرید از پیر و یا شاگرد از استاد
 اول طلب علم کیمیا کیر طلب کنند کہ بغیر از علم کیمیا کیر طالب بمراتب مراتب دینی و دنیوی ہرگز نمیرسد۔ و بی حاصل
 جمعیت طالب حیران پدیشان و با جمعیت طالب انسان است۔ علم کیمیا کیر را دہ از دہ طریق است کہ از عمل عامل را

با توفیق تحقیق است۔ ہر کہ مرشد طالب نالائق است و پیر ناقص مرید را و استاد بد بخت شاگرد را اطلاع ند و عمل علم کیمیا اکیر نہ بخشد کہ وجود او در قید نفس مردود او غلیظ کم حوصلہ غلط است۔ غضب خدای حیا کہ از پیر مرشد استاد میگردد د خوار خراب۔ ہر کہ لائق طالب صادق کامل و مرید لایرید را علم کیمیا اکیر بخش کند ثواب است و کیمیا را اکیر کامل وجود اکیر آنست ظاہر بردل غنی و باطن حاضر مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بردین محمدی قوی۔ این را کیمیا اعظم گویند۔ بدانکہ در علم کیمیا اکیر در عمل دوازده ہزار راہ است۔ پیش عامل کامل آسانکار است در نظر نگاہ و ناقص اگر تمام عمر سر بہ سنگ زندگی مشکل دشوار کہ دل سیاہ است۔

گر بودے عمل ظاہر کیمیا کے رسیدے از غنایت کیمیا
 بہ بود از کیمیا صاحب نظر نظر عارف بہ بود از سیم و زر
 کیمیا دو قسم است یکی کیمیا ہنر دوم کیمیا اسم اللہ ذات بہ از سیم و زر۔ فرض عین است در عمل تصرف آوردن ضرور۔ چنانچہ ہر کیمیا در عمل تصرف در آورد۔ باز ہنر کیمیا بگذارد و دل میگردد سرد و در مرتبہ فقر اختیاری با غنایت جمعیت مرد کیمیا کہ فرض عین است بتانہ ہم چنان فرض عین است کہ عمل کیمیا نسیان گرداند۔ چنان در معرفت وحدت غرق میشود کہ عمل کیمیا ہر گز یاد نہماند۔ کیمیا ہنر اسم ضروری تمام شد دوم کیمیا جسم کہ مس وجود مردہ دل را بحضور معرفت قرب اللہ سرخ زر گردد۔ چنانچہ کیمیا جسم کیمیا نظر کیمیا زبان کیمیا روح کیمیا سز کیمیا گوش کیمیا دست کیمیا پا کیمیا توجہ کیمیا تصور کیمیا تصرف کیمیا و ہم کیمیا الہام کیمیا خیال کیمیا دلیل کیمیا معرفت کیمیا قرب کیمیا نور کیمیا حضور کیمیا روشن ضمیر کیمیا بر نفس امیر جملہ کیمیا اکیر و جملہ دعوت تکثیر مجموعہ مجمل جملہ حاصل کردن از فنا فی اللہ فقیر۔ مرشد کامل کہ روز اول طالب صادق را مرتبہ عمل عطا بخش نکند ہر گز طالب مرشد بہ معرفت اللہ و جمال حق طالب را بر گردن مرشد وبال۔ این مراتب کیمیا آسانکار است۔ مرشد کامل اینست کہ اول طالب اللہ حاضرات اسم اللہ ذات عیان و آنچه در کویہ سنگ پارس افتادہ باشد از ان کویہ پارس بدست تصرف کہ بہ آہن بچسپند زر سرخ گردد۔ مراتب سنگ پارس از عیان ہر علم و ہر حکمت و ہر گنج و ہر جمعیت و ہر ذکر و فکر و ہر ورد و وظائف و ہر تصور تصرف توجہ و ہر علم کیمیا اکیر و ہر علم دعوت تکثیر و ہر دولت و مراتب و ہر نعمت کل و جز و در نعم البدل واقف احوال صاحب توفیق ماضی مستقبل حال لائق نباشد۔ در علم دعوت خواندن جمعیت کہ نعم البدل ازل ابد مبدل گرداند و نعم البدل دنیا با نعم البدل عقبی برساند و نعم البدل ابد و نعم البدل ازل و نعم البدل دنیا ملک سلیمانی و نعم البدل عقبی ہر چہ نعم البدل بتانہ در تصرف آرد۔ اگر جملہ گنج در تصور با تصرف خزائن نبی لاریبی تحقیق بہ بیند و میداند در تصرف بدست آوردہ خرج تصرف کردہ نہ میداند نہیچ سود ندارد۔ و چون نعم البدل حقیقی بوقت تحقیق دم عیسی صفت از ہر نعم البدل با گنج نعمت و سلامت مانند لایحتاج است۔ حدیث قدسی

عِبَادُ الَّذِينَ قُلُوبُهُمْ عَرِيشَةٌ وَأَبْدَانُهُمْ وَحْشِيَّةٌ وَهَيْمَتُهُمْ سَمَاوِيَّةٌ وَثَمَرَةُ الْمُحَبَّةِ فِي قُلُوبِهِمْ مُقَدَّسَةٌ وَخَوَاطِرُهُمْ بَيْنَ الْخَلْقِ جَاسُوسَةٌ سَمَاءٌ سَقْفُهُمْ وَالْأَرْضُ بَسَاطَةٌ وَذِكْرُ أَيْبُسُهُمْ وَ رَبِّ جَلْبَسُهُمْ. حدیث قدسی عِبَادُ الَّذِينَ إِيجَادُهُمْ فِي الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْمَطْرِ إِذَا نَزَلَ فِي الْبَرِّ أَنْبَتُ الْبَرِّ وَإِذَا نَزَلَ فِي الْبَحْرِ حَرَجَ الدُّرِّ. قوله تعالى وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا.

دانا و آگاه باش! غلط و غلطت از دل بتراش اولاً۔ اگر طالب مرید صادق صالح حضرت پیر محی الدین قدس اللہ سرہ العزیز است ہمیشہ در آستین حضرت پیر دستگیر محفوظ اللہ و اگر طالب مرید و اولاد طالح صالح نباشد حضرت پیر در آستین طالب مرید فرزند است۔ ہر کہ با ایشان دشمنی کند و آزار بہ تیغ برہنہ مرگ مفاجات و یا تیغ بیماری و یا تیغ کم رزقی قتل و خراب گرداند۔ ہر آنکس آحق باشد کہ طالب مرید فرزند حضرت پیر را آزار رساند۔ این پیر و زیر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ الْعَاقِلُ تَكْفِيهِهِ الْإِشَارَةُ.

بدانکہ فقیر کامل عارف باللہ را از دو مراتب شناختہ میشود! مراتب ظاہر توفیق و مراتب باطن تحقیق۔ مراتب ظاہر توفیق کرا گویند و باطن تحقیق کرا خوانند۔ ظاہر توفیق آنست کہ با توفیق آنچه گنج تصرف دنیا و آنچه فی السمنوت و الأرض در قبض قید او باشد۔ این مراتب ظاہر لایحتاج صفت کریم گویند و شب و روز آزر گنج ہر چند کہ تصرف کنند کم نگر دد۔ از مشرق تا مغرب تمام عالم رانان دہی کنند لائق است و بر کامل ضرور است بلکہ از گنج بدر کنند نصاب کہ خزانہ اللہ در تصرف کامل بشمار و بی حساب۔ این چنین کامل صاحب توفیق را خطاب غازن اللہ و فوطہ دار گویند۔ ہر کہ این مراتب ندارد بعید و بے خبر از قرب و معرفت پروردگار توحید۔ مراتب دوم تحقیق آنست تحقیق کہ توفیق باطل را بگذارد و معرفت حقیقت حق را بردارد۔ و صاحب مراتب آنست تحقیق کہ صادق صدیق عارف با تصدیق در تصرف اوست معرفت توحید قرب حضور مشاہدہ غرق فی التوحید و غرق فی الدیدار و مشرف ملاقات مجلس انبیاء اولیاء اللہ۔ عالم علم معرفت و عالم علم توحید و عالم علم نظر غالب بر مہتر خضر علیہ السلام و عالم علم لدنی و عالم علم توجہ و عالم علم تفکر و عالم علم وجود و عالم علم فنا و عالم علم بقا لقا معبود۔ اینست مراتب تحقیق مرشد تحقیق روز اول باہر یک مراتب بعلم تحقیق رساند۔ از علم ظاہر تفریق گرداند۔ بدانکہ ای عزیز! معلوم شد کہ لائق ارشاد مرشد آنست کہ ظاہر کسے را با توفیق و باطن برحق تحقیق۔ اول بر طالب فرض عین است کہ مثل محک مرشد را از مراتب تحقیق توفیق امتحان کند۔ اگر مرشد درست نخت طالب را با نظر توجہ مراتب تحقیق توفیق رساند طلب از او ارشاد کہ مرشد کامل تمام است و اللہ از مرشد بے توفیق و بے تحقیق طالب صادق را از مرشد ناقص نا تمام ارشاد گرفتن حرام است۔

ابیات

طالباً! باخبر باشی دام دار دام گردانے بود گشتن طیار
طالباً! گر عاقلی عارف شناس میشناسد عارفان اہل از قیاس
کی بوند این عارفان دل صفا از طالبان زر سیم گیرند بی حیا
بعضی فرقه را ظاہر تحقیق و باطن زندیق چنانچہ خلاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بعضی را ظاہر باطن زندیق چنانچہ فرمودہ
است خدا تعالیٰ در قرآن مجید اَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْهَوْنَ عَنْ الْفُسُوقِ. و بعضی را باطن تحقیق و ظاہر زندیق
گرد کہ روئے نیارند بر شرع اسلام طریق۔ و بعضی را ظاہر باطن تحقیق از حق کہ بر حق گویند حق بشنود حق بیند حق داند۔ راہ
او برستی حق بیزار از باطل۔ صاحب حق کہ بر حق است آزا باطن بر حق است۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کُلُّ بَاطِنٍ
مُخَالِفٌ لِّظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ۔ ابیات

گر یک رنگ شوی یکتا صفا تا بیانی معرفت وحدت لقا
در دو رنگی دل بود روئے سیاه این مراتب کا زبان قہر از خدا

بدانکہ ہفتاد و سہ ملت است۔ و بیچ ملت خود را ذلت نمیکوید و ہمہ کس میگوید کہ ملت من نجات متبرکات۔ پس معلوم شد ہر
ملت را از علم راہ است و ہفتاد و دو ملت را خلاف شرع مخالف سنت جماعت گمراہ است۔ پس معلوم شد کہ فقیر عارف
آزا گویند کہ علم ہفتاد و سہ ملت داند۔ از ہر ملت را علم خواند۔ فرقه ملت کہ سنت جماعت است در حقیقت بحق رساند و ہفتاد
و دو ملت کہ باطل است از علم حق بروئے غالب گردد باطل را دفع گرداند کہ ملت سنت جماعت سعید است کہ اصل
اساس این ملت بر وصل معرفت قرآن شریف مَحْ توحید است۔ بغیر از ملت سنت جماعت ہمہ از تقلید است شقی۔

بدانکہ علم بسیار است۔ بیچ راہ ملت از علم بعید بیرون نیست۔ پس درس علم دو قسم است علم ظاہر و درس ظاہر کہ تمام عالم در
قید شرع شریف قضا۔ دوم علم باطن معرفت لطیف رضا۔ پس در علم باطن ہفت درس است و ہفت علم طریق میخوانند و
ہفت توفیق جمعیت حکمت تحقیق داند کہ بطالبان اللہ را علم عارف مرشد باطن و تمامیت مطالب رساند۔ چنانچہ اول علم
ذکر و درس ذکر و عالم ذاکر۔ دوم علم فکر و درس فکر و عالم فکر۔ سوم علم مذکور و درس مذکور و عالم مذکور۔ چهارم علم الہام و درس
الہام و عالم الہام۔ پنجم علم مشاہدہ حضور و درس مشاہدہ حضور و عالم مشاہدہ حضور۔ ششم علم غرق و درس غرق و عالم غرق۔
ہفتم علم معرفت مشرف دیدار و درس معرفت مشرف دیدار و عالم معرفت دیدار۔ ہُو تُو اَقْبَلْ اَنْ تَمُو تُو ا۔ دوام فی
الانوار مطالعہ دیدار بموجب این آیت کریمہ نصیب انسان کامل است۔ قَوْلُ تَعَالَى مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى قَوْلُ تَعَالَى
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ قَوْلُ تَعَالَى وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عَلِمًا قَوْلُ تَعَالَى وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيتَ قَوْلُ تَعَالَى

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا -

بغیر از تقوی معرفت و توحید اللہ تعالی حاصل نمیشود و علم تقوی و عالم متقی چهار قسم است: اول متقی و علم تقوی فقه مسائل است بر زبان، اکل الحلال و صدق المقال - دوم متقی تقوی بعلم تصدیق است که این را متقی فکر فنانفس گویند - سوم متقی علم تقوی فیض است که فرحت الروح است - چهارم علم تقوی عالم متقی علم تقوی فضل است که مشابده اسرار پروردگار مشرف دیدار است نصیبه از ان روز است - این جمله مراتب متقی یک جامع می شوند آثر تقوی هدایت گویند یعنی ازلی عالم فیض فضلی بموجب این آیت کریمه قوله تعالی لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ - پس این چنین اهل متقی را هم مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در باطن، راهبر و است دیدن دیدار لقا که بعیان است در تماشا و هر دو جهان است هم لقا هم جنت هوا - پس لاهوت و لامکان و مشرف دیدار رحمت رحمان علم است - هر که عالم دیدار نداند و از مطالعه علم دیدار سبق نخواهد هر انکس مجهول و خبر از معرفت باطن وصول نداند - بے حصول است - اگر در راه باطن چنین کرامت و دیدار نعمت و دولت مداومت مشابده حضور لقا مجلس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبودے روندگان راه باطنی همه گمراه شدندے که طالب مرد را شکر است از معرفت اللہ دیدار - و این جمله عالم ظاهر باطن تقوی معرفت ذکر فکر نور حضور مذکور دیدار مشابده مقرب قرب قدس جمعیت جلیل کل جز آن راه کدام است که بیک نظر در قید قبض تصرف تمام است - حاضرات اسم اللہ ذات - جمله قرآن آیات باسم اعظم حاضرات از کلمه طیبات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ مرشد کامل از روز اول سبق میدهد طالب صادق را میکشاید با توفیق و مینماید بعینه عین تحقیق - این چنین مرشد باید کامل رفیق - این است مراتب عارفان صاحب شرع اے احمق! اهل بدعت از قوم زندیق - اللہ بس مساوی اللہ هوس - بدانکه آن کدام علم است که مجموعه فرض طی در یک فرض علم؟ آن کدام علم است که مجموعه سنت طے در یک سنت است؟ آن کدام علم است که مجموعه مستحب طی در یک علم مستحب است؟ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الْعِلْمُ نُكْتَةٌ

ابیات

علم سه حرف است یک نکتہ علم	نکتہ دانی عارف و عالم چه غم
هر علم شرح است علم از معرفت	عالم و عارف خضر عیسی صفت
باحو هر علم را از علم دریافته	علم عین از عین با خود ساخته

علم ع' به علی رساندل لایحتاج گرداند، علم م' در مردان خدا محبت معرفت مشابده مجلس انبیاء و اولیا اللہ را بداند - اینست "العلم دانستن" دل با خدا دوام و ظاهر مطالعه تصوف صفا القلب مدام - اقرار صحیح و قلب با تسبیح - قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِقْرَارًا بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقًا بِالْقَلْبِ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ علم ظاہر مثل چراغ است درخانہ عالم روشنائی است و علم باطن آفتاب فیض رساند۔ عالم باللہ عارف دوام روز بروز نور آفتاب ظہور طلوع زندگلمتات برخیزد۔ پس فقیر آفتاب نور است و دنیا ظلمات۔ قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ بدانکہ العزیز! باید دانست کہ تمام عالم دنیا و دنیا از عرش تا تحت الثری آنچہ فی السموات والارض مثل حجاب است سرہوا کہ برہوا وجود عالم۔ صاحب علم نیز مثل حجاب است۔ پس معلوم شد کہ وجود فقیر مثل دریا است از دریائے معرفت توحید مشاہدہ قرب حضور انوار دیدار نور و عالم از علم حق و قیوم مِنْ لَدُنْهِ دریا است و حباب ہا و کف بر آب دریا بسیار بشمار است۔ ہر وقت کہ آب دریا حباب رافرو آب رود حباب از ہوا خالی میشود و در آب دریا گم گردد۔ ہمہ آب دریا نظری آید اگر چہ عالم تمام عمر تصرف کند در عمل ثواب مرتبہ حباب است نہ آب است و فقیر در دریائے دربی حجاب است۔ بے حجاب را چہ احتیاج ثواب است۔ در میان عالم و فقیر و علما و اولیا ہمین فرق است، چنانچہ فرق حباب و دریا آب۔ اگر چہ حباب فوق الادب اصل حباب از آب است و اگر چہ حباب دریا گشت در آب فقیر ذر است۔ علما مرتبہ دریا فقیر امراتب ذر۔ پس معلوم شد چنانچہ علما مرتبہ علم مطالعہ زبان کہ زبان درد بان تعلق بسر برد و فقیر را علم تصدیق القلب کہ علم تصدیق اسرار ساکن سینہ و قلب دارد۔ عالم ظاہر بزبان سبق دہشا گرد را قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ و فقیر عارف طالب اللہ را سبق میدہد بتوجہ و نظرو طالب اللہ با تفکر دل میخواند کَفَى بِاللّٰهِ و میداند بعیان حَسْبِيَ اللّٰهُ۔ اہل ظاہر را باطن و از علم باطن حجاب است و همچنان اہل باطن را حجاب علم ظاہر است و فقیر عارف باللہ را ظاہر علم مطالعہ بہ چشم ظاہر نظر و علم باطن روشن ضمیر ہم علم ظاہر تفسیر بیان و ہم علم باطن عیان۔ ابیات

علم باطن معرفت رہبر خدا	باز دارد حرص و حسد و زہوا
بی زبانش علم خوانند از رسول	علم باطن برد حاضر حق وصول
عارفان بے سر روند با پایتے جان	آنجا جہان دیگر است دارالامان

ہر کہ دعویٰ بقلب حیات از کدورت خناس خرطوم نجات و سوسہ شیطان و اہمات خطرات بقلب چنین دم زندگی قلب را گواہ مشاہدہ حضور انوار دیدار مشرف بینندگی۔ زندہ قلب ذاکر قلب از غلبات ذکر قلب غرق میشود در مشاہدہ نور جواب صواب الہام پیغام در ماند از قرب اللہ و یا از مجلس محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور۔ پس معلوم شد کہ عالم صاحب تحصیل علم زبانی قال را چہ قدرت کہ دم زند پیش عالم قلب حال۔ اگر دم زند با جذب غضب جلالت خراب کند مجنون دیوانہ مجذوب و زندہ قلب صاحب حال را چہ قدرت است کہ پیش عالم روحانی احوال دم زند و صاحب احوال روحانی را چہ قدرت است کہ پیش عالم صاحب سز عارف وصال دم زند و صاحب سز عارف وصال را چہ قدرت است کہ پیش صاحب فنا بقا مَوْتُوْنَا

قَبَلْ أَنْ تَمُوتُوا قَوْلَهُ تَعَالَى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ دَمِ زَنْدِ وَصَاحِبِ فَنَابِقَارِ اِچِه قَدْرَتِ
 است که پیش عالم فی اللہ ذات فی التوحید نور جامع جمعیت بالقابل جمال دم زند۔ مراتب جامع دروہم وفہم نکتہ لاجلہ ولاعد۔
 ہر کہ مرشد روز اول از حاضرات اسم اللہ ذات مشق وجودیہ مرقوم ہر یک مراتب طے کناند در یک دم کہ تماشا جائے جملہ
 دم ہا در دم سرفراز عطا بخشند کہ در دل طالب اللہ باقی افسوس نماند۔ بعد ازان وجود اولایق تلقین ارشاد فقیر میشود و از ارشاد
 فقیر طالب اللہ روز اول میگردد فقیر بر نفس دنیا شیطان کونین امیر۔ فقیر را قلب قالب ہفت اندام نور فکر او نور حضور مذکور
 او نور حضور و نفس او نور حضور و قلب او نور حضور و روح او نور حضور۔ مرشد کامل کہ طالب صادق را روز اول مرتبہ نور حضور نمی
 رساند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را مرشد خواند۔ و طالب بے نصیب احمق است کہ قدر فقیر مراتب فقیر نور حضور نداند مرشد
 خواند۔ محروم تمام عمر از معرفت بماند ناقص ہوا عجب وریا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا اللّٰہِ سِ مَاسُوٰی اللّٰہِ ہُوَس۔

بدانکہ مرشد کامل طالب اللہ صادق را شش چلہ و شش غلوت و شش مجاہدہ در یکدم و بر یک اثبات قدم و در یک
 مراقبہ و با یک توجہ و با یک نظیر عیان و با یک استغراق و با یک تفکر و با یک تصور و با یک تصرف یکتا گرداند و
 تمامیت رساند و ہفت اندام وجود را پاک و پاکیزہ نماند کہ باز چلہ و ریاضت احتیاج نماند۔ اول چلہ غلوت تماشا
 ازل، دوم چلہ غلوت تماشا شکم مادر، سوم چلہ غلوت تصرف تمام عمر زندگی در دنیا، چہارم چلہ غلوت تماشا قبر، پنجم چلہ غلوت
 تماشا حشر، ششم چلہ غلوت تماشا ابد عقبے بہشت جملہ را امتحان کند و بر کشد۔ بعد ازان وجود طالب لایموت بقالایق
 مشرف لقا کہ در وجود طالب اللہ در دل باقی افسوس نماند از ریاضت وصال بہتر است۔ از آزار دم وصال تمام عمر
 مطالعہ علم علوم قال۔ ازان جملہ بہتر است طرفہ زد مشاہدہ حضوری احوال لازوال۔ بیت

آن علم غیب است بکشاید ز راز نہ مطالعہ قال باشد نہ آواز
 علم است علم از علم در غیب دان معرفت توحید اینست باعیان
 جہل بر کفر است جاہل بر ہوا عالمان را شد لقا قرب از خدا

طلب دنیا و طالب دنیا ہمہ جہل است و طلب اللہ و طالب اللہ ہمہ علم است۔ عین بخش و عین نما و عین صفا و با عین لقا دوام
 با حاضر مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ درین کتاب مطالعہ علم عین روشن ضمیر عیان در تصرف خود آوردن
 مشرق تا مغرب بتوجہ خاتم ختم تمام ملک سلیمانی۔ درین کتاب مطالعہ علم فی اللہ لقا انوار نفس را قتل کند تیغ ذوالفقار بتوجہ
 دیدار۔ درین کتاب مطالعہ علم حضور کہ ہفت اندام میگردد خاصہ خلاصہ نور بمد نظر اللہ منظور۔ بیت

ہر کہ خواہد میشود عارف خدا روز و شب حاضر بود با مصطفیٰ
 بے ذکر ذوق است فکر و فیض بر در حضوری نور شد صاحب نظر

ہر کرباطن با توفیق قوت از طریق تحقیق میشود مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحبت صحیح، آزاچہ احتیاج خواندن ورد و بدست گرفتن تسبیح۔ ہر کرباطن زبان کشاید و مشرف حضوری انوار دیدار و قلب بحضور اللہ میخواند، آزا بدست تسبیح گردانیدن احتیاج نماںد کہ مرشد صاحب قلب بتوجہ قرب حضوری اللہ بیک نظر میرساند۔ ایات

خوش بیا اے طالبا طالب لقا آنچه باشد مال و تن را کن جدا
ہر کہ منکر از لقا محروم تر کور مادر زاد باشد بے بصر
مرشد کامل آزا گویند کہ طالب نجس نجاست اہل نفس خراب حال را بایک نظر بکشد از حرص، طمع، عجب، بگرد و ہوا و با توجہ
برساند بہ معرفت اللہ بالقا۔

بانظر ناظر کنند عارف خدا با توجہ میکنند با حق عطا
از فکر فتنہ شود فریہ بنفس ذکر فکر خام تر اہل از ہوس
طالب صادق از مرشد کامل دو مراتب طلب کردن ضرور فرض عین لازم است، یکے اعتبار در غرق در تصور کہ در تصور
باشعور ہشیار۔ دوم در لاهوت لامکان مشرف دیدار۔ از ان دو مراتب بکشاید! یکی توفیق دوم تحقیق۔ ازین دو مراتب
دو مراتب بکشاید۔ یکے در باطن مطالب کل محبت معرفت مشاہدہ قرب حضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دوم جملگی
تصرف در تصرف آوردن غنایت۔ لایحتاج فقیر عاجز نیست عارف است۔ فقیر مفلس نیست مراتب اعلیٰ با قرب حق
تعالی است فقیر زشت نیست اہل بہشت است۔ فقیر حقیر نیست بر کونین امیر است این چنین عارف فقیر باطن آباد۔ اللہ
تعالی آزا قوت جمعیت باطن دادہ۔ از اعمال ظاہر و در وظائف ذکر، فکر، مراقبہ شد آزاد اخلاص۔ اینست مراتب فقر
خاص الخالص۔ ایات

چہار بودم سہ شدم دو ساختم از دوتی بگذشت یکتا یافتم
این بود توحید رحمت حق عطا این بود فی اللہ فنا رویت بقا
ہر یک مراتب برکت شریعت محمدی علیہ السلام از علم عین است۔ عین بخش و عین نما باطن صفا۔

شرح علم

از مطالعہ علم زبان عالم زبان از مطالعہ علم قلب عالم قلب از مطالعہ علم روح عالم روح، از مطالعہ علم سز عالم سز از مطالعہ علم
نفس عالم نفس۔ این ہر یک علم عالم از علم معرفت توحید مطلق بعید بلکہ اہل حجاب تقلید۔ فقیر را علم معرفت توحید علم الہام علم
قال اللہ تعالیٰ وَ عَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عَلِمًا قَالَ اللہ تعالیٰ عَلَّمَهُ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ از اللہ سبق میخواند و مکان

دیدار مثل بسته نمی تواند و آنچه سبق از الله میخواند یاد ماند و علم مطالعه دور مدور در مجلس محمدی صلی الله علیه وآله وسلم با محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم تکرار گرداند. علم مطالعه و علم محبت و علم معرفت و علم مشاهده و علم قرب و علم حضور و علم جمعیت و علم فنا و علم بقا و علم یقین و علم اعتبار و علم انوار و علم دیدار. اینست عین صراط المستقیم نصیب قلب سلیم طالب بحق تسلیم علم جوهر ایمان و علم غالب شدن بر نفس و شیطان و دنیا. این چنین مراتب نصیب عالم است جاہل دین راه نتوان رفت. این چنین عالم غیب دان و عالم باعیان که باطن از هر یک منزل مقام گنج خزانه الله میدهند نشان تلمیذ الرحمان اویسی قادری. عارف بالله عالم بالله حقیقی راح شاش گویند. بیت

موسیٰ ہم چون موسیٰ بیند گناه خضر باطنی احوال بودند حق نگاه

طالب که از مرشد تحقیق نکند خود را نصیب آنطالب آحق بے نصیب است. مرشد که بر طالب مشرف نکند انوار دیدار پروردگار آن مرشد بخیل بے توفیق رقیب است. مشرف لقارب العالمین در علم است. از علم بیچ مراتب بیرون و بعید نیست و نه خواهد شد. طالب لقاعلم لقا خواند. بحر علم لقا دیگر علم نمی داند. بیت

طاعتی باید لقا طالب لقا بس گرانی بار بردارد خدا

علم لقا با توفیق است که علم لقا بحق تحقیق است. جملگی علم از علم لقا است. هر که منکر از علم لقا مرده دل رو خجل بے حیا است. قال علیه السلام الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ. هر که حیاء ندارد ایمان از کجا آرد؟ مرشد عالم لقا با توجه بعلم رساند و در درس غرق طالب علم لقا میخواند. ابیات

صد بار با تو گفته شد اے طالب!

بے نصیب هرگز نیارد رو لقا

هر که دعوی کرد من طالب لقا

طالب لقا با یک دم و یک قدم

دیدار در انوار بیند عارفان

آنچه بینی از تصور شد لقا

دیدار در دیده بود دیده بدل

قال علیه الصلوٰة والسلام رَأَيْتُ رَجُلًا فِي قَلْبِي. بیت

بাহو در دل من یافته تحقیق تر

دل از دل شد پیشوا صاحب نظر

هر عالم را که علم از معرفت الله نیست آن عالم بی معرفت در قید نفس است. هر عالم را که علم از علم لقا نیست آن عالم بی معرفت در قید نفس است. هر عالم را که علم بقا نیست آن عالم در قید نفس بی حیا است. هر عالم را که علم حضور نیست آن

عالم در قید نفس بی شعور است و ہر عالم را کہ علم از قرب اللہ نیست در قید قہر نفس است۔ ہر عالم را کہ علم از وصال نیست در قید نفس زوال است۔ بیت

نفس را بگذار طلب از روح گیر تا شوی عارف خدا فی اللہ فقیر
قلب نہ لقمہ گوشت است نہ مضغہ دل۔ قلب پر معرفت محبت مشاہدہ انوار مشرف دیدار است۔ مست از ان روز است۔

ابیات

مرشد شہی طالب شہی بی معرفت گر مردہ را زندہ کنی عیسیٰ صفت
تا نگرود غرق فی التوحید نور کی شوی عارف خدا اہل حضور
راہ فقرش دیگر است فیض و فضل نظر بر توحید کن زان کن ازل
کس نیایم طالبے لائق لقا در طلب اثبات جان دہ راہ خدا
پیش مرشد دم مزین ای لاف زن بر زبان اللہ در دل طلب زن

بجز مشرف دیدار انوار مشرف حضور لقا بندہ فکر مراقبہ ورد وظائف ہرگز نگرود باطن صفا بجز مشرف دیدار لقا ہرگز مجلس حاصل نہ میشود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مرشد عارف لقا طالب اللہ را روز اول مشرف لقا علم علوم آزا واضح گردد از علم فنا و از علم بقا عالم در علم روحانی و ہم عالم در علم غیب دانی و ہم عالم قرب ربانی و ہم عالم در علم عین العیانی زندہ قلب و نفس فانی۔ این چنین مراتب صاحب تصور اسم اللہ ذات با توفیق است کہ خاص الخاص طریق تحقیق است۔ بدانکہ جثہ نفس طالب در مراتب نفس است و باجثہ قلب طالب در مراتب قلب است و باجثہ روح طالب در مراتب روح است و باجثہ سز طالب دیدار است و باجثہ یقین طالب در مراتب لقا بین است و باجثہ اعتقاد طالب در مراتب اتحاد است۔ بیت

گر بگویم شرح ہر یک ہر مقام از ازل تا ابد کی گردد تمام
اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ ای جان عزیز! در علم درس و در علم مدرس علم حاصل کنندہ را نام عالم با مدرس همچنان ذکر کنندہ را نام ذاکر و فکر کنندہ را نام صاحب فکر و اہل مراقبہ را نام صاحب مراقبہ ہر یکے را نام بکسب اعلام شد۔ چنانچہ عارف ولی صاحب مکاشفہ صاحب محاسبہ صاحب مجاہدہ و صاحب مشاہدہ و صاحب مجادلہ و صاحب محاربہ، صاحب قرب، صاحب نور، صاحب حضور اولیائے اہل باطن صفا، صاحب نفس، صاحب غوث، صاحب قطب، صاحب روح، ابدال اوتاد و صاحب سز و صاحب درویش، لیکن مراتب فقیر چہیت و این مراتب با جملہ مجمل مجموعہ کہ در شمار آوردیم منصب جملگی با ابتدا بوعے فقر ہم نمی رسند از فقیر است بے خبر از غرق فی اللہ فقیر توحید است نارسیدہ و ہر مراتب و ہر مراتب ایشان از فقر بعید بلکہ

عقل شعور۔ بعد از تحصیل علم عالم طلب مولیٰ کند قرب اللہ غرق نور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور و عالم کہ با جمعیت علم عالم بر حال مانند عقل دانش شعور۔ بعد از تحصیل علم طلب کند معرفت اللہ قرب وصال مشرف نور حضور۔ در مشاہدہ حضوری لازوال است و گواہ علم و راہبر وصال است۔ سیدرا مشکل است بر مذہب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و عالم را مشکل است ہم علما ہم عارف اولیا فقیر را مشکل است باطن ظاہر یکے گردد۔ ہم غنایت ہم ہدایت۔

و علم سه حرف است ع ل م و علم سه قسم است ؛ علم نفس ، علم قلب ، علم روح و عالم سه قسم است ؛ عالم نفس و عالم قلب و عالم روح۔ عالم نفس ہمیشہ در علم عاق و عالم قلب ہمیشہ در مطالعه علم عاقبت با نخر و عالم روح ہمیشہ در مطالعه علم عین۔ از نفس میبیراید علم ہو از قلب میبیراید علم صفا از روح میبیراید علم طلب معرفت اللہ تعالیٰ لقا۔ پس معلوم شد کہ علم ظاہر عالم شریعت را فرض واجب سنت مستحب آنچه علم ضروری و علم باطن عارف باللہ معرفت توحید آنچه علم مشاہدہ قرب فی اللہ حضوری۔ مجلس عالم ضروری و عالم حضوری راست نیاید چنانچہ مجلس آب و آتش چنانچہ مجلس بینا و نابینا۔ دانا و آگاہ باش! آنچه غیر از سوی اللہ از دل بتراش۔ بر عالم قلب و بر عالم روح لازم است کہ با عالم نفس ہم سخن مباحث کہ مرده قلب افسردہ قالب را در قید نفس مطالب دنیا۔

بدانکہ فقر دو طریق است: فقر اختیاری *الْفَقْرُ فَخْرِي وَالْفَقْرُ مَيْتِي*۔ فقر اختیاری را دو مراتب است یکے غنایت تصرف گنج خزانہ دل دوم غنایت تصرف گنج دنیا تمام۔ دوم مرتبہ فقر اختیاری ہدایت معرفت قرب اللہ با ولایت۔ مرتبہ غنایت در قید تصرف ہدایت است۔ دوم فقر اضطراری در بدر روزہ خواری محروم از غنایت۔ شب و روز در فقر شکایت۔ فقر اضطراری فقر مکب است۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَقْرِ الْمَيْكَةِ۔ فقر اختیاری را اساس تصور اسم اللہ ذات قرب حضور است نقش نقاش۔ ابیات

از میان نقش بین نقاش را معرفت توحید این است حق لقا
غرق فی التوحید شو در ذات نور اسم اللہ برد حاضر با حضور
من غلام قادریم و قادری ہم صحبتی با مصطفیٰ حاضر نبی

نفس را قوت قوت چیست؟ و قلب را قوت قوت چیست؟ و روح را قوت قوت چیست؟ نفس را قوت طمع و قوت حرص و لذت مردار و قلب را قوت زندگی مشاہدہ حضور بینندگی قوت دوام بدارد و روح را قوت مشرف لقا قوت قرب اللہ غرق دیدار پروردگار۔ چون طالب اللہ را باطن روشن ضمیر واضح میشود نفس را از قوت طمع و حرص باز دارد و در قید قلب و روح نفس در آید نفس مطمئنہ میشود و صورت نور نماید۔ ابیات

گر بیانی طالباً توحید راز روح قلب و ہم سخن با تو آواز

رفت نفسی از هوا رحمت رسید معرفت توحید دیگر راه ندید
انسان را وصل نور-بیت

کسی را نفس قلب روح نور است فنا فی الله بود دائم حضور است
آخر انتها مراقبه با تصور اسم الله ذات غرق آورد برد از مشرف حضور فی الله نور انوار دیدار پروردگار چیست و چه باشد در
یکدم آورد برد هفت بار و اگر غوطه خورد در بحر کاشفه با جمعیت آورد بالذات مشرف دیدار- در یکدم از مراقبه تا قیامت
میشود خبر دار- عیب و عجب مدار- در راه حضوری معرفت قرب الله حضوری و هر مقام ظاهر باطن حق باطل را با توفیق میکند
تحقیق- صاحب مرشد کامل نعم البدل است که مراتب نعم البدل معما هر دو جهان و هر مقام قفل کشاینده کلید از توحید
است- بیت

مرتبه ایشان نباشد مرتبه با در فنا فی الله وحدت با خدا
هر که از معرفت تصور اسم الله ذات بخواند سبق تماشا بر پشت ناخن به بیند چهارده طبق- ساکن لاهوت و نظر لامکان- این
چنین مراتب بدست آوردن از کامل مرشد آسانکار است- مرشد یک عارف نظاره است! آزا مراتب عیان لاهوت
لامکان بر طالب عطا بخش کردن چه مشکل کار است- هر که کیمیا کیر میداند نکوید و هر که نداند، بگوید و نیز میگویند که من کیمیا
گرام، دروغی و کذاب است- آن احمق مثل گاؤخر- عاملان خویش را پوشتد لایحتاج و مہوسان خراب خروشد محتاج- معلوم
شد کسی علم که عمل تصور تصرف اسم الله ذات کامل حضور و عمل در دعوت ملاقات روحانی قبور علم جمله کیمیا گرو صاحب هنر-
مراتب بحضور خود آوردن آزانیت مشکل و دور- بشنو ای عزیز! اینست مراتب طالبان صادق و مرشد کامل اہل
حضوری- ای احمق اہل مغرور- ابیات

بانظر و ز خاک را میگردد اند زر و ز سیم و زر بہتر بود عارف نظر
نظر عارف می رساند با خدا بانظر عارف بخشند کیمیا
کیشناسد عارفان حق معرفت بانظر زنده کند عیسی صفت

کامل در هر علم آورده در معرفت فقر قدم برد و احمق ناقص لاف زنده- مرشد کامل فقیر معرفت و عامل در علم دعوت دم زنده
عیسی صفت آنست جمله کیمیا و جمله علم و جمله مرتبه و جمله حکمت و جمله مقامات ذات صفات جمله طے کند حی قیوم-
از حضرات اسم الله ذات طالب صادق را از حضرت آدم صغی الله جملگی ارواح انبیاء نبی مرسل اصفیا خاتم النبیین رسول
رب العالمین محمد رسول صلی الله علیہ وآلہ وسلم و از محمد رسول صلی الله علیہ وآلہ وسلم باہر یک ارواح ملاقات اولیا الله ولی الله
و علما باللہ غوث قطب ابدال او تا ذابل مراتب منصب مومن مسلمان تا قیامت باہر یک دست مصافحہ کند و بنام آشنا

شود۔ بعد از ان ملاقات با سلطان الفقر۔ این است سبق روز اول طالب صادق صاحب لائق نظر ظاهر مثل حضرت موسیٰ کلیم اللہ و باطن بپیر سفر مثل حضرت نبی اللہ خضر۔ مرشد یکہ روز اول طالب صادق را نرساند باین مراتب حقیقی احوال حق طالب بر مرشد وبال و مرشدی و طالبی نہ آسانکار است۔ در مرشدی و طالبی عظیم سزا سرار پروردگار است۔ این چنین مراتب را چه داند کسانیکہ احمق گاؤ عصار است۔ علاج روح ہمہ از لذت و جمعیت و شوق معرفت از قرب اللہ بزرگی است۔ و افعال نفس ہم از سر ہوا لذت نجس تمامیت پلیدی و گندگی است۔ و اعمال قلب ہم حیات و زندگی بحق پسندگی است۔ کاملیت تصور آنست کسی را در تصور صورت در خواب بیدار کند اگر مسلمان باشد توجہ تصور در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحضور باشعور مشرف گرداند۔ نعمت و دولت عربت و مشرف ہدایت و ولایت غنایت تعلیم علم و تلقین تصور اسم اللہ ذات بد پانچنانچہ در خواب بہ بیند پنجم روحانی چون از خواب بیدار میشود حقیقت اظهار میکند بیانی وجود میگرد و دظاہر ہر یکے را گردد باطن ظاہر۔ و اگر صورت کافر باطن در خواب تصور گرفتہ در آتش دوزخ اندازد و در خواب گرفتہ در آتش دوزخ اندازد و در خواب عذاب آتش دوزخ معذب خراب گردد و تماشا بہشت دیدہ و لذت چشیدہ باشد و کافران چون از خواب بیدار شوند بذر کلمہ طیب با آواز بلند لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ۔ إِلَّا سَلَامٌ حَقٌّ وَالْكَافِرُ بَاطِلٌ۔

شرح ذکر

ذکر از اہل تقلید بسیار است و حجت از انا حجاب بیشمار است۔ دلیل شرح ذکر ذکر از اہل توحید مشرف دیدار است۔ ذکر یکہ حجاب پرده بردار از قیما بین العبد و پروردگار است۔ آیات

ذکر یک درد است باشد لدوا شد شفا از درد و ذکرش بالقہ
ذکر یک سوزست سوزد مغز و جان سوز از لاهوت بہ برد لامکان

اصل ذکر ہفت است با ہفت اندام قلب قالب بہ جان تمام و از ہر یک ہفت ذکر ہفتاد ہزار علم حکمت و ہفتاد ہزار قرب نور و ہفتاد ہزار معرفت توحید دیدار کہ آرا تجلی توفیق۔ از مشاہدہ تحقیق توحید جمعیت تصور کل و تصرف کشائندہ از ہر گنج طلسمات و جود معومات مشکل لائق حوصلہ وسیع کامل الوجود اولیا اللہ عارف باللہ۔ جملہ ہفت ذکر عظیم و ہفت اندام قلب سلیم صراط المستقیم اینست علم با اعتقاد و بالیقین چنانچہ اول ذکر عظیم ذکر حامل شروع تلقین ذکر حامل در تصرف گنج غنایت لایحتاج طالب کامل الغنایت لاشکایت۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَذَابُ الْجُوعِ أَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ دوم ذکر عظیم ذکر نور بشرع تلقین ذکر نور از سر تا قدم ہفت اندام قلب قالب طالب اللہ را میگرد و در مشاہدہ نور ذکر نور مجاہدہ با تصور اسم اللہ ذات مشرف حضور طالب یکبارگی رسید بہ مطالب۔ سیوم ذکر عظیم ذکر

بقا بشروع ذکر بقا غرق فی اللہ فنا۔ از ذکر بقا ذکر مشرف معرفت لاہوت لامکان توحید لقا طالب یکبارگی رسید بہ مطالب۔ چہارم ذکر اعظم مغز بیدار بشروع تلقین ذکر مغز بیدار ذکر غرق فی الانوار مشرف دیدار پروردگار با علم الیقین و علم الاعتبار طالب یکبارگی رسید بہ مطالب پنجم ذکر عظیم حی زندہ، بشروع تلقین ذکر حی زندہ ہفت اندام قلب قالب تمام زندہ با عیان لاہوت لامکان تماشا ہر ذرہ ہزار عالم کل مخلوقات کونین بہ بیند۔ ششم ذکر الحق حقائق حقیقت معرفت توحید حق بردارد۔ باطل حرص، طمع، حسد، بجز ہوا یا بگذارد و ناظر بانظر طالبان اللہ را روز اول میرساند بہ مجلس حضرت خضر۔ طالب یکبارگی رسید بہ مطالب۔ ہفتم ذکر عظمت العقاب محرم اسرار خدا نہ خدا نہ یکدم از خدا جدا۔ طالب یکبارگی رسید بہ مطالب۔

آن کد ام علم راہ است کہ مشرف شدن بیدار الہ است۔ آن کد ام علم بقا است کہ مشرف شدن برب العالمین بقا است کہ بیدین دیدار خدا شد روا۔ بشنو اے احمق در قید نفس ناقص اہل ہوس اہل خشم نالائق اہل غم و اے بیدانش بی شعور مردہ دل بی خبر از معرفت اللہ قرب حضور۔ محروم از مد نظر رحمت اللہ نا منظور۔ شرح دیدن دیدار پروردگار قلب سلیم نہ قلب سلب مردہ و قالب افسردہ عالم جاہل حمار۔ كَمْ قَلِ الْجَمَّارِ يَجْمَلُ اَسْفَارًا ط طالب نفس و مرید دنیا در قید شیطان بدکار۔ ہر آنکس بعید از معرفت اللہ توحید ہرگز اعتبار نیارد بر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در دنیا و بہ مولی دیدار۔ مگو احوال او۔

بدانکہ بعض مردود اہل بدعت عکس معکوس حسن سرود بخط و خال تشبیہ میدہند بیدار معرفت وصال کاذب دروغی در مراتب زوال بے جمعیت و پریشان احوال۔ سوی اللہ غیر مخلوق را با صورت مخلوق تشبیہ دادن موجب کفر است و شرک است۔ بدانکہ ازل مقام است و ابد مقام است و از عرش کرسی لوح و قلم تا تحت الثری مقام است و بہشت مقام است کہ باہر یک مقام و در ہر مقام خدا تعالی را تشبیہ دادن دیدار روانیت و نیست روا کہ در مقام مشرف دیدار خدا گوید کافر شود از سر ہوا است۔ این است مراتب دیدار لقا کہ مشرف دیدار رب العالمین لقا محض فیض فضل عطا لقا است کہ رحمت و نعمت خدا است کہ از رحمت خدا کہ از اسم اللہ ذات پیدا میشود شعلہ تجلی انوار کہ در ان انوار و در آنوقت شان نشان جائے مقام ہیچ نہ ماند۔ آرا آثار این است در لامکان مشرف لقاے دیدار۔ ہر کہ منکر میشود از قوم کاذب منافق کفار۔ دیدار لقا تحقیق است کہ با قدرت اللہ رفیق است۔ بیت

نیست آنجا ازل و ابد و نیست دنیا نہ بہشت

آن مکان لامکان است دیدار از سرشت

در انوار دیدار آنچہ میداند مثل بستہ نمی تواند و آنچہ کلام اللہ مع اللہ دور مدور میخواند تا قیامت یاد ماند۔ ابیات:

اللہ ہر کرا خواہد نماید عین راز
 اللہ ہر کرا خواہد بہ بخشد با حضور
 اینست علم راہ دیدار لقا۔ لقا را علم گواہ آگاہ نگاہ۔ بعضی رالقا جمعیت بخش کند و بعضی از لقا مجذوب شود و بعضی را از لقا شب روز
 میشود دیدار آہ آہ اِنَّ لِلْمُشْتَاكِ الْمُدَيِّرِينَ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ۔ اینست مراتب فرد تو حید تجرید تفرید۔ قوله تعالی فَمَنْ
 كَانَ يَزُجُّوْا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ اَحَدًا۔ عمل صالح و عبادت قدیم متوجہ
 شدن بدیدار لقا کہ حاصل میشود و اصل را از علم بقا۔ آیات

گر شوم در غرق دیدارش دوام
 باخبر باهو بود یا هو بخوان
 ہر کہ از خود گم شود آنجا چه دید
 ہر کہ منکر از خدا و ز مصطفی
 گر لذت دیدار را شرح کنم
 گر بیانی زود بینی طالبا
 اہل پیغام است موت از معرفت
 قوله تعالی فَاَيُّهَا تَوَلَّوْا فَتَحَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ آیات
 ہر طرف بینم مشرف شد لقا
 از لقا اللہ رو نگردانم بجان گرجان بود
 جام نوش ہرگز نہ ترسد جان بی جان
 دیدہ بر دیدار دل باشتغال
 از لقا رو نگردانم دوام
 آوردم رو بسوی قبلہ چو او قبلہ نما
 اگرچہ از تن سر جدا جان میشود
 ساکن لاہوت نظرش لامکان
 غرق فی التوحید عارف دم وصال
 ہر کہ روئی گردانہ کافر تمام

فقیر اہل اللہ کہ ہفت اندام با تصور اسم اللہ ذات تمام نور ظاہر تصرف در خلق مشہور و باطن تصرف معرفت در ہزردہ ہزار
 عالم در مجلس انبیا و اولیا اللہ ذکر مذکور و در تمام فرشتہ مؤکل جن انس احوالات ظہور۔ اینست مراتب فقیر باطن معمور۔ این
 چنین مراتب برکت از تصور اسم اللہ ذات است۔ از ہر مراتب حاصلیت ثواب است و از تصور اسم اللہ ذات بے حجاب
 است، لیکن از تصور شیطانی در بانی باخبر باش۔ بدانکہ اسم اللہ ذات مثل فرمان است و صاحب تصور اسم ذات فرمان
 بر عارف صاحب نظر۔ ہر کہ اسم اللہ ذات فرمان را با عزت نبرد ہر آنکس نافرمان فرعون شود۔ المطلب آنکہ کسیکہ

بامشاہدہ با قرب اللہ دوام حضور حصول الوصول است، سخن او گاہے غلط و خطا نشود کہ از قرب اللہ قبول است برکت مستی
استی۔ این چنین فقیر از بان سیف اللہ مثل تیغ زبان قتل قاتل میسر آید۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اُقْتُلُوا الْمُؤْذِيَاتِ
قَبْلَ الْاِيْذَاءِ۔ این مراتب را چہ داند اہل الہوا کہ در یک دم تمام عالم را می کنند فنا و با توجہ تمام عالم را می کنند بقنا بہ حکم خدا
و با اجازت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ در علم عمل فقر اہل حضور غرق توحید فی اللہ فنا ذکر نور اسم اللہ جلالی جمالی ہرگز
سخن او نباشد از حکمت اللہ تعالیٰ خالی۔ بیت

مست را فکری نباشد از جلال غرق فی التوحید اللہ با وصال

فقر یکہ غرق دوام مشرف متوجہ با دیدار نظر نہ کند ہرگز بر جیفہ دنیا نجس نجاست گندہ بد بوئے مردہ حرام مردار۔ باید دانست
کہ شیطان بردشمنان خدائے غالب میشود و بروئے غلبہ غفلت میکند و دوتان خدا بر شیطان غالب۔ آنکس کہ حقیقی بحق
طالب اہل توفیق فی اللہ با حق رفیق بیشک۔ قوله تعالیٰ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ط وَ كَفٰی بِرَبِّكَ
وَ كَيْفًا بردشمنان خدا نفس ہوادر بدر میکند خوار تر خوار بحرص و طمع دوام حیران و پریشان و دوتان خدا بر نفس مرکب
سوار۔ با علم یقین و با علم اعتبار و با علم دیدار دوام حضوری و غرق فی النور۔ پس دوتان خدا از کدام عمل خیر شناختہ می شوند
و دوستی، محبت، معرفت خدا از کدام چیز حاصل گردد؟ از مرشد کامل و اصل را کدام مراتب است؟ یکی ذکر نور دوم تصور
حضور و تصرف حضور و توجہ حضور و فکر حضور۔ ذکر نور و تصور حضور ہرگز حاصل نمیشود بجز عمل دعوت اہل روحانی قبور۔ ہر کہ بر قبر
اولیا اللہ با خلاص اعتقاد بزیارت میرود آنچه داند آیات با متصل اسم اللہ ذات و اسم اعظم کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ قرآن بخواند و خواندہ بار روحانی متوجہ گردد و با فکر مراقبہ در آید روحانی بیشک در نوقت از قبر می بر آید چنانچہ
میسر آید مار از پوست۔ پس آورد برد روحانی را از قبر بچنان است چنانچہ غواص را آورد برد از آب دریا۔ اگر صاحب
توفیق است می بیند و اگر مردہ دل است نمی بیند اگر چہ تمام عمر بر قبر بخواند و بہ نشیند و صاحب باطن را از برائے کار دینی
و دنیوی روحانی متکلم میشود۔ بزبان نفس اہل نفس را متکلم و روحانی بزبان دل و قلب صاحب قلب و دل را و روحانی متکلم
میشود صاحب روح را بہ زبان روح و روحانی متکلم میشود بزبان سر صاحب سر را۔ از کلام و ہم سخن و جواب با صواب
روحانی بیچ شک نیست و ہرگز خلاف شرع نباشد و نخواہد بود۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذَا تَحَيَّوْا تَحَمُّدًا فِي الْاُمُوْرِ
فَاَسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ برکت تصور حضور و ذکر نور مراتب نور از ترک توفیق است۔ توحید و تصور حضور توکل تحقیق
است از تجرید تفرید۔ ابیات

ذکر حق نور است فکرش با حضور بے حضوری ذکر فکر و بعد دور
ذکر را بگذار مذکورش مگو احتیاجی نیست ذکرش روبرو

نیز شرح دعوت اہل قبور

گر ترا علم است دانش باشعور نظر کن بر مردگان اہل القبور
 عاقبت تو جائے خانہ شد قبر کس نہ برده در قبر این سیم و زر
 علم میباید علم بہر از عمل جز محبت حق دگر باطل نخل
 مرد عارف عالم باللہ آنت از قوت قرآن از قوت قرب معرفت اللہ در قبر قلعہ میسازد با جمعیت پدرانوار از تجلی تقا مشرف
 دیدار کہ گرد نیاید نار۔ دعوت قبور ہر آنکس خواند کہ از حال از اہل احوال قبور کشف الانوار روحانی بوقت خواندن تسبیح حجاب و
 مخفی پردہ نماند۔ بعضی بخواندن دعوت قبور روحانی متکلم جواب صواب بعضی رجعت خورده خانہ خراب بعضی بے حجاب بعضی
 در گریہ جان کباب بعضی بہ درد نور شب و روز آہ آہ از خوف رجا نظر نگاہ۔ المطلب آنکہ حقیقت حاصل کردن مراتب قبر عظیم
 کبیر و مراتب ادنی قبر صغیر از کدام طریق با توفیق تحقیق معلوم میشود کہ قبر چند قسم است و روحانی مراتب خطاب چند
 اسم است مراتب با مراتب منصب با منصب احوال با احوال۔ بعضی قبر اہل نفس در قید قبر معذب عذاب احوال
 خراب۔ بر قبر خواندن نفسانی آواز از جنونیت و خطرات و اہمات و وسوسہ شیطانی بازی دہندہ و راہ زندہ و دفع کنندہ و
 رجعت رجوع غیر بخشندہ زد برد ہر گز ہم مطلب بتماہیت نہ برد و بعضی قبر اہل دل روشن ضمیر تر مردہ جان زندہ فقیر اولیا
 اللہ بر قبر او خواند جمعیت سرشت بہ از جنت بہشت آواز مؤکل فرشتہ موافق حال احوال۔ شعلہ انوار از میان قبر زندہ
 مہمات مطالب رسد دستگاری و کم آزاری۔ و بعضی قبر اہل روح بخواندن خوانندہ از سر تا قدم طلوع زند تمام ہفت اندام
 بدن روشن میگردد همچون تابش روح و دل موج زند چنانچہ طوفان حضرت نوح۔ روحانی ہم صحبت میشود و خوانندہ بہ مطالب
 رسد۔ و قبر اہل اسرار قدرت الہی بکشاید و بعینہ عین مینماید۔ و بعضی اہل اللہ نور است بر قبر ہم نشینی خواند صاحب نور مجاہدہ
 مشاہدہ انبیا اولیا اللہ بیشک گردد حضور۔ عارف روحانی نور از ایمانست از ان قوت با مردم میشوند۔ از میان قبر او آواز ذکر
 حقیقت مذکور۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا تَحَيَّوْا فِي الْأَمْوَالِ فَاسْتَعِينُوا مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ۔ آواز از
 قبر روحانی و جمعیت جاودانی مراتب صاحب تصور اسم اللہ ذات حضور است کسی را کہ ظاہر باطن یکی گردد۔ بیت
 عمل قرآن و قبر قرب از خدا این عمل حاصل شود از مصطفیٰ
 قبر مثل خانہ شیر است و در قبر روحانی شیر ز بر قبر ہر آنکس خواند کہ قوت توفیق داشته باشد حضرت عیسیٰ و خضر۔ بیت
 قبر بیشہ شیر در قبر فقیر شہسواری شیر خواند یا بصیر
 قبر اولیا اللہ را قلعہ نور است و روحانی دوام مشرف حضور است۔ ابیات

ہر کرا شد معرفت وحدت لقا
 ہر کہ خواهد معرفت توحید نور
 باروحانی راہ روحی راہبر
 با یکدگر شد ہم سخن با ہم کلام
 ہر کہ این راہ نداند بے عمل
 بے سرے رفتند اولیا
 باحوّ تو بہر از خدا این راہ نما
 خوش بخواند بر قبر آن اولیا
 شد حضوری راز با اہل القبور
 باتصویر می رود اندر قبر
 ہر حقائق یافتہ و ز خاص و عام
 با وسوسہ خطرات شیطانی غلغل
 روز اول شد مشرف بالقا
 سر ز گردن کن جدا بہر از خدا

عارف عالم بانکہ صاحب استغراق فی اللہ آورد برد اہل حضور پروردگار آزاچہ خوف از موکل جنونیت و چہ احتیاج گرد
 گردیدن حصار۔ از وجود او شعلہ نور اللہ چون می خیزد کہ از گرمی عرت نور اللہ موکل و فرشتہ جنونیت از وسے حملہ میگریزد۔

بیت

مرد باشد حق شاید با حضور آن وجود لائق است دعوت قبور

شرح دیدار لقا

بدین دیدار پروردگار مشرف لقا از کدام طریق موافق شریعت رواست۔ دیدن خدا پنج طریق: اول در خواب نوم
 اخیر۔ دوم مراقبہ مخ موت است محرم محبت و محرم معرفت۔ این را موت الوصال گویند و موت بلکہ از موت غالب تر
 مَوْتُوَا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوَا کہ با عین العیان است عارف لاہوت لامکان است۔ این را موت انوار ذات۔ از علم اہل
 فتوحات و موت غرق ذات الانوار مشرف کنندہ لقا دیدار عارفان اولیا اللہ ازین موت مطلق حیات یافتہ و موت معرفت و
 موت مشاہدہ قرب اللہ و موت مجلس انبیا اولیا اللہ را رفیق با توفیق تحقیق ساختہ و جشمات را با جہ حیات آراستہ۔ این
 است موت رحمت را از ہم سخن بے آواز مشرف تمام بے زبان کلام قُمْ يَا ذَنْ اللّٰهُ حَيٌّ فِي الدَّارَيْنِ۔ ولی اللہ درین
 مقام موت و حیات یکی گردد۔ ابیات

باتصور اسم اللہ لازوال است
 کسے داند کہ ہرگز آن نداند
 مراتب عاشقان دیدار بین است
 حیاتی شد بقا بہر از لقا شد
 گر بہ بینم ہمہ اندر وصال است
 حجاب خود ز خود رویت بماند حق نگار
 ز حق با حق رسد حق الیقین است
 کسی این جا نہ بیند سر ہوا شد

اگر گوید کسی دیدار فردا
خدا بیند مرا من چون نه پیغم
لذتے و ز جاودانی لذت دیدار به
که فردا شد به آزا صد پیردا
که امت از محمد پاک اویم
الہی مرتبہ دیدار دادی طاقت دیدار دہ

اہل محبت و اہل ذکر فکر و اہل معرفت و اہل مذکور حضور و اہل مقرب حق مشاہدہ نور و اہل تجلی غرق دیدار و اہل مشرف لقا فنا بقادر و بیش فقیر ولی اللہ اولیا اللہ و اصل عاشق عارف عالم عامل جامع کامل مکمل اکمل رہنما خلق، غوث، قطب ابدال، اوتاد اختیار صاحب باطن معمور و وجود صفا ہم مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ این چنین جملہ صاحب مراتب اہل نصیب را از کدام احوال شناخته میشود کہ اہل اللہ اہل دیدار را نفس بیمار است و بیمار را گویائی و شنوائی و بینائی و لذت خوردن ذائقہ ہرگز خوش نیاید بجز حضور مشاہدہ دیدار و شنوائی دیدار و بینائی دیدار و لذت ذائقہ دیدار کہ آزا طعام نور سرائور نور میگوید۔ آیات

طلب کن دیدار دائم تا شوی طالب خدا
ناقصان را سال پنجہ کاملان را روز پنج
پنج گنج نیز ناقص دم زدن بہ برد حضور
دم زدن ہم دیر باشد طرفہ زد حاضر کند
این ہر یک مراتب ناقصان را راہزن شد طالبان
باہو راہ مردان با توجہ بانظر ناظر قلب
طالب طلب نام خود را ہمہ کس بہ مطالب خویش مطالعہ کتاب مطلوب شب و روز میخواند و مریدان طالب در طلب مردار بسیار است و مریدان در طلب طالب جیفہ بیشمار است و خلیفہ خلافت خلاف لاف زن از حد زیادہ کار است۔ آیات

کس نہ پیغم طالبے توفیق تر
ہم مریدی طالبی از بہر خویش
کس نیام مرد مرید از نظر
در پیش بسیار است بدکیش بیش
عارف عیان نظارہ بین مشرف دیدار است آزا امروز فردا چہ کار است؟

گر نہ بیند کور مادر عیب نیست
میدہ دیدار میگوید بہ بین
گر نہ پیغم میشود مشرک تمام
بزر شد اظہار آن از غیب نیست
ہر کہ آواز او نہ بیند شد لعین
روئے من باروئے او باشد ہر مدام

قوله تعالیٰ اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

نور دیدارش نہ جشہ داشتند نفس قلب و روح را بگذاشتند

باہو ابتدا نور است آخر گشت نور نور از شد نور، نور از شد ظہور

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْيَتَاهَايْتُ هُوَ الرَّجُوعُ إِلَى الْبِدَايَةِ مرد آنست کہ با ابتدا و انتہا میرساند در یک ساعت اینست مراتب ظاہر توفیق و باطن بحق رفیق تحقیق۔ بیت

ہم چون ابلیس است مانع شد لقا رحمت خدا بروے کسے را شد لقا

بدانکہ فضل لقا نصیب عالم فقر عالم تقصیر و علم عالم تاثیر و علم روشن ضمیر و علم ناظر نظیر و علم بر نفس امیر و علم فنا فی اللہ فقیر و علم کیمیا اکیر و علم دعوت تکمیر و علم تمام عالم گیر و علم ذکر لازوال و علم فکر فنا لنفس وصال و علم معرفت لازوال و علم محبت احوال و علم طلب طالب یار و علم مشرف دیدار و علم ورد وظائف و علم مراقبہ و علم مکاشفہ و علم مجادلہ و علم محاربہ و علم محاسبہ و علم مذکور و علم الہام و علم نور و علم حضور و علم مجاہدہ و علم مشاہدہ و علم قرب و علم قدس و علم تمثیل و علم وہم و علم دلیل و علم عیان و علم تصور و علم تصرف و علم تفکر و علم توجہ و علم استغراق و علم کلید و علم قفل و علم جامع و علم جمعیت و علم فنا و علم بقا و علم خلاف نفس و علم صدیق القلب و علم توفیق روح و علم تحقیق سز و علم اعتقاد و علم اتحاد و علم یقین و علم تعلیم و علم تلقین و علم ہدایت و علم غنایت و علم ولایت و علم لانہایت و علم تجرید و علم تفرید و علم فیض و علم عطا و علم علوم و علم حی و قیوم و علم رسم رسوم۔ ہمہ علمہا از برائے تحقیقات حق و باطل برتن لباس شریعت پوش و در شریعت بکوش و فرمان شریعت بردار و آنچه غیر شرع بدعت نافرمان است بگذار۔ بعد از ان قدم در فقر بزن و روئے بیدار اللہ معرفت آرو بہ ہر علم و ہر عبادت و ہر ثواب از برائے بے حجاب اللہ شدن، معرفت دیدار است۔ پس معلوم شد کہ مراتب دو قسم است: یکے مراتب مردار باطل۔ دوم مراتب دیدار بحق است کہ از حق است۔ خدا تعالیٰ کہ بندہ را پیدا کردہ برائے معرفت مشرف عبادت دوام دیدار نہ از برائے مردار۔ قولہ تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ آمَنِي لِيَعْرِفُونِ۔ باید دانست کہ در علم عالم بیار است۔ از ہزار کس عالم کہ علم خوانندہ مشرف دیدار است۔ بجز علم دیدار دیگر علم ندانند بجز دیدار خواند و شاگرد و طالب مرید آرا سبق از علم دیدار دہد۔ بہ تحصیل علم دیدار رساند۔ قولہ تعالیٰ حَسْبِيَ اللَّهُ۔ وَ كَفَى بِاللَّهِ۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ جواب بگو علم دیدار از کدام علم راہ است؟ و علم دیدار را کدام علم گواہ است و علم دیدار را کدام آشنا و رفیق ہمراہ است۔ علم دیدار تحقیق است از اسم اللہ کہ اسم اللہ بیدار اللہ رساند و علم دیدار را گواہ حاضر است کلمہ طیبات است لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ۔ ہر کہ کلمہ طیب را از کلمہ طیب میخواند کلمہ طیب بہ مشرف دیدار گرداند۔ و استاد عالم علم دیدار رفیق مرشد کامل با توفیق است کہ با نظر توجہ روشن ضمیر با عیان گرداند و با نظر تصور حضور برساند۔ پیر مرشد کہ علم حضوری مشرف دیدارند طالب مرید را در مرتبہ ذکر فکر خراب گرداند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را پیر مرشد خواند۔ دیدار فضل العطا بخش

خدا۔ اینست مراتب عارفان مشرف لقائے۔ ہر کرا باور نباشد مردہ دل کور چشم بے حیا۔ قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ
أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ ۖ أَغْرَىٰ اللَّهُ كُورَ كُورٍ ۖ وَمَنْ يَرِثْهُ يَرْثْهُ ۚ وَلِلَّهِ يَرْجَعُ الْكُورُ ۚ بَلَىٰ ۚ لَئِن لَّمْ يَظْهَرِ عَلَيْكُمْ آيَاتُ رَبِّي فَمَا لَكُم مِّنْ لَّا تَعْبُدُونَ ۚ وَمَا تَدْعُوهُم بِإِلَٰهٍ غَيْرِ اللَّهِ تَكْفُورًا ۚ
شیطان لعین۔ آیات

در درس دیدار خوانند بے زبان	بے چشم عارف بہ بیند باعیان
شد مطالعه موت علم از معرفت	عالم دیدار باشد این صفت
جسم انوارش بحاضر داشتند	نفس و قلب و روح بگذاشتند
اصل از نور است وصلش نور شد	ابتدائے انتہائے بحضور شد
مرشدے باشد چنین عالم لقا	طالبان را میکشد کبر و از ہوا

عالم چند قسم است: عالم در علم تفسیر و عالم در علم مشہور و عالم در علم شب و روز بود و وظائف مطالعه دعوت بذکر فکر مذکور و عالم در علم دنیا و دماغ پر ہوا محروم از معرفت خدا بہ کبر مغرور و عالم در فنائی اللہ دیدار نور و عالم در علم مجلس محمدی حضور۔ کہ اساس فقر بہ علم فقہ است و عالم فقہی دو قسم است۔ یکے فقہی از مسائل تا شرف فقہ فنائے نفس۔ این عالم عارف باللہ تقویٰ توفیق از دیدار است کہ بے زار مردار است۔ دوم فقہی فر بہ نفس در انا کبر ز یاد رقید ہوا۔ آیات

موسیٰ را معراج شد و ز معرفت	اگر باشد خضر عیسیٰ صفت
مردہ را زندہ کند با دم نظر	بچو قصہ مجلس موسیٰ خضر
ہر کہ بیند از گناہ در خود نگاہ	ہر کہ یابد راہ بنماید براہ

نیز شرح کل جز

دیدار ہیج مقام تعلق ندارد نہ امروز دنیا نہ فردا قیامت نہ بہشت کہ اللہ تعالیٰ را در مقام تشبیہ دادن موجب شرک است۔ پس دیدار چہ طور میشود؟ از سر تا قدم علمی بخشند نور و در آن انوار میشود دیدار و در آنوقت دیدار را ہیج مقام جائے نباشد نام آثار این است لا ہوت لا مکان۔ بشنوای احمق پریشان! لائق دیدار آنست کامل انسان علم مسخرات جنونیت در قید آوردن طریق دیگر است و علم مسخرات مؤکلات فرشتہ در قید آوردن طریق دیگر است۔ علم مسخرات ملاقات مجلس ارواح انبیا اولیا اللہ مومن مسلمان در قید آوردن بخواندن و اسم اعظم وجود معظم توفیق دیگر و علم ذکر فکر و وظائف سیر طبقات ہفت طبق زمین و نہ فلک آسمان تماشا عے عرش کرسی و مطالعہ لوح محفوظ این دیگر است۔ این چنین مراتب ہا ہمہ بے جمعیت پریشان احوال بعید و بے خبر از معرفت اللہ قرب توحید وصال و علم انوار مشرف شدن دیدار پروردگار این

توفیق با تحقیق دیگر است و علم فنا و علم بقا و علم صفا و علم مشرف لقا این توفیق طریق است با تحقیق دیگر است۔ و علم سز اسرار معرفت، محبت مشاہدہ، طلب طے حی و قیوم روشن ضمیر و اخ معلوم فتح الابواب، فرحت روح زندہ قلب، نفس معذب خراب شب و روز از تصور اسم اللہ ذات جان کباب، بے حجاب فی اللہ دوام مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحضور مشرف نور بمد نظر اللہ منظور با توفیق این طریق تحقیق دیگر است۔ این جملہ علم علوم حی و قیوم و جملہ علم رسم رسوم بر یک قدم و در یک دم و بیرنج و بیریاضت بکلم اجازت طرفہ زد حاصل کند و اولیا اللہ واصل شود۔

آن کدام راه است آئینہ گل و جز نما روشن صفا مشرف لقا معلوم کنندہ کل و جز مخلوقات آنچہ فنا بقا تصور اسم اللہ ذات حاضرات است و تحقیق با توفیق حاضرات کلمہ طیبات است لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ۔ این راہ کلید است۔ این راہ منکر ہر آنکس باشد کہ بیدین مصاحب شیطان لعین از اہل تقلید است و برین راہ جان فدا کند ہر آنکس طالب اللہ کہ در طلب دیدار توحید است مثل حضرت رابعہ و سلطان بایزید است۔

شرح تصور برزخ مشاہدات و حال لازوال بے مثل بے مثال

باید دانست تصور تصرف برزخ توجہ اصل تفکر بر وصل است آزا برزخ گویند۔ تصور برزخ بجز مشاہدات دیدار انوار تجلیات آنچہ ذکر، فکر، مراقبہ، ورد و وظائف کہ تعلق و ہم خطرات و اہمات عمل نفس شیطان عمل دنیا ہر سہ را از دل جدا گرداند می کند منسوخ۔ تصور مشاہدات غیب الغیب انوار از قرب اللہ دیدار است۔ تصور مشاہدات از تصور لقا است از قرب اللہ لقا است۔ تصور مشاہدات از تصور نور از قرب بمد نظر اللہ منظور است۔ تصور مشاہدات از تصور ذکر الہام مذکور از نفس فنا و روح بقا نہ از تماشا، حور قصور است۔ آیات

در تصور شد تصور راز حق	میراید در مطالعہ دل ورق
و ار دانی ہر علم شد راہنما	روزِ اوّل سبق خواند از خدا
خرمی خوشوقت گردد راز بین	عین را با عین بیند بالیقین
عالم و فاضل شود عارف کرم	از علم عین است عالم را چہ غم
علم رسم و با رسوم مردگان	مردہ قالب زندہ قلب علم دان

باید دانست کہ راہ مشرف علم مشرف کنندہ بالقوا و رسانندہ بہ مقام کبریا از حاضرات اسم اللہ ذات و حاضرات حاضر کنندہ تماشا، کل مخلوقات از کلمہ طیب است لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ۔ این چنین راہ حاضرات حضور نور از ہزار کس عامل عارف داند کہ صرف فقیر است۔ و ہر آنکس مکمل داند کہ بر کونین امیر است و ہر آنکس مکمل داند کہ بر ہر مخلوقات

غالب قدر است۔ مردہ دل چہ دانکہ در قید نفس اسیر است۔ اگر خواهد کہ ناخواندہ علم آزا کیے گردد این مراتب عالم کلمات ربانی است و بخواندن کلمات ربانی نفس مردہ و قلب زندہ بعین العیان۔ قوله تعالیٰ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفَذَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔ بیت

کی تواند اسم اللہ را شمار اسم اللہ ذات را باخوش نگار

از تصور اسم اللہ صاحب تصور بے حجاب است و جمله ثواب کہ مینماید کل و جز ثواب و بے حجاب در آید۔ بعد از ان از گرمی انوار مشرف دیدار بارگرانی ربانی جباری قہاری برداشتن وجود کامل انسان است بہ ہیج حال پریشان نگرود۔

المطلب آنکہ ہر طالب کہ محرم شود آواز روحانی الہام یابد از قرب ربانی و اعتبار نیارد و اسم اللہ ذات و اعتبار نیارد برگفتہ مرشد بزرگوار پس معلوم شد کہ آن طالب خود پسند با خود ہوادر قید نفس نیابد راہ صفا۔ این چنین طالب بے ادب بے حیا بلکہ بے نصیب از معرفت اللہ محروم ماند۔ از توحید بعید این مطالب است کہ بر طبع خود مطلوب است۔ اگر مرشد در باب طالب ظاہر باطن توجہ نکند و با طالب رفیق با توفیق نگرود طالب ہرگز بہ ہیج مقام مطالب نرسد اگرچہ تمام عمر ہم صحبت با مرشد اغلاص سالہا سال بر احوال گرمی سردی مردی نامردی گاہی رجا گاہی خوف۔ این نیز مراتب از خرد ہوشیاری است باختیاری خود۔ ہر کہ از خود رود را ہر آزا اسم اللہ شود۔ ہر جائیکہ خواہدی رود مہم توفیق و مہم تحقیق طالب آنست کہ جثہ با جثہ مرشد و طالب کیے گردد چنانچہ قلب با قلب قالب با قالب روح با روح و نفس با نفس ہفت اندام با ہفت اندام۔ این است مراتب فنا فی الشیخ تمام کہ مرشد مرتبہ خود عظیم با مراتب طالب قلب سلیم مبدل گرداند۔ این چنین راہ را اثبات قدم گویند استقامت۔ قوله تعالیٰ فَاسْتَقِمُّ كَمَا أُمِرْتَ بِمُوافِقِ این آیت کریمہ قوله تعالیٰ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ این مراتب عالم حق الیقین است۔ ابیات

علم باعین است عالم باعیان
مردہ دل عالم بود قہر از خدا
عالم آن باشد کہ باشد حق پسند

قوله تعالیٰ اذْعُرْ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ ابیات

ہر کہ عالم شد شدہ عارف عیان
علم یک نکتہ است الف لام میم
دال بہر از شد دلالت دم کرم
صورتے دل یافتن از علم دال
ہر کہ خواند الف علم دل سلیم
دال شکنندہ ز دل خطرہ صنم
شد دلالت دال قرب و حق وصال

دال دیدار از دهد وحدت لقا دال دل را صیقل است بهر از صفا

شرح فقیر عالم

عارف بالله اولیا الله تلمیذ الرحمان غالب بر نفس شیطان۔ دنیا دنیال او سرگردان پریشان۔ دنیا هر چند با عجز انکساری عرض کند قبول نشود۔ این چنین فقیر اویسی سروری سرمدی فقیر اہل انوار و فقیر اہل دیدار و فقیر اہل بقا و فقیر اہل لقا و فقیر اہل باطن صفا و فقیر اہل حیا و فقیر اہل دوام مجلس مشرف حضوری حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فقیر اہل نفس فنا۔ باید دانست ایجان عزیز! الْكَذِبُ يُهْلِكُ حَقًّا ثُمَّ حَقًّا وَبِعِزَّتِ اللَّهِ فُقَيْرٌ آخِجٌ مِثْلُكَ خَدَاؤُ بَعْدَ مَوَدَّةِ حَضْرَتِ مُحَمَّدٍ مَصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دُوسْت نہ از سر ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرا ز نور ارواح بقدرت ازلی پیدا کرد از کرم فیض فضلی۔ از آنوقت و از ان روز مشرف دیدار رب العالمین با استغراق متوجہ بالذات نور ذات لقا یکدم و در یک ساعت و یک لحظہ و یک لمحہ و یک طرفہ زد مشرف غرق دیدار خدا۔ نبودم دم جدا در ازل مشرف لقا با خدا دوام و در دنیا عمر تمام مشرف لقا خدا دوام۔ اگر چه ظاہر ہم سخن با مردم عوام باطن با مشرف دیدار دوام۔ و در قبر مشرف دیدار دوام و در حشر گاہ قیامت بیدار دوام و در بہشت بیدار دوام و نظر نگاہ کردن بجانب حور و قصور بر من حرام۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خَلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صَلْبِي وَخَلِقَتِ الْعُلَمَاءُ مِنْ صَدْرِي وَخَلِقَتِ الْفُقَرَاءُ مِنْ نُورِ اللَّهِ تَعَالَى قَوْلَهُ تَعَالَى نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ إِلَى أَصْلِهِ آيَات

اصل من نور است بادیدار نور وصل من شد دائم با حق حضور

ہر کہ منکر از اصل وصل از خدا کاذبی مردود گردد سر ہوا

نور تصور حضور تصرف مغفور در وجود ہفت اندام من چنان آمیختہ چنانچہ شیر در آب۔ اگر من نور حضور را بگذارم مرا نور حضور نمیکند ارد۔ اگر من از سوزش گرمی دیدار انوار تجلیات عاجز میشوم و بگریزم بہ نفس مطالب نور حضور بر من میگردد غالب۔

بیت

ہر طرف بینم دهد دیدار خویش ہر طرف بینم نماید پیش پیش

من عالم علم دیدار نور بینم بجز علم دیدار دیگر علم ذکر فکر مراقبہ ندانم و نخوانم کہ جملہ علوم از اللہ برائے دیدار است۔ جانیکہ دیدار است نہ صبح نہ شام نہ روز نہ منزل نہ جانہ مقام در ذات ہمیشہ مثال معرفت لاہوت لامکان وصال از میان از اسم اللہ ذات و حروف انوار تجلیات می خیزد انوار تجلیات و در آن انوار می بیند لقا دیدار۔ اینست مراتب فقر مَوْتُوْا قَبْلَ أَنْ

تَمُوتُوا-

ہیچکس طالب نمی بینم باعتبار لائق مشرف دیدار با طالب اللہ مطالعه علم دیدار تکرار گردانم و طالب اللہ را مشرف معرفت دیدار رسانم۔ من علم درس دیدار دانم و میخوانم۔ این مراتب برکت رفاقت محمد رسول و بارفاقت یاران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و برفاقت پختن پاک۔ دشمن ایشان دوام خراب و ہلاک۔ قوله تعالی قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى۔ قوله تعالی قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ط وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ ابیات

کوشش پوشم نمادم با چشم باعیان دیدار بینم و ز کرم
درمیانش کس ننگد هیچ کس طالبان اللہ را اللہ بس

در ذات انوار دیدار است۔ بیرون از انوار دیدار نیست کہ انوار بے مثل است کہ مطلق معرفت نور اللہ وصل است و انوار بسیار۔ بعضی تجلی نور و بعضی تجلی شیطانی نار است۔ در انوار کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ و آواز سِرِّهُو سِرِّهُو سِرِّهُو هُوَ الْحَقُّ لَيْسَ فِي الدَّارَيْنِ إِلَّا هُوَ۔ در نار شرک و کفر صورت کافران اہل زنا صنم بسیار است کہ محروم از معرفت پروردگار است۔ بیت

حق را بردار باطل را گذار این وجود بود لائق شد دیدار
ہر دی گویم محمد یا نبی این مراتب عارفان بر دین قوی

در راه حضوری ذکر فکر زبان کبر مراتب ہوا بعید گردانند از تصور توحید اللہ ذات است۔

از قبر باہو میبر آید ہو آواز راه حضوری را بود از اہل راز

مطالعه علم از اللہ غیب خواندن ہر کہ بحضور مدرسہ علم خواند آزا بظاہر علم خواندن احتیاج نماند۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهُ تَصَوَّرَ دَرْسُكَ نَعْمَ الْبَدَلِ فَيْضُ فَضْلٍ كَمَا بِيْرُونَ بِرُكُشْدِ الْخَطَرَاتِ غُلُلٍ۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ بدانکہ ذکر را دو گواہ است۔ یکے بذکر تاثیر روشن ضمیر باعیان۔ دوم گواہ ذکر ذاکر بانظر ناظر و فکر را نیز دو گواہ است۔ یکے از فکر فانی نفس۔ دوم گواہ بہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوام می باشد بحضور حاضر۔ از تاثیر ذکر ذاکر باعیان نگردد ناظر و از فکر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشدہ حاضر آزا ذکر زوال بہ خطرات است و فکر از فتنہ نفس و ہمات بے خبر از ذکر فکر معرفت اللہ ذات است۔

شرح فقر و شرح مرتبہ فقیر

فقیر کہ بدین صفت موصوف باشد فقیر است صادق و فقیر کہ بدین صفت موصوف نباشد کاذب و فقیر پنج گنج است و پنج حکمت است و در حکمت پنجاه ہزار علم است و در ہر علم پنجاه پنہج ولایت است و پنجاه پنہج عنایت است و پنہج پنہج تصور است۔ باتصور توجہ بالفکر تو حید کلید لازوال باقرب اللہ وصال از ازل تا ابد در یک دم بگذارد بہ مشاہدہ حضوری احوال۔ اول مراتب فقر فنا الفنا۔ دوم مراتب فقر بقا البقا۔ سوم مراتب مشرف لقا۔ فنا کر اگویند؟ و بقا کر اگویند و لقا کر اندانکہ مثل بستہ نمیتوانند۔ مراتب فنا و بقا یُخْرِجُ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ۔ فنا در یکدم تمام عالم را فنا گرداند و بقا در یکدم تمام عالم را بحیات رساند۔ بموجب مرتبہ حی القلب و مییت النفس بموجب ہستی و نیستی؛ بموجب سختی و آسانی و بموجب ویرانی و آبادانی؛ بموجب جمعیت و پریشانی۔ این است مراتب فقیر بر کونین غالب امیر روشن ضمیر بر جملہ مخلوقات صادق عارف بر مسند فقیر سریر۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ در حکم حاکم عالم گیر۔ این است مراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ۔ فنا فی اللہ فقیر بدین صفت مثل حضرت رابعہ و سلطان بایزید کہ بدست دارد کلید کونین را معرفت توحید۔ فقیر کہ بدین صفت موصوف نباشد از اہل تقلید زن مرید۔ باید دانست کہ کامل انسان ہمیشہ در طلب مولی دیدار است و ناقص و چون احمق ہمیشہ در طلب دنیا جیفہ مردار است۔ بیت

معرفت توحید حکمت ہر سہ شد راہبر خدا

بامطالعہ دل ورق شد غرق اللہ فی بابقا

غوث قطب اگر تمام عمر بر ریاضت مجاہدہ تصرف کند ہرگز بابتدائے مرتبہ فقر نمی رسد کہ ابتدائے مرتبہ فقر مشرف لقا است و در مرتبہ مشرف لقا حاصل کردن مرتبہ نفس فنا است و در مرتبہ نفس فنا حاصل کردن زندہ قلب روح بقا است۔ پس مرتبہ فنا بقا بغیر از مشرف لقا ہرگز نمیشود حاصل و فقیر نگردد و اصل۔ در میان مرتبہ غوث و مرتبہ فقیر چہ فرق است کہ از عرش تا تحت الثری طیر سیر جملہ مقامات طبقات زمین و آسمان و مطالعہ علم لوح محفوظ و ہفتاد ہزار منزل فوق العرش در عمل و با یک نظر در حکم غوث قطب است۔ این چنین مراتب ابتدائے و انتہا میگویند طبق عن طبع ہوائے نور کہ فقیر ہرگز نظر نکند بطیر سیر ہوائے نور کہ دوام غرق انوار مشرف دیدار و مشاہدہ باقرب اللہ حضور بمد نظر اللہ منظور۔ بیت

فقر یک سزا است اسرار خدا ابتدائے انتہا بیند لقا

فقیر راقوت از لقا است و توجہ از لقا است و جمعیت از لقا است و مشاہدہ حضور ز قرب از لقا است۔ و ذکر فکر فنا بقا ادب حیا از لقا است و اتحاد یقین با صدق صفای زندگی قلب تزکیہ نفس از لقا است و گویائی و شنوائی از لقا است۔ طالب مولی در طلب لقا است و طالب دنیا بے حیا است۔ مجلس اہل لقا و بی حیا را است نیاید۔ ابیات

مرتبه فقر است بافخر از نبی فقر را دشمن بود اہل از شقی
 عالم او باشد غلام اہل از فقر عالمان را برد حاضر بانظر
 عالم مثل طالب فقیر بر عالم غالب۔ اگر عالم در طلب مولی جانفدا طیار است فقیر را بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 رسانیدن آسانکار است۔ در وجود طالب اللہ سے چیز است۔ یکے نفس دوم قلب سیوم روح۔ نفس طالب شب و روز در طلب
 شہوت زن فرزند نان فریبی صحت جان طول العمر بے حیا ہواست کہ از ہواست۔ قلب طالب شب و روز بدر شوق
 تعطش نور روشن ضمیر صفاست کہ در طلب مجلس حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ شفیع شفقت شفاست۔ و روح
 طالب شب و روز در طلب مشرف لقا است کہ از جذب خداست کہ از رحمت لطف عطا خداست۔ طالب اللہ را سوگند است
 قسم باللہ شہ بانکہ کہ روز اول از مرشد عالم سبق علم طلب کند بخواند اللہ۔ از اسم اللہ ذات تصور حضرات مشرف میگرد لقا و اصل
 لقا اصل از مجلس حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔ مرشد کامل عالم دو مدرسہ علم درس در سینہ دارد۔ یکے درس
 مجلس حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و درس لقا در وجود طالب اللہ ذکر پیدا میشود کہ ذاکر عیان نظر بر لاهوت
 لامکان۔ گواہ ذکر یکے عیان دوم ناظر و در مدرسہ درس علم مجلس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در وجود طالب فکر پیدا میشود
 کہ از فکر فنا مشرف حضوری حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آیات

طالب از مرشد طلب دیدار کن	دیدار حاصل میشود از انوار کن
طالب از مرشد طلب ذکر خدا	سبق خوانی از خدا وحدت لقا
طالب از مرشد طلب قرب از قبر	رویتی دیدار بینی راز بر

اگر مرشد میرساند و مشرف کند لقا خدا با دیدار و طالب بے یقین بے اعتبار است عاقبت مردود۔ اگر طالب بالیقین با اعتبار
 است یک دم جدا نگردد از دیدار غلبات انوار غرق فی اللہ دیدار۔ طالب اللہ را معلوم حقیقت تصور حقیقی با توفیق و تصرف
 تحقیقی توجہ مرشد رفیق۔ آیات

طالب شدی مرشد شدی کامل کدام	روز و شب دیدار بین ہر صبح و شام
طالب صادق بود برحق نگار	طالب کاذب بود خدمت شمار
کس نیابم طالبی لائق لقا	نیت لائق طالب احمق بی حیا
باہو بہر خدا دیدار ده	تنغ بر گردن زخم سر پیش نہ
بی سرش طالب بود اسرار بین	بی سرش حاضر شود اہل یقین

باید دانست کہ عالم را فتوی از علم روایت است و فقیر عالم را فتوی کشتن و گردن زدن بنفس از علم ہدایت است و عالم ولی

اللہ رافتوی از علم ولایت است و درویش عالم رافتوی از علم غنایت است و عارف باللہ عالم رافتوی از علم دیدار عنایت است۔ بیت

عالم شدی فاضل شدی عارف کجا معرفت قرب است و از علم و لقا
طالب اللہ را چه در کار است دو از ده سال و تمام عمر تصرف کند بی شمار۔ طالب اللہ را مشرف دیدار است خواه یکدم خواه بر
یکقدم دیدار مشرف میشود خواه وقت مرگ جا نکلند خواه در قبر مشرف دیدار میشود خواه در حشر خواه در بہشت مشرف دیدار
میشود۔ طالب صادق رونگرد اندشب و روز در خدمت مرشدے جانفشاند و با اعتقاد بماند بموجب آیت کریمہ قولہ تعالیٰ إِنَّ
اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ مرشد کامل را طالب خواندہ ناخواندہ برابر است کہ علم درجات است۔ علم درجات روز
اول عطا بخش کند فیض فضل کند از تصور اسم اللہ ذات۔

بیت

بر زبان الف و بدل تصدیق بے باز احتیاجی نیست خواندن الف بے
ہر مطالعہ علم بہر از شد لقا طالب حق سبق خوانند از خدا
سبق خواندن از خدا سنت رسول شد علم تحصیل عالم حق وصول
قولہ تعالیٰ الرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۙ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۙ تمامیت تحصیل علم جامع جمعیت
بشرف اللقا مشاہدہ بعین الجمال صاحب قرب اللہ مع اللہ وصال و در نظر اہل عالم باللہ دوری خدا بے معرفت ہم مطلق
جہال نفس و خصال علم مشرف لقا مشاہدہ حضوری بخشد حاضر کند۔ و بے حضوری مشاہدات دیگر علم حجاب اگر چه عمر ضائع
میشود۔ بیت

علم معراج است محرم سر بسر عالم و عارف بود صاحب نظر
عالم نفسانی در قید طمع، حرص بند و عالم روحانی مشرف علم لقا اللہ پسند علم۔ عالم نفسانی از جلالیت علم بسیار غصہ درو خشم و عالم
روحانی از جمالیت بینائی دارد معرفت چشم۔ مجلس اہل چشم و اہل خشم راست نیاید۔

شرح مراقبہ

شرح مراقبہ بخش خدا و شرح مراقبہ ملاقات ملازم مشرف مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شرح مراقبہ باطن
صفا و شرح مراقبہ علم علوم فیض عطا و شرح مراقبہ نفس را باز داشتن از کبر، ہوا، نفس و از ہستی و نیستی، از بود نا بود گردد مطلق
فنا، شرح مراقبہ از تصور اسم اللہ ذات مرده وجود میشود بقا مشرف وحدت معرفت لقا، شرح مراقبہ قلب میگرد و لخطہ لخطہ

چاک چاک از تصور اسم اللہ ذات ہفت اندام طالب پاک پاک شرح مراقبہ از غلبات محبت روشن ضمیر بعیان دل بیدار دوام و مشاہدہ دیدار۔ طالب بینا را بر مشاہدہ دیدار کلیہ باید آورد اعتبار۔ این مراتب قلب قلب پر نور اللہ محمود است۔ طالب کہ بر دیدار مشاہدہ حضوری دیدار قرب اللہ نیارد اعتبار مردود است۔ شرح مراقبہ مصافحہ دست باہر یک انبیا اولیا اللہ شرح مراقبہ غرق با توفیق و باطن آنچہ می بیند ظاہر در یابد با جمعیت تحقیق بشرط آنکہ مراقبہ نعم البدل را وقت احوال باشد در فیض فضل لازوال باشد۔ مراتب روز اول و اَوْفُوْا بِعَهْدِيْ اَوْفِ بِعَهْدِيْ كُمْ بروعدہ حقیقی با وصل باشد مراتب جمعیت یعنی جمال باشد۔ این چنین مراقبہ است بر حق کہ از حق حقاً بعزت اللہ باللہ ثم باللہ و مراقبہ بخظرات شیطان بسیار است و مراقبہ وسوسہ جنونیت نفسانی بی شمار۔ مراقبہ و اہمات آفات دنیا مثل خیال پریشانی از حد زیادہ کار است۔ آیات

طالب بیا طالب بیا طالب بیا
طالبے خواہد اگر دیدار دم
بر تو کنم دیدار وحدت حق عطا
دم کہ با دیدار شد اہل از کرم
در مطالعہ غرق شو فضل از لقا
این مراتب عارفان رویت نما

المطلب آنکہ طالب دیدار آنست در طلب دیدار حاصل کردن دیدار اول از دنیا وضو کنند و از عقبے غسل سازد و دوگانہ نماز یگانہ۔ یک رکعت ترک نفس فنا، دوم رکعت توحید توکل بروح لقا۔ بعد از ان سلام گوید بینائی اسلام آید آنچہ لاسوی اللہ از دل بشوید۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ طالب نام تحقیق است و مرشد نام توفیق است۔ طالب کہ در نیک و بد مرشد با سوس پریشان است، آنطالب مرشد را بدتر از شیطان است۔ مرشد کہ طالب را حقیقت احوال مشاہدہ پیش از تلقین از ازل و از ابد و از دنیا ماضی حال مستقبل مشروحاً طالب را ننماید، آن مرشد لائق تلقین نشاید کہ مرشد ناقص نا تمام۔ تلقین از و گرفتن مطلق حرام است۔ اول قاعدہ علم فقر اینست کہ آنچہ علم علوم در قید رقم رقوم بہ لوح محفوظ مرقوم طالب را مرشد بہ سبق اول میکند معلوم۔ اینست مرشد مراتب شیخ مخدوم۔ مراقبہ دوام اہل تقلید را و مراقبہ دوام با دیدار اہل توحید را و تو از ان کدامی؟ ناقص طالب مرشد ہر دور از ہزنی و سلک شکست و سلب با گناہ کبیرہ صغیرہ یا بلذت نفس بشریت همچنان خراب کند و شکستہ سازد چنانچہ آب آتش و مرشد کامل را و طالب کامل را بیچ زوال نرسد لازوال است، اگر چہ شب و روز با گناہ او مثل حباب در وجود او مثل دریا آب۔ اگر ہزار پلیدی در دریا افتد، دریا تا یک و رنگ بدل نخورد و ناپاک نگردد۔

بیت

دل مرا دریا زان دریائے هو از ازل تا ابد موجش پاک زن

ہر کہ از تصور اسم اللہ ذات ہفت اندام وجود پاک است، آتر از محاسبہ چہ باک است؟ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

ہر کہ با استغراق اغلاص قلب روح اتفاق خود را در بیعت معرفت لباس برتن پوشیدہ با مراقبہ آورد مراقبہ با تصور اسم اللہ

ذات طرفه زد آترا بحضور برد و از حضور مشروحاً جواب سوال آورد چنانچه در باطن حکم محمدی از مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسیده پنجم ظاہر یافت و دید۔ پس معلوم شد کہ مراقبہ بحسب اربع عناصر از خطرات خام خیال بیان است؛ بلکہ این بیان مراتب حیوانی بے جمعیت پریشانی است۔ مراقبہ بحسب عیان کہ بعین ازان است مراقبہ بحسب روح دلیل آگاہ سلطان الوہم کہ قرب اللہ است کہ کل و جز در نظر و نگاہ است۔ مراقبہ بحسب ستر اسرار پدہ پدور از مشرف دیدار پروردگار بالیقین و باعتبار۔ ہر کہ منکر از دیدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت او نکند از و بیزار بلکہ از امت نباشد۔ روز حشر روئے او مثل خرس و خوک و سگ و حمار۔ مراقبہ بحسب نور در مشاہدہ قرب حضور مراقبہ بحسب ابرار حیات البقا مشرف لقا خدا۔ مراقبہ بحسب جوہر نور ایمان ترک دنیا غالب بر نفس و شیطان۔ این پیدا و پنهان ہفت مراقبہ و ہفت اندام و ہفت کلید و ہفت قفل و ہفت حکم و ہفت حکمت و ہفت طلسمات و جوہیہ و ہفت گنج یک جا گردد؛ یک وجود میشود بعد ازان قدم در فقر زند کہ این ابتدا ہفت تختی الفب طفل خوانی حروف قاعدہ فقر است۔ بعد ازان شروع از لاہوت لامکان لانہایت لاعد و لاحد فقر برسد کہ محقق مواحد را مراتب فقر گواہ شاہد راہ است کہ راہ گواہ قرب اللہ است۔ بیت

ہفت را بگذار ہر یک ہفت در تا شوی عارف خدا صاحب نظر

المطلب آنکہ این جہان دار الفنا دنیا است کہ مردمان نفسانی لذات از نفس میگیرند و دل افسردہ سیاہ مردہ با حسرت بمیرد۔ جہان دار البقا کہ جائے روحانیت است خفتہ اند۔ حقیقت احوال خود را با بیچکس نگفتہ اند۔ بعضی قبر خاک نور بہشت روضہ پاک است و بعضی قبر نار پر آتش خار معذب خراب با حساب۔ و فقیر اہل نفسانی و اہل روحانی کونین را تماشا بین قدرت اسرار ربانی عارف حق الیقین۔ بجز دیدار دیگر راہ نہ طلبند و نور دیدہ و نخریدہ خرم باشوق وصال اگر چہ ظاہر زیر بار علائق عوائق اہل عیال۔ مثل شتر است خار بخورد و بار بکشد و بیچ کس را آزار نندہ۔ بارگرانی بردارند عارف پروردگار اند۔ ابیات

عارفان دیدار روز دیدار بین	دیدہ دیدار با عین الیقین
دیدہ با دیدار بردہ عین را	عین را با عین بیند شد لقا
گر نبودے این مراتب ہر دوام	کس نگفتے کاملان ختم الاتمام
نیت دیدارش بدم دیوانگی	نیت دیدارش ز حق بیگانگی
در شریعت شد بیدار خدا	در شریعت یافتم دیدار را
دیدار دہ مرشد بود دیدار بر	کامل و اکمل بود صاحب نظر

بی طمع طالب بود جان فدا
با یقینش تا قیامت دم قدم
ذکر فکر کشف به برد باهوا
طالب از مرشد طلب دیدار کن
جز بیدار دگر دلدار نیست
با هو در هو خویش را پیچیده

باید دانست که علم دیدار لقا تحصیل کردن و با علم لقا بقا مراتب مشرف لقادر عمل آوردن و کامل شدن در معرفت لقا آسانکار است لیکن در مراتب لقا محو شدن فی الله فنا و در مراتب فی الله فنا حاصل کردن بالله بقا و بیرون بر آمدن از ناشائسته عجب کبر هوا مشکل خیلے دشوار است۔ مگر توفیق بخش پروردگار۔ مراتب دیدار نہ گفتگو لاف گزاران است تحقیق توحید معرفت اللہ لاہوت نور پاک صاف است۔ بچھان مشاہدہ حضوری قرب اللہ دیدار میشود نام نشان منزل مقام مخلوق ہرگز نبود مثل مثال رویت ربوبیت بعین الجمال وصال۔

ہر کہ می بیند بنماید ترا
این چنین نصیب عارفان عاشقان فقیر اولیا اللہ۔ ایات
عبادت عاشقان عین از عنایت
چہ خوش خرم بلذت راز دیدن
کسے اینجا رسیدہ بالقا شد

در مدرسہ دیدار طالب اللہ ہر آنکس سبق اللہ خواند کہ دیدار اللہ را قدرت عزت تعظیم داند۔ قدر دیدار دان عارف رسیدہ لاہوت لامکان۔ ایات

ہر کہ گوید دیدہ ام من غیب را
غیب بینی دیدہ بادیدار بین
ہر کہ می بیند بود بر خود گواہ
غیب دان داند بہ آنکس غیب دان
چشم بزر عینک دران شیشہ نگر
ہم ناظر ہم حاضر ہم بالقا

ہیچ کس باور نیارد جز خدا
نیت آنجا نفس نی شیطان لعین
معرفت دیدار حاصل شد الہ
دیدنی دیدار با چشم عیان
خوش بہ بین دیدار را صاحب نظر
ناظر و حاضر کنم طالب بیا

ہر کہ شب و روز متوجہ غرق دیدار است مرتبہ او فقیر ولی اللہ۔ ہر کہ از دیدار منکر است مرتبہ او فقیر و آمین اللہ۔ آیات

کور مادر زاد طالب بی نظر کور طالب کور رفتہ بی بصر

کور را گرمی نمایم آفتاب کور بیند ہر طرف یابد حجاب

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ آیات

اولاً موت است بعد از معرفت وز چہار بگذرد یکتا صفت

پنج را با پنج دارد ہوشیار نہ یکطرف یک یکطرف عارف شمار

نہ گرسنہ میشود یک سیر تر گر یک گرسنہ میشود نہ در امر

دہ دیو خود در وجودے بند کن بعد ازان ارشاد مردم پند کن

معرفت توحید جملہ شد او را ہر کہ یک را یافتہ عارف خدا

علم غیب خاصہ خداوند علم غیب شب و روز بندگان خاصہ عارف خدا خواند اہل ایمان کہ ایمان بر علم غیب آوردن

است۔ ہر کہ ایمان بر علم غیب نیارڈ ہرگز ایمان ندارد و بموجب این آیت کریمہ قولہ تعالیٰ لَا رَيْبَ لَكَ فِيهِ تَهْدَى

لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ۔ بموافق این حدیث نبوی قال علیہ السلام مَنْ عَرَفَ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ

شَيْءٌ بموجب آیت کریمہ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ۔ فقیر عالم اللقا بہ

تصدیق القلب چنان با توفیق بتاند کہ علم ظاہر زبان تمامی نسیان گرداند از الف بے یک حرف یاد نماند۔ اللہ بس

ماسوی اللہ ہوس۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهُ فَقِيرًا قَرِبًا وَعِزًّا وَعَظْمًا وَ

شَرَفًا وَكَرَامًا وَجَمْعِيَّةً وَفَخْرًا وَحُكْمًا وَامْرًا وَحُكْمًا وَتَوَجُّهًا وَتَفَكُّرًا وَتَوَسُّوْرًا وَغَالِبًا شَدْنًا بِرُكُونِيْنَ اَمِيْرٍ رُوْشْنٍ ضَمِيْرٍ تَجْلِيَاْتِ

ذات انوار عیانی واقعہ احوال اسرار قدرت سبحانی از علم دیدار است بجز مطالعہ علم دیدار بدیگر آوردن بر فقر امر دارو

فقیر را بند کر، فکر و دو وظائف مراقبہ چہ در کار است؟ آیات

مرشد دیدار دیدارش نظر بانظر ناظر سکنہ موسیٰ خضر

این شرف شد امتی از مصطفیٰ نَحْنُ اَقْرَبُ يَافَتْهُ قَرَبٌ اِزْ اِلٰه

این مراتب فقرائے احمق گمراہ! باید دانست کہ ہر یک مراتب سلک سلوک ابتدا از قرب الہ و انتہائے مجلس حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است کہ ابتدا و انتہا متوسط دیدار است کہ عطا اللہ فیض فضل بخش پروردگار است۔ ابتدا و انتہا

مراتب رانا تمام است۔ و الا نہ ابتدا و انتہا یکے نام است۔ ہر کہ مشرف شود برب العلمین در خواب و در مراقبہ دیدار تمام

عمر دیدہ او خواب نگیرد۔ شد بیدار و اگر میگیرد خواب او مشرف حضوری بی حجاب۔ ہر کہ مشرف شود بدیگر از آنرا خوش نیاید

دنیا جیفہ مردار۔ ہر کہ این دو گواہ ندارد از مشرف دیدار ندارد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْبِدَايَةُ هُوَ الرَّجُوعُ إِلَى الْبِدَايَةِ۔ محبت راہ از قرب الہ است کہ آخر با قرب اللہ است۔ طالب راہ است کہ از قرب الہ است آخر بہ قرب الہ و ذکر فکر ذوق و شوق و مراقبہ مکاشفہ راہ است کہ از قرب الہ است آخر با قرب الہ است۔ تصور تصرف توجہ تفکر معرفت توحید راہ کہ مشرف دیدار راہ است کہ با دیدار قرب اللہ آگاہ و نظر نگاہ است۔ پس معلوم شد کہ مرشد کامل انتہا در مراتب ابتدا نماید۔ بدیدار مشرف کند ابتدا و انتہا یاد نماید۔ این است مراتب عین با عین۔ بیت

گر بگویم دیدہ ام مدعی بادعوی در کور چشمی کے بہ بیند سگ مثال خاک خر

دیدار و روشنی انوار دیدار بر طالب چنان شود غالب چنانچہ بر آتش آب۔ بیت

با دے دیدار برم شد حضور شد مشرف بالقادر غرق نور

طالب چشم کو در اول مرشد داروئے بینائی چشم روشنائی بخشد۔ بعد ازان بنماید دیدار دائم۔ ہر کہ را با ایمان لازوال و اولیا۔ قوله تعالیٰ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ عالم حکم دیدار میسر نماید و مرشد کامل دیدار مینماید۔ در میان فرماید و نماید فرق است۔ بر فقیر فرض عین است کہ جملہ تصرف گنج و ملک سلیمانی و جملہ ارواح انبیا و اولیا اللہ روحانی و جملہ فرشتگان تسبیح خوانی و گل و جز آنچہ دنیا است در قبض قید آورده۔ این چنین مراتب فقر اختیاری ترک توفیق گویند و چنانچہ دنیا تمامی در تصرف در آرد دست بدست فی سبیل اللہ تصرف کند یکبارگی بگذارد۔ فقر را توکل تحقیق است غنایت حال و ہدایت احوال است بغیر از غنایت فقر اضطراری مطلق شکایت است۔ بیت

توحید سرعطا است کہ تقلید سرخطا است

از دست نارساست کہ مکارہ پارسا است

قوله تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ تا آنکہ طالب اللہ دیدار از تماشا کونین نشود بیزار، ہزار بار استغفار باروشن غیر سواد سویدادیدہ از دل دوام نگردد دیدار بالیقین باعتبار خیلی دشوار مشکل کار محال است رسیدن بہ معرفت مولیٰ وصال و مشرف شدن دیدار پروردگار است۔

دیدہ دیدار مارا از ازل معرفت دیدار مارا شد فضل

اگر کسی تمام عمر تصرف در مطالعہ علم کند، صاحب تحصیل عالم فاضل است علم را میدانند و میخوانند از باطن توحید معرفت قرب اللہ حضوری بی خبر محروم ماند و اگر کسی تمام عمر تصرف در ریاضت کند و بر یک پائے استادہ صدی سال مجاہدہ کشد آزا از طریقت معرفت باطن لقا بقافنا بیخ خبر نبود از خود بیخ کس نشد بجز توفیق مرشد کامل تحقیق۔ از سالہائے سال عبادت ثواب ازان بہتر است توجہ مرشد یکبارگی میکند بے حجاب اللہ بے حجاب۔ ابیات

مرشدی باشد ترا مراتب را بنما
 طلب کن از مرشدی رویت خدا
 حافظ شدی عالم شدی زنده زبان
 وز بی خبر تصدیق وحدت بے عیان
 عجب دارم از ان احمق قوم که بعضی طائفه اہل بدعت فرعون شیطان اہل شرب نفسانی می بیند مرتبہ کفار اہل ابلیس اہل زنا
 و میگویند یافته ایم معرفت دیدار رحمان۔ اساس این اہل بدعت برخلاف است و گفته ایشان سخن لاف است۔ آیات

ہر کہ می بیند بیدار خدا
 آن طالبان را بانظر برد لقا
 در معرفت دیدار حق ناظر کند
 بانظر مجلس نبی اللہ برد
 دم دلم دیدار میبرده حضور
 روح را روحی برد اہل القبور
 لائق دیدار اول دیدہ کن
 دیدہ دیدار را زان دیدہ کن
 نیت منزل نیت آنجائے مقام
 غرق فی التوحید فی اللہ شد تمام
 طالبے موسیٰ طلب دیدار جو
 باہو معرفت دیدار موسیٰ را بگو

دیدار بہ تصرف تصور مرتبہ باعتبار است۔ خدمت ماہ و ایام دوازده سال شمار است۔ بیت

باہو طالب دیدار از خود خود جدا
 از میان خود رفت می بیند لقا
 زن فرزند مال ذکر فکر خیال طمع نفس مردار باز دارد از معرفت اللہ دیدار۔ دیدار مشرف لقادر نماز است۔ آن نماز
 دوام مشرف معرفت نور حضور۔ دیدار از است۔ آیات

سر رود در سجدہ دل باشد با خدا
 روح شد با حق مشرف اتحاد بالقا
 این نماز عارفان با دل حضور
 فرض عین است این نماز بالضرور

باید دانست کہ انسان مخلوق است واللہ قادر حقیقیوم غیر مخلوق۔ پس معلوم شد کہ مخلوق را چه قدرت است کہ بہ غیر مخلوق اللہ
 برسد و معرفت قرب وصال جمال حضوری حاصل کند و مشرف دیدار لقا رب العالمین میشود۔ دیدار مشرف لقا حضوری
 شرح اینست ہر کہ منکر از مشرف دیدار لقا ملعون بیدین است۔ المطلب آنکہ علم ذکر فکر تلاوت و وظائف مراقبہ مجاہدہ
 بعید است از قرب اللہ تو حید راہ مشرف دیدار علم است۔ مراتب عین العلم اعلیٰ قرب مشرف دیدار حق تعالی علم تصور اسم
 اللہ ذات۔ مطالعہ غرق بخواند از دل سبق ورق اسم اللہ ذات علم معرفت توحید است تیز تر میشود۔ از باد و برق بر مرکب
 نفس براق طالب دیدار میشود طرفہ زد مشرف گردد بیدار۔ در میان بندہ خدا نیت حجاب سنگ کوه۔ اینست مراتب
 بالیقین باعتبار۔ آیات

تا نہ بینم من پچشم خود خدا
 نیت باور گفته درویش را

ہر کہ می بیند بود در غرق نور
بی سری سجدہ کنم حاضر خدا
بی سری سجدہ بود ہم بی جبین
بی چشم بینم بخوانم بے زبان
سجدہ در نور است رو رویت دوام
ہر سہ قبلہ قرب بخشد در نماز
نفس نورش قلب نورش روح نور
دل پریشان نمازی کی روا
نماز معراج است می بیند خدا

باید دانست کہ عارفان دوام در نماز است و دل عارفان مدام در نماز است و روح عارفان تمام در نماز است۔ نماز بار بار است و راز با نماز است۔ مرشد نور الہدی از علم دیدار سبق میدہد کفی باللہ۔ و طالب صادق میخواند لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا۔ این چنین مرشد مشرف کننده را دیدار مخدوم است و مرشد یکہ بذکر فکر مراقبہ جس دم طالب اللہ را سبق میدہد طالب ہرگز بہ مطلب نرسد، مرشد ناقص از معرفت اللہ محروم است۔ لیکن معرفت بسیار طریق است۔ خاصہ معرفت مشرف دیدار با توفیق است و مشرف لقاے خدا با تحقیق است۔ بشنو! اگر کور چشم مادر زاد را گفته شود کہ بہین دیدار پروردگار میگوید کہ دیدار فردا است از انکہ مطلق امروز در حجاب پردہ است و اہل چشم بینا با عیان دوام مشرف دیدار اللہ رحمان۔ از ہیچکس نہ لرزد کہ امروز فردا کیے گردد۔ قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ اَعْمٰی فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی ابیات

ہر کہ در دنیا نہ بیند حق لقا
آخرت او حور خواہد ہم قصور
بے نصیبے او بود آخر کجا
بے نصیبے او ز دیدارش حضور

قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔ این است مراتب نصیب عارفان لقاے حق بے حیا! ابیات

از ناف تا سر جلوۂ انوار حق
حق و باطل را کنم تحقیق تر
آنچہ می بینم ازان دیدار حق
میرم دیدار طالب را نظر
زندگی شد بالقا بیندگی
بی لقا ش زندگی شرمندگی

مرشد عارف کہ روز اول طالب اللہ را دولت عظیم دیدار رب کریم مشرف و نصیب نکند، آن مرشد لائق ارشاد نبود۔ مرشد عارف نور خدا آنست کہ طالب اللہ را دوام در باطن مشرف کند بیدار و ظاہر طالب در مطالعہ علم و در شریعت ہوشیار۔

دانیکہ چنانچہ حضرت خضرؑ را آب حیات از ظلمات، همچنان عارفان از تصور اسم اللہ ذات یافت حیات۔ بیت
 خضر را طالب کنم بہر از خدا منکہ طالب با حضوری مصطفیٰ
 حضرت خضر از مرتبہ فقر امت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب و روز تمام عبرت و حیرت برد قرب ایشان کہ مع اللہ
 مشرف دوام بمد نظر رحمت اللہ منظور دیدار میشود۔ ایات

خضر را خبری نباشد از قرب وحدت لقا شرف امت را تمام از مصطفیٰ
 فکر فرحت نفس و ذکر راہزن طالبان دیدار را بس این سخن
 با توجہ میبرم دیدار حق زیر پائے تو شود جملہ طبق
 با الف اللہ رسانم با حضور این مراتب عارفان است عرق نور
 عالم شدم در علم توحید از خدا احتیاجی نیست علم از سر ہوا
 علم شیطان است کبر و بے کرم گر بگویم کہ انا شیطان میشوم
 علم قرآن است قرب و معرفت علم آن باشد بود نبوی صفت
 خلق با خلق است با خلق تمام نیک خصلت بچو نبوی والسلام

عالم قہیبی کہ فر بہ نفس مردہ دل سیاہ با او ہم سخن مشکو کہ بی خبر از باطن معرفت اللہ و آزر انباشد از باطن آگاہ بر نفس خود نگاہ۔
 اساس و مخ ہر علم علم تصوف سخنان خدائے تعالیٰ و رسول خدا ام العلم احياء العلوم از علم تصوف حی قیوم کل و جز علم را حقیقت
 حق باطل میشود معلوم۔ ہر کہ علم تصوف نخواند سیاہ دل در جہل و در نفاق بماند۔ علم تصوف علم فقہ است از فیض اللہ۔ علم
 تصوف سلک سلوک فقر است۔ صفت القلب تصدیق با توفیق بحق رفیق صدیق تحقیق، فضل اللہ۔ علم تصوف عارف
 رحمت اللہ۔ مانع از علم تصوف از قوم زندیق۔ ایات

گر بے علم عالم شدی بے معرفت جاہلی علم است خر عیسیٰ صفت
 تا نیابی معرفت را بہر خدا طلب کن مرشد شوی تو اولیا

طالب اول از مرشد طلب کنندگ و جز مخلوقات ذات صفات حاصل میشود در یک سخن کن۔ مرشد چہا حرف است۔ م برش بد
 حرف م مشاہدہ حضور معرفت معراج۔ از حرف زرد از حق عرق فی التوحید نور۔ از حرف ش شہسوار عارف نظار بروحانیت
 اہل قبور۔ از حرف ذ دوام بخش الہام و طالب نیز چہا حرف است ط ا ل ب۔ از حرف ط طاعت طوق بندگی سرا فلکندی
 دوام در حکم حق پسندگی و از حرف الف ارادہ صادق با ادب۔ آہ نکشد آنچه بر سر بگذرد و از حرف ل لائق تقالایحتاج لاف نہ
 زند، از حرف ب بہرہ مند با وفا با حیا، قلب صفادر قضا رضا۔ چہا حرف مرشد با چہا حرف طالب مبدل یک وجود یک جہت

یک جسم یک قلب یک قالب زبان طالب قال بر زبان مرشد چشم مرشد چشم طالب گوش مرشد گوش طالب قلب مرشد قلب طالب روح مرشد روح طالب دست مرشد دست طالب پائے مرشد پائے طالب۔ بر سر طالب مرتبه مرشد طالب ممت نفس بر ممت نفس حیات قلب بحیات قلب فرحت روح۔ فنا فی الشیخ یک اسم رسم رسوم از صورت مرشد طالب یکے احوال میگرد معلوم۔ توفیق طالب از تحقیق رفیق مرشد۔ این است جمعیت جمال مرشد بر احوال وصال لازوال۔ مرشد کل التوحید تعهد قوله تعالیٰ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ می گویند۔ بیت

گر بیائی طالبا حاضر خدا در میان پرده نماند شد لقا

مرشد کامل از حضرات معلوم میشود که کل و جز طی کند بانظر۔ بیت

اگر تو طالب صادقی با ما میا شد مشرف در مجالس مصطفیٰ

بدانکه در طریقه قادری طالب مرید مثل گل است و هر طریقه بگرد گل مثل خار است که مطلق در قید نفس خوار است و طالب مرید قادری با اعتبار است۔ قادری را ذکر فکر مراقبه چه در کار است؟ بیت

منکه مرشد قادریم قدر دان شد قرب قدرت خدا عارف عیان

جمعیت با دیدار است۔ بجز دیدن دیدار مردار است۔ بیت

با هو در هو گم شده چون آب شیر انتها توحید این فی الله فقیر

طالب دنیا بسیار است و طالب عقبی بیشمار است۔ از هزار کس باشد طالب دیدار۔ آرزو دنیا بهشت چه در کار است؟ بدانکه وجود آدمی هفت اندام و هر اندام در قید حرص طمع و حسد و باعجب تمام است۔ هفت اندام طالب الله را مرشد کامل هفت اکیر علم کیمیا تصرف گنج به حکمت ظاهر و هفت علم اکیر کیمیا تصرف گنج به حکمت باطن وجود هفت اندام را آنچه کامل به علم کل و جز آراسته کند۔ بعد از ان طالب را لائق ارشاد تلقین با اعتبار بایستین دست بیعت شود۔ در یک هفته بتمامیت فقر و تمامیت معرفت و تمامیت ولایت عنایت و تمامیت فیض فضل عنایت لانعم و لازوال لاسلب لارجعت با وصال لایحتاج همیشه در مشاهده معرفت دیدار معراج۔ از مرد مرشد طالب صادق راز و اول بمرتبه جمعیت برسد۔ طالب کل کامل مرشد را مشرف لقا با خدا اول مرتبه طالب را اکیر کیمیا سیم و زر بعد از ان بخصوری دیدار۔ نظر مرشد که نه توفیق مرتبه کیمیا ز رونه مرتبه مشرف دیدار بخصوری قرب الله نظر از ان مرشد ناقص بهتر گاو عصار گاو خر۔ بیت

با هو کاملان را وقوف است بر هر کیمیا از خود دهند یا میدهند از خدا

در نظر فقیر ابل دنیا گدا مفلس و در نظر ابل دنیا فقیر گدا مفلس۔ فقر تمام کل و جز گنج بیشمار و تصرف بسیار در نظر دارد و ابل دنیا گنج تصرف حساب بزر دارد و رونه به نظر دارد۔ ابیات

ظاہری توفیق دارم در عمل باطن از تحقیق دارم بے غلغل
 باحو بہر از خدا این را ہنما گر بیانی میرسانم با خدا
 تمامی تصرف اکیر کیمیا گنج کل و جز سہ قسم است در سہ مدرسہ سہ علم راہ است کہ علم را علم گواہ است و علم را از علم آگاہ است و
 علم را از علم نگاہ است۔ جاہل و جہل ہمہ گمراہ است گناہ۔ علم اکیر کیمیا ترکیب ہنر فنا و علم اکیر کیمیا توفیق است بقا و علم
 اکیر کیمیا معرفت مشرف لقا است۔

ہر کہ دعوی کرد من عالم خدا طلب کن از وے مطالعہ حق لقا
 طالب در طلب اکیر کیمیا ظاہر نامرد طالب در طلب اکیر کیمیا باطن زن و طالب در طلب اکیر کیمیا معرفت خدا مرد۔ این
 چہارہ کیمیا در عمل خود آورده باشد در چہار روز و پنج بار توجہ و بہ چہار توفیق بر طالب بخش عطا کنند از حضرات قرآن نصیب
 کنند۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ لَّهٗ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْکُلُّ حَسْبِی اللہ ہر کہ باخلاص از مرشد طلب دیدار اللہ کند و
 ہر مراتب و ہر تصرف و ہر کیمیا ہر گنج و ہر حکمت و ہر مؤکل و ہر ارواح انبیاء و اولیاء اللہ حاضر بودہ و ہر دو جہان کونین بہ
 تحت اقدام مثل غلام فرمان بردار شود۔ ابیات

مرشدے باشد غنایت از غنی از غنی طالب غنی حاضر نبی
 بے غنایت در شکایت روز و شب بے حیا و بے وفا و بے ادب

کامل چیست؟ کامل چہار حرف است۔ 'ک' 'ا' 'م' 'ل'۔ از حرف 'ک' کامل در تصرف اوست۔ ہر چند کہ تصرف کند کم نہ
 شود۔ و از حرف 'ا' طالب صادق را تصور اسم اللہ ذات عطا و بخش کند۔ و از حرف 'م' مردہ دل را با نظر زندہ گرداند و در
 مشرف دیدار معرفت اللہ بحضور رساند و از حرف 'ل' بقرب اللہ لقا خدا برد و طالب اللہ را لایحتاج کند۔ مرتبہ کامل انسان
 است و مرتبہ مکمل پریشان است و مرتبہ اکمل حیوان است و مرتبہ مرشد نور الہدی طالب آرا بخش کند روز اول لاہوت
 لامکان است۔ این چنین مرشد قادری قدرت سبحان است۔ با دیدار مشرف با عمیان است کہ از اللہ فیض فضل احسان
 است۔

باید دانست کہ مرتبہ ہر تصرف گنج مشرف دیدار آسان کار است، لیکن حوصلہ در وجود نگاہداشتن و از گناہ صغیرہ و کبیرہ
 لازوال شدن مشکل خیلی دشوار است۔ آب تشنہ نوشد و طعام گرسنہ میخورد و سرفدای عاشق کند۔ و طالب مولی گرسنہ طعام از
 خون جگر خود خورد و طالب مولی تشنہ دریائے معرفت نوشکار مستحق است کہ عاشق دیدار است کہ دنیا و عقبی نظر کردن بروے
 دشوار است۔ ابیات

ہر کہ گوید دیدہ ام دیدار نیست دیدنے مخلوق را درکار نیست

ہر کہ می بیند بود دائم حضور
آن صاحبے گنج است عامل باحکم
ہر کہ می بیند بود از اہل لقا
دانا و آگاہ باش! ابیات

چون نمی بینم کہ بنماید مرا
با حضوری مصطفیٰ ہم جان نفس
این مراتب عظمیٰ اکبر کبیر و سعادت کبریٰ اصغر صغیر از شریعت یافتم و شریعت دوام پیشوائے خود ساختم۔ طالب اللہ را
خواہ مبتدی باشد خواہ منتهی ہر صبح و شام پیش شریعت عرض کند۔ آنچه شریعت میفرماید فرمان بردار کہ حق از حق است و آنچه
شریعت مانع شود بگذارد کہ باطل است۔ از باطل بدعت ہزار بار استغفار۔ شریعت چیست؟ و شریعت کرا گویند؟
شریعت قرآن است و تمام قرآن در باطن اسم اللہ ذات رحمان است مخالف دنیا نفس امارہ شیطان است۔ ابیات

شریعت شہر است آن دار الامن
شریعت نور سزیت از نبی
شریعت شرف است عربی بارسول
ہر مراتب از شریعت دیدہ ام
شریعت شوق است بر شہد از شکر
جز شریعت نیت راہے معرفت
شریعت خلعت بود بر تن تمام
شریعت خوشوقت گرداند مرا
شریعت ایمان انوارش عطا
باہو سز راستی در شرع کوش

اول بر مرشد فرض عین است کہ طالب اللہ را سہ مراتب جمعیت بخشد۔ جمعیت نفس و جمعیت قلب و جمعیت روح۔ این
ہر سہ مجموعہ مجمل جمل در وجود طالب اللہ قرار گیرد و جمعیت کل و جز میشود۔ بعد از ان مرشد الائق کہ طالب اللہ را معرفت
مشاہدہ حضور از قرب اللہ دیدار ارشاد تلقین دست بیعت کند۔ معلوم گردد کہ مرشد جمعیت بخش کامل است۔ جمعیت ہفت
است اکیر کیمیا۔ نفس آنچه گنج خزان اللہ تمام تصرف دنیا بر طالب اللہ عطا کند و جمعیت قلب جملہ تصرف دنیا در یک قدم

و بر یک دم فی سبیل اللہ تصرف کند در دل افسوس نخورد و جمعیت روح مشرف با دیدار پروردگار مشاهده دوام است۔
مراتب مہمات و حیات مراتب در تصور و تصرف تفکر توجہ تمام۔ بعد از ان قلب طالب دل با غنایت۔ طالب لائق تلقین
ہدایت می بر آید نفس از شکایت۔ اللہ بس ما سوی اللہ ہوس۔

ای عزیز! عجب آحق اندک کہ بہ حب دنیا شب و روز بے جمعیت پریشان سائل گدایے حیا و دعویٰ کند کہ مرشد باطن صفا۔
مرشد کامل کہ بہ کسے التفات نوازش گنج بسیار و خزان علم اکیر کیمیا بیشمار طالب را علم تعلیم سیم وزر۔ بعد از ان توجہ مراتب
قرب حضوری اللہ بخشند بانظر۔ مرشد یکہ روز اول سبق میدہد از علم معرفت توحید و در مشاہدہ دیدار است، آراذ کہ مذکور چہ
در کار است؟ آراورد وظائف مراقبہ بچہ کار است؟ عارف اہل دیدار دیدہ چشم بمشاہدہ توجہ دیدار است و دل بتوجہ
بمشاہدہ دیدار است و روح متوجہ دیدار است و نظر عیال را اسرار بے حجاب اللہ فنا فی اللہ در مشاہدہ متوجہ دیدار است و اہل
دیدار الہام مشاہدہ از دیدار است و نگاہ از مشاہدہ دیدار است و دلیل از مشاہدہ دیدار است و سلطان الوہم از مشاہدہ دیدار
است و جمعیت کل غنایت از قرب مشاہدہ دیدار است و ہدایت از مشاہدہ دیدار است۔ اولہ دیدار بعدہ اعتبار۔ اولہ نما
مشاہدہ حضور بعدہ لقا غرق فی التوحید نور۔ بیت

این فقر را شد مراتب از ازل حق لقا فیض و عطائش با فضل

این راہ رحمت آثار از تلقین دیدار است۔ آیات

ہر مراتب را کنم تحقیق تر ہر طریقت کل و جز در من نظر

شد مرا تلقین از حضرت رسول طالبان را میرسانم با حضور

این مراتب دیدار حاصل کردن از شریعت نماز زبان، نماز قلب طریقت، نماز حقیقت بروح، نماز سر با عیان نماز پچشم
راز ہر کہ بسجدہ رود و بے سر حضوری مشرف دیدار میشود۔ بیت

سر در سجدہ بود بیند خدا سجدہ نادیدہ کے باشد روا

نماز خاصگان بہ مشرف دیدار۔ رو برو سجود دوام راز و نماز عوام رسم رسوم با سجدہ آواز۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من
لَّمْ یُؤَدِّ فَرَضَ الدَّائِمِ لَمْ یَتَقَبَّلِ اللّٰهُ مِنْهُ فَرَضَ الْوَقْتِ۔ ترجمہ: کسی کہ ادا کند فرض دائمی را اللہ تعالیٰ قبول
نکند فرض وقتی او۔ بیت

لعنتی بر بے نمازان ہر دوام در نمازے شد لقا وحدت تمام

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصَّلٰوۃُ مَعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ فقیر کامل ہر گنج و ہر تصرف و ہر تفکر و ہر توجہ
و ہر حکمت و ہر علم علوم و ہر مقامات ذات صفات آنچہ کل و جز خداوندی مخلوقات از ازل تماشا تا ابد تماشا تا عقبی و تماشا از

عرش تا تحت الثریٰ از ماہ تا بماہ ہے قدرت سزا سرا را الہی۔ علم غیب آگاہ ہے، علم توفیق، علم تحقیق، علم صدیق، علم تصدیق، علم عیان، علم لقا لامکان، علم لاہوت، علم ملکوت، علم جبروت، علم ناسوت، علم معرفت، علم شریعت، علم طریقت، علم حقیقت، علم حق، علم باطل، علم فقر، علم نص، علم حدیث، علم تفسیر، علم روشن ضمیر، علم با تاثیر، علم تمامی، جملہ کیمیا، کبیر، علم سنگ، پارس، علم سنگ شفا، علم نظر، علم طلب، علم محبت، علم جمعیت، علم جامع، علم تلقین، علم راسخ دین، علم حیا، علم ادب، علم راز، علم کلید، علم قفل، علم نصاب، علم دور مدور، علم بذل، علم وقت، علم نحس، علم سعد، علم سعید، علم تجرید، علم ترک، علم توکل، علم الہام، علم مجاہدہ۔ مرشد جملہ علمہا از کلمہ کلمہ طیبات است لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ بکشاید و طالب اللہ را از میان حروف از ہر یک کلمہ بینماید۔ از حق است کہ بر حق است۔ بخشندہ بر حق است۔ این چنین علم از بخش مرشد کامل فی الدنیا والآخرت لایستحاج گرداند۔ ہر کہ روز اول از کلمہ طیب سبق خواند کہ اسم اعظم در یافتن از کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل مخلوقات ہزردہ ہزار عالم جزا است و ہر کہ بر کل مخلوقات امیر است جز محتاج کل وکل لایستحاج۔ مرشد کامل طالب صادق را از علم جز تعلیم کند و از علم کل تلقین شود و از علم جز توفیق است و علم کل توفیق تحقیق است۔ الحق رفیق است۔ طالب اللہ کہ از مرشد جامع علم کل و جز روز اول سبق خواند کل و جز تماشا مجاہدہ تصرف کونین کیمیا گنج در قبض قید از قوت تصور در تصرف در آید۔ عمل عامل و در ہر تصرف میگردد کامل۔ طالب کہ بشروع تعلیم تلقین عمل علم کل و جز داند آزا احتیاج تمام عمر ریاضت و مجاہدہ و علم و حکمت نماند۔ کہ این را مراتب جمعیت گویند و منصب جمعیت از مرشد جامع میشود نصیب و مراتب جمعیت گویند، جملہ مجموعہ دفاتر حساب رقم رقم کل و جز رسم رسوم آنچه مخلوقات حی قیوم در یک حرف طاعت طی آورده، تمام کونین را برکت دست و پا در دست در یک مشت تماشا بہ بیند یا بر ناخن پشت۔ این را نیز جمعیت در وجود خطرات محروم گرداند از معرفت اللہ ذات۔ بے جمعیت خطرات در وجود پریشان بیماری زحمت مرض تمام است و دار و معالجہ دوا مشرف دیدار لقا۔ مشاہدہ معراج جمعیت دوام است۔ بحر لایستحاج و بے غم لار جعت لا غلط لاسلب و لازوال۔ جمعیت و حضوری معرفت اللہ با قرب وصال جمعیت و مراتب عظیم است۔ جمعیت و علم جمعیت و حکمت سلک سلوک جمعیت و توفیق جمعیت و اقرار و تصدیق جمعیت و گنج جمعیت و قال و حال جمعیت و تصور تصرف جمعیت و ترک توکل جمعیت و غنایت ہدایت جمعیت۔ در طریقہ کامل قادریت عارف نظر صفت محمود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق بردار شکر گزار دوام مشرف دیدار پروردگار است۔ طالب مرید از طریقہ و یا از خانوادہ دیگر دعویٰ کند لاف زن و دروغ سخن چنانچہ ظاہر عالم در علم خواندن زیان است۔ اندرون سہ علم عالم نفس و عالم قلب و عالم روح۔ اگر نفس و زبان یکے گردد عالم نفسانی با کبر ہوا و اگر زبان قلب یکے گردد عالم قلبیہ یافت قرب خدا و اگر زبان و روح یکے گردد عالم روحانی دوام مشرف لقا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفِتْنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ

بِالْبَقَاءِ. پس مجلس عالم قلب و عالم روح از یک دگر مخالف است راست نیاید. و حق شناس مرشد کامل با نظر هر یک را تحقیق کند چنانچه صراف تحقیق سیم و زر کند. بر مرشد فرض عین است که روز اول طالب الله را با این مراتب جمعیت کل جز رسانیدن با توجه ضرور و خود طالب از سر تا قدم میشود نور و جواب سوال الله بگیرد حضور. ابیات

علم بهر از قرب الله حق لقا	علم دنیا باز دارد از خدا
علم دنیا فتنه از فرعون لعین	علم بهر از معرفت حق الیقین
هر که خواند علم را بهر از ثواب	علم آزا میدهد عامل خطاب
هر که خواند علم را بهر از مصطفی	واقف اسرار گردد از اله

جمعیت سه قسم است جمعیت نفس، جمعیت قلب، جمعیت روح. و روح را جمعیت لذت از مشاهده معراج عطا است و قلب را جمعیت لذت از قرب خدا است و نفس را جمعیت از شهوت لذت هوا است. این هر سه جمعیت طالب الله را پشتی است چنانچه آب پشتی کشتی را جمعیت بر دریا است چنانچه ماهی را جمعیت در آب است. نفس را جمعیت از تصرف علم اکیر و سنگ پارس و با تصرف دعوت علم تکمیل است جمع سیم و زر و جمعیت تمام تصرف دنیا مراقبه استدراج است نفس جمعیت تصرف دنیا باز یگری لذات هوا استدراج. و قلب را جمعیت از غنایت تاثیر تصور اسم الله ذات لایحتاج. و روح را جمعیت از هدایت مشاهده قرب الله مشرف دیدار پدیدار دوام معراج است. نفس دوام در طلب استدراج است. قلب دوام در طلب غنایت لایحتاج و روح دوام در طلب دیدار معراج است. مرشد کامل هر سه را چنانچه نفس قلب روح را از تلقین حاضرات اسم الله ذات از تعلیم حاضرات کلمه طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ بَرِیکَ قَدَمِ و در یک دم طالب الله نفس قلب روح را جمعیت کل و جز بخش کند که طالب مینماید هر حال و مرید لایرید. بعد از آن نفس صفت قلب گردد و قلب خصلت روح گیرد و روح در قلب و نفس از غایت جمعیت مطلق بگردد و توحید نور. دوام مراتب قرب الله مشرف دیدار حضور. ابیات

دیدار در هفت علم و هفت راه	در یک هفته رسد وحدت اله
این هفت علم از هفت آیت یاد کن	تا شوی محرم خدا و ز راز کن

هفت آیت قرآن اینست. آیت وعده، آیت وعید، آیت امر معروف، آیت نهی منکر، آیت قصص الانبیا، آیت منسوخ، آیت ناسخ. هر مراتب از شریعت بکشاید. باز هر مراتب در شریعت در آید. قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم الْبَدَايَةُ هُوَ الرَّجُوعُ إِلَى الْبَدَايَةِ وَ شَرِيعَةُ قُرْآنِ اسْتِ وَ طَرِيقَةُ قُرْآنِ بَيَانِ اسْتِ وَ حَقِيقَةُ قُرْآنِ عَيْنِ نَخْشِ عِيَانِ اسْتِ وَ مَعْرِفَةُ قُرْآنِ جَمْعِيَّتِ نَخْشِ جَاوِدَانِ اسْتِ. و هر یک مقام و قرآن دلالت کننده قرب معرفت مشرف دیدار

رحمان است و بیج علم و بیج حکمت، بیج تصرف از قرآن بیرون نیست و نخواهد شد۔

در میان علمائے مردہ دل و فقرائے زندہ دل قلب چه فرق است؟ علما کہ تصور اسم اللہ ذات و اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ندانند طفل نادان اند و فقیر کہ با تصور اسم اللہ عامل و با تصرف اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کامل در دنیا و آخرت لایحتاج مانند۔ جملہ علم در قید تصرف اسم اللہ ذات است و اسم اللہ در قید علم نیست کہ اسم اللہ نفس را نیست و نابود گرداند و بحضور اللہ رساند۔ قوله تعالیٰ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يُعَلِّمُهَا إِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ فِي ظُلْمَةٍ إِلَّا يَظُنُّهَا وَلَا رَيْبٌ وَلَا يَأْسٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ قال عليه الصلوٰة والسلام إِنَّ الْقُرْآنَ رَحْمَةٌ اللَّهِ عَلَى الْخَلَائِقِ۔

شرح حاجی الحرمین الشریفین

بعضی حاجی حرم و بعضی حاجی کرم۔ ہر کہ با خلاص وجود خاص با اعتقاد تمام در حرم کعبتہ اللہ در کعبتہ اللہ و در خانہ کعبہ طواف کند تمام حرم و تمام خانہ کعبہ دیوار جملگی نور انوار و در انوار حاجی مشرف مع اللہ۔ مشاہدہ دیدار پروردگار۔ حاجی کرم را کلی شد بر خانہ کعبہ یقین اعتبار۔ ہر کہ فقیر باین مراتب رسد لائق حج طواف خانہ کعبہ شود۔ و اگر حاجی در حرم حضرت مدینہ داخل روضہ مبارک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میگردد در حرم مدینہ و روضہ مبارک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درو دیوار نور انوار مشرف میشود بیدار سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حاجی کرم این چنین حاجی اہل مجلس دیدار بالیقین باعتبار۔ و اگر حاجی در میدان جبل کوہ عرفات خطبہ بشنود دعا بدست اتادہ لَبَّيْكَ ط اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط وَحَدِّثْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ گوید تمام میدان کوہ جبل عرفات جملہ میگردد نور انوار و مشرف میشود مع اللہ پروردگار عیب نیار و عجب مدار بر حق است کہ از حق است۔ آیات

ہر دی من حاجیم قرب از کرم
کعبہ را در دل بہ پیغم نیست غم
ہم صحبتیم با مصطفیٰ با ہر دوام
ظاہر و باطن یکے گردد تمام

مرشد کامل ہر کرانام طالب مرید خواند ہموندم بانظر توجہ بہ معرفت معراج قرب مشاہدہ دیدار اللہ حضور برساند۔ طالب دوام بمد نظر اللہ منظور۔ مرشد را فرض عین است کہ طالب را باین مراتب رسانیدن حضور ضرور۔ مرشد کامل ہر کر طالب و مرید خواند جملہ گنج تصرف اکیر کیمیا ہنر و تکثیر کیمیا دعوت نظر آنچہ بر روی زمین است خزائن اللہ سیم و زر طالب را نصیب کنند۔ بیت

باہو کاملان را در عمل ہر کیمیا
از خود دہند یا میدہانند از خدا

کامل مرشد هر کرا طالب مرید خواند مرتبه ولی الله از مرتبه بادشاه خلل الله فائق تر گردانند که در نظر فقیر خدا بادشاه سائل عاجز مفلس گدا مرشد کامل که طالب مرید را می بخشد تصور اسم الله ذات بعین العیانی در قید قبض در حکم در آید ملک ملک سلیمانی مرشد کامل طالب مرید خود را در عمل هر تصرف و کیمیا و سنگ پارس غنایت تمام که بادشاه در خدمت او مثل حلقه بگوش جان فدا غلام در زندگی تمام عمر ماه و سال ایام داشته باشد۔ ابیات

من غنی ام بادشاه هم با خدا	بادشاه در نظر من مفلس گدا
احتیاجی نیست ما را سیم و زر	غالبم باموسی غالب بر خضر
هر تصرف از تصور برده ایم	کونین را در حکم خود آورده ایم
سنگ پارس در نظر من بیشمار	صد زبانم همچو تیغی ذوالفقار
حوصله باید وسیع طالب بود	طالب کم حوصله دشمن شود
عاقلان را محرمیت سر عطا است	احتماقرا محرمیت سر خطا است
کس نیایم طالبی توفیق تر	کم حوصله لائق نباشد سیم و زر
کس نیایم طالبی حق حق طلب	میرسانم با حضوری راز رب
نفس و قلب و روح را بگذار تو	تا بیایم معرفت دیدار او
آنچه می بیند ولی باشد چو بود	جسته شد نور وحدت میر بود
این مراتب روز اول اولیا	روز اول اولیا را شد لقا

جمع اولیا مجمل ولی را خطاب فقیر است۔ این حقیقت را چه دانند که احمق بنفس اسیر است۔ ابیات

آنچه می یابم بیایم از خدا	آنچه می به بینم از لقا
در میانش کس نه گنجد هیچ کس	عاشقان را بس بود الله بس
جبرائیلش در نگجد این مقام	این شرف امت محمد و السلام
هر کتابی را جوابی حق طلب	هر که حق از حق نه بیند از کلب
از مطالعه علم طالع باقضا	علم ذکر و فکر باز دارد از خدا
شد مطالعه معرفت توفیق تر	خوش به بین دیدار عارف بانظر
هم ناظم هم حاضر حق را هنما	طالبان را می برم وحدت لقا
چون در آیم لامکان بالا مکان	کونین پرپشه بود بین باعیان

لامکان ملک است ملک لازوال
نیت آب و باد آتش و خاک را
این شرف امت محمد باشرف
آن مقام نور پاک و پاک تر
نه علم نه صوت نه حرف نه آواز
عین را با عین دیدن شد روا
بر باهو شد غالب بیدار ختم
نه مطالعه علم فی شد قیل و قال
ہر طرف کردم نظر بینم لقا
ہر علم را کرد حاصل از حرف
سیاح توحید است شد عارف خضر
عین برسد عین باشد عین راز
علم خواند عین علم با لقا
نیت باهو یا هو در جان تنم

مراتب فقر و مراتب ترک توکل و مراتب مست است در طریقہ کامل قادر یہ است۔ دیگرے کہ دعویٰ کنند لاف زن دروغ سخن۔ اول آدمی را چشم باید شاسائی اول۔ کسے کہ ظاہر باطن از عقل شعور مجلس حضور فرض عین است ضرور چشم بینائی علم دانش دانائی حاصل کند و جاہل رسوائی ترک دہد۔ بعد از ان لائق است کہ طلب مرشد و طلب پیر و طلب علم و طلب تصرف و طلب گنج و طلب جمعیت کند و در معرفت فقر قدم زند۔ از باطن آباد مبارک باد۔ طالب مرشد رانمی شاسد و مرشد چنان میشناسد طلب طالب را چنانچہ شاسد قسمت اہل قسمت را۔ طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِہٖ چنانچہ معشوق عاشق را شاسد و عاشق معشوق را چنانچہ بندہ خدا را میشناسد و چنانچہ عالم علم را میشناسد چنانچہ پیر مرید را میشناسد چنانچہ پدر پسر را میشناسد و چنانچہ استاد شاگرد را میشناسد و چنانچہ غلام خداوند را میشناسد چنانچہ اسپ کارسواری شاسد۔

بیت

چشم ظاہر نہ چشم ز دل نگر
چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

شرح فقیر

مرشد کامل را تماشا کن کونین را بر ہر دو چشم همچنان است چنانچہ شیشہ و عینک بر ہر مرد مک روشنی چشم۔ این مراتب چشم بصراست از برائے فقیر از چشم سر بر آید و در چشم عیان میدر آید کہ چشم عیان معرفت مشاہدہ معراج دیدار بینماید و از دیدار تماشا سے دیدار میکشاید۔ معرفت مردود و عارف مرتد بسیار است کہ دیگر را می بیند بجز دیدار پروردگار۔ ابیات

این معرفت مردود عارف بے حیا
در معرفت عارف بود عیسیٰ صفت
معرفت معراج عارف با حضور
آن معرفت فی اللہ می بیند لقا
مردہ را زندہ کند با معرفت
کے بود این عارفان اہل از غرور

عارف دو قسم است: عارف فقیر اولیا، عارف بطیر سیر ہوا۔ عارف روحانی و عارف لامکانی و عارف حیات و ممات یکے اگرچہ ظاہر از خلق جدا غائب از مردم نظر از قوت مراتب ممات بر اہل حیات مردم غالب تر اگرچہ خلق میدانند زیر خاک در قبر ملک قبر قرب است با خدا و دوام ہم مجلس است با حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اولیا اللہ فقیر چنانچہ در حیات مردم را طالب مرید تعلیم علم و تلقین معرفت می کنند در ممات دو چندان از آنکہ در حیات می بودند ممات و در ممات حیات بلکہ از تصور اسم اللہ ذات از حیات و ممات ہر دو نجات فنا فی اللہ فی التوحید نور برکات۔ آیات

و ز قبر جثہ برد بیرون با خدا	در قبر ہرگز نباشد اولیا
با حضوری مصطفیٰ مجلس دوام	بر قبر حاضر شود گفتن بنام
ہر مطالب طلب کن اہل از قبور	پیش کامل با جواب و با حضور
بعضی قبر گننام و بے نام و نشان	جثہ را با خود برند در لامکان
از مطالعه لوح نامی یافتن	حاضر کنند با خود رفیقی ساختن

عارف و فقیر اولیا صاحب منصب ہر کردار و پیش ولی اللہ خواند حقیقت حال ماضی مستقبل ہر یکے را میدانند و آنچه در کونین گنج خزائن اللہ کل و جز تصرف است از وہج مخفی و پوشیدہ نمایند۔ ہر کہ گویند نمانند ہر کہ دانند نگویند۔ و کامل صاحب اختیار است خواہ گویند خواہ نگویند۔ این قال من بر حال من۔

شرح اولیا اللہ

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلَى دَارٍ اِنَّ اِيْنَ مَرَاتِبَ مَرشَد اہل دیدار است مُؤْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا بیت

این جہان و آن جہان در یک نظر عارفان این بوند اہل از بصر مرشد کامل آنست کہ اول طالب صادق را از تصور اسم اللہ ذات حاضرات جملہ ارواح انبیاء و اولیا اللہ حاضر گردانند و با قوت اسم اللہ ذات لامکان مشرف دیدار با خدا رسانند کہ تمام عمر احتیاج مجاہدہ چلدہ ریاضت و خلوت نمایند۔ اول مرشد کامل را این مرتبہ امتحان است۔ مرشد کہ بدین صفت موصوف نباشد را ہزن طالب آن ثانی شیطان است و یا آنکہ طالب احمق مثل گاؤ خر حیوان است کہ بے معرفت کور چشم بے عیان است و یا آنکہ طالب بی شعور طفل نادان است۔

بیت

بر قبر رو تا شود مطلب تمام
میرد با تو روحانی ہر مقام

قوله تعالیٰ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۗ بَلْ أَحْيَاءٌ ۚ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ - آیات

ہر کہ گوید مردہ آن مردہ اولیا با خود حیاتے بردہ
اولیا زندہ شود باسم ذات و ز خلایق او صمعی یابد نجات

اول بر مرشد کامل فرض عین است کہ نفس طالب را جمعیت بخشد و جمعیت نفس در تمام تصرف دنیا لذت مردار است۔ بغیر از لذت دنیا جمع مردار نفس را بر مرشد ہرگز نشود اعتبارا اگر چه طالب سرزنش خواند استغفار ہزار بار۔ از بسیاری دنیا مردار نفس میشود بیزار۔ بعد از ان نفس مطمئنہ گردد لائق دیدار پروردگار کہ پارچہ نجس را گذر پاک کند از گندگی و بندگی ہر دو در یک جا ننگد۔ دیدار و مردار ہر دو در یک خانہ نباشد۔ بطن وجود چنانچہ کفر و اسلام یہود و مسلمان۔ مرشد یکہ اول توفیق جیفہ تصرف تمام دنیا مردار نداند بہ تحقیق دیدار نداند بہ تحقیق یکہ سپارد۔ مطلب اینست کہ تصرف ظاہر گنج طالبانرا توفیق است و باطن کل و جز مقامات ذات و صفات در آوردن طے از قرب اللہ تحقیق است۔ مرشد کہ نہ خبر از توفیق دارد و نہ از تحقیق دارد ہر آنکس مرشد احمق است از طریق اہل زندیق و بعضی مرشد دعوی کنند دیدار و در قید مردار و بعضی مرشد دعوی کنند لقا و در طلب دنیا احمق بے حیا۔ مرشدی و طالبی نہ آسانکار است۔ در مرشدی و طالبی تمام تصرف در کار و حاصل کردن عظیم سزا سزا پروردگار۔ در شریعت ہوشیار۔ از کفر شرک بدعت بیزار۔ اللہ بس ما سوائ اللہ ہوس۔ آیات

ہر کرا مرشد شود آن را ہبر حاضر و ناظر بود صاحب خبر
احتیاج از کس ندارد شد غنی روز و شب حاضر بود مجلس نبی

اول مرشد را باید کہ مرشدی خود اثبات کند و مرشد را از اثبات دو گواہ است۔ از حضرات اسم اللہ ذات طالب را می برد در مشاہدہ دیدار۔ دوم گواہ مرشد بر طالب عطا بخش کند گنج تصرف بسیار بشمار۔ و طالب را نیز طالبی چہ طور است میشود اثبات یکہ مال و جان تصرف کند آنچه مرشد را در کار است۔ دوم گواہ طالب در حکم مرشد با اختیار۔ ہر کار یکہ کند بغیر از جاری حکم مرشد کند خواہ کار دین خواہ کار دنیا۔

آخر انتہائے فقر و معرفت در ویش اولیا اللہ چیست و چہ باشد؟ بہ جہ نور با خدا و با کل مخلوقات حضور چنانچہ آفتاب ہمہ جا حاضر بود فیض روشنی دہد۔ اینست جہ انوار مشرف دوام دیدار۔ این چنین صاحب جہ بزبان نطق در گویائی در آید چون ظاہر لب بہ جنبانہ خدا اند کہ بما ہم سخن است و ارواح انبیا و اولیا اللہ و ارواح مومن مسلمان میدانند کہ بما ہم سخن است و جملہ مؤکل و فرشتہ می دانند کہ بما ہم سخن است و جن و انس میدانند کہ بما ہم سخن است و ظاہر مردم خاص و عام میدانند کہ بما ہم سخن است۔ این است جہ نور در ہر مقام کسیکہ در آید می بیند حضور چنانچہ حضرت سلطان بایزید میفرماید کہ سی سال با خدا ہم سخن بودم و خلق میدانست کہ بما ہم سخن است۔ این جہ عظیم سخن از مراتب کند از اسم اللہ ذات کن فایتما یقول لہ کن

فَيْكُونُ هَر دُو جِهَان رَا دَر يَك دَم تَصْرَف قَيْدِ قَبْضِ دَر حَكْمِ آوَرْدَن آسَا نَكَارَا سْتِ اَز نَفْسِ خَلَاصِ شَدَن مَشْكَلِ خَيْلِ دَشْوَارِ
اَسْت - مَكْرُ تَصَوُّرِ ذَاتِ وَ تَصْرَفِ غَايَتِ دَر جَاتِ وَ اَز كَنه خَوَانَدَن قِرْآنِ آيَاتِ وَ بَا تَرْتِيبِ خَوَانَدَن كَلِمَه طَيْبِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ
مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ - اَيَاتِ

نُبُوْدِے كَسِ نُبُوْدِے هِيچْ كَسِ مَن كِه بُوْدِم بَا خُدا بُوْدِيْم بَس
شُد مَرَا دِيْدَارِ دَائِمِ دَر آيِنِه عِيْنِ اَز نَمَا زَانِ بَقَائِمِ يَافْتَمِ مَن اَز خُدا
بِرْتَنَمِ هَر مَوْنِے عَارَفِ شُد وَ جُوْدِي مَعْرِفَتِ اَحْتِيَاجِے نِيَسْتِ ذِكْرِشِ هَر كَرَا اِيْنِ شُد صِفْتِ
بَا حُوْرَا بَدَنَامِ كَرْدِي خُوِيْشِ رَا پَسِ نَامِ تَن تَن وَلايَتِ لَازِمِي لَامَكَانِ دَارِالامَن
هَر كَرَا جِشْتِ نُوْرَا لِحَقِ النُوْرِ پَكَنْتِه مَعْرِفَتِ مَشَاهِدِه مَعْرَاجِ دِيْدَارِ پَرُوْرِدْ گَارِ نُوْر - اِيْنِ چِيْنِيْنِ جِشْتِ اسرارِ دَر دُنْيَا پَكَنْتِه سَر - اَز قَبْرِ بَرآمَدِه
مَلَا قَاتِ كَنْدِ وَ هَمِ سَخْنِ شُوْدِ وَ هَمِ صَحْبَتِ دَوَامِ وَ ظَاهِرِ وَ بَاطِنِ بِنَظَرِ مَنْظُوْرِ تَمَامِ دِيْدَارِ مَشْرُفِ خُدا وَ مَجْلِسِ حَضْرَتِ مُحَمَّدِ مَصْطَفَى صَلَى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ رُوْحَانِي انبِيَا وَ اَوْلِيَا اللهُ - بَرِيْنِ غَيْبِ عَيْبِ مَبْرُوْرِيْنِ غَيْبِ عَجَبِ مَدَارِ وَ عَيْبِ نِيَا كِه اَز قَوْمِ كُفَّارِ مِي شُوِي اَز اَهْلِ
زَنَا لَاقِ نَارِ تَوْبِه يَكْنِ هَزَارِ بَارَا سْتِغْفَارِ - قَالِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللهِ لَا يَمُوْتُوْنَ -

وَاقِعِ شُدِ دَر عَالَمِ وَ عَالَمِ بَالِهَةِ فَقِيْرِ هَمِيْنِ فَرْقِ اَسْتِ كِه نَامِ اِيْنِ عُلَمَا اَسْتِ وَ نَامِ فَقِيْرِ اَوْلِيَا اَسْتِ وَ نَامِ اِيْنِ عَامِلِ اَسْتِ وَ نَامِ فَقِيْرِ
كَامِلِ اَسْتِ وَ نَامِ اِيْنِ مَمَاتِ اَسْتِ وَ نَامِ فَقِيْرِ حَيَاتِ اَسْتِ وَ عَالَمِ اَز هَر عِلْمِ عَالَمِ اَسْت - مَسْأَلِ فَتْهٔ نَصِ وَ حَدِيْثِ تَفْسِيْرِ
مِيْفَرِ مَآيِدِ وَ فَقِيْرِ مَشْرُوْحَا اَز حَضْرَتِ قُرْبِ مِيْنَمَآيِدِ - مَجْلِسِ اَهْلِ مِيْفَرِ مَآيِدِ وَ مَجْلِسِ مِيْنَمَآيِدِ رَاسْتِ نِيَايِدِ - چِنَا نَچِه مَجْلِسِ مَسْتِ وَ هُو شِيَارِ
چِنَا نَچِه مَجْلِسِ اَهْلِ خُوَابِ بِيْدَارِ بَايِدِ دَانَسْت - اَيَاتِ

نَفْسِ رَا رَسُوَا كَنْتَمِ بَهْرِ اَز خُدا بَرِ هَر دَرِے قَدَمِے زَنَمِ بَهْرِ اَز خُدا
دَر تَصْرَفِ عَالَمِ كَامِلِ تَمَامِ اَحْتِيَاجِ اَز كَسِ نَدَارِمِ خَاصِ وَ عَامِ
دَانِيَكِه دَزْدِ غَا بَا ز فَتْنِه اَنْگِيْرِ زَبَانِ گِيْرِ هَمِ فَقِيْرِ اَسْتِ وَ صَاحِبِ تَصْرَفِ كِيْمِيَا اَكِيْرِ تَا شِيْرِ بَخْشِ اَهْلِ كِنَجِ خَزَائِنِ اللهِ وَ لِي اَوْلِيَا اللهُ
رُوْشِنِ ضَمِيْرِ بَرِ كُوْنِيْنِ اَمِيْرِ عَالَمِ گِيْرِ هَمِ فَقِيْرِ اَسْت - پَسِ فَقِيْرِ كَاذِبِ وَ فَقِيْرِ صَادِقِ اَز كَدَامِ عَمَلِ وَ اَز كَدَامِ عِلْمِ وَ اَز كَدَامِ حَكْمَتِ وَ اَز كَدَامِ
سَخْنِ مَعْمَاكِلِ وَ جَزِ شَاخْتِه مِي شُوْد - چِنَا نَچِه نَاقِصِ اَمْرُوْزِ فَرْدِ اَدْفِ الْوَقْتِ وَ اَز قِصِه وَ اَفْسَا نِه اَز بَرَايِے دَلِيْرِي مِيْفَرِ مَآيِدِ وَ كَامِلِ
بَا تَوْبِه مَشَاهِدِه وَ آخِچِه مَطَالِبِ اَسْتِ رُوْزِ اَوَّلِ طَالِبِ رَا مِيْنَمَآيِدِ - بِيْتِ

مَرَشِدِے نَا مَرْدِ صَوْرَتِ زَنِ نَمَا اَز طَالِبَانِ زَرِ طَلْبِ بَاشَدِ بِي حَيَا
مَرَشِدِ كَامِلِ اَز تَصَوُّرِ اسْمِ اللهِ ذَاتِ عِيْنِه بَعِيْنِ مِيْنَمَآيِدِ وَ اَز عِلْمِ عِيْنِ بَكْشَايِدِ - مَرَشِدِ نَاقِصِ بَا ذِكْرِ فِكْرِ مَرَا قَبْلِه وَ رَدِ وَ ظَالِفِ خُرَابِ
گَرْدَانِ خُوَارِ - وَ مَرَشِدِ كَامِلِ رُوْزِ اَوَّلِ مَشْرُفِ كَنْدِ بِيْدَارِ پَرُوْرِدْ گَارِ - بِيْتِ

جز بیدارے دگر راہے ندید
این مراتب رابعہ حضرت بایزید
مراتب ذکر زوال است و مراتب فکر خام خیال است و مراتب مراقبہ مبتدی احوال است و مراتب الہام ناتمام
است و مراتب مذکورنا منظور است۔ ایات

طالب از مرشد طلب دیدار کن
دیده در دیدار شد در راز کن
ذکر و فکر دور گرداند ترا
ذاکران بے خبر وحدت و زلقا
فقیر کامل بہ چند صفت موصوف است۔ اول بخیل بانفس و غلیل با طالبان دوام مشرف بیدار ربّ جلیل وحی القلب از
قرب اللہ حضوری وہم دلیل۔ ایات

از کجا آورده با کے بردہ
من با خدا بودم میباشم دوام
ہر کہ حق را پوشیدہ آن کافر پشت
گر کسے گوید بدہ صورت نشان
ہر کہ خواند این مطالعہ بالیقین
بانظر ناظر کند حاضر خدائے
جز حضوری بالقاد دل کس مبیند
ہر طریقت را بدانم ہر طریق
احتیاجے نیست گفتن عاقلان
منکہ رو آورده ام دیدار در
دیدہ با حق رود باطل گزار
آن دیدہ دیدار بین باشد کجا
باہو بہر از خدا دیدہ بدہ
اہل دیدار نہ ہرگز مردہ
این بود توحید مطلق حق تمام
ہر کہ گوید دیدہ ام اہل از بہشت
آن لایزال ہمیشہ لامکان
لائق دیدار شد دیدار بین
چون نگویم دیدہ ام ہر دم لقاے
ذکر دم روح و قلب احمق پسند
طلب کن دیدار توفیق از غریق
عارفان دیدار بین صاحب عیان
دیدہ را دیدار شد صاحب نظر
روز و شب دیدار بین اعتبار
دیدہ لائق دیدار باشد با خدا
بے چشم دیدار بین آن دیدہ بدہ

اہل ناسوت مردہ قلب افسردہ قالب۔ آنچہ در خواب یاد مراقبہ می بیند از مردار ہوا خواب خیال۔ زندہ قلب و حیات آنچہ
می بیند از لاہوت لامکان لقا مشاہدہ تجلی دیدار خواب وصال۔ و اہل تقوی آنچہ می بیند از حور و قصور بہشت نہال احوال۔
چون قیامت قائم میشود و روحانی از قبر برآیند اہل دنیا ہیچ کس را رو بقبلہ نباشد پشت باقبلہ و اہل محبت و اہل دیدار را رو بقبلہ
از قرب اللہ۔ در دنیا کہ اہل دنیا از فقیر سائل بگرداند ہرگز بروئے قبلہ نمائند۔ ایات

قبله را از قبله قبل از یافتم
 دو خدا را کشته با یک یک شود
 بند نقش بند آنچه زین قائم مقام
 هر که دنیا دوست دارد دور تر
 قادری را قرب قدرت با خدا
 قادری را با سجده قبله ساختم
 معرفت توحید از یک میشود
 سهروردی را نباشد زین مقام
 خواه باشد غوث قطب بانظر
 قادری را امید باشد با بقا

هر که گوید دین و دنیا هر دو بر من عطا است از قوم فرعون باشد - این حیل شیطان سر خطا است - بیت

دوست دارد دنیا را از ان سگ سرشت
 ترک داده دنیا را اهل از بهشت
 دنیا همیشه دنبال ما خوار است بر دنیا قادری نظر نکند که نظر قادری بر دیدار است دوام تارک تمام - هر آنکس عجب احمق اند
 حماقت شعاروز و شب در طلب دنیا مردار با خود فخر عزت دانند و رو بمعرفت الله نیارند - این بامومن مسلمان چه طور باشد
 که بدتر از گاؤ ستور باشد - بیت

گر بگویم شرح دیدار از خدا
 باستماع زنده شود عالم با بقا
 علم دیدار در درس دیدار دیده دیدار است و تلقین دیدار از علم یقین است - دیدار به یقین دیدار و علم علم دیدار در حکمت
 دیدار است و علم ارشاد دیدار از مرشد دیدار است - ابیات

در صورتی مخلوق راه دیدار نیست
 علم دیدارش بخطر خوار نیست
 صورتی مخلوق خاک از خاک خاک
 و ز نور دیدارش شود دل پاک پاک
 آن گلی دیگر بود گل با گلاب
 خوردنی آن گل شوی تو بے حجاب
 آن گلی کز بود تہی کف نبی المرسلان
 خوردنی آن گل شوی عارف عیان

این امداد از فقر قدیم بکرم نبی صلی الله علیه وآله وسلم صراط المستقیم است - از عطائے لقاے گاہے فقر مکب و گاہی
 محب - اگر بخورد آن گل علم بکشاید از نص و حدیث غالب بر ابلیس - و آن احمق جاہل تارک الصلوٰۃ گردد غیبت - علم عالم
 ظاہر و علم عالم باطن غیب لا غلط و لازوال معرفت الله قرب وصال لا رجعت لاسلب زنده قلب توفیق و مَا تَوْفِیْقِی
 إِلَّا بِاللّٰهِ - تحقیق اولیا الله عالم باللہ و فقیر ولی الله آرا گویند که در عمل تصرف گنج کی میا دارد تمام و بر نفس از دنیا روا ندارد
 یک دام - حَقًّا ثُمَّ حَقًّا و بقرب الله هیچ کس طالب پیشین نماید در طلب خدا حاصل کردن لقا و هیچ کس عالم ندیدم که علم را
 میخواند از بهر معرفت قرب دیدار روشن ضمیر قلب بیدار مگر برای دنیا روز معاش روزگار - ابیات

خود پند آن عالم است مغرور تر
 عالم آن باشد بود برحق نظر

هر که مطالعه علم بهر از معرفت بے معرفت عالم بود شیطان صفت
طلب کن وصلت و سید پیشوا تا ترا حاصل شود وحدت خدا

قلب بمد نظر الله منظور و در قبضه قدرت در دو انگشت الله تعالی است۔ یکے انگشت جلالی از فقیر مومن جلالت آنچه از وجود بر آید سحر و سحر قبض بسط ذکر فکر مراقبه کشف کرامات ازان است۔ دوم انگشت جمالی مشاهده دیدار بالیقین باعتبار۔ قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم الْفَقْرُ فَخْرِي وَالْفَقْرُ مِيثِي افتخار جذب نظر کل و جز در حکم روشن ضمیر بنفس امیر خوانند بیان کند علم نص و حدیث و تفسیر جمله تاثیر ازان است۔ و مرده دل رادل در دو انگشت شیطان است۔ یکے انگشت طمع و حرص که در میان حلال و حرام فرق نکند مطلق کافر میشود۔ دوم انگشت هو او کبر۔ قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم وَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ ذَرَّةٌ مِّنَ الْكِبْرِ لَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ۔ مرشد کامل بانظر طالب مرده دل را از هر دو انگشت شیطان خلاص کنانند بحضور مجلس محمدی صلی الله علیه وآله وسلم رساند و غرق فی الله توحید گرداند۔ ظاہر و باطن بے نیاز صاحب تصرف گنج تصدیق باتوفیق و صاحب خزان الله از قرب الله تصور العیان صدیق تحقیق۔ الله بس ما سوی الله ہوس۔ آیات

چون از مرشد حاصل شود توحید رب معرفت توحید از مرشد طلب
هر که آن بے مرشد آن بے نصیب نفس عالم پیشوائے شد رقیب
گر بخوانی علم تفسیر و حدیث اندر نش نفس جاہل دیو خبیث
مرشدے باشد سلیمانی مثل دیو در زندان شود بعد از وصل
در وجودے تو شود دارالامن عالمان را بس بود این یک سخن
علم گوید ترک حرص و با ہوا نفس را بگذار شد عالم خدا
علم حق غیب است بایمان بود بر غیب گر عیبش کند ایمان رود

قوله تعالی الحمد ذلک الکتب لا ریب فیہ ۞ ہدی للْمُتَّقِیْنَ ۞ الذّٰیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ بیار علم خواندن فرض عین نیست مگر علم فرض واجب سنت متحب و از گناہان بیرون بر آمدن و از خدا تعالی ترسیدن و معرفت و محبت الله و رسیدن فرض است عنایت ہدایت بر آمدن از غیبت شکایت الْغَیْبِۃُ اَشَدُّ مِنَ الزَّیْنِۃِ قوله تعالی وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی۔ معرفت و فقر جمعیت و ہدایت متفق تعلق دیدار رحمان است۔ نفس امارہ و دنیا و ہوا متفق شیطان است۔ ترا کدام پند است؟ آیات

علم بهر از سجدہ وے صوم و صلوة علم بهر حج کلمہ باز کوۃ
هر که خواند علم از بہر درم بے نصیب از معرفت جود و کرم

در طلب شہوت بود از سر ریا این علم را کے خدا دارد روا
قال اللہ تعالیٰ یٰٰأَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ۔ علم از ہر علم در عمل آوردن آسانکار است و عالم
عامل شدن مشکل خیلے دشوار است۔ ایات

علم سے حرف است عالم سے طلب علم، عمل و معرفت از بہر رب
علم سے حرف است عالم سے طلب باحیا و با وفا و با ادب
علم پہچو شجر بر او معرفت ہر کہ علم از بر خورد عارف صفت
علم تمامی منصب درجات قال مطالعه آواز است و معرفت ہمیشہ مشاہدہ قرب اللہ حضور دیدار از است۔ اگر بیانی در باز
است و اگر نیائی اللہ بے نیاز است۔ طالب اللہ کہ مطلق در طلب دیدار است آرزو طمع بہشت و از خوف دوزخ چہ کار
است؟ کہ دوام متوجہ با دیدار نظر است۔ قال علیہ السلام مَنْ ظَلَبَ شَیْئِیْ وَ جَهَدَ فَقَدْ وَجَدَ۔ بیت

اولیا را کیت راہبر پیشوا با جذب وحدت میکشد طالب خدا

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْجَذْبُ جَذَبَاتِ الْحَقِّ مِنْ جَذْبِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ ایات

اللہ ہر کرا خواہد کند با خود حضور ہر کرا خواہد براند خود ز دور
رفت کوشش چون رسد کوشش از خدا رفت کوشش چون بند لقا
در حقیقت معرفت فرحت مجو ہر یکے را ترک بدنامش مگو
و ز چہار بگذرد یکتا صفا زان ہر چہار بگذرد واصل خدا
ہر مقامے ناتمامے راہزن واصلان را بس بود این یک سخن

ہر طالب کہ مرشد اخلاص کند بروے عطا علم مطالعه معرفت بخش شود۔ ہر علم از مطالعه معرفت کشاید و ہر علم در مطالعه معرفت
در آید۔ از مطالعه علم موت علم محبت علم معرفت و علم مشاہدہ و علم مراقبہ و علم مکاشفہ و علم مطالب و علم معراج دیدار لقا و آنچه
سوائے ازین علم است علم یکدم و علم یک دم آزا گویند کہ در جنبش یک دم تماشا آید و تماشاے ازل و تماشاے ابد و
تماشاے دنیا تماشاے عقبی بہشت حور و قصور و تماشاے معرفت مشاہدہ انوار دیدار غرق فنا فی اللہ بقادر یک دم اورا برد
زیر اقدام استقامت نیز گویند۔ مطالعه علم موت از کدام علم بکشاید۔ علم تصور اسم اللہ ذات با توفیق و علم تصرف تحقیق و علم
توجہ بحق رفیق۔ مراتب عالم صدیق علم سودا سودا جویدا غیب الغیب از علم لطیفہ در دل میشود پیدا۔ ہر کہ مطالعه علم
موت خواند از و بیچ علم علوم کل و جز مخفی و پوشیدہ نہ ماند۔ ایات

مرتبہ مردود منزل ناتمام بر فقر ہر یک مقامے شد حرام

عین را با عین بیند عین بین نیت آنجا آسمان و نی زمین
 ہر کہ از خود بگذرد آن یافتہ پیشوائے اسم اللہ ساختہ
 اسم میرساند مسخّی و در یافتن مسخّی حرف در یک حرف کل و جز معما۔ کاملان را معلوم ناقصان را محروم از اسم مسخّی۔ ناقص
 میفرماید سلک سلوک طریقت راہ۔ کامل قرب حضوری می بخشد الہ مینماید۔ بیت

ہر کہ می بیند بداند آن کسی شد بہ دیداری مرا اللہ بسی
 ثواب ہمہ حجاب است و بے حجاب ہمہ ثواب است۔ بیت
 جتّی بگذار رو بہ دیدار آر جز بیدارے مرا جنت چہ کار

دوزخ بہشت ہر دو مقام باختیار اللہ تمام است۔ مرا با اختیار خود چہ کام و چہ کلام است؟ فقیر بر کونین امیر۔ فریق فی
 الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ط۔ زبان مطالعہ علم تفسیر و نظر مطالعہ تاثیر و قلب مطالعہ علم روشن ضمیر و روح مطالعہ علم لقاناظر
 دوام حاضر نظیر۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ فقیر کامل را از دعوت دو عمل کل کلام تمام ختم لایحتاج بے غم۔ یکے تصور اسم
 اللہ ذات حضور، دوم عمل ملاقات روحانیت اہل از قبور۔ ازین عمل تمام عالم فنا و تمام عالم بقا۔ بدانکہ ثواب از عمل نیک
 خیر است و بے حجاب و بے حساب بخش خدا شرف لقا است۔ علم بعمل خواندن مقصود است و تصور اسم اللہ ذات تیغ
 قاتل نفس یہود است۔ آیات

نماز و روزہ بسیار طاعت ازان بہتر بدم دیدار ساعت
 دمی دیدار را دیدار بردہ دلی مردہ دمی خطرات خوردہ
 کلید علم از دیدار دارم شریعت مصطفیٰ جان را پارم

مراتب دیدار و علم دیدار از شریعت ہر علم را روح و جان زندگی است و بے شریعت زندگی بے حیائی و شرمندگی
 است۔ اصل شریعت حدیث قرآن است۔ از قرآن نتیجہ چیز بیرون نیست و نخواہد شد۔ باید دانست کہ طالب صادق را
 سوگند خدا و سوگند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است سوگند قرآن باللہ و سوگند کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ
 کہ از مرشد مراتب نعم البدل فیض فضل از حضرات اسم اللہ ذات جملہ تصرف و جملہ گنج و جملہ علم حکمت و جملہ حکم از مرشد
 طالب طلب تلقین کنند و مرشد را نیز همچنان جملہ سوگند است طالب را از قرب اللہ حضور و عمل روحانی قبور جمعیت و من کلّ
 الْوَجُوْہِ بَخَشَد۔ بیت

مرشدے نامرد را نامی مگو مرشدے نامرد را شیطان بگو
 قولہ تعالیٰ يَا بَنِي آدَمَ اَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ مرشد مثل قلند را فسونگر و طالب مثل مار۔

تمام عمر در قید مرشد خود را امروز فردا بابد باعتبار امیدوار۔ طالب مثل بچہ شہباز است ہرگز اختیار نکند مجلس غلیو از۔ از
برائے طلب خدا میشود جدا۔ اگر طالب بچہ شیر است در طلب معرفت وصال آرا شرم آید از مجلس اہل شغال۔ بیت
ہر کہ طالب نام خوان سلطان بود مرشد آرا مرتبہ سلطان دہد
اگر سلطان و مرشد پریشان و اگر مرشد پیشمان و طالب احمق حیوان مجلس راست نیاید۔ ایات
باہو منکہ طالب از پیغم غنی ہر کہ دمے حاضر مرا مجلس نبی
احتیاج از کس ندارم مقام تر طالب آرا میکنم عارف نظر
عجب احمق اند آن قوم مردم کہ مرشدی و طالبی از شاہ دل سیاہ بے خبر از معرفت قرب الہ۔ این چنین طالب بنام طالب
بیشعور نام۔ معلوم شد کہ این چنین طالب مرشد با تقلیدی لباس عوام الناس۔ ایات

مرشدے مرد است طالب مرد تر گنج بخشد طالبان را سیم و زر
یا برد در معرفت وحدت حضور مرشدے طالب چنین باید ضرور
غام مرشد زر طلب از طالبان این چنین گمراہ شد در دو جہان
ہر کہ گیرد میدہد بروے روا مرشدے باشد چنین راہبر خدا
باہو میشناسد طالبان را بانظر ہنجو زرگر میشناسد سیم و زر
طالب قوت قوت از مرشد توفیق۔ اگر طالب باطن ظاہر تحقیق است مرشد کامل حق طالب روز اول از گردن خود ساقط سازد
کہ طالب اللہ از ہر عمل تصرف مینوازد۔ اما طالب را حوصلہ وسیع باید۔ طالب کم حوصلہ بچہ کار نیاید۔ بیت
ہم طالبم ہم مرشم ہم راز بین طالبان را میشناسم و ز چنین
راہ ناراہ دراز است تا بلب جان تمام عمر۔ مرشد طالب اللہ را مرتبہ بخشد و مشرف دیدار حضور نظر۔ قوله تعالیٰ وَاعْبُدْ رَبَّكَ
حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ۔ ایات

عبادتے دیدار را بادیدار بر بالیقین و با ایمان رو در قبر
این عبادت رحمت اللعالمین معرفت توحید اینست بالیقین
شد عبادت از فضل عفو و کرم ہر کہ منکر از لقا اہل از صنم
ہر عبادت از برائے دیدار حق از برائے دیدار شد پیدا خلق
مرشدے تلقین بخشد از لقا از علم حاضر رساند باخدا
این عبادت دائمی طاعت طلب طاعتی باشد حضوری راز رب

قوله تعالى وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ "أَنْحَى لِيَعْرِفُونَ" بیت

دل مرا بیدار از دیدار شد دیدہ بہر از دیدنے نظر شد
ہر کہ تصور عین العلم ذات اسم اللہ میدانند صاحب تصور از دیدن دیدار پروردگار طرفہ زد باز نماند۔ چشم ہر از برائے دیدن
خلق دیدہ ظہور دیگر است و چشم ہر از برائے دیدن خالق دیدہ نور عیانی قدرت اسرار سبحانی ربانی دیگر است۔ طالب کہ
در طلب لقاے خدا تمام عمر جان فدا کنن دوام بر سر بستہ و تشنہ معرفت حضوری لقاے پروردگار بر مردن خود تیار است آزا
یک دم در یک قدم مشرف کردن دیدار چہ مشکل کار است مرشد کامل را ہیچ دشوار نیست۔ ایات

کس نیابم طالبے تشنہ طلب معرفت دیدار چشم راز رب
طالبان با خود مطالب خود نما احمقان بے ادب باشند بے حیا
طالبی گر مثل موسیٰ با خضر نیک بد را با تفکر در نظر
در نظر موسیٰ ہر ثوابی شد گناہ کار حضرت خضر بودند خاص راہ
بر خضر موسیٰ غالب است امت رسول عارفان دیدار و از اہل الوصول

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْعُلَمَاءُ أُمَّتِيْ أَفْضَلُ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ إِسْرَائِيْلَ۔ علما فقیر عارف باللہ ولی است۔
بیت

عالم شدم از علم وحدت با خدا علم بہر از وحدت است باطن صفا
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ مجلس انبیا نما است کہ فارغ از کبر و حرص ہوا است۔ ایات
عالم خدا فاضل خدا با خود نماند ہر کہ با خود بماند علم از حق نخواند
نفس موذی را بکش با تیغ قال نفس اہل قال رامی کشد تیغ از زوال
ہر کہ خواہد گشت کشتن نفس را با تصور تیغ بکشد و ز ہوا

قوله تعالى وَتَهَيَّ النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ نفس تا آنکہ از علم دیدار مشرف حضوری سبق نخواند
ہر گز ہوا و گناہ باز نماند کسے اگر چہ تمام عمر ریاضت سر بسگ زند ہیچ سود نشود۔ قوله تعالى وَمَا أُبْرِيْ نَفْسِيْ حِإِنَّ
النَّفْسَ لَا مَارَةَ بِالسُّوْءِ۔ ایات

این نفس را در قید آوردن چہ غم کیشناسد نفس را اہل از صنم
نفس را بشناختن قرب از خدا نفس را شرمندہ بماند و ز ہوا
نیت نفس و نے بروح و نے قلب غرق فی التوحید عارف با ادب

و ز هفت اندام بود هفتاد نور
طالب دیدار می یابد خدا
طالبان را چیست آخر حق طلب
دم مزین گر عاشقی سر پیش نه
هر که شد گمنام آن نامزد تر
باحو کبوتر و مہتر ہمہ دارد طلب
باز گردد یک شود باشد حضور
طالب مردار بانفس و هوا
جان خود را کن فدا بر راز رب
سر ز گردن شد جدا این راه بہ
نام را نام آرد دہد صاحب نظر
طلب قلب از قلب کلب از باکلب

بدانکہ شاعران را علم از بلاغت دانش، بلکہ شعور از شعر پیچیدگی و فقر را علم از قرب اللہ حضور است اگرچہ خام است۔ در سخن شعر الذت تمام است و سخن فقر اغام مثل شہد شیرین بہ لذت دیدار شوق تر سخن بیش بہا از سیم وزر۔ بیت

سخن من سزیت خواندن آن بی سر
عارف بے سر بود صاحب نظر

اہل علم تصوف تقوی است و عالم تقوی را دو گواہ است۔ خوردن اہل تقوی را نور است و خواب اہل تقوی را مشرف معرفت لقا حضور است۔ عالم تقوی را ہر دو بال و پراست۔ کل و جز مقامات ذات صفات تصور توفیق طرفہ زد کنند تحقیق و بانظر تصرف ہر مردہ راجی کنند۔ اہل تقوی متقی آن است کہ کلمہ طیب بر زبان خود خواند لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ در مقام کنن خواندن آنچه خداوندی است از ویج چیز مخفی و پوشیدہ نماند۔ قوله تعالی وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ۔

علم تقوی چنانچہ علم تصور تصرف کلید معرفت مشاہدہ دیدار است۔ تقوی مجاہدہ نیست۔ بحضوری مشاہدہ وصال لازوال۔ باید دانست کہ از غلبات تصور تجلیات نور و شوق تصوف حضور تعیش اشتیاق فراق ازلی فیض فضلی۔ حرف توفیق توکل و از صدیق توحید تصدیق تحقیق از کند آنست۔ آواز کن راز قلب نام اسم اللہ ذات باعزت بگیرد۔ باستماع نام اللہ از عظمت و ہیبت نام اللہ نفس مطلق بمیرد و در وجود ہفت اندام از سر تا قدم نور اللہ میریزد آنچه در وجود کدورت زنگار ظلمات حجاب سراپردہ جملگی می خیزد۔ بعد از ان قلب باروح متفق گردد و روح بذوق نام اللہ می خواند۔ باستماع نام اللہ از قہر و قدرت نام اللہ نفس زندہ نماند۔ معرفت عیانی و دیدار ربانی مشرف دوام فقر تمام۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ ۝ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَقَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ۔

پس بہ مردن نفس صاحب چہ طور زندہ ماند۔ مردن از خصلت بد باز آید و از گناہ تا بلب جان رسیدن قبر لحد۔ آیات

از ازل تا ابد بودم بے حجاب
در چشم من ہرگز نیاید ہیج خواب
دیدہ را دیدار بردہ خواب نیست
از میان خود رفتہ را عذاب نیست

خواب مارا بهر مذکور و جواب
 خواب مارا خلوت و باشد حضور
 هر که پوشید چشم را آن کور تر
 باعمیان پیغم بقا هم حق لقا
 هر که در علم تحصیل عالم بانده تمام دوام مجلس محمد رسول الله علیه الصلوٰۃ والسلام فقیر که در معرفت مشرف دیدار دوام مجلس محمد رسول
 الله صلی الله علیه وآله وسلم - متقی که در علم تقوی تمام مجلس محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم - ابیات

این مراتب از علم توفیق تر
 هر کرا مرشد نه ای مردود دان
 مراتب مرشد عیان است که در توجه مراتب مینماید هر دو جهان - قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم الْعَقْلُ يَنَامُ فِي
 الْإِنْسَانِ ۝ الْإِنْسَانُ مِرْآةُ الْإِنْسَانِ ۝ الْإِنْسَانُ مِرْآةُ رَبِّهِ - ابیات

خوش به بین دیدار را گوید حدیث
 هر که علم عالم شده بهر از لقا
 اولیا در قبر همچون آفتاب
 بانظر عارف شاسد اولیا
 هر کرا باور نه ای کاذب خبیث
 نه از برائے لذت دنیا هوا
 هر که گیرد نام حاضر باصواب
 این قدر قدرت بود قرب از خدا

علم باطن غیبی و وحدت فردانیت لاریبی علم دیدار و علم قلب بیدار و علم لقا و علم نفس فنا و علم زنده قلب روح بقا و علم ادب و علم
 حیا و علم جمعیت آئینه روشن ضمیر صفا و علم لقا از مطالعه علم موت بکشاید - كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ سَلِّقْ يَادَارُ وَقُلْ
 مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ را بگزارتا شوی لائق علم مطالعه از موت لائق دیدار پروردگار - معرفت نیز سه قسم است -
 از مطالعه موت مبتدی در دل محبت زاید از مطالعه علم موت متوسط آنچه در دل معرفت زاید از مطالعه علم موت منتهی در دل
 مشاهده دیدار حضور قرب الله نور زاید - بر مرشد فرض عین است اول طالب الله را از این مطالعه سه سبق دهد که طالب از علم
 محروم و جاہل نماند - در مطالعه علم شب و روز میخواند که تمام تحصیل علم درین یک آیت است - قَوْلُهُ تَعَالَى فَمَنْ يَعْمَلْ
 مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ - ابیات

هر ذره مثل زراعت خرمن است
 نیت در تو هیچ بیرون آنچه هست
 نیک بد را نظر کن در جان تن است
 آنچه شد مخلوق زان روزش است

طالب الله همون علم میخواند که در حیات و ممات از خواننده علم جدا نماند - آن علم باید از مشرف معرفت دیدار است - علم آن

است کہ در قبر لحد باشد گنجهان رفیق با توفیق شفیق تحقیق ہفت اندام را پاک گرداند۔ پاک از محاسبہ قیامت محاسبہ قبر لحد پاک۔ علم تصور اسم اللہ ذات میگرداند نجات۔ بیت

آنچہ میخوانی از علم اللہ بخوان
اسم اللہ با تو ماند جاودان
قرآن توریت انجیل ز بورو ہر کتاب فقہ مسائل تفسیر از اسم اللہ است و ہر چہ ہر کتاب شرح اسم اللہ ذات۔ ہر کہ اسم اللہ ذات از کند خواند آرا ظاہر و باطن علم علوم واضح گردد۔ احتیاج خواندن علم نماید۔ بہتر آنست مطالعہ استغراق از مطالعہ اوراق۔ بیت

ذکر باشد از لقا فکر از بقا
این چنین عالم بود علم از خدا
فضل از خدا درس لقادر سینہ قلب صفا۔ ہر کہ خبر از علم نداند مردہ دل جاہل بے حیا۔ قولہ تعالیٰ بَلٰی ؕ مَنۢ مَّسَلَّمَ وَجْہَہٗ
لِلّٰہِ وَہُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗ اَجْرٌ عِنْدَ رَبِّہٖ ۝ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحْزَنُوْنَ ۝ قولہ تعالیٰ وَمَنۢ یُّسَلِّمۡ وَجْہَہٗ
اِلٰی اللّٰہِ وَہُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی۔

بدانکہ علم معاملات و علم عبادات درجات است بے خبر از علم حضوری قرب اللہ ذات۔ اگر چہ علم فقہ مسائل ثواب است بے خبر از علم باطن بے حجاب و سیلہ علم بقا باللہ چنانچہ علم تصور و علم تصرف و علم تفکر و علم تصوف و علم سلک سلوک و علم توجہ و علم توحید۔ این جملہ علم عین العلم حق است کہ از حق است و بیزارکنندہ از علم باطل است۔ ہر آنکس عجب آحق است کہ علم حق را بگذارد و علم باطل رشوت ریاء عجب و ہوار ابر دارد۔ بیت

ہر عبادت ہر ثواب بہر از لقا
علم اللقا من سبق خواندم از خدا
بدانکہ بیست جز علم است یک در یک جز علم است و بیست جز علم در یک جز حکمت۔ عالم حکیم عارف قدیم۔ قال علیہ
الصلوٰۃ والسلام لَا تُکَلِّمُہٗ کَلَامَ الْحٰکِمَۃِ عِنْدَ الْجَہْلِ۔ اگر زبان زندہ دل مردہ از دنیا ہرگز معرفت نبرده افسردہ۔
قولہ تعالیٰ مِنْہَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْہَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْہَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اٰخِرٰی ۝ قولہ تعالیٰ وَمَا رَمٰیۡتْ اِذۡ رَمٰیۡتْ
وَلٰکِنۡ اللّٰہَ رَظٰی۔ لائق دعوت خواندن آنست کہ غالب الارواح و غالب الاولیا و غالب الجن و الانسان غالب الفرشتہ
مؤکل لارجعت و لازوال صاحب تصرف گنج۔ ظاہر دل غنی و باطن حاضر دوام مجلس بحضوری فقیر لایحتاج۔ از برائے
درم دنیا عامل کامل اہل دعوت بخواند و ہر کہ از برائے دنیا دعوت میخواند ہر آنکس دعوت خواندن عمل نداند محتاج است در
مراتب جنونیت استدرج۔ ابیات

بر زبان اللہ در دل گاؤخر
این چنین تسبیح کے دارد اثر
دعوتے خواند ز لطف و حق کرم
ہر کہ دعوت از قرب خواند نیست غم

دعوتے خواند ز بہر از خدائے
دعوتے منصب مراتب با حضور
دعوتے منصب مراتب از خدا
ابتدائے دعوت گنج سبق
ہر مؤکل در حکم مثل غلام
ہر کہ خواہد دولتے دنیا نعیم
ہر کہ خواہد معرفت قرب از اللہ
ہر کہ کن را یافت کند از کن کشا
قال من بر حال من احوال من
ہر کہ پوشد حق بود کافر تمام
کاملہ اکیر تکمیر نما
باہو کس نیامد طالبے لائق طلب
برد با دعوت حضورئی مصطفیٰ
شد وسیلہ مصطفیٰ بذات نور
ہر کہ خواند بہر دنیا بے حیا
در تصرف قید آمد ہر طبق
گشت واضح زیر زبرش ہر مقام
ہم صحبت شیطان بود ملعون لتیم
وقت خواندن با تصور کن نگاہ
جملہ او الہام یابد از خدا
ہر کہ عامل نیست دعوت لاف زن
گفتن حق حاسدان دشمن مدام
احتیاجے کس ندارم جز خدا
حاضر کنم با مصطفیٰ توحید رب

بخواندن دعوت کامل راجح و ناقص را در میان دوران دعوت مثل تیغ برہنہ بہ برد رخ۔ دعوت دادن نہ آسانکار است۔
مرد مذکر عارف کامل عامل با خبر ہوشیار اولیا اللہ صاحب قرب پروردگار نہ دعوت خواندن لائق احمق گاؤ عصار۔ دعوت
خواندن مشکل بے مشکل کار خیلی سخت دشوار کہ در علم دعوت کامل باید عظیم سزا سزا از خزان اللہ بسیار بیشمار بخش عطا
پروردگار۔ کامل عامل اہل دعوت کہ صاحب نظارہ آزاچہ احتیاج قال و تحقیق حقیقت از نماز استخارہ کہ خام ناقص ناسوت
دوام در قید نفس امارہ۔ لائق خواندن دعوت آنست کسی را کہ با تصور اسم ذات جہت روحی نور و دعوت میخواند در مجلس محمدی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اللہ حضور۔ دیگر بشروع دعوت طالب مرید کامل را پنج مراتب نخت دہد دست۔ اول حاضر ات دوم
ناظر ات سوم تصور اسم اللہ ذات چہارم آگاہ از دلیل پنجم نگاہ بقرب رب جلیل۔ کامل عامل مرشد این پنج گنج در روز پنج
نصیب کند طالب مرید صادق را۔ اگر از باطن اولیاء اللہ اہل دعوت چنین توفیق قرب اللہ تحقیق ہدایت نداشته باشند
طالبان ہم تلف و مریدان جملگی ہمہ خلق کشتہ۔ راہ دعوت معرفت ظاہر باطن با جمعیت۔ در مشاہدہ ربوبیت رویت
جمال وصال است نہ بگفت شنود قیل قال۔ بیت

عارقان را روز و شب بر حق نظر
بانظر ہرگز نہ بینم سیم و زر
ہر آنکس عجب احمق اند کہ تخم حب دنیا زراعت حرص
'حسد' کبر'عجب' ریا' ہوائی شیطانی در دل کاشد و حب مولی از دل

برداشتہ۔ ہر آنکس مومن مسلمان فقیر درویش عالم فاضل ذاکر اہل مراقبہ فکر اہل تقویٰ چه طور باشند؟ کہ بدتر از ستور باشند۔
فقیر آنچه میگوید از راه حساب نہ از راه حسد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ سَكَّتْ عَنِ الْكَلِمَةِ الْحَقِّ فَهُوَ
الشَّيْطَانُ آخِرُس۔

آخر پنبہ غفلت از گوش دل بدر آرموت رایاد داروموت در وجودت و وجود تو موت غار و مراتب۔ قولہ تعالیٰ كُلُّ
نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ بردار۔ ابیات

نفس را گردن بزن بہر از خدا تا شوی دائم بحاضر مصطفیٰ
این مراتب عارفان اولیا ہر کہ این را ہے نداند سر ہوا

نیز شرح دعوت

عامل دعوت و دعوت کامل طالب را دعوت خواندن بس است علم دعوت را ختم و تمامیت ہم طی کند در دو دم۔ ہر کہ
با ترتیب خواندن دعوت داند تصور تصرف اسم اعظم و با اسم اللہ ذات میخواند درین ایام تا قیامت لایحتاج ماند ہم او ہم
آل اولاد او بے غم۔ این چنین عامل کامل مکمل اکمل صاحب در جہان کم۔ بیت

دم ازل دم ابد دم دنیا تمام ہر کہ این یک دم نداند آن مرد خام
مرشد کامل اہل دعوت بشروع دعوت طالب صادق و مرید لایرید را چہار منصب بخش عطا فیض فضل اللہ فضیلت دعوت
وسیلہ بخشند۔ یکے تصور اسم اللہ ذات۔ دوم تصرف اسم اعظم متبرکات۔ سیوم توجہ کلمہ طیبات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔ چہارم ناسخ از قرآن آیات۔ طالب اللہ کہ چہار مجموعہ دعوت خواند آنچه گنج خزائن اللہ غیبی
لا ریبی ظاہر و باطن است از وہج مخفی و پوشیدہ نماند۔ مرشد یکہ در چہار روز بہ چہار منصب طالب را نصیب نگرداند طالب
احمق است کہ از حکم ناقص میخواند۔ نہ دعوت خواندن لائق اہل بدعت بدکیش غلیظ طالب دنیا پداندیش تمام۔ دعوت
با قرب اللہ درویش نصیب غنی و فقیر عارف درویش اہل معرفت عیسیٰ صفت۔ این چنین دعوت خواند کہ حکم اللہ قُمْ بِإِذْنِ
اللَّهِ از قبر بیرون آورده روحانی حاضر گرداند۔ وقت خواندن دعوت نور حضور فرشتہ میگریزد از خوانندہ دور ضرور کہ نا محرم
محروم است۔ ابیات

حق پندان را نباشد ہیج باک بعد مردن زندہ گردند زیر خاک
عارفان بانظر بینند در قبر این مراتب عیسیٰ و ثانی خضر
ہم سخن باہم جلیس و اولیا غرق فی التوحید قرب و با خدا

باتصور قتل کن تو نفس را تا شوی واصل خدا لائق خدا
وقت خواندن دعوت یک صورت توفیق الہی رفیق تحقیق پیدای شود قدرت خدا کشش برویت نور خوانندہ میسر دہہ مد نظر اللہ
منظور حضور۔ این چنین دعوت قرب ربانی تقویت انبیا اللہ و اولیا اللہ روحانی میگویند۔ اساس گنج معرفت و ہم علم ہدایت
و ہر عمل قرب جمعیت شوق است، خواہ راہبر راہ خدا فی اللہ با قرب الہ۔ کسی را کہ مدعی شوق دامنگیر است راہ ہر دو جہان
نیم گام ہم نباشد در نظر۔ فقیر روشن ضمیر بر نفس امیر است۔ بیت

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ ننگد در مقام لی مع اللہ
کہ فرشتہ قوت توفیق مراتب منصب آسمان و زمین مقام طبقات متعلق ہوا است و انسان را مراتب معرفت توجید
بازات فنا فی اللہ قرب حضور با خدا است۔ ابیات

دعوتے در دم کشد عالم تمام با تو گویم یاد گیر اے نیک نام
این دے یکدم بود قرب از الہ یک دے دو راہ دارد دو گواہ
دم ازل دم ابد دم دنیا ہوا با یک دمی یکتا شود مرد خدا
دم کہ از دم یافتہ دم معرفت مردہ را زندہ کند عیسیٰ صفت
دعوتے با دم بخواند بر قبور اہل دعوت با روحانی شد حضور
دعوت چہا طریق از وجود اربع عناصر تحقیق خاک با آب آتش ہر چہا بانظر تصور کشتہ سازد با توفیق۔ این چنین دعوت
خواند چنانچہ اُقْتُلُوا الْمُؤَدِّيَاتِ قَبْلَ الْاِيْتَاءِ فتنہ و فساد قطع الطریق تیج زندہ نماند۔ دعوت یک دم و خواندن اہل
یکدم است چنانچہ گفت خاقانی مرد حقانی۔ بیت

پس از سی سال این معنی محقق شد بہ خاقانی
کہ یکدم با خدا بودم بہ از ملک سلیمانی
مرتبہ در یک دم فنا فی الشیخ است۔ مرتبہ دوام حضور فنا فی الرسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است کہ خبر از دم ندارد و مرتبہ فنا فی
اللہ نور فی النور است۔ نہ خبر از دم دارد و نہ خبر از حضور عینہ بعین۔ این است مراتب فنا فی التوحید نور است۔ ابیات

بہ بحر غرق فی اللہ شو کہ با خود خود نمیدانی
دے نامحرم است آنجا کہ باشد راز ربانی
نہ آنجا دم نہ دل نہ جسد جان است کہ عین از عین باشد لامکانست
کے از خود فنا شد آن چہ بیند بہ بیند حق کہ با حق حق نشیند

سه حق را حق بگوئی حق کدام است بنام حق ز حق با حق تمام است
 قوله تعالی وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةً رابرداشتی چنانچه باطل اِنَّمَا اللهُ إِلَهُ وَاحِدٌ، حق را بگذاشته آنها مسلمان مومن چه طور
 باشد که بدتر از گاؤستور باشد۔ قوله تعالی اُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ۔ قوله تعالی اَرْتَدَّتْ مَن اِتَّخَذَ الْهَيْهَ هُوَ۔
 هر آنکس که دعوی کند فنا فی الشیخ و در مراتب فنا فی الشیطان و دعوی کند مراتب فنا فی الرسول محمود و در مرتبه مردود است و
 دعوی کند فنا فی الله با خدا و در مرتبه بنفس هو است۔ نیز مراتب فنا فی الشیخ که مسیر آید از جمله شرا نچه معصیت شیطانست و
 مسیر آید از جمله فتنه آنچه فیضحت نفس است و مسیر آید از جمله حوادث آنچه مایه فساد خطرات دنیا است از عرش تا تحت الشری
 در سیر آید و از جمله باطل مسیر آید و حق از حق مینماید۔ اینست مراتب فنا فی الشیخ و هر که به مراتب فنا فی الرسول محمد برسد ظاهر
 باطن یک دم از مجلس محمدی صلی الله علیه وآله وسلم جدا نمیشود و هر که به مراتب فنا فی الله کار او حسبتہ الله یعنی نفس فنا و زنده قلب
 روح بقا۔ همیشه در مشاهدہ بذات نور حضور مشرف لقا۔ هر که این هر سه مراتب نداند احمق است خود نما هر که دعوت را میخواند۔
 بعضی مرشدان که خودی مانند دور و طالبان خود را با توجه میرسانند در مجلس محمدی صلی الله علیه وآله وسلم حضور و بعضی مرشدان که خود
 را دوام حضور و طالبان را رسانیدن نمی توانند بحضور منظور و بعضی مرشدان که طالبان حضور اند و از نظر غلط بعید دور اند۔ هر که این
 هر سه مراتب از باطن نداند احمق است که دعوت خواند۔ وقتی که شروع ورد کند و در کلام ربانی و هم سخن کند با جواب سوال۔
 هر که دعوت نخواند دعوت آزر خراب گرداند۔

شرح دعوت عظیم

دعوت عظیم که با این چهار مراتب مجموعه خواندن: اول قرآن دوم قبر تیغ برهنه انبیا و اولیا الله مثل درویش غوث قطب
 شهید سوم قرب الحق، چهارم قوت از حضور مجلس محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم۔ این چنین دعوت سخت تر از غضب قهر یا
 مثل اسم اعظم قرآن بر قبر۔ هر آنکس خواند که بخواند این چهارده طبق دعوت حضرت مدینه و حضرت کعبه و عرش اکبر از
 ماه تا بمابای در جنبش در آید و ارواح جمیع انبیا اصفیا نبی مرسل و ارواح ممات و حیات اولیا الله فقیر ولی الله درویش عارف
 بالله غوث قطب ابدال او تاد و هر ده هزار عالم کل مخلوقات لرزه خورد و در حیرت در آید و فرشتگان عبرت دارند و کل مخلوقات
 دست به دعا بدرگاه اله استاد تا آنکه خواننده این چنین دعوت کار بسرا انجام مطلب نزد ارواح انبیا اصفیا و مرسل اصحاب
 مجتهد علما بالله اولیا الله مومن مسلمان در قید اهل دعوت باشند هر گز خلاص نشوند۔ از این دعوت تیغ دعوت سخت تر و غالب تر به
 منصب قبر نباشد۔ و بخواند این چنین دعوت اگر کوه از آهن سخت تر باشد مومم گردد و اگر قلعه مثل سنگ با آهن که بلند تر با هوا
 کنگره او بجز طیر پریدن دیگر نرسد بخواند این دعوت اهل قلعه رادل از دست رود آمدن ملازمت کند و در فرمان در

آیند و یا آنکه در آن قلعه مرگ مفاجات مردم اہل قلعه را پیدا شود کہ اہل قلعه یک آدم زندہ نماوند و یا بخواندن این دعوت مؤکلان اہل قلعه را بستہ از قلعه فرواند از ند و این چنین قلعه فتح کردن آسانکار است۔ ہر کہ این دعوت با عظمت بخواند تمام ملک اقلیم ہر ولایت از مشرق تا مغرب در یک ہفتہ در قبض تصرف آوردن ہیج دشوار نیست۔ لائق خواندن این دعوت عامل کامل اگر چہ شکم پرکنندہ و حیوانات جلالی و جمالی بخورد و وجود کشتہ با تصور اسم اللہ ذات پختہ پاک آرا از روحانی و از فرشتہ مؤکل جنونیت چہ باک کہ غرق کامل بتصور اسم اللہ ذات حضور و عمل دعوت تصرف روحانیت قبور۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْأُمُورِ فَاسْتَعِينُوا مِن أَهْلِ الْقُبُورِ۔

مرشد عارف کامل و اہل دعوت عامل آنست کہ سہ کس را طالب مرید کند و تمام مطلب برساند۔ یکے علما باللہ کہ جمعیت او بہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوام است۔ دوم قل اللہ بادشاہ کہ جمعیت او از مشرق تا مغرب در قید تصرف آوردن دارالسلطنت کل و جز مردم تابع در حکم۔ سوم شیخ از باطن معرفت بے خبر۔ غرق کردن بہ مقام فنا فی اللہ توحید میسر آید از رسم رسوم تقلید۔ آری یقین است کہ نفس پرست ہمہ کس اللہ پرست کم کس۔ اللہ بس ما سوائ اللہ ہوس۔ اگر بیانی در باز طرفہ زد برسانم بمعرفت اللہ را ز۔ و اگر بیانی اللہ بے نیاز۔

دعوت بچہا ر طریق خواندن راہ۔ یکے دعوت خواندن با تصور اسم اللہ ذات حاصل کردن قرب معرفت توحید اللہ، دوم طریق خواندن دعوت با حاضرات تصرف اسم اللہ ذات مدخل شدن بحضور مشرف مجلس حضرت محمد مصطفیٰ، بیوم طریق خواندن دعوت مؤکل فرشتہ جنونیت در قید آوردن با او در نظر نگاہ، چہارم طریق دعوت خواندن تمام عالم ملک در قید تصرف آورده و تیغ دعوت بر ہنہ سلاح۔ ہر کہ در ہر یک بخواندن چہار دعوت عارف باللہ حسی اللہ کفی باللہ۔ متوکل مفتاح ندارد نہ خواندن مؤکل۔ اگر کسی گوید درین زمانہ فقیر ولی اللہ کامل را از اہل دعوت علما باللہ ہیج کس نیست وسیلہ علم فقہ مسائل کتاب بگیرد این نیز حیلہ شیطان است۔ فتنہ نفس امارہ اہل ہو باز دارد از وسیلہ مرشد معرفت توحید قرب خدا۔ مرشد مخلوق خلق پند نیست مرشد خالق پند است۔ بیت

ہر کہ باشد پند خالق پاک ورنہ باشد پند خلق چہ باک

بر علما فرض عین است بگیرد دست بیعت تلقین ذکر گرفتن از مرشد اولیا اللہ۔ قوله تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ۔ قال عليه السلام ذِكْرُ اللَّهِ فَرَضٌ مِّنْ قَبْلِ كُلِّ فَرَضٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ۔

باشنو! چنانچہ خواب با تعبیر است و علم با تفسیر است غنایت با کیمیا کبیر است۔ و تمام عالم در قید تصرف آوردن بعلم دعوت محکیر است و ذکر با تاثیر است و مرشد عارف کامل آگاہ است قرب باللہ روشن ضمیر است۔ و عیان حاضرات از اسم اللہ

ذات بانظیر است و آنچه از تصور اسم الله ذات مشاهده می بینی همه از مجلس محمدی صلی الله علیه وآله وسلم و قرب معرفت الله خاص وصال است۔ آنچه از لاسوی الله بغیر از تصور تصرف اسم الله ذات به بیند مراقبه خواب خیال است که در دلالت مراتب زوال است۔ این جمله مراتب دل پذیر و فرحت بخش از فنا فی الله فقیر بنفس امیر است و آنچه لازوال است اسم الله ذات۔ و غلاظت از لوح ضمیر به تراش و یا مراتب نعم البدل با خبر باش که اصل این راه محمدی صلی الله علیه وآله وسلم نعم البدل وصل است۔ تمام کل شرح نعم البدل مشروحا بیان مرشد کامل کشانیده۔ طریق با تحقیق توفیق مشکل۔ قوله تعالی وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ۔ توفیق عطا الله فیض فضل الله است بی ریاضت راز هر که الله بخشد از تصور اسم الله ذات کل و جز مراتب و علم حکمت۔ نادیده و ناشنیده هفتاد کروڑ وسی لکھ مقام که از ناسوت تا بر سیدن لاهوت لامکان در میان حجاب و راهزن است۔ مرشد یکہ بر یک دم و در یک قدم جمله کل مجموعہ مقامات حجاب باطنی طی کنانند و به لاهوت لامکان برساند۔ بعد از آن تصور اسم الله ذات تمام تصرف دست دهد و فقیر بر کونین امیر مالک الملکی گردد بحکم الله۔ مالک الملک لازوال این است مراتب فضل معرفت با قرب وصال۔ این نہ فقیر در قید نفس اسیر باشد اتدرج بے خبر از معرفت معراج۔ ابیات

فتح دعوت در تصور باخدا این چنین دعوت عمل در اولیا
باتصور سر بسر جان نور شد بشروع دعوت جسد او مغفور شد

این طریق دعوت با تصور اسم الله ذات راز بان نور و نظر چشم نور و استماع گوش نور و دست نور و پا نور و نفس مطمئنه نور قلب قالب نور و روح مقدس رحمت رحمان نور و هفت اندام نور۔ این است لائق دعوت خواندن شهوار عامل عمل روحانی بر روئے قبر قبور۔

شرح وجود هفت اندام شدن نور

دوام ذکر و دوام با فکر فنا نفس با حضور که بیست چهار مشق وجودیه است۔ با تصور مشق و با توجه مشق و با فکر مشق و با مشاهده قرب و بانور مشق و با حضور مشق مراتب معشوق۔ این آیت اشارات در باب مشق مراتب معشوق محمد رسول صلی الله علیه وآله وسلم۔ قوله تعالیٰ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدْوَةِ وَالْعَيشِي يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرًا فُرْقًا۔

هر که بحضور جواب ثواب مع الله و مجلس محمد رسول صلی الله علیه وآله وسلم خود را با توفیق تحقیق حضور رساند آنرا چه احتیاج است که

علم دعوت اسم بدوح میخواند۔ ہر کہ این چنین تقویت خود را با توجہ حضور برد آراچہ احتیاج است کہ خط کشد و نقش دائرہ
مشکت بدوح بیست در بیست پر کند۔ این ہمہ کار بے قرب و بے حضور از معرفت اللہ توحید بعید است۔ بیت

ورد را بگذار وحدت را طلب و ز وحدت عارف شوی با قرب رب

بیت مشق از سردماغ تا بہ تصور مقام بہ نفس خلاف و چهار مشق ناف محاسبہ بنفس انصاف۔ اسم ذات اللہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ۔ و اسم لہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ۔
و اسم هو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ۔ اسم محمد رسول اللہ۔ اسم محمد اسم فقر اسم اعظم حاضر است سی حروفی۔ ہر کہ اول
حاضرات کنند و علم حاضر است میدانند، عمل خواندن علم دعوت او تار و ز قیامت باز نماند۔ آیات

دم روان دل زندہ روح دعوت بخوان لائق خواندن بود عارف عیان

مرد مرشد گنج بخشہ بے نیاز مرشدے نامرد را با زر آواز

میر آید برکت دعوت تصور اسم اللہ ذات می بر آید از جہت محنت و مید آید بچشم محبت لطیف القلب بخش خوردن مجاہدہ و خواب
مشاہدہ باطن بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبارک باد۔ در مستی ہوشیاری و در خواب بیداری بحضور غرق فی اللہ
با جواب صواب باشعور۔ این است مراتب باطن معمور۔ چون با سہ مراتب دعوت گل رسد لشکر و مؤکل و ارواح انبیاء و اولیا
غوث قلب ابدال او تا د ہزاران ہزار بلکہ بیشمار کسی میدانند و با عیان می بینند کسی نمی داند۔ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا
حَافِظٌ خَطَابٌ اَوْ لَا یَمْلِکُوْنَ مِنْہُ خِطَابًا۔ درین مقام تجلیات میکشاید تجلی انوار ہزاران ہزار بیشمار از ہر اعضا
رگ گوشت مغز استخوان بہر موئے۔ این است مراتب ہمہ اوست در مغز و پوست۔ چنانچہ تجلی غیبی و تجلی قلبی و تجلی روحی و
تجلی سزی در وجود با تصور اسم اللہ ذات۔ تجلی نور ایمان غیر مخلوق مثل آفتاب طلوع زند آسچہ ظلمات ناشائستہ نفس شیطان
دنیا حواس خمسہ غلاظت ظاہر باطن از وجود مطلق بر خیزد آسچہ اوصاف ذمیمہ اوصاف زوال۔ این آنت مراتب
معرفت اللہ وصال۔ دوام برتن لباس شریعت پوشند و در شریعت بکوشند و در یائے معرفت در باطن بنوشند۔ قال النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم الْبَقَايَةُ هُوَ الرَّجُوعُ اِلَى الْبِدَايَةِ۔ در آمدن با تصور اسم اللہ ذات نور و بر آمدن از ظلمات نار۔ قوله
تعالی اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا یُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّورِ۔

این مراتب معرفت با قرب اللہ حضور۔ در بعضی علم دعوت خواندن عامل کامل و از بعضی علم دعوت عامل۔ اگر اہل
دعوت عامل با ترتیب از غضب در ملکی ولایت کہ دو گانہ سورت مزمل خواند آن ملک ولایت متعلقہ تا قیامت ویرانہ
مینماید و اگر از برائے اخلاص و از کرم لطف آبادانی بخواند ملک ولایت موضع و تعلقہ از آفات بہر نج ظلم شر ظالم جور تار و ز
قیامت آباد و سلامت بنماید۔

باید دانست کہ مراتب مومن ازلی فرحت الروح فیض فضلی کہ در زندگی بدن نور و در ممت قبور خاک شعلہ ذات حضور وجود ظاہر باطن مغفور عفو لا تخف و لا تحزن۔ درویش دانا و آگاہ باش! بعضی علما و فقرا مومن مسلمان را نفس غیبت امارہ و ابلیس علیہ اللعنت پیشہ عبادت بنمایند ثواب و در آن ثواب با گناہ معذب کنند خراب۔ و باز نفس شیطان ابلیس علیہ اللعنت پیشہ می آرد بندگی و در آن بندگی فیضت ریاب پیدا میشود حجاب گندگی۔ نزدیک حق باطل ناپندگی۔ اے احمق اہل ہوا! طلب کن مرشد سالک عارف خدا کہ سالک بے خبر نباشد از راہ و رسم رسوم حق قیوم، منزل مقام با خبر۔ عارف باللہ صاحب نظر مثل نبی اللہ سیرانی اِلَّا اللہ و سیرانی فی اللہ۔ باطن خضر بانظر کہ در حیات از نفس شیطان نجات و در ممت حیات ہم مراتب حضور روحانی قبور۔ ایات

در قبر شد قرب اللہ سر بسر	غلق داند زیر خاکش در قبر
در میان کس نگنجد حق انیس	بے غل غلوت قبر بارب جلیس
در ممت یافتند دائم حیات	نیت آنجا فرشتہ جز بذات
در قبر حق یافت حق با حق حضور	در قبر رفتن است وحدت حق بنور

نہ ہر سنگ قبلہ لائق سجدہ و نہ ہر سنگ محک و نہ در ہر سنگ پارس و نہ در ہر سنگ لعل است۔ بچکان نہ وجود ہر انسان لائق معرفت اللہ وصال است و نہ ہر سر لائق بادشاہی و نہ در ہر دل گنج الہی میدہد از آگاہ گوایی۔ نہ ہر سنگ کوہ طور است و نہ ہر انسان مثل موسی کلیم اللہ حضور است و نہ ہر سنگ مرمر است و نہ ہر دل محبت پدور است۔ وجود فقیر کامل است کہ فنا فی اللہ اسم مسخئی حکمت معما شامل است۔ المطلب آنکہ این جملہ مطالب و خواندن دعوت عیانی از قرب ربانی وجود فنا فی اللہ نفس فانی تزکیہ و قلب تصفیہ و روح تجلی۔ کل مخلوقات جن و انس و حوش طیور فرشتہ ہر ذرہ ہزار عالم حاصل کردن از ہر یک جویندہ و از ہر زندہ روحانی باہم سخن۔ علم خواندن منطق معانی ظاہر گردد آنچه خزائن اللہ گنج پنهانی ربانی۔ عارف باللہ آنست کہ آنچه نین دعوت بہ دوام دولت میخوانی فی الدنیا و الاخرۃ لا یحتاج بہ مانی کہ انتہا بابتہا رساند و انتہا و ابتہا ہر دو را در یک سلق میخواند۔ ابتدائے نور اللہ و انتہائے مراتب فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اکثر بعضی مردم را چنین احوال است کہ حقیقت ماضی حال مستقبل و یا از آواز مؤکل فرشتہ یا از آواز جنونیت و یا از علم قال عامل عالم زمال ہر یک مراتب با علم دانش با عقل شعور است۔ تحقیق کردن ہر کارے را از بروج چنانچہ یافتن از علم نیک و بد سعد و نحس ایام ماہ سال میدانند۔ و فقیر اہل حضور صاحب قرب آنست کہ بے نصیب را مطلب نصیب اللہ تعالی میدہد و ایام نحس کم بخت با ایام سعد بخت مبدل گرداند و مردہ دل را کہ طالب پیشعور است با توجہ حضور رساند۔ این چنین فقیر صاحب قوت ناظر کہ دوام می باشد حاضر و نظر بر لوح محفوظ نگند۔ ایات

هر کرا باشد حضوری هر دوام
نظر آزا بر نظر ناظر خدا

این مراتب ابتدا از فقیر است - ایات

کامل هم عالم باطن نظر
این شرافت شرف امت مصطفی

اول علم واردات تصنیف در وجود پیوسته پیدا میشود و غلبات رقم رقم که غالب بر هر علم علوم رسم رسوم - بعد از آن علم جمعیت بخشد از علم حی قیوم - هر مراتب از شریعت محمدی صلی الله علیه و آله وسلم است - بیت

رفت ذکر رفت فکر و رفت مذکور و حضور
نور را از نور یا بم غرق فی التوحید نور

نهایت امیدوار بدایت که این مراتب مطابق هدایت است - قوله تعالی وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی - ایات

هر که از خود گشت فانی بانظر
غرق فی التوحید شو آخر چه سود

اگر طالب صادق جان فدا با استقامت در مرتبه طلب طالب تیار است مرشد کامل را معرفت حضور پروردگار رسانیدن آسان کار است و بغیر از مشاهده دیدار پروردگار یک دم بیرون بر نکشد کامل انسان - مراتب جمعیت همین است - ایات

ذکر فکر و بگذارد در هر مقام
دیده را بادیدار تر بیدار تر
لذت دیدار به دیدار ده
داده دیدار مارا هر دوام
باحو جز بیدارے نداند هیچ راه

باید دانست که نفس بغیر از علین ظاهر بزبان اقرار بکلمه طیب لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ و باطن تصدیق القلب هرگز مسلمان نگردد - پس از زبان اقرار همه کس خواند و همه کس میدانند لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ و تصدیق را کردن تحقیق از کدام طریق است؟ و آن طریق از کدام توفیق است - و آن توفیق صدق صدیق است - اگر کسی تمام عمر ریاضت تقوی کشد و یا تمام عمر علم مسائل فقه خواندن و یا تمام عمر بصوم صلوة نفلات تصرف کند و یا شب و روز بتلاوت قرآن مشغول باشد و بذکر فکر مراقبه جان بلب رسد هرگز مراتب تصدیق القلب حاصل نمیشود بجز مشرف دیدار که نفس را

یک ہفتاد و ہزار از شداید شداید کفار بہر رگ موئے ز نار۔ این جملہ نفس کافر نہ بگسلد ز نار تا آنکہ بحضور نگردد و مشرف دیدار پروردگار۔ مومن مسلمان پیوستہ میشود مشرف دیدار، بعضی دانند و بعضی نمیدانند۔ و فقیران روز اول از علم تصدیق و از علم دیدار سبق میخوانند۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ حقیقی مومن مسلمان اند۔ بیت

نہ آنجا نفس قلب و روح دانی فنا فی الذات وحدت لامکانی
علم مطالعہ دیدار بافسانہ دانی قصہ خوانی نیست۔ یگانگت بعینہ عین عیانی است و مراتب العلم فی اللہ غیب دانی است و با عین عیانی است۔ بیت

بے سرے پیغم خدا را بی زبانم ہم سخن
معرفت توحید اینست ہم راز ہم آواز کن

علم دیدار نہ تعلیم است تلقین است و توفیق است۔ در آنوقت بین برخوردن حق شاس۔ منصف این حق را بردار و باطل بدعت را بگذارد۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ باید دانست کہ مرشد کامل و مرشد ناقص از کدام عمل و از کدام علم و از کدام حکمت و از کدام توفیق و از کدام طریق تحقیق معلوم میشود۔ مرشد کامل در یانوش است از معرفت اللہ توحید و مرشد ناقص خود فروش است از تقلید۔ مرشد کامل یکبارگی مشرف بحضور دیدار رساند و با توجہ دل زندہ گرداند و بجز راہ مشرف حضوری دیدار را ہے دیگر ذکر، فکر، مراقبہ بدست تسبیح گرداندن نداند۔ و مرشد ناقص با ذکر، فکر، مراقبہ طالب را میکند دیوانہ چنانچہ زدہ دیو خبیث این چنین مرشد صاحب ابلیس۔ مرشد کامل بر طالب صادق تصور میکند بخش عطا۔ بر آن تصور کہ بحضور برد لقا مشرف کند معرفت وحدت خدا۔ مرشد کامل بر طالب صادق بخش کند تصور نور غرق دیدار کند فنا فی اللہ حضور۔ بر طالب فرض عین است ضرور مشرف دیدار پروردگار حضور۔ طالب اللہ را سوگند است کہ روز اول از مرشد طلب کند معرفت اللہ لاہوت لامکان لقا۔ و مرشد را نیز سوگند است حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحابہ کہ طالب اللہ را تلقین کند از فی اللہ توحید و طالب را مراتب بخشہ حضرت بی بی رابعہ و سلطان بایزید و طالب خطاب یابد اولیاد و ام مشرف لقا فی الدنیا و الاخرت وجود بقا۔ مرشد یکہ بدین صفت موصوف نباشد و قوت توفیق از باطن تحقیق رسانیدن نداند ناقص بے مروت بے شرم بے قوت بے حی اہل ناسوت سر ہوانا تمام۔ از و طلب اللہ کردن و تلقین گرفتن حرام۔ بیت

نامرد مرشد مینماید ذکر راہ مرد مرشد میرساند با الہ

دیگر مرشد کامل صاحب تصرف گنج کہ ہر روز بہ مقدار یک کروڑ فی سبیل اللہ مہربانے سرخ تصرف کند۔ ہر کہ این چنین مراتب مرشد روزینہ در عمل خود ندارد تصرف ہنوز ناقص بود۔ مرشد یکہ دوام در مشاہدہ دیدار پروردگار است در تصرف او گنج خزائن اللہ بے حساب بیشمار است۔ آزا باہل دنیا التجا آوردن و طالب مرید کاذب را تلقین دادن چہ در کار است؟

مرشد کامل اول طالب صادق را مراتب عنایت تصرف گنج نصیب کند طالب بے جمعیت پریشان نمیشود۔ طالب صادق باخلاص ظاہر باطن اتحاد او گاہی یک وجود یک جان تن۔ طالب صادق در خدمت مرشد روز ماه و سال نباید شمار رضامندی مرشد در کار۔ طالب کہ بر خدمت خود مغرور آلت طالب روز بروز از معرفت اللہ بعید دور محروم از معرفت اللہ حضور۔ باید دانست کہ باطن دو قسم است۔ یکے باطن صورت و ہم خیال پیش اہل و ہم خیال جواب با صواب احمق طالب میدانہ باطن صحیح حضوری و معلوم نکند و ہم صورت را ہزن زوال۔ دوم باطن و ہم جواب صواب بے حجاب از قرب اللہ و از مجلس محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنچہ حاصل کند از قرب اللہ وصال۔ ہر وقت کہ متوجہ میشود حضور او۔ این است مراتب فقیر وجود نور جواب سوال میگردد از قرب اللہ حضور۔ نہ مراقبہ چشم پوشیدہ چشم و از اہل راز چشم عیان۔ ظاہر با مردم ہم سخن و باطن لاہوت لامکان و اگر در خواب تمام چشم عالم را بیدار کند و بمشرف نور ذات۔ با توفیق تصور تصرف تحقیق ہر دو فیض فضل اللہ برساند مراتب تصور اسم اللہ ذات حضور و تصرف روحانی ملاقات قبور ہم چنان است۔ مراتب کامل تصور و مکمل تصور۔ اللہ بس ما سوائ اللہ ہوس۔ باید دانست کہ سوال باز دارد از معرفت اللہ وصال اگرچہ سوال ریاضت مجاہدہ کشیدہ باشش صد سال روا است مگر آنکہ آن سوال باشد از قرب اللہ یعنی اکمل۔ بیت

مکن عاجزی بر در کس سوال وصال تو بہتر بود از زر و مال

قولہ تعالیٰ وَ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَوْهُ۔ سوال بعضی ثواب از تحقیق و سوال بعضی از گناہ زندیق۔ سوال چہار قسم است۔ سوال نفسی سوال زبان سوال روح سوال سر۔ بنا بر آن فقیر اول مرتبہ عنایت حاصل کند فقر اختیاری۔ فقر یکہ از عنایت گنج خزان اللہ ظاہر باطن توفیق ندارد مراتب فقیر از مراتب قرب اللہ تحقیق ندارد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَقْرٍ الْمُكِبِّ۔ فقیر کہ تصرف گنج خزان ظاہر باطن توفیق دارد، مراتب فقیر با جمعیت از قرب اللہ تحقیق بردارد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْفَقْرُ فَخْرٌ حُرٌّ وَالْفَقْرُ مِیْنٌ۔ آیات

ہر کہ از خود گم شود یابد خدا نیت آنجا ذکر و فکر و مثل و جاہ
بے مثل را مثل بتہ کی شود ہر کہ بندد مثل آن کافر شود

قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ۔ روز اول مرشد طالب اللہ را چہار مراتب با تلقین نصیب کند۔ اول مراتب از حضوری پیغام بر۔ دوم مراتب صاحب عیان عارف نظر۔ سوم مراتب ظاہر باطن ملاقات با خضر۔ چہارم مراتب صاحب لفظ اولی الامر۔ مرشد کہ بدین صفت موصوف نباشد مرشد بعید از معرفت فقر توحید۔ طالب او مثل گاؤ خر۔ ہر کہ علم نعم البدل را میثنا سدا از مراتب ازل فیض فضل فیاض۔ عارف باللہ را از الہام یا از معرفت قرب اللہ توحید تمام۔ مراتب نعم البدل پنج اندکہ با یک دگر مبدل گردد و کسی را پنج مراتب نعم البدل در تصرف است آن لازوال لاسلب لارجعت۔ عارف

امیر الکوئین مشہور صوفی بزرگ سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف مبارکہ ہے۔ یوں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ہر تصنیف میں اسم اللہ ذات کے ذکر و تصور اور مرشد کامل اکمل کی صحبت سے دیدار حق تعالیٰ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے حصول کے متعلق تفصیلاً بیان فرمایا ہے لیکن امیر الکوئین خاص طور پر قرب و حضور حق اور معرفت و وصال الہی کے مراتب کو بیان کرتی ہے۔ اللہ کے قرب و دیدار کی حضوری کے یہ مراتب صرف اس مرشد کامل اکمل کی نظر کرم سے ہی ممکن ہیں جس کی شان امیر الکوئین ہو۔ اس کتاب میں سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کامل اکمل کے بلند مقام و مرتبہ احدیت اور اس کی کوئین پر حکمرانی اور تصرف کے مراتب کو مفصل بیان فرمایا ہے۔ امیر الکوئین کی شان کی حامل مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کی نگاہ پڑتا شیر کے فیضان کی بدولت امیر الکوئین کا جامع اور آسان فہم ترجمہ پایہ تکمیل تک پہنچا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے قارئین اللہ کے قرب و دیدار اور وصال کے مراتب اور مرشد کامل اکمل کے مرتبہ امیر الکوئین کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور اپنے قلب و باطن کو منور کر سکتے ہیں۔

سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور



== سلطان الفقر ہاؤس ==

4-5/A - ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790
Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766

ISBN: 978-969-9795-64-0



Rs: 599

www.sultan-bahoo.com, www.sultan-ul-arifeen.com

www.sultan-ul-faqr-publications.com

E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com

f /SultanBahoo.SultanulFaqr

+ /+Sultanbahoo-Sultan-ul-Arifeen

تصنیف لطیف سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

امیر الکوئین (آرڈر ترجمہ فارسی متن)

